

بِهٖ عَوْنِ صَنَاعِ بَیِّنِ وَ مِکَاۃِ فَضْلِ حَسْبِ لَا یَزُوۡا سَمَآ

وَرْدِہٖ اَشْکَ یَزِی مَوٰمِنِیْنِ وَ سِیْلَہٗ اَسْتِصَالَ مَنَاتِ اَبْرَادِ اَرَاۡنَ مَنَہٗ طَابَ اَمْرُ مَجْمُوعَہٗ وَلَیْسَ



از کلام نہ رت انعام ہر آمد مرشد گو یان نامی و ذاکران گرامی مرزا سلامت علی و میرزا محمد

مطبع نامی منشئی نو کشتورق پنجین بین طبع ہوا

اطلاع

اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ دار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطبوع ہے ہر ایک شائق کو چاہیہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معام و فراہمیت ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے پیش بیچ کے تین صفحہ جو ساک ہیں ان میں بعض کتب علم فقہ وغیرہ اردو و فارسی میں ہا مائیدہ کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب اردو فارسی میں ہا مائیدہ

مجموعہ مرثیہ میر تونس - یہ مجموعہ نادر و گہر ہر بیابا رودنی ممبر عزاد سیدلہ نوم و بکا ذخیرہ شیون وین جامع مصائب ابی عبداللہ حسین علیہ السلام ہے مصنفون جگر خراش جس سے دل انس و جان پاش پاش ہو سوختگان آتش غم کشتگان نجرالم ذکر حالات اصحاب و اولاد امام ہمام ہے سلطان التا کوین ملاذ التا عین میرزا باب صاحب مرحوم تخلص بر تونس پراور میرا نیس کا یہ کلام بلاغت نظام ہے جن کا شرف نازک خیالی و گوشگانی و مضنون نگاری از ہند تار دم و شام ہے اس کی تین جلدیں ہیں -

مجموعہ مرثیہ عشق - یہ نام تاریخی اسکا گلزار غم ہے یہ مجموعہ نایاب رودنی مجلس عزاد سیدلہ نوم و احوال شہیدان کر بلا علی الترتیب ان تصنیفات

افصح الفصحای بلع البلقا ملک الشعر جناب سید حسین مرزا صاحب تخلص عشق دام ظلہ العالی اس مجموعہ کی دو جلدیں ہیں جلد اول میں بہت ربا حیات اور سلام اور قصائد اور نوہ ہیں بعد کے حال جناب سالت پناہ صلی اللہ علیہ آرد و سلم ہے تا حال جناب عباس علیہ السلام علی الترتیب ہے عجب خوبی اور عمدگی سے نظم ہوا ہے مرثیہ اسکا علحدہ علحدہ چھاپا گیا ہے -

دو سہری جلد جسکا نام تاریخی برہان غم ہے حال جناب علی اکبر علیہ السلام سے شروع ہوا ہے اور حال جناب فاسل عبا علیہ تعیہ و تعضا باہل اور حال بعد شہادت اور تاریخی خیام اور اسیری اہل حرم اور جانا کو ذہ شام کو اور حالات شام اور بعد ازان داخلہ البلیت علیہم کا مدنیہ میں مع دیگر علی الترتیب درج ہے -

زاد المعاد - محشی و مستزجم یہ کتاب مذہب ابا کی اعمال اور وظائف میں نوا وراثت ہے پورے سال یعنی بارہ مہینوں کے اعمال نہایت مطبوس ہیں

بِهِنَّ صَنَاعَ مَكِينِ وَ مَكَانَ فَضْلِ حَسَنٍ وَ أَسْمَاءَ

زُورِیَةِ اشکِ زُورِیِ مَوْتِیْنِ وَ سِلْمِ مَحْصَالِ حَسَنَاتِ بَعْزَادِ اَرْشَادِ اَرْشَادِ اَرْشَادِ اَرْشَادِ



اِنْ کَلَامِ نَدْرَتِ انْقِصَامِ سَلَامِ مَرْتَبَةِ گُویَانِ نَامِ وَ ذَاکِرِ اَنْ گَرَامِ مَرْزَا سَلَامَتِ عَلِیِّ دِیْمِ لَعْنَتِ دِی

مَطْبَعِ نَامِ مَنَشِیْ نَوَکِ شَوَرِ قَا بَنِ مِیْنِ سَبِیْحِ بَوَا

| | |
|--|--|
| <p>۱ اور غلامین کی گامی چلی ہو چو کی آگ بھڑکی ہو لاہور کی غلامی کی آگ بھڑکی ہو</p> | <p>۲ عکس رخ علی تھا دو چند آفتاب سے اصحاب گفت ہو گئے بیدار خواب سے</p> |
| <p>۳ وہ بھی ہیں ایسے جیسے خرد مند آپ ہیں پھر صاف کہہ دیا کہ خداوند آپ ہیں</p> | <p>۴ شہید کی علی کی ہر آن کی کتاب گم نہ فرمایا اسلام چلیکے اسلام کے ساتھ</p> |
| <p>۵ کیا متھ جو ایک وصف تھا را بیان ہو ہر بات خوب ہے کہ خدا کی زبان ہو</p> | <p>۶ آگاہ ہو میں دین کی اصل اصول ہوں اور اس گھڑی رسول خدا کا رسول ہوں</p> |
| <p>۷ پھر کاشف عالم نے اپنے کیا سوال پوچھا کہ جانے کا ہی کیا ہے سوال</p> | <p>۸ آفاق میں نئی و علی آج آئے ہمیں خادم تو ان کے نام پر ایمان لائے ہیں</p> |

| | |
|---|--|
| <p>ع پیارا خدا کا بندہ جو کتنی عیش و نشاط مطلوبیت کا اور سب اول عیش و نشاط دنیوی چاہتا تھا وہیں عیش و نشاط جہنمی عیش و نشاط</p> | <p>ع کہ جس نے عیش و نشاط کا عیش و نشاط کے لئے عیش و نشاط کا عیش و نشاط کے لئے عیش و نشاط کا عیش و نشاط کے لئے عیش و نشاط کا عیش و نشاط</p> |
| <p>دل جاتا ہے جیسے کہ صد گدھے ہیں رومان بھی حسین کو روپاری کرتے ہیں</p> | <p>بولے نہ کیوں بگڑ کر دن شور و شین کو سب روٹیں اور باپ نہ روئے حسین کو</p> |
| <p>ع جہنم تو عین عیش و نشاط کا جہنم نہایت عیش و نشاط کا جہنم جہنم تو عین عیش و نشاط کا جہنم نہایت عیش و نشاط کا جہنم</p> | <p>ع یہ کیا خدا کی نافرمانی اور عیش و نشاط یہ کیا خدا کی نافرمانی اور عیش و نشاط یہ کیا خدا کی نافرمانی اور عیش و نشاط یہ کیا خدا کی نافرمانی اور عیش و نشاط</p> |
| <p>سامان خلک پر غریبے و شور و شین کا دنیا میں یہ مہینہ ہے مرگ حسین کا</p> | <p>بے داری حسین کو مر کر وہ ہو سکی جو قبر میں ٹوٹ کے مری روح رو سکی</p> |
| <p>ع نہیں علی اصباح قیامت کا وقت ہے نہیں حسین کی خفت کا وقت ہے نہیں حسین کی خفت کا وقت ہے نہیں حسین کی خفت کا وقت ہے</p> | <p>ع اتنا نہ ہو گا کوئی کہ لاشا اشاک کا یہاں کے اوسکے موصے پر آتش کوئی کجا یہاں کے اوسکے موصے پر آتش کوئی کجا یہاں کے اوسکے موصے پر آتش کوئی کجا</p> |
| <p>چالیس دن عیش کو سب خلق رو سکی ایسی کیسے گھر کی تساہی نہ ہو سکی</p> | <p>روشن ہو حق پہ حال مرے نور عین کا سو حکم ہے ابھی سے غم سے حسین کا</p> |

| | |
|---|--|
| <p>حلم سب سے پہلے اس کا حال تھا کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھا تھا کہ اس کا دل بڑا بے قرار تھا وہ اپنے دل سے کہتا تھا کہ میں نے کیا کیا کیا کہ میں نے کیا کیا کیا</p> | <p>حلم ماما بھی نہ سمجھتا تھا سب سے پہلے اس کا حال تھا کہ اس کا دل بڑا بے قرار تھا وہ اپنے دل سے کہتا تھا کہ میں نے کیا کیا کیا کہ میں نے کیا کیا کیا</p> |
| <p>سند یہ حال سینہ میں نہ سہو ہو گیا وہ روز اہلیت کو عاشور ہو گیا</p> | <p>راہ خدا میں سر نہی ہو حاضر گلا بھی ہے پر یہ تو کیسے اس میں کیسا بھلا بھی ہے</p> |
| <p>حلم سب سے پہلے اس کا حال تھا کہ اس کا دل بڑا بے قرار تھا وہ اپنے دل سے کہتا تھا کہ میں نے کیا کیا کیا کہ میں نے کیا کیا کیا</p> | <p>حلم فرمایا جان مجھ کو کہ اس میں کیا تھا سب سے پہلے اس کا حال تھا کہ اس کا دل بڑا بے قرار تھا وہ اپنے دل سے کہتا تھا کہ میں نے کیا کیا کیا کہ میں نے کیا کیا کیا</p> |
| <p>یوں کنبہ اشکبار تھا اس نور عین پر اب لوگ جیسے روتے ہیں قبر حسین پر</p> | <p>واقترا اپنے شیون کے ہم کام آئے سر دینگے جان دینگے انھیں بخشو آئے</p> |
| <p>حلم سب سے پہلے اس کا حال تھا کہ اس کا دل بڑا بے قرار تھا وہ اپنے دل سے کہتا تھا کہ میں نے کیا کیا کیا کہ میں نے کیا کیا کیا</p> | <p>حلم سب سے پہلے اس کا حال تھا کہ اس کا دل بڑا بے قرار تھا وہ اپنے دل سے کہتا تھا کہ میں نے کیا کیا کیا کہ میں نے کیا کیا کیا</p> |
| <p>ہونے لگی ابھی تو مہینہ فوج ہوتے ہیں مانا اسی گھڑی سے نواسے کو روتے ہیں</p> | <p>نہ شمر نہ چھری نہ شبہ مشرقین تھے اصحاب کف تغریہ وار حسین تھے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۷۰</p> <p>قرآن میں ان کے بیچ کے ایک ایسا بیان ہے جو دونوں وقت حق کی نشان دہی کرتا ہے۔ یہ ہے خدا آسمان میں گنتی میں ان کے اعمال کو دیکھتا ہے</p> | <p>۱۷۱</p> <p>یہ ہے کہ جو کسی نے گناہ کی غلطی کی وہ اس کی گناہ کی گنتی میں دیکھا جائے گا جو اس کی گناہ کی پوری میں آواز ہو۔ اس کی گناہ کی کیا صاحب جو نہیں اس کی گناہ کی</p> |
| <p>۱۷۲</p> <p>اس نور ازہین پس کب یہ ہوتے ہیں فردوس کے جوانوں کے سیدہ رستمین</p> | <p>۱۷۳</p> <p>تقدیر کے لمحے سے تجاوز محال ہے طفل دجوان و پیر کایان ایک حال ہے</p> |
| <p>۱۷۴</p> <p>اک انگلی میں ہے جنت و دوزخ دیکھ کر غافل کی دنیا آئینہ کی جلا عفو خطا سنا سے غافل کی جلا بول بیا حاصل غافل کی جلا</p> | <p>۱۷۵</p> <p>عین لہذا ہے جو نہیں جلا غافل کی جلا ہے جو نہیں جلا صبا دباغ باغ غافل کی جلا از غافل کی جلا ہے جو نہیں جلا</p> |
| <p>۱۷۶</p> <p>کیسا عذاب قبر ہے ہوگا فشار تک آگے گی پیشانی کو جنت مزار تک</p> | <p>۱۷۷</p> <p>ہر رنگ بے ثبات ہے نیرنگ کے سوا غنچہ کو کیا ملال ہے دل تنگ کے سوا</p> |
| <p>۱۷۸</p> <p>صاحب کفایت کا نہیں تنہا ہے دل تپا ہے نہ تنہا ہے نیک لہ ہے نہ تنہا ہے ایک روز گریہ عاشق چاہیے</p> | <p>۱۷۹</p> <p>یہ ہے کہ جو کسی نے گناہ کی غلطی کی وہ اس کی گناہ کی گنتی میں دیکھا جائے گا جو اس کی گناہ کی پوری میں آواز ہو۔ اس کی گناہ کی کیا صاحب جو نہیں اس کی گناہ کی</p> |
| <p>۱۸۰</p> <p>اجرو ثواب روز جزا آج لوٹ لو کل ہونہ ہو عسرا کا مزا آج لوٹ لو</p> | <p>۱۸۱</p> <p>جب لاکھ گل رخون کا رسالہ نہان ہوا اک لالہ و انداز زمین سے عیان ہوا</p> |

| | |
|---|---|
| <p>شعر مال گزشتگان تنہا کیج کر کیا ہوا باکر عدم میں طرز کیجی تنہا ہوا دبا میں مگر ملاحظہ نظر ملاحظہ ہوا لازم ہے اجنبی کے جو دن پہ ہوا</p> | <p>شعر بیویں میں زندگی گزشتہ کیج کر کیا ہوا چو چاہے بیوی سے چو چاہے بیوی سے زینب بیوی سے چو چاہے بیوی سے ناراضی میں بیوی سے چو چاہے</p> |
| <p>کس نے میں اب عزت کے سوا کیا مزار ہا جب اٹھ گئے حسین نو دینا میں کیا ہا</p> | <p>پر اب بھی ہم شہید و نہیں محسوب ہوتے ہیں اس انجمن میں خاطر کے ساتھ روتے ہیں</p> |
| <p>شعر دنیا اسی عزت کے لیے بزرگ ہے ان غلبوں پر ساتھ پیروں کا ہے اب یونوں کو زمین کی انتظار ہے ہم خجائب خاطر امیدوار ہے</p> | <p>شعر ملت نہیں کہ قریب ہے جا کرین حالت کمان بلند جو بست کا کرین مقدور دنیا بھی نہیں آہ کیا کرین تنہا ہے کون کس کی طرف کو آ کرین</p> |
| <p>حورین ادب سے سامنے رد مال و ہر چکین قانون کائنات قدم رنجہ کر چکین</p> | <p>تنہائی کا ہجوم ہے زہرا کے لال پر زخون سے زہر ہا ہے بدن اپنے حال پر</p> |
| <p>شعر دکھلاؤں اب مرغ گلزار کر لیا خفا کو نیاؤں میں نمودار کر لیا بہل سے ہیں جو دست بازار کر لیا تنہا کھڑے قافلہ ساز کر لیا</p> | <p>شعر جسٹ سنایہ حال شہنشاہ دوسرا آقا سے بخش جت نے فلک کی سیرا کھا ہے پانچ چیزیں فلک کی چیرا نیل کیوزان سفید آئین بوسرا</p> |
| <p>ہم کوئی مجزوم تھو دو دم نہیں جسے جلو میں تم نہیں افسوس ہم نہیں</p> | <p>روح شمع جلال خاص آل عبا ہوا چاروں طرف کو نمرود وصل ملے ہوا</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۲۱ بیچون کو بیچنے لگے مرث نام حضرت کو ایک لکے بیاتبا نام بن فتح بین نظر و نیا نام بن صبرین بلادن بن نظر و نیا نام</p> | <p>۱۲۲ نصیر علی نام کے کیا بیاتبا بیچا زوان پسر مرث نام تاج علی کے کیا بیچین مرث نام نصیر علی کے کیا بیچین مرث نام</p> |
| <p>۱۲۳ تپڑ بہ جناب انہی کا پیار ہے جو چاہو اختیار کرو اختیار ہے</p> | <p>۱۲۴ بچہ تو جو گزرتا تھا وہ یان گزر گیا میں کیا چون مرا تو طہرار مر گیا</p> |
| <p>۱۲۵ سراج اغیار کے کیا فتح و خطاب غلام کے زبیری جناب اب و تراب ہر سر کر بین خانہ خیرے جناب بچہ تو بند ہے کئی دن طہرار</p> | <p>۱۲۶ بیچا بلا و اس کے کیا فتح و خطاب غلام کے زبیری جناب اب و تراب ان سب میں سے ایک بچہ کو کیا بیچ زبیر نے اس کے عہد و نیا نام</p> |
| <p>۱۲۷ آئی تھی تو تو والدہ مرحوم کے لئے و لکی شکست چاہیے مظلوم کے لئے</p> | <p>۱۲۸ تو میرے ساتھ اور مرے کنبہ کے ساتھ ہے لیکن بناہ خان اکبر کے ہاتھ ہے</p> |
| <p>۱۲۹ پانچا غفر کی تار غفر و نیا نام کی غفر و نیا نام پانچا غفر کی تار غفر و نیا نام پانچا غفر کی تار غفر و نیا نام</p> | <p>۱۳۰ ہر وقت دیکھتے تھے نیا نام چالی سخت بول لیا اس کا نام ہم بھی سنیں تھے کیا کیا نام بچے کا کہ بیچا جارہا نام</p> |
| <p>۱۳۱ جگو نہیں کسی کا بھی احسان پسند ہے سب سے جہان میں صبر کا رتہ بلند ہے</p> | <p>۱۳۲ تسلیم کر کے شکر گزاری قبول کی بھائی نے بے ردائی تمھاری قبول کی</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۷۷ سب کچھ سے بڑھ کر اٹھاؤ غنی غنی بہرہ دار بیان کھانا غنی غنی غنی عابد کدو کاٹھون پہ جانا غنی غنی انداز نیا خانے میں کھانا غنی غنی</p> | <p>۱۷۸ بارہ بی بی قصارت کا ہے کیا بارہ بی بی قصارت کا ہے کیا سب کچھ سے بڑھ کر اٹھاؤ غنی غنی بارہ بی بی قصارت کا ہے کیا</p> |
| <p>۱۷۹ کدو سیکھتے یہ وصیت نہ بھولنا سیلی لگی تو بخشش امت نہ بھولنا</p> | <p>۱۸۰ تم نیک ہو کے داہ بدی ہسے کرتے ہو اٹھو گے کس کے دین میں دیا پر مرتے ہو</p> |
| <p>۱۸۱ باقی رہا جو صلیب سے لٹا دیا مالک نے ہیکو سے تھل سٹا دیا اب بیچھا کدو ماصیون کو بیٹھا دیا امت جی نہ کی زبان ادا کر لیا دیا</p> | <p>۱۸۲ خبر الامم خبر ناسخ و خیرین عبدیہ سرکار میں اور جیسے والدین عمران دادا جان کن جاوے حسین خضرین نہ چچا کر شہر تکی نبین</p> |
| <p>۱۸۳ ترپون گامین شمر کی نہ میرا د و جسر پر لے مہر غش کرے گا تو پیاسے کے صبر پر</p> | <p>۱۸۴ شانے جدا ہوے تو شرف کفر رے انعام کے بنی سے نہ طالب تھے پرے</p> |
| <p>۱۸۵ اس وقت بھٹا و قدر کی نڈا ہوئی مولا پسند طبع سبارک بلا ہوئی نصرت دین قائم آل عیا ہوئی فتح و ظفر کی دل پہ لکھی بلا ہوئی</p> | <p>۱۸۶ زیر اک مہین مہین نہ پائین سی قابل نہیں میں پائے اچا نہیں سی عصابت میں نہیں نہ لہو نہیں سی اچا نہیں بنی کا نوا سا نہیں سی</p> |
| <p>۱۸۷ انگو گواہ موز خدا داد سے گئے پھر مہر سے کٹا کے گلا داد سے گئے</p> | <p>۱۸۸ پہرون میں سو پختا ہوں کہ تقصیر کیا ہوئی پرزے ہوئے بدن کے ثابت خطا ہوئی</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۳۳</p> <p>چاند نہ نہیں تہ کے قاتل نہ نہیں نوشید و الجبال کا قاتل نہ نہیں سبقت نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں قاتل نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں</p> | <p>۳۴</p> <p>داس چنگا کو نہ نہیں نہ نہیں آست کی داسی ہے وہ چاند نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں</p> |
| <p>۳۵</p> <p>بادی نہیں بنی کا ذرا سا بھی کیا نہیں مہمان نہ سمجھو خیر میں پیا سا بھی کیا نہیں</p> | <p>۳۶</p> <p>برعکس کوئی ہوے تو رہبر حسین ہے دل آئینہ ہے فخر سکندر حسین ہے</p> |
| <p>۳۷</p> <p>جسکا غبار ہے وہ خاک کا ہے نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں قاتل نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں جسکا دل ہے شوق وہ پیا ہے</p> | <p>۳۸</p> <p>کینہہ جگہ ہے جگہ وہ سینہ ہمارا ہے نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں</p> |
| <p>۳۹</p> <p>کعبہ ہوں جسکے گھر میں وہ عالی مقام ہوں تسبیح جسکی خاک ہے میں وہ امام ہوں</p> | <p>۴۰</p> <p>پُرزے بھی ہو کے حافظ ایمان حسین ہے شکل ہے جس کا ختم وہ قرآن حسین ہے</p> |
| <p>۴۱</p> <p>زنجبے آفتاب ہیں آسمان ہیں دو دن ہیں چرخ ہیں چرخ ہیں باعت ہے آواز ہے آواز ہے اور نہ جان کی خطہ تھا جو ہیں</p> | <p>۴۲</p> <p>اور نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں</p> |
| <p>۴۳</p> <p>نوردہ عین چشم علی دلی ہوں میں زہر کی جان اور زبان بنی ہوں میں</p> | <p>۴۴</p> <p>اکبر سا نام مراد نہیں تو جو انون میں اصغر کا بھی جواب نہیں بے زبانوں میں</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۷۱ قرآن ایک دینی شرفین ایک نیر ایک فاتح درد خیرین ایک باب یکا خیرین نیر ایک باب یکا خیرین ایک</p> | <p>۱۷۲ نازدہ سانچہ کے رکن دران ہوا بنی حکما حکم کا پیر و نشان ہوا طاووس و الفقاویر کے عیان ہوا راز کے ہر بین کا طبعی سامان ہوا</p> |
| <p>۱۷۳ طاعت کرو خدا کی جی کی امام کی اسکے سوا نہیں ہے کوئی بات کام کی</p> | <p>۱۷۴ چلائی عایت میں ہوں کس مکان میں مرکزہ تیج بولی کہ چھپ جا بیان میں</p> |
| <p>۱۷۵ خاموش گویا تیرے چہرے کا ایک باب بین ابغیب خفا ایک باب نہ کرنا الفقاویر کے زینہ اکلاوہ تیرے سکین</p> | <p>۱۷۶ وہ انج صبح اوردہ ہے خفا و کندی چلائے اسکے سانسے اسباب بندگی ہر گھم کر نش آداب بندگی</p> |
| <p>۱۷۷ ملا کے قہر سے وہ زمین پر پسان ہوا اور ایک اثر دہا بھی یکا یک عیان ہوا</p> | <p>۱۷۸ اٹھ کر زمین پکاری گی کہ غلیم کرتی ہوں بولی اہل حضور میں تسلیم کرتی ہوں</p> |
| <p>۱۷۹ بانی کی منتیں آبا و اجداد پانچوہ تھیں جس سے ہر کما جن کے صورت کتب کا یہ باب باقی کے غلاب سفر روح پر باب</p> | <p>۱۸۰ بولی وہ ذوق تھا کہ فتنہ کہ چلا گیا کی عرض بہتے ابھی کچھ کر گیا پوچھا جو ظلم کو توستنا توستے چلا گیا دیا پوچھا جو اتنا گناہ توستے چلا گیا</p> |
| <p>۱۸۱ مغرب کے نیش کو شہر شہر عذاب کو دوزخ میں نہر مار کیا ہر عذاب کو</p> | <p>۱۸۲ موجوں کے بل کو دھیان میں ہرگز نہ لاتی تھی اپنے ہی بل میں آپ یہ تیغ ایستھی جاتی تھی</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۷۵</p> <p>اللہ تعالیٰ آمد و رفت دوزبان شش و شصت چار لاکھ کرباں بیشتر کرباں کو بھی بے زبان نہاں ہے چار لاکھ کرباں</p> | <p>۷۴</p> <p>ہر سو بیس چار سو بیس دو بیس چار سو بیس ساعت ناز و محبت کو بھی بے زبان کوئی نہ تھا بے زبان</p> |
| <p>۷۶</p> <p>ضرب ایک طرف کو سایہ اسکے سفر نہ تھا قبول میں ایک سرو کی گردن پر سہ نہ تھا</p> | <p>۷۳</p> <p>سایہ بھی دو صلاح بھی دو جسم جان بھی دو ہو تو کئی طرح بات بھی دو اور زبان بھی دو</p> |
| <p>۷۷</p> <p>آج آج کی کبھی آج کی بہشت کی صفائی نہ کبھی آج کی کبھی تو آج کی تو زور و سفید بیاہن</p> | <p>۷۸</p> <p>قالب بن ترقی کا کچھ اور کچھ داخل بیان فائدہ دل کچھ بہشت کی صفائی نہ کبھی تو زور و سفید بیاہن</p> |
| <p>۷۸</p> <p>بھاگے ہوؤں کو ضرب یہ لائی مٹی گیسر کر دو کرتی مٹی اڑی ہوئی رنگت کو پتیر کر</p> | <p>۷۹</p> <p>حق تو یہ ہے کہ مسلمانان تیج شاہ ہے پر رٹھکے سب سے لڑتی ہے اور بے گناہ ہے</p> |
| <p>۷۹</p> <p>کہ جو کچھ دراصل کوئی بھی کا بے عیبیت پہنچا کوئی بھی کہ جو کچھ دراصل کوئی بھی کا بے عیبیت پہنچا کوئی بھی</p> | <p>۸۰</p> <p>معتنی تھا بے وفا کیا ہو جین جین طوفان شہر تو دلا کیا ہو جین جین دوڑخ متغیر غائب غائب کیا ہو جین جین یاد عدم و بار خا کیا ہو جین جین</p> |
| <p>۸۰</p> <p>موتظارہ مردم نظر سارہ ہو گئے قطب سپر اختر سیارہ ہو گئے</p> | <p>۸۱</p> <p>حق سے ڈرو تو مزد و فضل اک ہے تو بہ کرو تو قبضے میں میرے پناہ ہے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۱۱ بان کب نہ تھیں وہاں تھی نہ تھی وہاں تھا تو کیا کیا تھی نہ تھی بجا تھی اور وہ بجا تھی نہ تھی لاگو تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p> | <p>۱۱۲ بن نامہ نشان تھیں نہ تھی نہ تھی تقسیم نہ تھی نہ تھی نہ تھی سانس نہ تھی نہ تھی نہ تھی پہنچ نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p> |
| <p>۱۱۳ اس بق ذوالفقار کے جلوہ کمان نہ تھے وہاں تھی جہاں زمین نہ تھی آسمان نہ تھے</p> | <p>۱۱۴ دل رخصتہ رخصتہ کر کے زرہ کو اڑا دیا طائر کو جال جال کو طائر بس دیا</p> |
| <p>۱۱۵ قلاب کی توڑ میں تھی نہ تھی قطع نظر نہ تھی نہ تھی نہ تھی دعویٰ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p> | <p>۱۱۶ بیخ زرد کا تھی نہ تھی نہ تھی بہتر نہ تھی نہ تھی نہ تھی جب نہ تھی نہ تھی نہ تھی نوالہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p> |
| <p>۱۱۷ آیا نظر نہ رہا ہوا لاپاہ کو تیج علی نے قطع کیا تھا نگاہ کو</p> | <p>۱۱۸ جی پر بنی زرہ کی جو صورت بگڑ گئی کیا دن دھارے باغیون پر اس پر گئی</p> |
| <p>۱۱۹ ملک جی فاکت نہ تھی نہ تھی تری نہ تھی نہ تھی نہ تھی چلی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p> | <p>۱۲۰ ہر محل میں پاہ بے کراٹ دیا اندر نہ تھی نہ تھی نہ تھی پاک نہ تھی نہ تھی نہ تھی سبھا کیا فاکت نہ تھی نہ تھی</p> |
| <p>۱۲۱ کھولے زرہ کے ایک نگہ بین ہزار بند کالے ہزار طرح عناصر کے چار بند</p> | <p>۱۲۲ اثبات لائے نفی کے سب معز ہوسے اسوار لام بنگے گھڑے الف ہوسے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۰۰</p> <p>برابری معنی ذوق کا شوق شعلہ بار صفت و ذرا عا کو دے دیو بار بار پیش کشی گیل کو بستی گشت کی بار کرکین بنیں نعل لایا معی آشکار</p> | <p>۱۰۱</p> <p>پیشکش ذوق بین غنچ دوسری جالی ہوئی سپاہ برک کی طہر گشتی گرے کی شمشاد اہل حسن بن گشتی حشر ہوین صفت باغ کی بو گشتی</p> |
| <p>۱۰۲</p> <p>رن میں چھری لگائی معنی تیغ بلند نے باندھے تھے منہ کے گلے کو تارے سمند نے</p> | <p>۱۰۳</p> <p>زخمی کو آ کے غلاموں نے چور کر دیا داغوں کو زخم زخموں کو نا سورا کر دیا</p> |
| <p>۱۰۴</p> <p>نصرت پکارنا ہر دلا کر خلف فتح و ظفر و سر کی جھلک طوف کی سب سے عرض راویا ہاں جرات کے شرف ہو بیخ و بن</p> | <p>۱۰۵</p> <p>سب سے ایک پیر لگانے سے نیزان ساقی شہر لگانے سے تین لگانے سے پیر لگانے سے کرا کا داغ لگانے سے</p> |
| <p>۱۰۶</p> <p>جلوہ قصاب یہ فاتح بدرو حنین کا شوق ہوں زیارت صبر حسین کا</p> | <p>۱۰۷</p> <p>ہفتقم سے ایک بوند کو مولا ترستے تھے اولوں کی طرح و حوب میں پھر پستے تھے</p> |
| <p>۱۰۸</p> <p>نیشہ سے دیکھو دم نہ کیا دقت ہے جودت صبر سے کرا نہ کیا دقت ہے نیاست اب حسین نہ کیا دقت ہے نہجہ اما جان نہ کیا دقت ہے</p> | <p>۱۰۹</p> <p>چمکین خاتم نبیان گرا روشنی بیج امام زمان گرا گرے پاب گروہ ہے بھلا گرا جہان ان خدا و پیغمبران گرا</p> |
| <p>۱۱۰</p> <p>پیا سے گلے پہ تیغ کے پھرنے کی چاہ ہے لیکن یہ بوسہ گاہ رسالت پناہ ہے</p> | <p>۱۱۱</p> <p>زہرا سے پوچھی یہ قلع زور حسین کا پھٹنا زمین کا اور ترپنا حسین کا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۱۱ نشانِ خورشیدِ ازلین قاتلِ کسی کسے اگر قرنِ نبین کوئی پکارا بان کوئی پکارا رہے پکارا کوئی پکارا</p> | <p>۱۱۲ شہیدِ اور کوئی نہیں ہیں عاشقِ حسین کی نشانی ہیں جبینِ جباری یاد ہیں لکھا ہیں بلو لکھا کمانِ مری نشانی ہیں</p> |
| <p>۱۱۳ آوازِ دی عسکر ہے گون دُھلی ہوئی قاتلِ پکارا آنکھ ابھی ہے کھلی ہوئی</p> | <p>۱۱۴ قاتلِ پکارا آگے بھی باہر آئی سخی شہِ بولے جب شانِ علی اکبر نے کھائی سخی</p> |
| <p>۱۱۵ بے غم گئے تھے تھکے تھکے پھر پھر کی جا بے دھڑا تھکے تھکے سینہ باز اور بھی تھے تھکے تھکے شور و فغانِ ناسی حالتِ تھکے تھکے</p> | <p>۱۱۶ آنکھ بڑھ خامِ غم گئے تھکے تھکے دہشتِ حسینِ زیبِ حسین گردِ پیچا دلِ پستانِ پستان زینبِ حالِ پھٹی اور تھکے تھکے</p> |
| <p>۱۱۷ قاتلِ بے پوجا دیکھ کر مرغل ہوتا ہے ہے حسین لکے کوئی دن میں ہوتا ہے</p> | <p>۱۱۸ نامِ مومن کا دھیانِ پردے کا ہوش ہے یہ سب لہو کا جوش ہے الفت کا جوش ہے</p> |
| <p>۱۱۹ وہ دلا کوئی ہو گا میں بھون بھون اب بچا بچا ہے بچا بچا ان جب سوار ہو لگا تھکے تھکے سبانی ایک خبر ہے نکلی نکلی</p> | <p>۱۲۰ وہ روزا کیسی کا وہ گلابیاس کا وہ غمِ ناول کا وہ اٹھا اٹھا کنا لک بک کے وہ کلمہ اس کا اسی واسطے علی اصغر کی پاس کا</p> |
| <p>۱۲۱ اس دم ہماری فوج میں تو عید ہوتی ہے محکومین ہے کہ وہی بی بی روتی ہے</p> | <p>۱۲۲ فخرِ تین روز کے پیاسے کو چھوڑ دے صدقہ نبی کا انکے نواسے کو چھوڑ دے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۰ تھم پانڈا کو مان جب خدایا کو مان زہر کو مان حضرت شکر گنا کو مان سگند فخر و فخر ال عبا کو مان اپنی سول راوی کی دانا کو مان</p> | <p>۱۱ انو تیر گلی سے لگاؤں نہ بچ کر جانی سے ملے عبدین جان بچ کر کچھ دیکھو دل کا نالوں نہ بچ کر سید کر قیلا روین جان بچ کر</p> |
| <p>۱۲ سارے بزرگ مر گئے مجھ بے نصیب کے میرا کوئی نہیں ہے سوا اس غریب کے</p> | <p>۱۳ پانی نہ بھوکے پیاسے کو اے بھصال دے بردقت فوج اٹکھو نہ کپڑا تو ڈال دے</p> |
| <p>۱۴ اسی شمعین کے آون چوڑے زینوں جاتی رہت چوڑے چادر بند کے بچے چوڑے بیکل ہے سترن کے لٹاؤں چوڑے</p> | <p>۱۵ پیتے تھے سست پٹنی لٹ گیا پیر پٹنی رہ گئی شکر کا لٹ گیا پون لاش پڑی کبھی کبھی لٹ گیا باہن گلے بن کے لٹ گیا</p> |
| <p>۱۶ پانی تو یان ملے گا نہ زہرا کی جانی کو آنسو چہرہ کے ہوش میں لاؤں گی بجائی کو</p> | <p>۱۷ مان کی طرح مٹی عاشق شاہ من بہن یہ بجائی بجائی کہتی تھی لاشہ بہن بہن</p> |
| <p>۱۸ پوچھا کہے بن پوچھیں بجائی کو پوچھیں بن پوچھیں بن پوچھیں بن پوچھیں بن پوچھیں بن پوچھیں بن دعویٰ ہے کیا بن پوچھیں بن</p> | <p>۱۹ ناگاہ نظر ناگہ غصہ کیا کیا سامان غارت میرا سوا کیا کیا زہرا کی بیویں بیویں کو کیا کیا اب کیا کہوں میرا کیا کیا</p> |
| <p>۲۰ کچھ قرض ہو تو بیچ کے گھر کو ادا کروں سمجھاؤں کس طرح سے تھے آہ کیا کروں</p> | <p>۲۱ بلتا تھا عرش زلزلہ تھا مشرقین کو لٹ کر حرم پکار رہے تھے حسین کو</p> |

[illegible]

This micrograph shows a large, dark, irregularly shaped mass, likely a tumor, surrounded by a dense cellular reaction. The mass is composed of numerous small, dark, rounded cells, possibly lymphocytes or tumor cells, which are densely packed together. The surrounding tissue is lighter in color and appears less dense, with some scattered cells visible. The overall appearance is that of a histological section stained with hematoxylin and eosin (H&E), where the dark color indicates the presence of nuclei and the lighter color indicates the cytoplasm and extracellular matrix.

| | |
|--|---|
| <p>۱۰ جب عابد یحییٰ کو داغ پڑا موجود در دستر تھا کہ درد و شکرت غل پر کیا کراہاک بین ہوا گھر جگہ غافلوت کو یہ حکم</p> | <p>۱۱ غنیہ یحییٰ رات ہی کیلئے کھوکھ نہان کھاکر شام میں آبادم چلے گئے باہر کے پکارا وہ گھر کند محل میں چین کا سامان پر</p> |
| <p>۱۲ لوٹو تبرکات علی و بتول کو قیدی بنا کے لے چلو آل رسول کو</p> | <p>۱۳ پوچھا کیسے جھکو کیا لے یزید ہے یولا حسین قتل ہوے اسکی عید ہے</p> |
| <p>۱۴ کیا بین کون دیکھے یحییٰ کی کیا تاریخ غریب مسم مصطفا پہلے کو شیر قی کے اسیر کیا جبریل کی قزاقوں کو بے ردا کیا</p> | <p>۱۵ کرچہ و علقین جا کر دوزخ نوبت علی الصبا کی جا جا جا چار بکریں جی اسے کہیں کو صفا نہلے پھون آب پاش میں جا جا</p> |
| <p>۱۶ دولت علی کی گنج شہیدان کو دے چلے بندی بنا کے آل محمد کو لے چلے</p> | <p>۱۷ لاتا ہے شہ کا سرمے دینے کے واسطے ذی رتبہ جا میں شمر کے لینے کے واسطے</p> |
| <p>۱۸ لے کر کے نندو کو بھرتوں آرزو زوبک عینا مقلان ارشد کی مرضی تیار چینی پیشینہ زیادہ اعتدال و فوجی لکھچھچکاؤ</p> | <p>۱۹ نکلت حکم درے گئے خادم پیر بیان آیا کا خانوان اباب جیب تیار بارگاہ ہوشی رز و عیب سزا بھی جی کی بھی سنو زیادہ</p> |
| <p>۲۰ کل ایسے وقت داخلہ ہو فوج شام کا چمر کے نکلے قید سے کُتبہ امام کا</p> | <p>۲۱ طاوونہ ٹیشے تخت پہ ساغر دھرے گئے اور کشتیوں میں خلعت پر زور دھرے گئے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۴ بس چرخِ چرخ کا محل میں بیٹھ جیو ایوانِ قصیدے میں سیر کر جیو سنگدینِ طلالی کہیں کر جیو معرفت کا دروازہ حسین سے کھول کر جیو</p> | <p>۵ پوچھ لین گل بستانِ گلستان نیو گھم چرخ میں گڑھ ہونان نیے لباسِ سفید میں خوشامان دیوانوں پر اسیر کے قہارہ قہار</p> |
| <p>۵ دیرانِ مرید کنبہ پریشان امام کا آباد گمیزید کا اور ملک شام کا</p> | <p>۶ علی تھا حسین تو گئے دارالسلام میں یہ نوبت اسیری نوبتِ ہوشام میں</p> |
| <p>۶ قیدیلِ سخت کر نیک لگی شیشیا لکان لائین تو امینِ دولت کی شیشیا رہا گاہِ غیب ہوئی آوازِ عیان</p> | <p>۷ بانِ شمع میں تو کشتِ شمع جی تھی عیا دالِ صبح دمِ دان ہو بود نکا کا دان گل کی خزاں دین کا قبل کر دین بیان حبِ اہل بیت کا یہ چرخِ گلستان</p> |
| <p>۷ کچھ بھی تو یہ جن ہے کون خاص عام میں سرنگے زینب آئی ہے بازارِ شام میں</p> | <p>۸ یہ ذکرِ رختِ شہدا حق پسند ہو منبر تو کیا زمین بھی فلک سے بلند ہو</p> |
| <p>۸ پیچ اٹھی ہاتھوں کے کپڑے جو جگہ جھپٹے فرشِ بام پر چھٹی جگہ اوپر نیچے کو دلایا غصے کو کد بازارِ منبر بھی ہوئی آراستہ کد</p> | <p>۹ ہان کل کے بادشاہ کا دربار دیکھنا نون پر سرین فرجے اسوار دیکھنا پہلے سپیان بن جیسو وار دیکھنا رونی ہوئی حسین کی سرکار دیکھنا</p> |
| <p>۹ کوچہ ہر اک صفائی میں آئینہ دار محنت اور صاف تو یہ ہے کہ دلوں میں غبار تھا</p> | <p>۱۰ جن د ملک بہن راہ میں مجرا فی شاہ کے صدقہ میں ابنِ فاطمہ کی بارگاہ کے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۷ یہاں بھی کمال کی چیزیں ہے روا تخنہ سے چھاپو اور اب گھلا احسان چاہو اس کے دیکھو آئندہ کما میر بادشاہ نہیں ہے تو بہ سا بہ خدا</p> | <p>۱۸ پتھر کا شہر آٹھواں مصیبتا زیادہ گزرا ہوا ایل صم کا آہ ادھون کے گرد خلق میں ہیں کیا بہ اختیار نہیں ہے چلنے کی جگہ</p> |
| <p>۱۹ پھر بے دور یہ نہیں اور ان سے رب نہیں چادر کا پردہ بیچ میں تھادہ بھی اب نہیں</p> | <p>۲۰ دیکھی جو بندی آلِ سالت پناہ کی وہ بے پکار سردی پہ اور منہ سے آہ کی</p> |
| <p>۲۱ القصہ بچے شام میں ابھی ہے نقارے دہلے کے بجائے لگی ہے آہ پھر تو گھر کی خلق میں یوں ہے آہ جانے ہن جیسے عکسوں کے عکس گاہ</p> | <p>۲۲ پتھر کی چیزیں بھی ہیں بے نیاب ناب کو جہاں گزرتے ہو کوئی عیب اے کما کی جانی جلیں آپ جیسے اب نہیں تو جگہ کا دلہ انھیں جیسے بے نیاب</p> |
| <p>۲۳ دست فلک ایسے ہی سیر خواہوے تجاہل تماشے کے حرم مصطفیٰ ہوے</p> | <p>۲۴ کل سے انھیں کے آنی کی ہوتی ہیں شادیاں سیدانیاں ہیں تو دیا شاہرا دیاں</p> |
| <p>۲۵ جہاں ہم زندہ چھٹی تھی ہے قرار بولین کہ نہیں اس کے حضور کے کیا وہ قیدی آئے بی بی کو جگہ کا انتظار سچاں کمال و سیر وہ سو گوار</p> | <p>۲۶ رکھنا جیتن باقی کی ایک خان ہے ہوا میں کج تھے وہی وہاں کوئی چھاپن کے کما کے کرنے لگی بیان جہاں بھونکی شہر ہے پروردگار</p> |
| <p>۲۷ بچوں کو اپنے جب کہ وہ ناشاد روئے ہیں اس شہر کے بھی صاحب اولاد روئے ہیں</p> | <p>۲۸ پہلے پہل جو پڑیے ہوئے میں آئے ہیں کیسے حیات باون میں منہ کو چھپا لے ہیں</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۷۱ بدلی کوئی کہیں نہ پوچھے کیا ہے یہ سب کچھ بیکھڑیوں کا پیر تو لکے ہیں</p> | <p>۱۷۲ کبر انہیں نصیب نہ آئے ہے یہ حادثہ یہ سن سال یا نصیب</p> |
| <p>۱۷۳ کی عرض کہ غش کی بابی کو تو بانی حاکم بلا ہے تیرے بوجھ</p> | <p>۱۷۴ کتنی تھی ماحول کے کوئی مصروم جان لب ہیں</p> |
| <p>۱۷۵ رونی بین کہن اور قافلہ اسیر ناگاہ اونٹ رک گئے چلائی ہند بھگے کوئی</p> | <p>۱۷۶ کیون چلتے چلتے کیا اونٹ سے تڑپ کے کوئی</p> |
| <p>۱۷۷ اک لڑائی باہم گئی نیچا نہیں کسی نے اوی بی جیلے</p> | <p>۱۷۸ رکتے پہ مارا شمرنے اس غش آگیا ہے قیدیوں کے</p> |
| <p>۱۷۹ پیش ہندو گئی دان بزم عام میں حاکم غلبے کا اور بگ گئی</p> | <p>۱۸۰ ان قیدیوں کو دیکھ کے دسے حکم اک گھڑی کو</p> |
| <p>۱۸۱ دیکر خدایہ دین غیرت سے اس کا ساتھ ہے ہندو</p> | <p>۱۸۲ بچوں کے فاقہ توڑنے کو اور زیور و لباس</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۲۵</p> <p>کشتی وطن میں تیرتے ہیں جہاں ماغویہ اور سسواں صول کے کھلے خوشگشت جام آٹھ کے سے تھیلے نیز حسین کرتی ہوں ستائی بخرا</p> | <p>۲۴</p> <p>میرزا لیا جان میں ہے نام آج کل مع ہو گلا شام میں چوچا جاجا دووا حسین کو دی ہنٹے بردا زیر آفتاب چینی پیر بن جیا</p> |
| <p>ہمراہیوں سے بولی کہ حق پر نظر کرو چلتی ہوں سو گواروں میں عریان سر کرو</p> | <p>کب آبرو گئی ہوئی پھر ہاتھ آتی ہے عزت بس اک رہی تھی سوکھ بھی جاتی ہے</p> |
| <p>۲۶</p> <p>القشون محل سے چلی ہنڈیشا پونجی بابو دروزدان جو آن کر دبان کھونٹے لگے آٹھ کے نقل زیب نے پوچھا بیویں کیا ہو گی</p> | <p>۲۷</p> <p>یونہی حال کہ نہ جانے تم جہاں دلت کے وقت میں گوار کی لاؤ جادو تیل کی عبا مرقی کی لاؤ زیا ہو جہاں داس جے اور جاؤ</p> |
| <p>فضہ قریب آ کے پکاری دو بائی ہے بی بی کے دیکھنے کے لیے ہند آئی ہے</p> | <p>پھر بولی آہ بھول گئی بے کفن ہو تم داسن کمان سے لاؤ گے عریان بدن تم</p> |
| <p>۲۸</p> <p>جانی کو یاد کر کے نیلے کی فان فریادیا حسین چھین کمان رہا ہے پردہ اب بھی چوچا جاجا کجیہ کجیہ ہندو لڑے جے جاجا</p> | <p>۲۹</p> <p>تمہی سخت نظر ہے نیلے کی فان گوارو پیران چھائی شہی جاجا گرو قاتارنی تھی کھلے ہو سینہ جاجا کر زلفی تھی باغویں شہی دانا</p> |
| <p>ہے مین کیا کروں مجھے پہچان لگی ہند شرماؤنگی رواجو ترس کھا کے دوگی ہند</p> | <p>جب کچھ نہ بتا تھا تو یہ کتنی تھی کیا کروں آکے قضا تو شکر کا سجدہ ادا کروں</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۷۷ ناگاہ ہند بھی ہوئی دردناک ہے عیان دیکھ کر سب بندھے جب ادا تو ان بلین کرین لی جی ہی ہے پیران زبا عاشق کی کو کما سنبھلے کران</p> | <p>۱۷۸ جا کر کجا چھوٹنے ڈوبی وہ خدین فضا کثیر فاطمہ نہ ہر تو تو نہیں آئے کما شیک کر کے فضا نہیں اندر اس خباب کی لودھی کی کوین</p> |
| <p>۱۷۹ پر صاف اسکے چہرے سے ثابت یہ ہوتا ہے بجا دنا سویری نہ ہر کا پوتا ہے</p> | <p>۱۸۰ ہوتا کثیر فاطمہ قسرت کے ہاتھ ہے میرا تو ان کمی ہوئی راند کا ساتھ ہے</p> |
| <p>۱۸۱ وہ بولی کوئی نہ تکیا نام فرشتان اس کما کما پیاں انفر کما دیان اب کیا ضرورت کما چھوشت کر دیان تھانے بھی بلوین کما بستی بستان</p> | <p>۱۸۲ وہ بولی کوئی نہ تکیا نام فرشتان اس کما کما پیاں انفر کما دیان اب کیا ضرورت کما چھوشت کر دیان تھانے بھی بلوین کما بستی بستان</p> |
| <p>۱۸۳ رکھتی ہے دوست یہ مظلوم بھائی کو جاہل برے ہند کی تو پیشوائی کو</p> | <p>۱۸۴ بھوکا نہ کوئی رہتا تھا انکے زمانے میں اور اب تو خود یہ فتنے سے ہیں قید خانہ میں</p> |
| <p>۱۸۵ یہ بولنے کا مقام ہے دنیا تو بیکام یہ بولنے کا مقام ہے دنیا تو بیکام یہ بولنے کا مقام ہے دنیا تو بیکام یہ بولنے کا مقام ہے دنیا تو بیکام</p> | <p>۱۸۶ یہ بولنے کا مقام ہے دنیا تو بیکام یہ بولنے کا مقام ہے دنیا تو بیکام یہ بولنے کا مقام ہے دنیا تو بیکام یہ بولنے کا مقام ہے دنیا تو بیکام</p> |
| <p>۱۸۷ یہ ہیں ذیل از کما بسلام کما اب ان کا بیکون کا ادب کیا سلام کیا</p> | <p>۱۸۸ کیا ان کی کما اوج ہمیشہ رہا نہیں آگے امیر ایسا نہ تھا اب گدا نہیں</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۰۰ پند کے پچاس ہیں ہند بادشاہ پند کے آگے گشتیان کو پچا پند کے ملنے میں یہ خود رکھا پند کے پچے بھی در آل صفی</p> | <p>۱۰۱ ہے دور میں کر بانی کی نفا کل نکتہ ہے پندے کو نہ نہیں وہ بولی بی بی نام کو نہ نہیں باز کے سمت دیکھتے نہیں بولی کہا</p> |
| <p>۱۰۲ زینب فور شرم سے یوں تھر تھرا گئی آواز استخوان سے ارنے کی آ گئی</p> | <p>۱۰۳ پہلا جو نام تھا وہ ہے معلوم آپ کو اب تو شہید کہتے ہیں سب میرے باپ کو</p> |
| <p>۱۰۴ گزشتہ پند کے پندے اظلال دیکھتے ہیں اب بھی اظلال گزشتہ پند کے پندے اظلال دیکھتے ہیں اب بھی اظلال</p> | <p>۱۰۵ فتنہ نے آگے بڑھ کر اس کی کھو کیونکہ وہ بدست یہ انہیں توں کیا جاؤ تو یہ پندے بن کے کنول وہ بولی اس کے فادے سے بول لیل</p> |
| <p>۱۰۶ بولی میمون شرم سے سر کے بناؤ تم میں ہاتھ کھولے دی ہوں لوہے کھاؤ تم</p> | <p>۱۰۷ بچے تو خیر بولے بھی مجھ نا تو ان سے پران اسیروں نے نہ کہا کچھ زبان سے</p> |
| <p>۱۰۸ معلوم ہے ان کو کھلی تار باز سے گا کے اور بھی کھلی تار وہ بولی اس کو کھاؤ تو یہ بولی سب پندے یہ بولی سکینہ کار</p> | <p>۱۰۹ کہ گشتیان میں دور دلیس دور کیا جائے توں پندے پندے پندے مابین پندے پندے پندے پندے پندے پندے پندے پندے پندے</p> |
| <p>۱۱۰ تم بھی کھلاؤ ہو کو تو کھانا روا نہیں بابا کا میرے فاتح اب تک تو انہیں</p> | <p>۱۱۱ زور تو چاہیے ہے اسیروں کے واسطے زور و طوق بس ہے اسیروں کے واسطے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۳۳</p> <p>بنام حسین دارش تو ایسا نہاں کر کے چھپا دینا خدا کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہے</p> | <p>۳۳</p> <p>میر قلا کے بیان پانی ہر جگہ کیون ماخو دو گو جا دینے لگا ڈرتے ہو جگہ جگہ حاکم کا دستار بہر اعتقاد ہے اسے خالق پر</p> |
| <p>۳۴</p> <p>اوس روز سے سوا مجھے شکر حسین ہے راتوں کو نیند آتی ہے نہ دن کو بین ہے</p> | <p>۳۴</p> <p>بنت میں بھی نہیں کہ کسی پر خفا کروں مگر خدا نہ بخشے جو تم سے دغا کروں</p> |
| <p>۳۵</p> <p>حاکم کے منہ پوچھا تھا اس کو کیا ایک حسین اور حسین سید مصطفیٰ اب تم مجھے بتا دو مفصل بتا جا جو قسم اس حسین کی کیا مالک کیا</p> | <p>۳۵</p> <p>جسے خفا ہے میں نہیں حسد نہل کر آؤ دینی اور فغان میں نہ فغان دامان فاک کی قسم کو بھگادو کیا ماتا جو بین بری کروں کچھ نہ کیا</p> |
| <p>۳۶</p> <p>مادر تو اسکی حضرت خیر النساء نہیں بابا تو اس حسین کا مشکل کشا نہیں</p> | <p>۳۶</p> <p>شکیر دون میں ملا کے نہیں کچھ میں لائی ہوں نذر حسین پانی پلانے کو آئی ہوں</p> |
| <p>۳۷</p> <p>کس حسین تھی ایکے دارش کی نگاہ گو دینے کا تو نہیں ہے یہاں شاہ شرعی ہوں اسے عالمین بھی بہا لاد کہ صاحب لاد بہا</p> | <p>۳۷</p> <p>کچھ مجھے تم میں آئی ہوں کہ بیگانہ دیکھا تھا غلامی میں زول مرزا کا اک مطلب غلامی میں ہے یہاں مطلب پھر میں پوچھتی ہوں کچھ</p> |
| <p>۳۸</p> <p>بیاتو ہم شبید سیر نہیں کوئی زینب تو اس حسین کی خواہر نہیں کوئی</p> | <p>۳۸</p> <p>میری خاطر سے آل نبی پر شاعر ہو کیون قیہد حسین کے تم دوستدار ہو</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۷۴ زینب کو بچا پیچہ بچہ بچہ کچھ دنا آگیا بچہ کچھ غصہ کچھ حیا مگر کے بول جین سے دہشت بچہ بی بی کہہ نہ رہے ہوئے بچہ</p> | <p>۷۵ جی جاتا جو دم لڑن بی بی دشت وہ بولی بس بقیہ نہ آتا ترش کھا زینب اگر مین بی بی بولن جی جی زینب پاؤں بی بی بچا کچھ غصہ کچھ حیا</p> |
| <p>سید تھایہ نہ فاطمہ کا دوز عین تھا مذہب میں اسکے فوج کے قابل حسین تھا</p> | <p>کلمہ تم ہوں نہ زینب عالی و قارہ ہوں مین تو امیر شام کی تقصیر دار ہوں</p> |
| <p>۷۶ بڑا جو حسین رسول خدا کا لال کیون نہ اس حسین کا وہ جاتا طلال زینب اسکے چہرے اگر ہم کہہ بے بال کا بیکو پہلے بلوہین ہم کیلئے بال</p> | <p>۷۷ چلائی ہند خنزیر انہی کے لئے بے فاطمہ کے دودھ کچھ بچہ بچہ زینب بدین صاحب خیر الدنایا زینب بچا ہی ہو نہیں نہ زینب</p> |
| <p>سید نہیں فرشتی نہیں ہاشمی نہیں ہم کو نہ ہیں رسول خدا کے کوئی نہیں</p> | <p>پچھن مین مین نے کی ہو جو خدمت قبول کی خوشبو ہون سے آتی ہے بنت رسول کی</p> |
| <p>۷۸ بی بی تے ابو جاکہ اخلاؤ میں تے ناقہ جاکہ دارو تے دہی تے آواز تے کان ہے ہند کے کھڑے زینب خاکہ دوز کے قد زینب کراپ</p> | <p>۷۹ بی بی خاندان استم سے کیا کیا زینب کی زینب ان کی بچی بچہ ہوتی اگر بی بی داسی مین سکین نہا کے لئے کو دہاڑا ملے جے ردا</p> |
| <p>بولی نشان آل عبا لگیا ہے زینب کی گفتگو کا مزل لگیا ہے</p> | <p>دل سے نہیں تو غل غل کے دکھانے کو کوئی تو آقا قید سے ہکو چڑانے کو</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۷۵ از قدمین گری بوی سمنوین گیشیکه و بجا و بخت و آگهان زینب یکا در کوئی بی بی خستگان اس فکرتن کھڑی تھی ہندو ز آگاہ</p> | <p>۷۵ از خنیزیب آپ کو کیا چلیانی ہندو کوئی بات خاطرین لانی ہندو ز قد و سیر کو چکانی زینب ہندو کے باتون اسکا اٹھانی</p> |
| <p>۷۶ دیوار پر یہ آکے پکارا سر حسین اے ہندوین حسین ہوں یہ خواہرین</p> | <p>غل تھا کہ عرش ہلکا ہے اور گری ہلتی ہے کسوت میں کبوتر خزا دیے ہلتی ہے</p> |
| <p>۷۷ بری بھگت کج سمنوین تو جاکا کھنیکے کو گوارہ کو زینب کا کلام زینب بھی بولی تھی یہ ناچاگی ہندو بھگتوں سے کہتے تھے</p> | <p>۷۷ سیدان کھڑی ہندوین تھکے کو نام اک باغین عین بیان کا کچھ کلام نقل خاوا سلام علیک ایجا ادا نام چلا کے ہاتھ ہندو کی کہنے کا نام</p> |
| <p>۷۸ رویت تھی بری ہن کو تشریف داتے ہیں بھیا ہماری قدر بڑھانے کو آتے ہیں</p> | <p>۷۸ قربان جاؤں دیر نہ فرماؤ یا حسین ہونڈی بچھ کے گود میں آجاؤ یا حسین</p> |
| <p>۷۹ کیوں ہندو گروان کی سکتی عزت بات دیکھتے ہیں جن میں بیاد دیکھتے ہاتھ بکچ بکچ سب ہندو کی ہودعات چپ کر رہی تھی ہندو کی کراٹ</p> | <p>۷۹ بیک کھلے گود میں آیا حسین ملائی ہندو اسے پیٹنے کے نورین زینب کو چوٹ مٹا دی بھگت اسے پیو ادا کر دیا جانی کا بھگت</p> |
| <p>۸۰ پڑنا یہ مادہ جو بنی کے گھرانے میں بی بی وہیں تو ہوتی قیامت زمانے میں</p> | <p>۸۰ حق ابن خاطر کا ہے سب پڑنے مانے میں ماتم کرو حسین کا اب قید خانے میں</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۷۷</p> <p>ہیں اور پیشِ عصیت کیا ناک گوشہ پر ہے نظم کا ہے آسان ناک پہنچے یہ پیشہ کون مکان ناک دفعہ در آنے پائے زبان ناک</p> | <p>۱۷۸</p> <p>پہنچ میں تھاکے سکینہ کو شکستہ اور بے پردہ کی گود میں کھائے نظم کیا ہے یک و یک بے پہلے بال ہی اپنے کو</p> |
| <p>درجے خدا بلند کرے اس کلام کے ہوں دستخط حسین علیہ السلام کے</p> | <p>ماتم کیا حسین کا اس نور شور سے زہرانے ہاتھ جوم لیے آ کے گور سے</p> |

تمام شد

بیاضی
وہ روح زمین باد بیاض ہو جاتا ہے
وہ اوج میں لا جواب ہو جاتا ہے
جلیا ہے جو شب کو شب تبدیل ہو جاتا ہے
وہ صبح کو آفتاب ہو جاتا ہے

بیاضی
عید نے دم بول تکیا کیا بختا
قطرے کے طلبگار کی بختا
نہاں مدت علی وقت انجیب
قافل کو بھی شربت گوارا بختا

بیاضی
باناہ بخت مالک کشتی نم ہو
در علم آئی کے ہو گھر نم ہو
بیاضین کتاب ہے دیو پر آقا
اقتل کے بعد بیاضی ہو رہی نم ہو

بیاضی
شید شام کمان جاتا ہے
دشمن کی جانب کو ہے قریب
مفرط کی جانب کو ہے قریب
پس جلتے کو دہان جاتا ہے

بیاضی
کھنکھ سے اذان کے دین لٹا ہے
پیام علی تلو تلو تلو تلو
اعلاہ مستند علی کو لٹا ہے
جب دونوں باہم نہ تو تلو تلو تلو

| | |
|--|--|
| <p>۱۷ بے منت ہزار ملک و خانہ کا بے بین ہندو کوٹن افغانی دل سینہ میں طلبا ہے پیوستہ بونظہ کی آتی ہے یہ کتابت ہو کر</p> | <p>۱۸ دل کس کا شہ دین کے لیے سینہ سپر ہے کس شیر کی شیر کے قبضہ میں ظفر ہے</p> |
| <p>۱۹ کیون شیر اٹھاتے ہیں علم رنج و الم سے کیا دست علدار کے کٹے تیغ کسم سے</p> | <p>۲۰ اے عقل تاج و تخت نقد ہو کر اے حسن نگار کی تصویر ہو کر اے بے منت شیر بازو شیر ہو کر اے غلام کے گلزار ہو کر</p> |
| <p>۲۱ سب جج علدار کے ماتم کو ہوے ہین سرکھول کے ہنر و علم باز ہو دیے ہین</p> | <p>۲۲ اے ہر بین نقش ہے تو کے قدم کا اے بال ہما سائے تو کس کے علم کا</p> |
| <p>۲۳ کس کے درود کے گزشتہ گذرین کس کی کسب و کسب و کارین کس شیر میں باکل از شیر خوارین قبضہ میں تازی جو کہ باغ جبارین</p> | <p>۲۴ چرخ سلیمان بنیاد شرم آیا چرخ بنیاد شیر ہو جس علم آیا چرخ بنیاد شیر ہو جس علم آیا چرخ بنیاد شیر ہو جس علم آیا</p> |
| <p>۲۵ انصاف یہ کتا ہے وہ عباس علی ہے وریا یہ گواہ عطش سبط بنی ہے</p> | <p>۲۶ روشن ہے یہ گرد سفر اس نیک سیر کی مردم تو ہیں کیا سرمہ وہ چشم فر کی</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۷۷ پرواز شمع رخ شمعین عباس دہ زور کا تو آن بین تو فطین عباس تیرے قدم روز کی تصویر میں عباس جید کی طرح مالک شمعین عباس</p> | <p>۷۸ صنعتیں دریا اندر لگا خیمہ چنگو گاری ایسا نوب بے صفت شکن صفدر سبک آغا تیسرے خدا نعت شمعین عباس</p> |
| <p>۷۹ یا حضرت عباس زبان کے جو نکل جاے مرا ہو توجی جاے جو گرا ہو سب نکل جاے</p> | <p>۸۰ گر قدر و غضب میں یہ علی کا پسر آئے رستم کے وہ سینہ نہ کیچہ نظر آئے</p> |
| <p>۸۱ نیت ہوس و جس کی ہو میں عباس صل عقدا صل کہی کر تو میں عباس ذکر کا جو حالت نور میں میں عباس زیر کیا ہے خاک کیلئے بر زمین عباس</p> | <p>۸۲ جہانم ظیف خدا نام میں عباس گردن سلائی ہو شام میں عباس فداوری تیوں کی ہے کام میں عباس انعام ہے عالم کیلئے کام میں عباس</p> |
| <p>۸۳ یہ مہر سنا ماہ عطا ورجف ہے یہ درجف وہ ہے وفا جسکی صدف ہے</p> | <p>۸۴ سکہ ہے شجاعت کا دل اہل جہان پر کلمہ کی طرح نام ہے تیوں کی زبان پر</p> |
| <p>۸۵ یہ نام و نشان اسد اللہ ہیں داغ یہ راحت جان اسد اللہ ہیں داغ یہ سردان اسد اللہ ہیں داغ یہ شیر بیان اسد اللہ ہیں داغ</p> | <p>۸۶ یہ سب سے بچل جس داغ فانی ہیں چو بچے ہیں وہ پرانی ہیں دل جبر کر کا کا شام ہے ان کا اور نیت فکرت یک جا جو ہیں</p> |
| <p>۸۷ ہر سر کھار تو یہ سیف سدا ہیں تیوں کے بے یہ سپر تیج بلا ہیں</p> | <p>۸۸ شیروں کا سد خون سے دل زیر و زبر ہے یہ شیر وہ ہے شیر خدا جس کا پدر ہے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>عجلہ جس نے شہناج سے سب سے پہلے ان کا خبر گیری کی ہے گویا دین ان کا وہ ہی اب لحد ہی میں درخشاں مراغہ آج طرح ہے صفت بیگانہ</p> | <p>عجلہ عارض رخ جیدر کی طرح جلوہ ناہین جو دور سے دیکھے وہ کے شیر خداہین</p> |
| <p>عجلہ مستبلی بولا کم بولا کم بولا کم روحی بہ فدا کم بہ فدا کم بہ فدا کم</p> | <p>عجلہ پیر اگر گل ناز لبیل ہے یہ صفد یہ شمع ہے برانودہ ترقی صند وہ جان ایفانہم کہ سچا ہوتا ہے بہشتیہ دل میں اگر دن میں وہ</p> |
| <p>عجلہ شکوہی نازق انکا گوارا نہیں احلا تباہ ہے کہیں کہیں ہے جو عاشق لا غلام کے بیباقتانے میں آفت دیچھو کمان مراشتہ مرشد</p> | <p>عجلہ یہ روح وہ قالب ہیں پتلی وہ نگر ہیں وہ نام ہیں یہ مہر وہ شمس اور یہ قرین</p> |
| <p>عجلہ گر ایست بقیوب از بچا سنا ہے بان ایست بقیوب کیسے جابج بقیوب بقیوب جابج جابج</p> | <p>عجلہ کس نے شہناج سے سب سے پہلے کس نے نہیں پوچھا ہے صاف مطلب نہیں نمایاں نہیں کیا ہے چہ کام خدایہ نہیں بیاہ ہے</p> |
| <p>عجلہ لکھا ہے کہ جب رن میں علمدار مواتھا جینا شہر مظلوم کو دشوار ہوا تھا</p> | <p>عجلہ واجب ہے برابر ہے انھیں آفت شیر خالق کی عبادت ہے انھیں طاعت شیر</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۰ دیر کا عباس پاسبان خرم فاک پیرانہ ہر دم رہے سلطان ہر دیر کا خرم ہو کے فنا شد کے دل سے تو دیر کا صوم شہر کے</p> | <p>۱۱ نہاؤن کے لیا نہ کرے پیر کا پہننے کے کے بیان ختم کیا پیر کا کیا جائے کیا دل میں ہے نہ والا حاکم سے عادت کا بڑا جانین پیر کا</p> |
| <p>۱۲ ناموس میں تو جلوہ مناسب بنی تھے اور خیمہ کے دروازے پر عباس علی تھے</p> | <p>۱۳ دریا پر کسی طرح سے خیمہ رہے گا روکین گے جو ہکو تو ابھی خون ہے گا</p> |
| <p>۱۴ کمان سے تلوار کے ہوا نہ کے پیر کا نہہ حوا تھا پیر کا دیر کا پیر کا دل میں تھی سب کے دل میں تھی پیر کا حکمران کی گور بچھے تھے راہ</p> | <p>۱۵ الذم ہے پیر کا کہنے میں پیر کا خیمہ کا شعلے جو کہنے سے ہمارے ٹٹ جائیگی سید زیناں کا کوئی دیر کا ہے ملف ہوئے الحال پیر کا</p> |
| <p>۱۶ کنتی تھی اجل تیرن سے شکر چھینکا بان مرقہ عباس عسکدار بنے گا</p> | <p>۱۷ ہم چین کے دریا یہ ابھی لینگے ابھی لینگے آب دم شمشیر فقط پینے کو دین گے</p> |
| <p>۱۸ نگاہ نمایان پیر کا کہنے کے سوار سب ظلم تیرا دم تھے تیرا پیر کا تائے پیر کا کوئی تیرا تیرا تیرا ہر ایک دم ہے ادب تیرا تیرا</p> | <p>۱۹ شہید کیا ان انصاف میں طلب کا سودہ کیا ہے ابھی خیمہ آٹھا اور تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا انے نہ کو کاٹ کے خیمہ کو گرا دے</p> |
| <p>۲۰ شہیر نے خیمہ جو لب نہر کیا ہے کیا شہر نے یان حکم اترنے کا دیا ہے</p> | <p>۲۱ آداب پیر کے نواسے کا اٹھا دو ٹکڑے کرو اور کاٹ دو خیمہ کو ہسا دو</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۱۵ پنل ہو اچھو چھتاہ کے انصار عباس و رفیع آگے بڑھے اکبار لبا خا جگر سے اور سرخ و خوار لکارا دسترخ خوار نیروار</p> | <p>۵۱۶ تو کیا ترشے کا بھی ہے نہیں سادات خدیون کو جو خون گرا جو پیر شہسپری تسلیم رفا سے ہو چین ورنہ ابھی حکیم کا عالم مقور</p> |
| <p>۵۱۷ متم جاوہین اب آگے گر آے گا عالم سر پاؤں پہ ہو گا وہ سزا پائی گا عالم</p> | <p>۵۱۸ وہ قدرت حق صاف سرست عیان ہو یتیم مری منہ میں رہے مثل زبان ہو</p> |
| <p>۵۱۹ اب آگے قدم اٹھانے نہ بھارنا ورنہ ابھی تو ہو سکا جسم کوڑا اچھا چہ جرات مری سارا زانا کیا تو چاروں تیر سادات بھلانا</p> | <p>۵۲۰ تیرا ہے خوارت بنیاد کیا نام کونین کا نچے مار دیوین عالم کونین کا فضل بین نہنسا ہنجام پڑھے ہیں درد و اندیشہ لاکھ ہنجام</p> |
| <p>۵۲۱ شاید تو نہیں جانتا عباس علی کو سب سیف خدا کہتے ہیں دنیا میں مچھی کو</p> | <p>۵۲۲ خکے لیے بنیاد ہوئی ارض و سما کی نام انکا خوارت سے تو لے شان خدا کی</p> |
| <p>۵۲۳ پتیر زبانی کر کے اسے بدخواہ کیا بیچ علی کی تو زبان سے نہیں اک ضرب پتیر کی کو درکنی چو تندر گر کہوں تیرا تو تو فرخ کی بجاہ</p> | <p>۵۲۴ کیا تو سلمان کے پیر خدارا تیرا پیر خدا و پیر کا چہ پیرا تندیل رسم عرس علی کا تارا نہیں ہے اسکا نہیں دریا پیرا</p> |
| <p>۵۲۵ بجلی کی طرح گر کے یہ سر پر نہیں رکھتی سر پر نہیں رکھتی یہ سپر پر نہیں رکھتی</p> | <p>۵۲۶ نہان ہیں سافر ہیں پلے جائینگے شیر دریا کو تو ہمراہ نہ لے جائینگے شیر</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۳۲ غنیمت چو ابرو سے عرش ملا ہے بان بجاہ غنیمت بجا لا چکا ہے کج ہے بھی انفرادے سے یہ ملا ہے یہ جا ہے درود و مہر</p> | <p>۳۱ کیا جا ہے در شہر چین و چین غلے کیا جا ہے بھلائی تو بڑے کسے جاہین و ملائین و جہن غلے کیا جا ہے فرمان میں و رب کسے</p> |
| <p>۳۳ افلاک امانت کے اشارے ہیں اسی میں پیغمبر کو نین کے پیارے ہیں اسی میں</p> | <p>۳۰ کیا جا ہے گاشپ کے نمون کو اٹھا کے محان کو ستا ہے کوئی گھر میں بلا کے</p> |
| <p>۳۴ حکم کا ترے اذن نہیں بنا کہو کار کو نین کا خالق نے کیا ہے بے انگار یہ نہ جی ہے مہربان ہے اگر ان ابرار کیا تو ہوا ترے اگر ان ابرار</p> | <p>۳۵ صلیبے خیمہ دلازا آجھا فراق حیات کی عطش بھول جا دنیا کے یہ ہاتھ عقیقی بگڑا سیکو بنی زاد کیو باقی نہ تارا</p> |
| <p>۳۵ دریا پہ جو خیمہ شہ والا نے کیا ہے اللہ نے فرزند کو حق مان کا دیا ہے</p> | <p>۳۶ گرمی ہے بہت تاب نہیں لائینگے بچے بے آب تڑپ کر ابھی مر جائینگے بچے</p> |
| <p>۳۶ جان و جاہ و خوار بھی ہے جن ملک ان کا شہر بھی ہے افق کی سرکار کا شہر بھی ہے واقعہ و عالم کا مددگار بھی ہے</p> | <p>۳۷ اندھا بین اشھو بین تہی بین کی اک دن بھی ضیافت نہ بنا بین کی نسبت تو کمان با نیل بین کی پہلی ہی ملاقات بین کی</p> |
| <p>متصور اگر خلف شاہ بخف کو کو ترا سی صحرایں بے چار طرف کو</p> | <p>۳۸ دریا سے مسافر کو اٹھایا ہے کسی نے مہمان کو آگے بھی سنایا ہے کسی نے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۴۴ یہ کہنے سے جان غم نہ ہو اور سن کر عیاسی دلدار خون کی گلی کو کھینچ کر نقد قدم رنجور ایسے جاوے</p> | <p>۴۵ خون کی گلی کو کھینچ کر ان باتوں سے غم نہ ہو نقد قدم رنجور ایسے جاوے</p> |
| <p>۴۵ اس دم برش لشکر ہے پر ہے مولا عباس سے اب نوبت شمشیر ہے مولا</p> | <p>۴۶ وہ گلہ گوہن کوئی غیر نہیں ہے پر کھل گیا بدلیسوں کی خیر نہیں ہے</p> |
| <p>۴۶ یہ کہنے سے جان غم نہ ہو عباس کے فرزندے اور کو بیچارا اور دلور کو توبل جاوے جاوے چوٹی سی کوئی تیغ بھی جاوے</p> | <p>۴۷ القصہ آید پلٹ کر یہ زبان جی پی علی آجین کر مولا نے صدوی علی کو بیچارا کیون آئے اچھے ہو بیجان جاوے</p> |
| <p>۴۷ تاریک ہے اس وقت جہان میری نظر میں تو ارچلے باپ سے بیٹا رہے گھر میں</p> | <p>۴۸ ہر چند کہ شیر اسد اشتر ہو بھائی یہ جان کو مظلوم کے ہمراہ ہو بھائی</p> |
| <p>۴۸ آقا ہے جناب علی اکبر بیچارا بابائے کوئی چھپے تو دیا کاٹا لیون کا اگر تیلو کہہ کاٹا سچ پچھو نب کو خادم ہی مارا</p> | <p>۴۹ عباس علدار از کر بیچارے مقدور نہیں کہ خیر کو دیا کے کنارے کہتے ہیں کہ خیر کو دیا کے کنارے نقد قدم رنجور ایسے جاوے</p> |
| <p>۴۹ پانی پیہ حجت ہے مسلمانوں کی ہے اس شہر میں خاطر نہیں مہمانوں کی ہے</p> | <p>۵۰ کیا عرض کروں شہر کے جو کچھ ہیں ارادے نزدیک ہے اب کاٹ کے خیمہ کو گرا دے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۳۳۳ غریب تو پہلے انہیں سے سنا یا پڑھیاں میں کہنے کو سر ایک آیا اب بڑوں اور بے ادب نے چھڑا دل کا پتہ کیا کیسے علی گڑ آیا</p> | <p>۳۳۴ میں سمناؤں کی کرتے ضیافت کھانے سے بھی پائے پتہ چلایا جب کہ نہیں وہاں بجا و نہایت نہیہ کر اٹھا و نہیں لا نہیں</p> |
| <p>۳۳۵ فرما میں جو آقا تو سزا انکو ابھی دون ایک ایک کا سٹھ تیغ کے دوریے میں دو</p> | <p>۳۳۶ بھائی وہ کرو خیر خواست کی رضا ہو پوچھوں تو کہاں خیمہ سادات بپا ہو</p> |
| <p>۳۳۷ کیا علم ہے نہیں نے فرمایا کہ بھائی اس کے پادشاہی کے کوئی خبر نہ لے لئے کہ وہ کیا کی ترائی کچھ حق بن جا رہی ہو کی جلائی</p> | <p>۳۳۸ عیاں میں اس حکم گردن کو جھکایا اور نے رہی کی طرف ہاتھ اٹھایا نہیہ کہ خیمہ کا مقام اس نے بنایا صوت میں حکم کیا کیا</p> |
| <p>۳۳۹ نادان ہیں قبضہ میں یہ دریا نہ رہے گا تا حشر رہے صبر کا افسانہ رہے گا</p> | <p>۳۴۰ شہ نے وہ زمین دیکھے افلاک کو دیکھا خیمہ کو اور آل شہ لولاک کو دیکھا</p> |
| <p>۳۴۱ بخت و دولت پر غلبہ نے ہو کر نہیہ کہ پادشاہ اور اس کے طلبکار لوٹ کر دسیان میں آ رہی ہیں غزنی ہے اس غل کر سیکھ رہی ہے</p> | <p>۳۴۲ افقہ کہ دینی میں ہو خیمہ ہوا وہ دھوپ دہا وہ طیش میں گرما دو جا رہی ہیں ہوا چھوٹا نہیہ کہ وہ ہن شک بن</p> |
| <p>۳۴۳ مالک پہ توکل کرو شادی ہو کہ غم ہو بخشہ تنک ظرفوں سے تم بحر کرم ہو</p> | <p>۳۴۴ اٹھتے تھے تو غش ہو کے وہیں گرتے تھے بچے ہاتھ نہیں کٹوروں کو لیے پھرتے تھے بچے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۵۵ ہنگامہ بیان زینتِ شاد آئی پوستِ کوہِ چاند نے کھلوانائی طاعتِ علم کا کشتان نے جو کھائی نورِ شمسِ بقیں چرخِ بزمِ بانی</p> | <p>۵۴ ہم نمنون جلافتِ بھائی سنگا نیلک توڑیاد ہو سادائی حیرت کپڑے لگ دو ہر نام سے حیدریت اور در پھر جو یہ ہے تاجِ قیامت</p> |
| <p>۵۶ بے نور تھی شبِ غم سے شہِ جن و ملک کے کہئے یہ قمرِ داغ تھا سینہ پہ فلک کے</p> | <p>۵۵ نمنون رسول دوسرا ہو گا تمہارا ہم سب پہ یہ احسان بڑا ہو گا تمہارا</p> |
| <p>۵۷ وہ راتِ شبِ شبنمِ شبنم اب جی توڑی شب کو بہت بوجھ آں یک گھڑی ہوئی بے غم شہِ سکیم دم گھٹنا تھا سیانوں کے علم سے ہر دم</p> | <p>۵۶ عباس کی عرض کہین اس حکم کو بانی خادم کا ہے احسان کچھ تا کا جو احسان نیکو کے پھول گدھی دیکھو بوزیان پوچھ طوافِ حرم لے قبلہ ایمان</p> |
| <p>۵۸ نمنون پر سراپا کوئی نچوڑائے ہوئے تھی بچے کو کوئی سینہ سے لپٹائے ہوئے تھی</p> | <p>۵۷ اس خیمہ کے دربان ہیں ملکِ عرشِ علا کے کیا رتبہ ملا بہت کو قربانِ خدا کے</p> |
| <p>۵۹ قبا کی خانہ لکھ سینہ زینت دیکھو کہ تار کی کس مٹی پر بیان کچھ دھپائی ہے کہ نہایت بیاد پتھر کی مٹی کے تار کی یادوں</p> | <p>۵۸ تکلیفِ ندین درسی کو نہ دیکھا کافی ہوں میں ہی آپ کے قبا کی شہ کیا بھجوا دھرتی کے لشکر گاہ حضرت کے کیا ہیں ہی ہستے ہوں گاہ</p> |
| <p>۶۰ مجھ سے سارے ہمیشہ نہو دے یہ حادثہ اوس دم ہو کہ شہید نہو دے</p> | <p>۵۹ پرتھ سے زیادہ کوئی پیارا نہیں بھائی تنہا ترا پھرنا بھی گوارا نہیں بھائی</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۴۵</p> <p>آداب بجا لاکے چلا این مدالند خوشنمے کما قاسم واکرے نیک گاہ تسخیر توری دانہ ہو چکا جان کے پہلو ہو شیدا کہ سکارو غار باریں گارہ</p> | <p>۴۶</p> <p>اگر کو صدائی تھی بانو میر کیا پونے اوجا دیون میں تھی بلیلا یا اس شنب یکین غم چہرے پو لار چو چلے سو اندر کے بندہ باریار</p> |
| <p>۴۷</p> <p>ما صبح رفاقت سے نہ منہ موڑنا پیارو عباس کو تنہا نہ کہیں چھوڑنا پیارو</p> | <p>۴۸</p> <p>مان باپ کا کیا دخل ہے خالق کی رضا میں پستے ہیں جو نازوں کے وہ پڑتے ہیں بلا میں</p> |
| <p>۴۹</p> <p>جسٹم تیرے حفاظت ہوئے عبور نفٹ اختر تیارہ کا سیکر مندور کس طرح روشن چلی اندھیر میں بانو اور غلبہ تھلا کر شک شب و بوم کا فور</p> | <p>۵۰</p> <p>کتنی تھی جی شکر کہ آشنائے قبال تقصیحات آہستہ فوٹی کا لڑیال دوسرا اس مری ہون آٹھار ہوا حال چوہا ہند جھیرے میں بن گیا لال</p> |
| <p>۵۱</p> <p>ششدر تھی زمین ہوش ہر کھنکھ کے گم تھے دسویں تھی شب اور تین مہ چار دہم تھے</p> | <p>۵۲</p> <p>ہین گو کہ جو ان بیاہ کا دن آئے تو جانوں پورا یہ برس خیر سے کٹ جائے تو جانوں</p> |
| <p>۵۳</p> <p>نہایتیکو پون کو جا رہا دیوان راہ علی اکبر کے حسن و خرمیاں دیوان میری ہونہار تھی تو اٹھیں دیوان چلے ہیں دل انکو چھوٹے لگان</p> | <p>۵۴</p> <p>پتھر میں تیار تھے آسمان خرم قلم چلا کے پتھر تھی زینب دیوانہ عباس تمہیں فنا نہی سہرا دیوان سیر دین و ران کا بین حال دیوان</p> |
| <p>۵۵</p> <p>چلائی قضا چہرہ قلق کس کے گی کل رات سے لاش او کی اندھیر میں بیگی</p> | <p>۵۶</p> <p>جس نیمہ کے چوگر و عملدار چہرے تھے اوس نیمہ کے ساکن سر بازار چہرے تھے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۴۱</p> <p>افتقد کسادات ان پودہ تھا غم کا جو چرخ چرخ عجب کلمہ مر کا چکا اور غل بو آون دل فوج غم کا بان عرش ششم کیا نالہ مر کا</p> | <p>۴۰</p> <p>جھانسنے تھے پیش پیر کی نشانی جھرو پو اس وقت نور نصرت کدہ نکلو اب لاشی پڑا لاشی پڑا راج کوئی کو تیار ہی نام کم دلو سنا حرم کو</p> |
| <p>۴۲</p> <p>مر کھولے ہوئے صبح شہادت نکل آئی اور قبرے خاتون قیامت نکل آئی</p> | <p>۳۹</p> <p>آخر مہین اب سوگ نشین ہونا ہے بھینا آعصر بہتر کے لئے رونا ہے بھینا</p> |
| <p>۴۳</p> <p>فرشتہ کی غیبت سے گرسے تار کی کی جاک قبا غم سے شہنشاہ زنج شہنشاہ کی جاک قبا غم سے شہنشاہ زنج روشنے کے نام سے برک کو پہنچ</p> | <p>۴۴</p> <p>بھینا ہی مرغی ہے غالب حدی کی ہم قتل ہون غرت بیان لٹا جی علی کی پتھر جو مر اس کی ہے قسم بھلا او کی نہرین بھگتا جی امت کو جی کی</p> |
| <p>۴۵</p> <p>بہل کی طرح اٹھتی تھی اور گرتی تھی زینب بیٹے لے کر دشبہ دین پھرتی تھی زینب</p> | <p>۴۶</p> <p>خوش ہو کے ہر اک بچ اٹھا لیمو زینب آمرزش امت کی دعا کیو زینب</p> |
| <p>۴۷</p> <p>انجلیکاشی تھی جی جی چوچو نہ چھو کے سیدنیو جی کو تھی سارو ہر خیزدین آج تاباں کا ہے کجاو پہاں کر کے کھڑے ہوئے کھو</p> | <p>۴۸</p> <p>جن لوگوں کا کوئی خانہ نہ کسانا انفل تھے کہین مجھے پیو وہ کسانا جیسے کسانا باپ پیو وہ کسانا مناز تھے نیکی پیو وہ کسانا</p> |
| <p>یہ سچ ہے کہ مرنے کو اخی جاتے ہیں لوگو لیکن مجھے وسواس بھی آتے ہیں لوگو</p> | <p>کوئی نہ رہا ہے نہ رہے گا یہ سرا ہے جز خالق کو نہیں جزو کل کو فنا ہے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۴۸ یہ شے جو نہ لگا نہیں کما بازو سب کیسے نہ بھی لپکتی آنسو اور زاری کی ہر آنسو</p> | <p>۴۷ گر دون کی طیف و کھلے روئے لگے بانو نے کما زو جو عبا سے چھپا تھرناغ زرد پے کما زو ابھرا</p> |
| <p>چپکے سے کما گھڑین چپا کے قدم آئے منہ چوم کے عباس پکارے کہ ہم آئے</p> | <p>پیاسون کے نہ دن اب کسی عنوان پھر گئے جیتے نہ سکیند کے چچا جان پھرین گے</p> |
| <p>۴۹ لے لیکے بلابین کما اس چہ بیچنے پانی مرے منہ پر بھی پھر کا تھین کیا جو کم غش کیا فوج لہجین</p> | <p>۴۸ فرمانیے بانو کے جو وہ سانسے عباس نہ غصے سے دین کی دکھائی فرمایا کہ تشریف بیان رختے بیچائی</p> |
| <p>ان قطروں سے سوزش نہیں بھسنے کی جگر کی عباس چچا پیاسی ہون چوبیس پہر کی</p> | <p>بجائی نے نوازش یہ مرے حال پہ کی ہے جرات یہ تجھے بانو سے شیر نے دی ہے</p> |
| <p>۵۰ تو کہے بچک کما سب غصے ملاو صد و شہر و دل کی میری بیان بچاؤ اک مرتبہ پانی منہ جی جھپکے پاؤ</p> | <p>۴۹ جسکا کوئی دیندین نہیں سکھا خاں ہے پڑا تو شیرازی معنی کا عصاب ہے داسن نہ پکڑا پورا اگر انصاف دیا ہو</p> |
| <p>یہ شے اٹھی گرد پھری ان کو دعا دی سوچی ہوئی مشکون میں اک مشک اٹھا دی</p> | <p>گو ہم نے بھی اس عمر میں کیا کیا نہیں دکھیا یہ بیاہ یہ بچپن یہ رنڈا پانین دیکھا</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۴۴</p> <p>نیمت آمد کو بھجاکے جن کو ایمان کے غور نشین روئیں کیا چو اور باغیوں نے لوٹ لیا کہ چچا کو نظر حرم رو چکے ہفتاد و دن کو</p> | <p>۴۵</p> <p>پشتے ہی نظر گئے عباس عسدار فوارا ہوے راہی طرف قدرت چلا جانی کے پس پشت چلے پند ابدار تخت تھے کہ اب غیر کسے خالق مختار</p> |
| <p>۴۶</p> <p>شہ نے کہا کون اب مرا غوار ہے باقی تقدیر پکاری کہ عسدار ہے باقی</p> | <p>۴۷</p> <p>ہے در کلیجے میں طیش دل کی نئی ہے ہو تا ہے یہ ثابت کہ مکر ٹوٹ گئی ہے</p> |
| <p>۴۷</p> <p>عباس پر حسرتی نظر کرنے گئے شاہ اک طفل در عیب سے پیدا ہوا گاہ عباس کو چلایا بہ افسر و آہ اسے بابا چو جلد نہ وقفہ کہ ویدک</p> | <p>۴۸</p> <p>بالائے زمین غل چو عبا بنی دیکھا جانے زمین میں ہے بنت نرالا جان پہنچا بیادیاں با ندھی کھٹکا فرمایا کہ ہے یہ تقاض کیا کیسا</p> |
| <p>۴۸</p> <p>پانی کے لئے اپنے کوشش نہ ذرا کی کھیلوں گا میں کس سے کہ سکینہ نے قضا کی</p> | <p>۴۹</p> <p>پہلے سے نہ تدبیر کی اس خستہ جگر کی جب اسکی یہ حالت ہوئی تب مجھ کو خبر کی</p> |
| <p>۴۹</p> <p>چچا چچا بھج جانے کہ بابا کو بلایا نہاڑا دیکھنے کا نہیں کوئی کھڑا نہ نبض ہی طبعی ہو نہ نبض میں ایسا چچا چچا پا طرف کیا ہے کچا</p> | <p>۵۰</p> <p>رو کر کہا بانو نے کہ اس حیدر زانی دوبار کیا مجھے کہ اسے والدہ اپنی پونہ دیکھنے کوئی اور نہیں چاہی ابو نہ تو رہتا ہے نہ نبض کوئی روانی</p> |
| <p>۵۰</p> <p>نے آنکھوں کو گردش ہے نہ گویائی ہے بابا نخسی سی زبان منہ سے نکل آئی ہے بابا</p> | <p>۵۱</p> <p>جپ ہو کے نہ پھر مان کو پکاری مری بی بی داوی کی زیارت کو سدہاری مری بی بی</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۴۱</p> <p>غازی نے جو چہ درد دل کا اظہار اہل سے دوڑا ہوا یکساں آہا رہو اگر چہ کار مار واز سے پر لایا اور نہ تو تقیاد اوج چہ پایا</p> | <p>۴۰</p> <p>حضرت کے خدو پہ کرے تنہا ناچار بن آوتے رہو ناہیات بوجہ نہیں ابھی کی قیامت بیجان جہلی سے کی کدو کی بی بی عیادت</p> |
| <p>۴۲</p> <p>آپ آتے ہیں عورت نہ کوئی سامنے آئے اقبال سے کدو کہ عنان تھا منے آئے</p> | <p>۳۹</p> <p>کچھ ہوے فرات شاہ پہ ہونا ہمیں بھا بھی تم آگے سکیں گے درد و ناہین بھا بھی</p> |
| <p>۴۳</p> <p>اسوار ہواخت دل صاحب دل دل موجود اہالی و مالی ہوتے اہل غزو شہرت و دیدہ و عرب و تہیل لطفت و کرم و خلق و جانیہ و تہیل</p> | <p>۳۸</p> <p>دہ بولی کے تیرے چہاڑ و نہیچہ بان بجا بھی کا دل کی خوشی نہیچہ پیر کا جو بھی ہو عقل کچھ آؤ کہ نہیچہ نوٹدی سے فرزند شاد و نہیچہ</p> |
| <p>۴۴</p> <p>گرمی تھی غضب تازی غازی کے چلن میں جل جل کے بدن چھوٹ کا ٹھنڈا ہوا رن میں</p> | <p>۳۷</p> <p>جانے سے تمہارے بنیں گھبراہٹی ہون صاحب نہر اپنا بجل کرنے کو میں آئی ہون صاحب</p> |
| <p>۴۵</p> <p>دیکھی جو منہ نہر اچھا کی رفتار ہر شے جو لاکھ شے بے کدو سب پوچھتے تھے کون ہوا رن میں نہیں تھا کہ عمار عمار عمار</p> | <p>۳۶</p> <p>پہلے ہوا رن خوشی کے گلزار جبر کیا بھگت جگت شے رن میں جور سے ہو باغیوں کو شے چھپا عمار بشیر کہ نہو شے کو قبلہ اہل</p> |
| <p>۴۶</p> <p>بازوئے زبردست حسین آتا ہے رن میں خورشید شہ پر و حنین آتا ہے رن میں</p> | <p>۳۵</p> <p>جس بھائی کو ایسا ادب شاہ امم ہو کیون شہ حسین او کی شہادت نہ تم ہو</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۵۶</p> <p>عزیز و عزیز خدین آتا ہے نہیں عبد کا جگر نور و عین آتا ہے نہیں پروا نہ فریق حین آتا ہے نہیں بارگوزید دست حسین آتا ہے نہیں</p> | <p>۵۷</p> <p>غور و غیب حاضری جاوے گی برگام صفادہ زمین کرتا ہے اجلی اللہ ہی ملک س کل ایسا ہے اجلی پیشانی ہے بیابان حین کی</p> |
| <p>ہندو حبش و روم و عرب کانپ رہے ہیں چین و چین و مصر و حلب کانپ رہے ہیں</p> | <p>گردا گھٹی ہے جب خوش ہندہ کے قدم سے کتاب ہے سند اڑ کے کمان جاؤ گے ہم سے</p> |
| <p>۵۸</p> <p>ہر نیکیا تبین رستم کے کفن کا اور چمن پھولنے لگا ہر دم کا تھا پیش تھمن کو نہ اپنے شریک کا نام آ گیا ہر دم سلطین کا</p> | <p>۵۹</p> <p>چلیس خبر و اسواری نظرائی لو باغیودہ فضل باری نظرائی فوج خود و پیش فزاری نظرائی منجی نے کہا موت جاری نظرائی</p> |
| <p>غائب ہوا ہے خم سے فلاطون و ہل کر قارون سے زمین کستی ہے و بلج کلکر</p> | <p>سکتے ہیں وہ سب لشکر کفار کھڑا تھا کفار تو کیا کفر بھی بے ہوش پڑا تھا</p> |
| <p>۶۰</p> <p>نیرن کو بھی اسد نہیں شمشیر بیس گج گز زبان کا لبون پر ہے شمشیر جگا کو دور و دلف شیر خراب وہیکے کنارے سے کنا بھی جلا</p> | <p>۶۱</p> <p>لٹکا کے غازی کہا اسے شمشیر تپائی کی کیا جو لندی میں شمشیر کیا بے وقار نہ رہا جو کو شمشیر یہ کہے بیہوش و بے وقت کا حکم</p> |
| <p>جس شیر نے شیروں سے جدا پنچہ کیا ہے جنگاہ میں آج اُسے و دم رنج کیا ہے</p> | <p>بہر مرض موت مری تیغ و وا ہے اوتری جو گے سے یہ اوسید وقت شفا ہے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۹۱ بین عبد ذلیل ایک ہوں نہ لڑھکا بین شیخ ہوں میں پتہ نیک کی لڑکا بین شیر ہوں خلاق و مالک کد کا ہے کون جو طالب انوار ام و در کا</p> | <p>۱۹۲ اول بخدا سب سے پہلا سلام ہوا کعبہ نبی در فردوس کی ہے نام ہوا اہم چہ فرماں محمد شام ہوا فریاد رسی خلق کی ہے کام ہوا</p> |
| <p>۱۹۲ دیکھا نہ عرب میں نہ سنا ہو گا عجم میں شیر کے اقبال سے جو زور ہے ہم میں</p> | <p>۱۹۳ کعبہ میں چڑھے دوش رسول عربی پر سوے شب ہجرت کو ہمیں فرش نبی پر</p> |
| <p>۱۹۳ ہر کسے سچا پتہ سچا پتہ ادب میں شاہد کہ شفا اپنی زبان ہم نہ کھینچے ہیں سکو جو اکھون میں نجان جو ہم سے ہے بیشتر وہ فرد و جان</p> | <p>۱۹۴ بولہ و غور نبی میں پکی دنیا ہو پیرا میں جہن نور سے خالق نے کیا ہو اوس نو کا کچھ اور خلیج حق نے کیا ہو زار و نجی جی اک علوہ ہمارا ہی کیا ہو</p> |
| <p>۱۹۴ بان مور و نمٹ وہاں ساکن ہیں سقر کے حیدر کے مخالف نہ اودھر کے نہ او دھر کے</p> | <p>۱۹۵ خوشبو سے بہشت آتی ہے سینہ سے ہمارے دنیا میں بنے پھول پسینہ سے ہمارے</p> |
| <p>۱۹۵ ہم کہ سلام میں ہم قبلہ نما ہیں ہم خاک شمس و قمر و افق و جاہین ہم زمین ہیں ہم فوج ہیں ہم نورانی ہم واقع اسرا خداوند علام ہیں</p> | <p>۱۹۶ ہم وہ ہیں کہ فرعون پہ پستی خفزی پوس کی رہائی حکم موت سے کرنی آہ غیب کی جی جی نے غیبی ارفاق کو روزی بخدا شام بخوری</p> |
| <p>۱۹۶ ہم بہشت پناہ بشرو جن و ملک ہیں محکوم ہمارے بخدا ساتون فلک ہیں</p> | <p>۱۹۷ پیدا فلک ہفت طبق ہم نے کیا ہے جبریل سے کامل کو سبق ہم نے دیا ہے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۴۹ ہم ایسے ہیں سدا کر کہ ہم سر پہ باقی تاج کفایت ہم سر پہ حق کے در دولت کے سوا کھنچتے ہندوستان گدا اور کین نہ نہیں تھے</p> | <p>۴۸ ہم ہیں فنا ہیں بھر کرے اوج کرے انسان کی کیا جان ہے جو کان پہ تپتی ہوں ہر شکر گرا کھلائے روین بدن اک اور اس کے تو کھائے</p> |
| <p>نے تخت نہ دولت نہ ولایت کی ہوس ہے ہم شاہ ولایت کے خلف ہیں ہی بس ہے</p> | <p>یا شیر خدا کیسے جو دریا پہ جھکیں گے رک جائیگا پانی بھی مگر ہم نہ رکیں گے</p> |
| <p>۵۰ کھنچتے ہیں قدم آگے پیش ہے ہمارا ہم نہیں بولیں دل نہیں رکھتا پیش ہے ہمارا مقرر خراج حق رک و رشید ہے ہمارا مخمسب اندر کا تیشہ ہے ہمارا</p> | <p>۴۹ کھانچا پر سے کھلا آؤ تو کھین وہ جگر سے لب نہ ملے باؤ تو کھین اب نہ سے شکر کو بھلاؤ تو کھین کچھ کہنا ہے وہ بھلاؤ تو کھین</p> |
| <p>رکتا ہے پاڑوں پر نہ یہ چرخ برین پر نہ ماہ نہ ماہی نہ سرگاؤ زمین پر</p> | <p>کیا آپ ہی دنیا میں نہ بدست بڑے ہیں کیا فاتح خیرستہ نہیں لوگ بڑے ہیں</p> |
| <p>۵۱ اک جلاوطن اور خیر کو اٹھا لیا یہ دوزخ ہے کیا فخر کا گھر لپکا لیا باطل کا جان نقش بنا جائے بکرا ان بھج بھرا نقی جبار ہے بکرا</p> | <p>۵۲ کادوسے علیداغے توشن کو لگایا توشن نے ٹھکانے نصف دوشن لگایا رستے سے ہر اک ظالم دین کو لگایا اور زمین میں ان شکر کے دین کو لگایا</p> |
| <p>دودو ہوئے اک دارین اور خلق پہ دوتھے وہ پہلو ہیں جن سے جزو کل زیر و زبر تھے</p> | <p>برباد اس آندھی نے کیا تھا جو زمین کو پہ تھا بنے ہوئے چھتری تھی زمین گوشہ زمین کو</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۴۱</p> <p>میں نے اپنے دل سے پیا ہوا طوفان نہ تھا وہ کچھ نہ تھا کچھ نہ تھا نہ تھا وہ کچھ نہ تھا کچھ نہ تھا نہ تھا وہ کچھ نہ تھا کچھ نہ تھا</p> | <p>۴۰</p> <p>یہ آتش مہینے سے پیا ہوا طوفان نہ تھا وہ کچھ نہ تھا کچھ نہ تھا نہ تھا وہ کچھ نہ تھا کچھ نہ تھا نہ تھا وہ کچھ نہ تھا کچھ نہ تھا</p> |
| <p>۴۲</p> <p>ہٹ ہٹ کے صداموت نے دی فوج تیر کو اب خیر نہیں آؤ میرے ساتھ عدم کو</p> | <p>۳۹</p> <p>کیا بارش آب و دم شمشیر ہوئی تھی عزقاب بناؤ فلک پیر ہوئی تھی</p> |
| <p>۴۳</p> <p>کے تھے نہ تھے کیا تھے نہ تھے سائے کی کیا تھے نہ تھے چاہے جل کر وہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے</p> | <p>۳۸</p> <p>ہر دم تھی وہ شمشیر و دم کے سوار گری برقی صف کے گرفتار کے سر پہ کبھی راج کے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے</p> |
| <p>۴۴</p> <p>یہ کہتی تھی کہ بھولے گی نہ بیدار تمہاری چلاؤ میں سنتی نہیں فریاد تمہاری</p> | <p>۳۷</p> <p>ظاہر تھی کبھی اور کبھی آنکھوں سے نہان تھی قدرت تھی خدا کی کبھی یان تھی کبھی وان تھی</p> |
| <p>۴۵</p> <p>کسی کی کھنکھار تھی نہ تھی نہ تھی بہ جان لے لے لے لے لے لے لے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے</p> | <p>۳۶</p> <p>گرفتار کے فادوں میں تھی نہ تھی گرفتار کے فادوں میں تھی نہ تھی گرفتار کے فادوں میں تھی نہ تھی گرفتار کے فادوں میں تھی نہ تھی</p> |
| <p>۴۶</p> <p>سرکٹ کے گرے پاؤں اٹھانے لگے ظالم آنکھ ایک طرف جان چرانے لگے ظالم</p> | <p>۳۵</p> <p>پاکھر میں جو پوشیدہ ہوئی بال سے نکلی اوس چال سے نکلی کبھی اس چال سے نکلی</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۰۴ کھجی کھجی نکل نہ چوین کس سے گدہ زین چھپتی غزوہ کبار سے سن جو علی فوج کا جی ہو کیا چچ سورگ سے گردن سے جبار سے چچ</p> | <p>۱۰۳ گر راست گئی تھی کہ تخت کا فوق اس کے گلے میں کھجی پھیل تھی پھول گدہ زین پر گدہ زین پانی تھی بھل چکی کی طرح کووندے کا روزند بیا ذوق</p> |
| <p>یہ وصف اسی تیغ غضبناک میں دیکھا گر غرق زمین میں کبھی افلاک میں دیکھا</p> | <p>دریا میں کبھی گاہ بیابان میں چسکی جا کر کبھی نیرون کے نیستان میں چکی</p> |
| <p>۱۰۵ شانے چکی تو نکل سے نکل آئی جان دے کے تیرے نکل سے نکل آئی گر کھجی فوج دے نکل سے نکل آئی دریا میں جو تیری اوچل سے نکل آئی</p> | <p>۱۰۶ تیروں چکی جو کھجی صفت کاہ جلا ہر گشت پر آؤدہ بھلون کا نظر آیا پہاڑی کے شہباز نے سب جو بلایا ملا تھا نہ گوشت سے کہ جو اسکو لایا</p> |
| <p>ہلتی تھی زمین کا وزین کا نہ رہی تھی ساتھ اوسکے جو پھرتی تھی اہل ہانپ ہی تھی</p> | <p>دہشت سے فراموش سب انداز ہوئے تھے خود گوشتے میں نہان قدر انداز ہوئے تھے</p> |
| <p>۱۰۷ ہزار نئی چال نیا طواریا دھنک اسوار و کوسیل کیا پیل چلے پھریں گرد زین پر گدہ بک پر اور گدہ پر گر تھک گیا گاہ بے بیون کا دل</p> | <p>۱۰۸ تھا بیخ کی گرمی کا اثر سبے نرا ساچو چوڑا خود پودہ بن گیا چھال گر تھک پھیلے کسی عالم نے نہ کال فورا وہ ہوا بیخ شرسر کا نوال</p> |
| <p>بل کھاتی تھی گدہ اندر در خو خوار کے مانند اعداء کے گلے میں تھی کبھی ہار کے مانند</p> | <p>تلوار کے پر تو جو ہر اک سمت پڑے تھے سرق پہ نہ تھے اور بدن ڈر سے کھڑے تھے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۱۱ شش پر علم دخی با فضل باری جنگل بو گلزار و جہانگیر باری زنجبیل و نباتات جنگل قدری کر یک پیش باغ کی لاشون ساری</p> | <p>۱۱۱ منقشہ اگر چو گیتی در پیش آتی گردن بوی سینه و پیشانی بیتہ کو کیا پاک تو خوش بین آتی پیشانی جو بوی تودہ تو سن بین آتی</p> |
| <p>پانی کے عوض غوغ کی ایک نر روان تھی ظاہر میں بہار اور وہ باطن میں خزان تھی</p> | <p>تو سب جوا تھی تو نہ پھر رن میں کہیں تھی وان تھی نہ جہان کا وزین تھی نہ زمین تھی</p> |
| <p>۱۱۱ چو پتہ پتہ تیغ تو نہیں ہو گئی آری ہو نہیں سکتا تو نگہ ساری عاری ہو ماری تو چو اس پتہ پتہ جاری ہو جب فوسک کچھو چو ماری</p> | <p>۱۱۱ اس پارہ الماس آج کو کیا دے چار آئینہ دیکھو جو کس کو کیا دے خود و سر و پیشانی زدن کو کیا دے ایک وارین اسوار کو کس کو کیا دے</p> |
| <p>ناری تھی سبک اس تک سرور و حقائق سے سرور و حقائق سے کہ قدم اٹھتے تھے رت سے</p> | <p>خود تھی وہ حزن دیکھ کے سلطان زمین کو یہ غم کی طرح کھا گئی افسد کے بدن کو</p> |
| <p>۱۱۱ ہر بی بھر کی بانی ہوئی آتی اور سب کو ملنے پڑھانی ہوئی آتی راہ مختار بتائی ہوئی آتی ہر قدم و سب کو کھٹائی ہوئی آتی</p> | <p>۱۱۱ کتنے تھے شکار نہ تیغ علمدار چل بل چھلدا و طلسمات کھار جبین اگر آسبب کھان و کھار کچھ جو پوری تیر پوری اوس فیضدار</p> |
| <p>تھیں بچپوں کی شمعیں جو روشن وہ بجاویں دیوارین صفوں کی جو کھڑی تھیں وہ گرا دیں</p> | <p>جاگین کہ اڑین ہات کوئی بن نہیں آتی یوں مرگ مغافات بھی فوراً نہیں آتی</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۱۱ کہ جا چین اس تیغ کا بادل دیا ٹھنڈے پوسے پانی کے کول ب دیا کل کہ جو چلی پستی بل چل ب دیا چھپی سے پیچھے گئے پیل ب دیا</p> | <p>۱۱۲ جو تھے پین وہ کہ دکھا دیں جانی کہ جی صدق کو جلا دیئے جانی کاذب جو دے نہ تو سزا دیں جانی اس بات پہ نظر بارکاد دیئے جانی</p> |
| <p>خون بخش فوج چھڑا تھا بدن سے دریا پہ نہانے کو یہ تیغ آتی تھی دن سے</p> | <p>کس طرح ظل رتبہ سادات میں آتا سوتا ہے پر فرق نہیں بات میں آتا</p> |
| <p>۱۱۳ دریا کے کنارے پہنچ گیا باب تاریک چو دریا کے کنارے گزرا باب اعدا کے تنگ ظرفوں کو عباس اچکا باب اب نہ ہو مضیقین جا کر کہ تھرا باب</p> | <p>۱۱۴ وہ درخشاں کنگے یہ دریا میں آیا نذرانے آبرو دیا گھرا آیا کرب جو آزار انہرہ بادل نظر آیا خدینین کرنا بھگتے تھے غبور آیا</p> |
| <p>دعویٰ تھا تمہیں یہ کہ نہیں دیتے ہیں پانی ہم بات پہ آتے ہیں تو یوں لیتے ہیں پانی</p> | <p>اس چہرے کے پر توں کا جابون میں گذر تھا یہ ہر تھے وہ برج تھے آبی یہ ستر تھا</p> |
| <p>۱۱۵ تم روکنے تھے کہو کہ دریا پہنچاؤ اپنی یہ مرنے کے شوق سے کہو خود پانی پہ چھوڑن کہو جی بیاؤ جو غنچہ کہا تھا وہ کیا ہوت نہاؤ</p> | <p>۱۱۶ پانی میں جو آرا خلف سانی کو لپو نہ چاہوں نہ ملدیں سحر دریا نے کہا ریزہ کو نہ ہو سیر اس قطر سے کہیں جو غنچہ کیا کو</p> |
| <p>بھو تو کہ اس نہر کو کیا لے کے کریں گے بابا نے خبر دی ہو کہ ہم پیاسے مریں گے</p> | <p>سب مردم آبی بھی برابر نکل آئے ہاتھوں پہ رکھے کانسہ و ساغر نکل آئے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۲۷ اس لشکر کی بیجا کٹی جگہ نہیں پڑا جو لا کھڑے ہو گا شجاعون میں بیجا سکا ناپا ہے کا نہ دشوار خطا لیا</p> | <p>۱۲۸ نہ پہچان لاکے جو با ہم ہوئے گویا نہا ہے خدا دل پہ جا رہے جو جسکا دور سے غمزدہ کوئی نہ جانیے آقا یہ ساغر کبر نہیں لے جانیے آقا</p> |
| <p>۱۲۹ سنتے ہو جو کچھ غلغلہ تیغ خدا ہے مر جاؤ پھری مار کے تم خود تو یکا ہے</p> | <p>۱۳۰ شرمندہ نہ چدر سے بچے کیجئے مولا پانی تو یہ موجود ہے پی لیجئے مولا</p> |
| <p>۱۳۱ ان سبب کیسے گئے عباس عکدار یار و یارین انصاف بولو پہ غفار یار عکدار ہو پارسا ہے نادر اس پارسا سے عشق پہ چاہئے بن ہزار</p> | <p>۱۳۲ تواریخ سے نیزوں سے اسے جلد گردو پانی کی طرح خون عکدار ہسا دو</p> |
| <p>۱۳۳ ناگاہ فریب کی ہشتی کی سواری اس نور کے جو گرد ہوا افکاراری پہاٹ گئے تیر کی جسم پکاری اور شہنشاہ خون شہزادہ سے ہوا جاری</p> | <p>۱۳۴ یکے کی پانی سے شکر کی کھینچو کاندھے پہ بٹھا اور کیا گھوڑے کیونچو راہی ہوا سرت کی پہنچا نہسے کیونچو ان فوج سے کہنے کا شکر کیونچو</p> |
| <p>۱۳۵ خاطر جو سکینہ کی احنین مد نظر تھی منہ تو سپر مشک پہ تیل کی سپر تھی</p> | <p>۱۳۶ وہ نہر سے غصے میں چلے آتے ہیں عباس لوٹو ب مرد پانی لیئے جاتے ہیں عباس</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۳۲ بیخبر تانتا تلوار تاننا تھی تیرونی بچار ناگاہ لگا آنکھ میں اک تیر جھکا فرمایا مری آنکھ فدا کے نشہ ابدار جہین خوشی بندگی جو غمی غدار</p> | <p>۱۳۳ زینبے کہا بیویں چھیک چکا دور ہاتھوں پر کھویاں داما گویا بے میدان سے زندہ کھرے عباس اللہ فتنے سے ڈوٹے کر سبیل پویشگر</p> |
| <p>۱۳۴ پر فرق جو اس آنکھ کی بینائی میں دیکھا خیمے کی طرف یاس سے تنہائی میں دیکھا</p> | <p>۱۳۵ تیرو تبر و نیزہ و خنجر سے بچا دے عباس کو اللہ برادر سے ملا دے</p> |
| <p>۱۳۵ پتھر پر گنگا پر تھپانے وہ پتھر خوش ہوئی آنکھ میں شمع کے گنگا تیر بیانی سے غمزدہ ہو بازو پتھر جھپٹ کر بنے غلطی پتھر پتھر</p> | <p>۱۳۶ سر کھول کے نکھار سا سکنیہ بیکاری یا با خدا خاک میں لجا لین بیکاری گھبرائی ہے ترانی میں بیکاری کی سوی دنگو یا بچ پانی پتھر پتھر بیکاری</p> |
| <p>۱۳۶ خیمے کی طرف باگ اٹھائی نہیں جاتی اب مشک سکنیہ کی بچائی نہیں جاتی</p> | <p>۱۳۷ شرمندہ چچی سے نہ مجھے کھیو یارب اس پیاسی کے سقے کو ظفر دیکھو یارب</p> |
| <p>۱۳۷ اس شور سے تباب ہو سبیل پتھر بیباختہ ہو چکیا باسے بباد غم میں گئے اور کہا سبیل پتھر بوی بو آخروا اسٹم مرا لکھ</p> | <p>۱۳۸ اکبر کو پکاری کہ بن آئیے قریان چچا سر بھائی ابھی جاؤ دو دیکھیں چلائی سو کوشش خف کو بھار سان بادشاہ خف پوتی کی شکل کردائع</p> |
| <p>باقی فقط اک بھائی تھا ہفتاد و دو تن میں سو گھیر لیا او کو بھی جلا دو تن میں</p> | <p>سو پنا ہے تمہیں بازوے شاہ شہد اکو اب پسے جیتا ہوا میں لون کی چچا کو</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۳۶ بھین بن کر خاتم کے بابائے مظلوم نچھین قدم رنج کر و نہرت جاو دامان عباس سر سے کو چھپاؤ اعدائے کو بیاضے کو زیر نگین</p> | <p>۱۳۷ ڈیوڑھی چلی نہ وہ عباس دلاور نار سر اسٹے گری راہ میں جاو فتی ہو گیا نچھبے یہ کنگھی کر سکین چھلکیا سر پر اچھٹا نہ چھپو</p> |
| <p>سب شام کا لشکر سے تھے سے پھر ہے مقررانہ میں لعینوں کے گھر ہے</p> | <p>گر پڑنے سے چادو کے مرے جی پہنی ہے سنتی ہوں سہاگن کے لئے بدشگنی ہے</p> |
| <p>۱۳۸ نار گئی جلد و در تھیم پہ آئے راویا کھانہ کدہ کی تھوڑی کھانہ میدانیوں نے دیکھے ہی تو سچا پک مگر سے تن عباس ان نیز پک</p> | <p>۱۳۹ جلد ہی رد اچھا کر نیبے اوڑھائی اور لیکے بائین ہاؤ سے اٹھائی دسواں نکڑا ہے جیسا مر جی سمجھ کے چلی ہوگی جو چادر سر کر لئی</p> |
| <p>باہر سے لعینوں نے بھی یہ شہ کو صدادی شہر پر چو شکل علی ہم نے مٹا دی</p> | <p>عباس کو بیٹے کا خدا بیاہ دکھائے سرسنگے نہ تجکو مرا اللہ دکھائے</p> |
| <p>۱۴۰ نیز وکی کو بن جانے کے غنا اوسات کئے اور سٹپس میں بیا تیرا کھمین اور سینین پو کھینجا اب جی این شوق جال شہ والا</p> | <p>۱۴۱ سڑھانکے جانکے پھرتی وہ گپ چھپتی ہے چہرے کر کین آرتی تھیر چھوڑ کر راکر گئی حالت ہوئی تھیر جلد ہی اوڑھائے لگی پھر غرا ہوا پھر</p> |
| <p>تم بھول گئے یا دتھین کرتے ہیں عباس دم لبیکے اور آپ کا دم بھرتے ہیں عباس</p> | <p>اور بھی نہ ردا سینہ گری ہنس کے زمین پر پھو چوڑیاں خند ہی کین ملی خاک جبین پر</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۲۵</p> <p>جلالی کھلا رہنے دو ادب کو ہمارے لو بجے بجے غل ہو ادب کے گارے مین لگ گئی وارث سے دنیا بیکارے غش ہو گئے کر رہے حضرت کو بیکارے</p> | <p>۱۲۶</p> <p>زینب سبکین کو گیا گو دین بیکارے وان ہو بچے بیکارے دین بیکارے یون کا نظر لاشہ عباس دلاور دین بیکارے بیکارے دین بیکارے</p> |
| <p>اب خاک اور اڑاتی ہوئی جاؤں تو بجا ہے سایہ مرے والی کامرے سرے اٹھا ہے</p> | <p>پانی کے بدل تیروں سے مشکیزہ چھنا ہے اور روانہ کے مانند کھینچو بی وھرا ہے</p> |
| <p>۱۲۷</p> <p>سر پہ کے شہید بون دھوم چائی گلے شہید بون دھوم چائی سر پہ کے شہید بون دھوم چائی گلے شہید بون دھوم چائی</p> | <p>۱۲۸</p> <p>جانی کہا اور جانی سے شہید بون جانی کہا اور جانی سے شہید بون جانی کہا اور جانی سے شہید بون جانی کہا اور جانی سے شہید بون</p> |
| <p>ہے یہ ضیافت ہے نئی فوج عمر کی فاقہ تو نہ توڑ دیا کہ توڑی پدر کی</p> | <p>ہے یہ میر سے سائے کیا ہوتا ہے بجائی تم مرے پویشیہ تمہیں روتا ہے بجائی</p> |
| <p>۱۲۹</p> <p>ہے یہ میر سے سائے کیا ہوتا ہے بجائی تم مرے پویشیہ تمہیں روتا ہے بجائی</p> | <p>۱۳۰</p> <p>مشتاق ہوں آواز کا آواز سناؤ مشتاق ہوں آواز کا آواز سناؤ مشتاق ہوں آواز کا آواز سناؤ مشتاق ہوں آواز کا آواز سناؤ</p> |
| <p>سے کو نہ اک پانی کا قطر میرا ہے ہے ٹھنڈا علم شاہ نمید ان کیا ہے ہے</p> | <p>اوتیس برس تم مرے گودی میں پلے ہو یان کے سہارے پہ میں چھوڑ پلے ہو</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۵۱ غازی نے رکھا پونہ خضر کے سر پہ بولے کہ غلام آپ پر صوفی ہو امو لا اب درو زمین زخون میں آجیو کچا تم آئے شفا پائی یہ خادم ہو اچھا</p> | <p>۱۵۲ منہ دیکھنے نہ دے اگر خیر بھائی پر دین میں جین کے مسافر کو بھائی تم نے وفادار نہ صابر ہو بھائی تاوار دن سے کس خاطر کو بھائی</p> |
| <p>۱۵۳ پر آنکھ نہ کھلنے سے میں گھبراتا ہوں آفت محروم زیارت رہا جاتا ہوں آفت</p> | <p>۱۵۴ اخلاص و وفا میں نہ کسی جا خل آئے دریا سے مرے واسطے پیاسے بھل آئے</p> |
| <p>۱۵۵ حضرت نے لو آنکھ سے بھائی کے کھان پہنچے میں پیوست ملا نا ک نفاک ناسور پڑا دل میں لگا گیا چاک رور کے کہنے کے سبب شد لو کاک</p> | <p>۱۵۶ بھائی میں تر شا کے آنکھ کو روں یاد بیاختر سے غلین دھانک کو روں یاد ایسے سے تم کھوئے جھانک کو روں یاد بارہوب میں مال لانا کو روں یاد</p> |
| <p>۱۵۷ یہ رنج بھی تھا دیکھنا اس رنج و بلا میں تیر آنکھ میں ہے آنکھ ہے اس تیر جفا میں</p> | <p>۱۵۸ ان باتوں کے دلمین سر ناسور رہیں گے آج شریہ پیار آپ کے مشور رہیں گے</p> |
| <p>۱۵۹ یہ کہتے تھے جو نزع کجالت ہوئی طاری نہ کا نپا لین اور کلیان کو کھلائی اشک آنکھ سے اور کد نہ بن ہو اجاری گردن جو دھلی بجا بگو دیا کسی باری</p> | <p>۱۶۰ جا بڑا عاشق سر غور عمار جا بڑا مریچین کے وفادار عمار جا بڑا مفسد سر سحر عمار جا بڑا مکررہ سر طیار عمار</p> |
| <p>۱۶۱ جھپکی نہ پلک بھی کہ قضا کر گئے عباس آنکھیں سو مولارہیں اور مر گئے عباس</p> | <p>۱۶۲ ایذا سے چھٹے جانب کو تر گئے بھائی تم جی گئے اس مرنے سے ہم مر گئے بھائی</p> |

۵۴

واللہ محبت کا ہو اخلاص نہ
 پانی لیا جویں مگر بزم کے نہ
 سب کیلئے بیخودیا بزم کے نہ
 زہر آچکے آپ نے احسان سراسر
 ب غم مرے واسطے تم تلخ بھابی
 عالم آپ سے ترندہ لگے بھابی

۵۵

عباس ادا ٹھوٹا ہے اب درد کرین
 بیکان بدائی کا کھلتا ہے جگرین
 اشکوں کے وطن آتا غن و دیدارین
 تم رکھ دیا ہے یہ میری نظریں
 آنکھوں میں جہان اب میری اندھیرا ہے
 شیر سے آفت میں بدشاہت ہو جائے

۵۶

فانوش دیکر بچھڑا جاتا ہے
 شیر سے کرفز کرے شاہ مدینہ
 امداد مری کچھ از ہر کینہ
 دریائے تباہی میں بے خادم کا سفینہ
 غم غریبان ہو ہر کدھ کی دوا ہو
 دھن پلا لوجہ الجار نا ہو

| | | | | |
|--|---|---|--|---|
| <p>کیا کی دراغ امیر این امیر آنا دربارین شایون فقیر کا مشتاق حق خلق چلی آئی کو سر شریک کو سر آنا</p> | <p>کیا کی میں دلیین محبت دلی پیدا سر پای نورانی پیدا بیب کی بچہ فکر منفی بیت مضمون نہ کوئی خیر علی پیدا</p> | <p>کیا کی جس طرح ہزار بار آئی دنیا چشم علی میں نہ عالمی دنیا جس طرح اوٹھایا تھا درخبر کو نظر تک اس طرح اگر آئی دنیا</p> | <p>کیا کی جاہلین جو علی ماس کو اسید کرین مرکز کو عطا ہستی جاوید کرین درس کو فلک فلک کو غرض غم تارے کو تو کو تو کو غرض کرین</p> | <p>کیا کی جاہلین جو علی گدا کو سلطان ہو جا دیکھین سو سو کو ملک سلطان ہو جا بچہ کو غدار کہیں قادر ہیں گر مور کو چاہیں وہ سلطان ہو جا</p> |
|--|---|---|--|---|

| | |
|--|---|
| <p>۵۳</p> <p>نہیں کیا سورہ واپس تیرے جب نہ ہو گا لاشے دھڑلے اور نہ ہو گا لاشے دھڑلے آغا کیا آئے دھڑلے اور دھڑلے کہا فاطمہ خاتون</p> | <p>۵۴</p> <p>صبح سفیدی تری تیری گواہی اکدم میں نظر تیری برست سیاہی اب آج بختی تری مری اور سیاہی اب آج بختی تری مری اور سیاہی</p> |
| <p>پوشیدہ ہوا روستے قبر چرخ برین میں چھپ جائیگا اب چاند تہا را بھی زمین میں</p> | <p>اب تیغ ہے اور حلق شہ جن و بشر ہے اب داغ ہے شہیر کا اور میرا جگر ہے</p> |
| <p>۵۵</p> <p>مناب تو پھر چرخ آئیگا دوبارہ چھپ جائیگا تہا را وچ فلک رکھو سارا چھپ جائیگا تہا را وچ فلک رکھو سارا چھپ جائیگا تہا را وچ فلک رکھو سارا</p> | <p>۵۶</p> <p>اب صبح کی آواز کون حال میں کہے جس سے حشر نہ پائے دھڑلے مبوقت نظر چاہیے آواز حشر شہیر ہے آواز حشر</p> |
| <p>سوج بھی عیان چرخ بہ تاشام رہیگا خورشید مرا چار گھڑی دن سے چھپے گا</p> | <p>اسوقت پچھلے نے رخ شہیر کو دیکھا حلقوم پر چلتے ہوئے شمشیر کو دیکھا</p> |
| <p>۵۷</p> <p>صبح بت جلد ہوئی آج عیان تو شہیر کا دھڑلے میں ابھی ہے شہیر کا اب دھڑلے میں ابھی ہے شہیر کا اب دھڑلے میں ابھی ہے شہیر کا</p> | <p>۵۸</p> <p>وہ صبح تھی یا آئینہ حال شہیدان ہر ایک کو دارت نظر آنے لگے بچان اب دھڑلے میں ابھی ہے شہیر کا اب دھڑلے میں ابھی ہے شہیر کا</p> |
| <p>گل شمع مری قبر کی زہن سار دہوتی اسے صبح ہو آج نمودار نہ ہو نی</p> | <p>بانو کی یہ فریاد تھی اے لوگو یہ کیا ہے لاشہ مرے آگے علی اکبر کا پڑا ہے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۴۰ فصل کی تھی سبکداری کا والہ مرزا کی تھی سبکداری کا جہاز سبکی تھی سبکداری کا کے شخص دکھاتا ہے سبکداری کا</p> | <p>۴۱ وہ پڑھتا ہے اور وہ دیکھتا ہے اور سبکداری کا دیکھتا ہے اور سبکداری کا دیکھتا ہے اور سبکداری کا دیکھتا ہے</p> |
| <p>۴۲ گھر کی کوئی دیتا ہے تو روتا ہے کوئی کوئی موتی مرے کا خون کے لئے جاتا ہے کوئی</p> | <p>۴۳ عالم تھا یہ اسدم حرم خاک نشین ہے بسیج گرے ٹوٹ کے صبر حرمین پر</p> |
| <p>۴۴ وہ رہتی تھی وہ چکل وہ بیان وہ رہتی تھی وہ چکل وہ بیان وہ رہتی تھی وہ چکل وہ بیان وہ رہتی تھی وہ چکل وہ بیان</p> | <p>۴۵ لشکر کا اور صبح کی تھی وہ تھی نقارہ تھا یہ صبح کا تھی وہ تھی اور صبح کی تھی وہ تھی اور صبح کی تھی وہ تھی</p> |
| <p>۴۶ خورشید کی توجہ گری اوج و سما سے اور خمیوں میں بھٹا وہ چراغوں کا ہوا سے</p> | <p>۴۷ اور صبح کی تھی وہ تھی اور صبح کی تھی وہ تھی اور صبح کی تھی وہ تھی اور صبح کی تھی وہ تھی</p> |
| <p>۴۸ سورج کی کد نہ ہو اور چو آئی وہ فرشتہ زمرہ بھی ہوا فرشتہ میران سحر مستغنیہ تھی اور فاطمہ دینی تھی</p> | <p>۴۹ جاکو آگاہ کیا ہے نے بڑھایا اور دست دے گا کوئی قلم لکھایا اور دست دے گا کوئی قلم لکھایا اور دست دے گا کوئی قلم لکھایا</p> |
| <p>۵۰ آہ دل زہرا جو شرر بار ہوئی تھی خورشید کے خرمین میں بھی آگ لگی تھی</p> | <p>۵۱ اس رہ میں مجھے تو شہ تسلیم درخشا منزل سے دینے کے مسافر کو لگا دے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۲</p> <p>تو فاق غفا چہ بین بندہ اختر مادرین با بنین نا انین سر یہ نہیں کرا کھوں ہیں در انصاوت اک خشک مر حلق چہ اور کچھ</p> | <p>۱۱</p> <p>جب شک ٹوٹے دردندان پیر دینکند جلال سے ترا لے کر اور درد اندہ کہ اجنبی ادا کا شکم پر فریاد نکلی رہی کین بس کو کچھ</p> |
| <p>۱۳</p> <p>میں یہ نہیں کشتا کہ ظفر دیکھو یا رب مقبول شہادت تو مری کچھو یا رب</p> | <p>۱۰</p> <p>رستی میں ترے شیر کو جب باندھ لیا تھا خوش بہ کے ترے شکر میں منہ کھول دیا تھا</p> |
| <p>۱۴</p> <p>بارب خطاک تیری عشق کی منزل یہ اہ بولن بچگی کی قطع پریشکی کے نہیں شکر جو تر فضل ہو مثال مہور کر عشق سے اپنا تو مراد</p> | <p>۹</p> <p>جانی کو سحر ہر دغا جب کیا صدی بارہ جگہ ہو کے درج شکل آیا ان ملک و ن کو بھی تیرے درد اندہ آیا یون بجا کی حسن شکر تیرا چھوٹا آیا</p> |
| <p>۱۵</p> <p>سیلے کو مرے عزت تسلیم درضا کر ثابت قدمی تو مری پانوں کو عطا کر</p> | <p>۸</p> <p>خیر کامرے خلق پہ بھی جبکہ گد رہو امت کی دعاب پہ ہو اور مسجد میں سر ہو</p> |
| <p>۱۶</p> <p>بارب عیان تجھ پہ کون کا کر راز پنہ نہیں تلج اراستے ہوں نماز نازان نہیں اس پر کہ ہیں صبا بجا پنہ تو پنہ تو ہر ناز تو یہ ناز</p> | <p>۷</p> <p>مشغول سنا جات تھا نہ ہر کا وہ پایا جو عرش آہی سے ندا آتی قضا را نہیں غم میں آیا ہے میں عجز تہارا کے کز تو عاشق کامل ہے ہمارا</p> |
| <p>تجھ سے مرا محبوب سے میں بندہ ترا ہوں تو شاہ میرا میں ترے در کا گد ہوں</p> | <p>۶</p> <p>دریا کے کرم جوش میں ہے تیری دعا سے کیا مانگتا ہے مانگ لے تو اپنے خدا سے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۹</p> <p>یہ مژدہ جان بختن سنا ناخجستہ بنیاش ہوئے ٹکڑے کیا بھولے غم ادراں صدم سے کیا باریں نیم غمزنا غنیمت دیکھ دانیے علیہم</p> | <p>۲۰</p> <p>جس شہوت نہ گزشتہ دنیا گھر رویا بھی نہ ہو گا کوئی لاش چاکر دل کر نہ صاف مسلم کی غیب یونی پر چالیسواں مسلم کا کرد آج بار</p> |
| <p>۲۱</p> <p>ٹھہراؤ نہ اس ملک عدم کے سفری کو رد کا ہے کسی نے بھی چراغ سحری کو</p> | <p>۲۲</p> <p>دل کھول کے مشغول فغان ہو گئی زینب آج اپنے مسافر کے لئے رو گئی زینب</p> |
| <p>۲۳</p> <p>چھوٹے زینب کے چادر کو آراء فرمایا سکینے سے گھر کو آراء کہہ دیا سے کیا یہ کہے زبور کو آراء بارونے کا جھولے سے صفر کو آراء</p> | <p>۲۴</p> <p>جو چلم سلم توفیق کہہ دیا کراؤ وہ چنے سے لیکو بنگاؤ ہلو کو نکو بھی نہی بھونکے نیار شہر بولے زینب کے کراؤ کراؤ</p> |
| <p>۲۵</p> <p>عابد سے کہا رکھ کے جبین ادسکی جبین پر بستر کو اٹھا ڈالو بس اب سوؤ زمین پر</p> | <p>۲۶</p> <p>محتاج ہے پانی کو پسر شیر خدا کا سوم کمان چسلم کمان ہم سے غربا کا</p> |
| <p>۲۷</p> <p>جانی سے گئی بچنے وہ قتر زہرا سکھولنے کا ذکر جو کرتے بھیا کیا کیجئے گا تا تم کہہ دینا کو بھیا چالیسواں آج اونی شہاد کو بھیا</p> | <p>۲۸</p> <p>یہ بیچارہ بس لئے سلسلے و خیر ابن عبدہ قتل کا پوچھا کیا پیر کاٹیکا عین حلق مرا سینہ پیر ہزار کھانچا تہین شام کا کھیر</p> |
| <p>۲۹</p> <p>مسلم کا اگر کیجئے چلم تو بجا ہے کسوا سٹے پر دیس میں وہ قتل ہو آہ</p> | <p>۳۰</p> <p>بے قائدہ ہے رد و بدل فوج شہتی سے تم مقنع دچا در کو بڑھا ڈالو ابھی سے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۳۵ کھلنے کا چاند نہ دیکھنے کے شایا زینب کو جلال سند اللہ تعالیٰ بولی کہ کھینچے نہیں دیکھا اسایا امان نے مری غفلت کو گلیا</p> | <p>۵۳۶ زینب نے سنایا نین فاطمہ حبیب آواز بچا بچا شکر کیا ہم کھنے گلی لے ناچ حضرت مہم واللہ ہے فاطمہ اس کے بقدم</p> |
| <p>لوٹنے کی شقی بہت شہنشاہ زمان کو مین آہ کے شعلے سے جلا دوں گی جہاں کو</p> | <p>اُمّت پہ فدا اپنی مین اولاد کروں گی مین آپ لٹوں گی انھیں باد کروں گی</p> |
| <p>۵۳۷ سوت مداح حضرت زہرا کی جی خاموش ہو جاوید کرار کی جانی پہ جان کے گزرنے نصیب اٹھانی دورخ سے کسی شخص کی ہوئی نہ پائی</p> | <p>۵۳۸ راخی ہوں اگر زید نصیب مین انکھ کر کہہ کر کہہ چھین چھین فرزند کو کھر کھر کھر کھر کھر کھر بن جانی کے کہہ کر کھر کھر کھر کھر</p> |
| <p>کیا اپنوں سے تو بیٹی جہنم کو بھرے گی کیا روح نبی سے مجھے شرمندہ کرے گی</p> | <p>یکساں ہے مین جنگل مین رہوں یا کہ وطن مین لیکن نہ بدہ انی ہو کہیں جہاں مین</p> |
| <p>۵۳۹ محبوبین شہادت سے با بڑائی راخی بے شمار دیو کو گھر مچانی کر کھر کھر کھر کھر کھر کھر کھر</p> | <p>۵۴۰ زہرا کی صدا آئی کہ تو نبی علی ہے بابا جی جی تھارتا اور تو جی جی ہے خاموش تو محتاج ہے بے کھر کھر کھر لیکن جے اس امر مین تو نبی جی ہے</p> |
| <p>امت کے لئے عزم جو اٹھائے گی توجی پر احسان بڑا ہو گا رسول عربی پر</p> | <p>فرزندوں کا مرنا تو گوارہ کیا زینب اُمّت سے مگر بھائی کو پیارا کیا زینب</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۵۳۴ جہانی کی محبت کو چھٹی بے لگاؤ زینب کی محبت کو تو مرنے کی صفاد بین چھوڑ کے دولت جو توئی ہو چکا عجب صیو ملکوا ترن منخ سے بچا ہے</p> | <p>۵۳۳ دو پڑھی پو نچی دھوکہ مہ بان زینب شرار کی آسہم پیا جلد جاو دو پڑھی پو سواری زینب کی لگاؤ عباس علی سب غیبیہ کو راو</p> |
| <p>۵۳۵ وے راہ خدا جانی حسین ابن علی کی دگاہ خدا میں ہے بہت قدر سخی کی</p> | <p>۵۳۲ اس وقت قیامت حرم شدہ میں بڑی ہے اب زینب و شیرین رخصت کی گھڑی ہے</p> |
| <p>۵۳۶ جس دم سینا فاطمہ زینب سے کمر غش کھائے گری زینب شہیدین اور پو گئے سبیل حرم شہیدین اک ایک کھنڈر بھی تھا بیاں ہے رو</p> | <p>۵۳۷ ناگاہ چلیں غیب سے زکو شہد اباب دروازہ ملک شہ حرم شہیدین پودہ درخت کا اٹھا تبیل زار عجب بین عیان ہوئے سب قتل گار</p> |
| <p>۵۳۸ کھولے ہوئے سر کو جو کھڑی تھی سو کھڑی تھی بیہوش زمین پر جو پڑی تھی سو پڑی تھی</p> | <p>۵۳۹ زینب نے عجب حال کیا خیمے میں آکر رونے لگی چھاتی سے سکینہ کو لگا کر</p> |
| <p>۵۳۹ کتنی تھی غم کوئی علی کو لگاؤ بابا کو چھوڑے سکینہ کو لگاؤ جلاتی تھی بانو مجھے زینب زینب نہ کہتے تھے زینب بری نہ کو لگاؤ</p> | <p>۵۴۰ ناگاہ چلیں غیب سے شہید اباب دروازہ ملک شہ حرم شہیدین زینب سے سکینہ شہیدین عجب بین عیان ہوئے سب قتل گار</p> |
| <p>۵۴۱ فریاد یہ تھی صبرت شاہ شہد کی پر دیس میں لیٹے ہیں دہائی ہے خدا کی</p> | <p>۵۴۲ زینب نے عجب حال کیا خیمے میں آکر رونے لگی تھناک سے بانو کی بڑا کر</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۵۲۱ پنجے سے نمایان ہو آؤنیں کا نشانہ بیچے تھے مصلوٹ کو کچھ لکڑی کا آصار اس وقت یہ جلایا نقیب شدہ ابرار شہسپہر برآمد ہوئے غازیو شہیار</p> | <p>۵۲۰ جگر فرشتے سنگا با عالم لشکر اسلام آنکھوں نے گائے بھڑائے اور خاتم دامن پہ کھینچیں ایک تھے نام کبیرہ علم ہاتھ میں کچھ شہزاد کام</p> |
| <p>۵۲۲ سجادوں سے غازی اوٹھے تعظیم کے خاطر افلاک بھی خم ہو گئے تسلیم کے خاطر</p> | <p>۵۲۰ یار وہ علم آ کے وہ خوش ذات اٹھائے ہاتھوں سے بھی جینے سے بھی جوا تھا اٹھائے</p> |
| <p>۵۲۳ غوث شیدخ شہ نے وہاں جس چوڑا تیب جج کے مانند ہوا راجہ میں لودا جبران کے سب ملک عالم بالا بولے کہ نہ ہے قدرت اللہ تعالیٰ</p> | <p>۵۲۱ دو لگا علم اور جو ہے جاہلیک غفار ایک نہیں اور سکے لٹا بیجا نورا یہ کہنے ہوئے چہن پہاں تیلید ظاہر پنج شہسپہر کچھ عالم کے تار</p> |
| <p>۵۲۴ ہم مجھے تھے خورشید ہے اک چرخ برین پر لو دوسرا خورشید یہ نکلا ہے زمین پر</p> | <p>۵۲۰ ہو کر تبسم کہا شاہ شہدائے چاہا تھا جو بندہ نے وہی چاہا خدائے</p> |
| <p>۵۲۵ جلدی مسلح ہوا اک ایک غازی اور آئے حضور شدہ مظلوم غازی آستہ صف کے لئے شاہ مجازی کہتے تھے کیا چرخ کی شہسپہری</p> | <p>۵۲۲ باجم نقاشاہ کے کہنے لگے فقیر کیا جانے کس شخص کی یاد دہانی فقیر عباس کو ناگاہ پکڑا سے شہزادگیر اسے راہ نبی ہاشم سے عاشق شہسپہری</p> |
| <p>۵۲۶ لاکھوں ہی او دھر دشمن دین تیغ بکفت ہیں جو حق پر ہے مقتاد و دوتن او کی طرف ہیں</p> | <p>۵۲۰ بیگیس کے عکدار بنو جاہ و ششم لو عباس علی آؤ پیمر کا علم لو</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۵۳۱</p> <p>عباس علی آگے نہ بڑھتا ہوا کانڈے پلیم دھڑکے لئے نہ بڑھتا ہوا ہنس نہیں کہ فریون چکر کرنے لگے فقار علیا ہو نہیں سوراخ دیبا علیا</p> | <p>۵۳۲</p> <p>کفارین دنیا خدا فرست دیا گیا بان جابر رحلت بخین پناہ پیر بان صبر کی کوشش تھی اور ظلم کی پور دلیل خایان غرض باخضر تیرا</p> |
| <p>کیون صاحبو عباس کا کیا جاہ و شہم ہے کیا جعفر طیار سے بجائی مرا کم ہے</p> | <p>زہرا کے ستانے پر وہ طیار کھڑے تھے خالق کی خوشی کے یلہ گار کھڑے تھے</p> |
| <p>۵۳۳</p> <p>سب تنق المفظ لگتے کرتے تھے کچھ فرق نہیں جعفر طیار سے خلق کچھ کج خلق ہے علم ادبی پر رنق خج کے منجھے اسی صدک پران</p> | <p>۵۳۴</p> <p>وہ کہتے تھے دیبا چار گندیاں یہ کہتے تھے آقا ہے شہد محروپا وہ کہتے تھے غیب ہے لب نہر پناہ یہ کہتے تھے ہے فاطمہ کے دلچسپا</p> |
| <p>حضرت سا کوئی دین کا سردار نہ ہوگا عباس سا دنیا میں علمدار نہ ہوگا</p> | <p>تحصیل زر و مال میں تھی فوج لعین کی یہ کہتے تھے دولت ہے غلامی شہدین کی</p> |
| <p>۵۳۵</p> <p>جب کے پیرین وہ علمدار گریاں اسانیت تازہ ہوئی ان کی جاکھیاں بان فوج ہے مظلوم کی دان لکھیاں پسند مرگ عدو قتل پناہ</p> | <p>۵۳۶</p> <p>یہ ذکر تھا ہم جو ہوا ذرا بجاں اور انا چو کھنکھ ناطق پناہ شہید کے سینہ کو ملا داغ غریبان عباس نے توڑی کمر سردار پناہ</p> |
| <p>تھی دھوم عجیب حوصلہ خالق نے دیا ہے جو سانس لاکھوں کا ہٹنے کیا ہے</p> | <p>کھائے ہوئے برجی علی اکبر تو پست تھے کھڑے ہوئے پیر کلچے کو کھڑے تھے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۵۴۹ خاک کوئی نہ ایسا کہ غم نہ کھائے ایسا کہ کبر سے انھیں آگے چلے خاک کوئی نہ ہدم کہ جو دھار ہی بکھارے ایسا کہ کوئی نہ کوئی بوند پائے</p> | <p>۵۵۰ لکھا ہے ابو غنم راوی نے یاد دل جب دیکھا گھوڑے نے سیر کیا و شاہ تب بچپان میں چھپ چھپ نہ لگے بوم لکھو گیسے گرا خاک وہ خوشتر بجاہ</p> |
| <p>گم ہوش میں تھے اور کبھی غم نہ ہوتے تھے خود اپنی مصیبت پہ کھڑے تھے شہیر</p> | <p>رور کے فرشتوں نے کہا چنچ برین پر لوتج سرعرش گرا روے زمین پر</p> |
| <p>۵۵۱ وہ تیر کی دو چار وہ تیر نکاحینا اور شاہ کا وہ باغ کی ایک ستر وہ زخم وہ بیکانون کی کو نکاحینا اور چہرے پر غم کے گلے</p> | <p>۵۵۲ سر نیلے خاک پر کس کچھ اور آہ سے زہر کی سی بکھلے سکھول و باغش تے جا بکھلے منشکر کا جان باز دھیا بکھلے</p> |
| <p>بیرجموں کے بس میں شہ مظلوم پڑے تھے اک شیر کو گھیرے ہوئے رو باہ کھڑے تھے</p> | <p>دن دھلیا خوشید نے شکل اپنی چھپالی اور صور سرا فیل نے گرد و ن پھجالی</p> |
| <p>۵۵۳ یہ کو دھار کتنے تھے وہاں تھے وان بابین دشمنی کی بیان تھے جلا و شریک تھے تھے تھے تھے تب اور بھی سر نیل چھپ چھپ تھے</p> | <p>۵۵۴ گل شمع ہی ہوئی تھی چھپا چھپا مظلوم کو جلا و شریک تھے تھے فد سے کوئی کہتا تھا بین کا کو نکاحینا پھلنی سہ اور خیر خوار سہ</p> |
| <p>یاں رحم تھا وان مشورہ ہم ظلم کرے یہ کہتے تھے پانی دو وہ کہتے تھے نہ</p> | <p>کیا وقت مجھ کے نواسے پہ پڑا تھا مظلومی سے اکیل بک کا منہ دیکھ رہا تھا</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۵۵ کھا تھا کہ کھانین شکر کی ایک شنگار آپا نہ منظر مہم کے پہلوئیں وہ خوشکار اور شہیت پر اس زور بخیزہ کا کیا دار جو ہونچھ کے چلے اور شوق آگے بے لیا دار</p> | <p>۵۵ اے مونسو و اندونین ضبط کا یادار یہ کیکے ہوا غش وہ دید اللہ کا یادار اور تاج سر شاہ سے کندھی اوارا تھا غرق وہ خون شیریں بین سارا</p> |
| <p>کی قبرین فریاد شہنشاہ نجف نے سر پیٹ لیا اپنا رسولان سلف نے</p> | <p>آیا زور اخوت محمد کالین کو گھرا پنے گیا لے کے وہ تاج شہزین کو</p> |
| <p>۵۶ اس فوج میں تھا ایک کینچنی شہنشاہ اس نے لگائی شمشیر کی پیر نتیجہ کیا اور سوت سرخ شہنشاہ تغیر تو تھا حال ہوا اور بجایا پیر</p> | <p>۵۶ زوج سے کینچنی کا غوش کی پیر اس تاج کو دھوپانی سے جو غوش کی پیر کھا ہے کہ زور وہ بھی شنگار کی پیر پیر شہنشاہ لگی کہنے کی پیر</p> |
| <p>دستار گری خاک پر شاہ شہدا کی جنیش میں لحد آگنی محبوب خدا کی</p> | <p>بارے مجھ بتا تو ہی اتنا زبان سے یہ خون بھرا تاج تو لایا ہے کمان سے</p> |
| <p>۵۷ غش آگیا شہنشاہ اس شہنشاہ خوش آیا کندھی سے حضرت کی بات اللہ تر احسن کرے ظالموں کی بات جہاں سے بھی بیٹھے جو قتل شہنشاہ</p> | <p>۵۷ وہ بولار دلائی پیری جگلوئی آج یہ تاج ہے اس کا جو دو عالم کا تاج یہ تاج ہے اس کا جو دنیا کی تاج اس کا ہے کچھ سے سدا کا بولج</p> |
| <p>ظالم نہیں حربہ یہ مرے سر پہ لگا ہے یہ زخم دوبارہ سر میر پر لگا ہے</p> | <p>یہ تاج ہے اُس کا جو حسین ابن علی ہے واللہ کلاہ سر شہنشاہ پر ہی ہے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۶۱ رو کر کنا رو بچہ کہ خاموش خدا کیا تو نے یہ اندیشے فرزند کو مارا زہر کے ترش پکے کیا تو نے گوارا کہ باخون سے غلام</p> | <p>۱۶۰ جلا دے آہستہ آہستہ تو کو کچل سینگے جو کچل چکا وہ کھنکھلا کر نام سے شکار نہ پوچھے کہ کین کیوں نہ پوچھا</p> |
| <p>۱۶۲ مظلوم کو بیکس کو کیا ذبح چھری سے کچھ شرم نہ آئی تھے زہرا و بتی سے</p> | <p>۱۵۹ مین جانتا ہوں کل کے مددگار ہوشیہ پر آج تو تم بیکس ویسے یار ہوشیہ</p> |
| <p>۱۶۳ کند خفا ہو کے طمانچا دے مارا دروازے پہ یوں کاٹا پٹا تھا قضا جبرج ہوا تھا سنگار کا سارا مگر نہ بکھانے کا اور بیٹے کا بار</p> | <p>۱۶۰ بابا وہ ترا جیسے ادھار اور جیسے قانون قیامت سے تھان شافع مختصر نہ کھنکھلا کر نہ تیار اب یہ تیسرے</p> |
| <p>۱۶۴ جب تک کہ جہنم میں نہ زہر ریا دہ راوی نے یہ لکھا ہے کہ بیار ریا دہ</p> | <p>۱۶۱ ہے جرم مرا یا گنہ فوج لعین ہے وہ بولا تھا آپ کی تو کوئی نہیں ہے</p> |
| <p>۱۶۵ اب ایٹھ سنو ماؤز تخت کا اجاب منجھرتے ناگاہ چہرے شرمگزار وہ حلق جو تھا بوسے کے آٹھ گیار وہ سینگے جیسے جیسے جیسے جیسے</p> | <p>۱۶۲ شہر بولے کہ شہر انصاف کی جا تو جانتا ہے صبر محبوب کی جا ان ماطہ ہے باب علی عقدہ کتا اور یہ جی جیسا ہے کہ جیسا جیسا</p> |
| <p>۱۶۶ ان دونوں کا یہ شمرنے آداب کیا تھا تیغ ایک پہ اور ایک پہ زانو کو دھرا تھا</p> | <p>۱۶۳ پھر قتل جے کرتا ہے کیوں تیغ جفا سے کیا حشر میں اسے شمر کے گا تو خدا سے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۵۷ وہ بولا تو قتل سے ہاتھ اٹکھا خلعت حاکم بچے دیو گیارہ سال نہایت فریاد شدہ دین سے کہ تیرے دین پروا ہے غنیمتیں کیسے کیا شفا</p> | <p>۵۶ لے تختہ دنیا تو اٹھتا نہیں لے سہم لے تختہ افلاک تو ہوتا نہیں بزم لے موت شباب کہ کہیوں چپا ہوں لے غلطہ حشر فنا کر دے یہ عالم</p> |
| <p>۵۸ خنجر کو مرے خون سے گرتا نہ بھرے گا والشرفا عت نہ لولاک کرے گا</p> | <p>۵۹ کیا قہر ہے جو دوش خمار پہ چڑھا ہے ظالم نے قدم سینہ پہ اس شہ کے دھرا ہے</p> |
| <p>۵۹ تیرے لئے لکھتا ہے شہر آشوب کچھ تو ہے نا اکی شفا عت نہ بھرا حاکم کا ہے مطلق غلبہ خلعت و تبار شہر بولے کہ تیرا یہ عمل کا ہے تو تبار</p> | <p>۶۰ اگر مرے آبا اسیر ہو چکے ہوں پایا ہے دیکھا آدنی بی بی بلایا بن باکے بچو یہ سدا رحم ہے کھایا آج اس کے نیو بے عینیت آبا</p> |
| <p>۶۱ اک کام وہ کر بس علی تجھ کو دعائے میں پیاسا ہوں پانی مجھے تھوڑا سا پلا دے</p> | <p>۶۲ سید کا گلا گھٹا ہے کچھ دھیان نہیں ہے اس شہر میں کیا کوئی مسلمان نہیں ہے</p> |
| <p>۶۲ یہ باتیں تھیں غیب سے زینب علی کی سکھو کہ بچو تیری خالق کی دانی کرتی تھی کہ گنتی ہے میری ہمتی کمانی ہو رہا ہے نہید آج مسافر اعلیٰ</p> | <p>۶۳ کس درجہ عداوت تھی شہر کو کرنا اگر کا گلا گھٹنے زینب کو دکھانا کھا ہے روایت میں کہ یہ ایک خیر بلکہ ترسے کہ یہ ظلم و ستم</p> |
| <p>۶۴ خنجر کے تلے طلق شہنشاہ بھجن ہے کیون آج قیامت نہیں آتی یہ عجیب ہے</p> | <p>۶۵ زینب تو لگی لوٹنے شیر کے آگے شہر تر پنے لگے ہر شیر کے آگے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>سچے سکات کے تشبیہ کا آج درخت خجور کا پتہ نیب کی اداس لے لے صلا آنے لگی عرش عا غل پر تشبیہ کی لے لے پائے</p> | <p>سچے خاموشی اور تیو قیامت ہوئی ہر جا کہ تھکا دھا کرے عوسے فرقہ مولا لے میسے امام اور سے لاکھ آقا توین چشموں کی لیا چہ بے انیا</p> |
| <p>اس طم سے بھی جی نہ بھرا فوج نعین کا پامال کیا گھوڑوں سے لاشہ شہ دین کا</p> | <p>لے سرور دین لے شہ یگا مدد کر لے مدد کر مر می لے مدد کر ۛ ۛ</p> |
| <p>تمام شد</p> | |

رباعی
مرا گشتہ کوئی نہ چلا گیا
بہارِ گلشنِ یوسفی نہ چلا گیا
خوارشید کوئی کچھ نہ بوسہ نہ چلا
در دہائی تیریب سہارا نہ چلا گیا

رباعی
بہارِ گلشنِ یوسفی نہ چلا گیا
بہارِ گلشنِ یوسفی نہ چلا گیا
بہارِ گلشنِ یوسفی نہ چلا گیا
بہارِ گلشنِ یوسفی نہ چلا گیا

رباعی
بہارِ گلشنِ یوسفی نہ چلا گیا
بہارِ گلشنِ یوسفی نہ چلا گیا
بہارِ گلشنِ یوسفی نہ چلا گیا
بہارِ گلشنِ یوسفی نہ چلا گیا

رباعی
بہارِ گلشنِ یوسفی نہ چلا گیا
بہارِ گلشنِ یوسفی نہ چلا گیا
بہارِ گلشنِ یوسفی نہ چلا گیا
بہارِ گلشنِ یوسفی نہ چلا گیا

رباعی
بہارِ گلشنِ یوسفی نہ چلا گیا
بہارِ گلشنِ یوسفی نہ چلا گیا
بہارِ گلشنِ یوسفی نہ چلا گیا
بہارِ گلشنِ یوسفی نہ چلا گیا

| | |
|---|---|
| <p>۷۰</p> <p>لے مشیت پیشانی کی ترقص جب ہوئی پہان در آید طاق شب ہوئی اور قطع رفت لیکن زمرہ لقب ہوئی مجنون صفت صبا و حجاب کی ہوئی</p> | <p>۷۱</p> <p>تھی صبح افلاک وہ جیل بیدہ تھا یا چرخ کا رنگ پریدہ تھا خوشید خاک و عرش کی یکساں ہوئی تھا یا فاطمہ کا گردن اس بیدہ تھا</p> |
| <p>۷۲</p> <p>فکرافتھی چرخ ہنرمند کے لئے دن چار نکڑے ہو گیا پیوند کے لئے</p> | <p>۷۳</p> <p>کئے نہ مہر صبح کے سینہ پر داغ تھا امید الیت کا گھر بے چراغ تھا</p> |
| <p>۷۴</p> <p>فریاد چرخ تیز در آنج ایک بار اس کو بے ستون فلک پر کیا قرار فرا لگا کے تیشہ خورشید زنگار کی جوئی شرجی سیاہی آشکار</p> | <p>۷۵</p> <p>روز سفید یوسف آفاق شب قباب مغرب کی چاہ میں جوہر زیر آفتاب نقشے آسمان کی دیو آفتاب اور آسمان شمع کی بندھی آفتاب</p> |
| <p>۷۶</p> <p>پر شمشیر غار آب پیمبر ٹپ گئی منہ کھولا دودھ مالگا اور صغیر ٹپ گئی</p> | <p>۷۷</p> <p>یوسف کو دیو مرین بٹھلا کے چاہ سے کھینچا نوح شرق میں مغرب کی زاہ سے</p> |
| <p>۷۸</p> <p>یوسف فراق چاہ میں آگاہ نہان ہوا بغیر غروب ماہ چلی نشان ہوا پوش دہان ہی شایع عیان ہوا بغیر طلوع نیز شرف نشان ہوا</p> | <p>۷۹</p> <p>خدا فراق سے عابد روشن ضمیر صبح قلب آسمان ہوئی جلوہ پذیر صبح کھولا سینہ کی جو مصلک پر صبح پر بجد گاہ کی منزلی صبح</p> |
| <p>۸۰</p> <p>فرعون شب موم کہ آرا تھا آفتاب دن تھا کلیم اور یہ میضا تھا آفتاب</p> | <p>۸۱</p> <p>کرتی تھی شب غروب کا سجدہ دود کو سیاہے ہفت عضو بنے تھے سجد کو</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۴۵ ظلمت جان تھی نہان نور ہو گیا چرخ شمع جان سے نور ہو گیا گیا گل گل آئینہ سے دور ہو گیا ہلے سالک سے شب چو رہا ہو گیا</p> | <p>۴۶ کھڑا ہو چلا تر زینج بال چو پٹھا وہ کے چرخ چارم کے باہر ہو دائے تار و تار جو پیر ہو منقار زینج میں اسے وہ ہو گیا</p> |
| <p>۴۷ کیا پختہ روشنائی تھی قدرت کے جامے میں مضمون آفتاب کا ذروں کے نامے میں</p> | <p>۴۸ پیر مہمان چشمہ ہتاب ہو گیا چشمہ تو خشک اور وہ سیراب ہو گیا</p> |
| <p>۴۹ ہو زلفانوں کو چو لال جو ہر ہوا سیر کیو سیر دغا شائے روزگار مازی کیو جو صرف چو کاہ ایک بار بانی نیکو نشان کی رہی کاہ روزگاہ</p> | <p>۵۰ ہو تھا کجا روں سماعت تھکتے بال خبر شاک بدم کا تھا کھینا حال تھا پاپس سیکھتے وہ صغیر کا غیال منہ زرد ہو تھا اور زبان کی تھی حال</p> |
| <p>۵۱ بر باد سینہ روشن ککشان ہوا + پامال برج سینہ آسمان ہوا +</p> | <p>۵۲ وہ دودھ دودھ کھتا تھا رو کر اشاریے یہ پانی پانی کھتی تھی زہر کے پیارے سے</p> |
| <p>۵۳ شبک شمع شمع شمع شمع شمع سگ خصلتان شام شمع شمع شمع پیش نگاہ تھا ورق اخشاب صبح اور اس ورق پر مچھلی تو آفتاب صبح</p> | <p>۵۴ نظر خرم فلک پہ ابھی دانہ جو بوسے نگاہ جو خرم تیرا بن سفار جو غلے کے بٹنے کو راوی علی ایوم مانند مود را نہ زود جان کیاجو</p> |
| <p>۵۵ شان نزول سورہ والفجر بر یاد تھی مستمانی بہشت تھی نہ کرب جاد تھی</p> | <p>۵۶ غلہ یہ سب قضا نے لیے اشقا لکھا اک دانہ پر بھی نام نہ شیر کا لکھا</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۳۱۱</p> <p>و حال خالون زمین پر چکا چلی خلفے عمر نے کیجے برابر لگا رہے اور فرستو کو کبر کے سب اور اٹھا پڑے پھر میرے حق و رزق بھی کھا دے</p> | <p>۳۱۲</p> <p>نانا یہ گدہ زمین نافرستانے ہیں نیچے ہیں خود زمین میں پانی چھپا ہے انصاف کی لڑائی میں کیوں کرتے ہیں اتنا تو پچھلے پوچھیں جان بجا ہیں</p> |
| <p>۳۱۳</p> <p>لب کھولے جو فروشی و گندم منائی ہیں ہاں لے دلیر و جان لڑانا لڑائی میں +</p> | <p>۳۱۴</p> <p>غلہ سپاہ شام میں تقسیم ہوتا ہے کتبہ تمھارا تیسیرے فاتح سے روتا ہے</p> |
| <p>۳۱۵</p> <p>ہاں لے تک حلاوت بہت کو ماریے جو کہے کو بھوکا پیاسا کو بیاسا ماریے ابن سعادہ کی خلافت سنو اریے کیچ کر کو سننے پر چھوڑا ماریے</p> | <p>۳۱۶</p> <p>چاؤ کی مینج تھیں امام خفاک مکان تقسیم غلہ کا جو ہوا حال ناگمان ارزان دیا بیوقوف کو وہ غلہ گران جب غلہ گران کے لئے نو داسے آسمان</p> |
| <p>۳۱۷</p> <p>اب تو ہر غلہ کل رز و جاگیر مال ہے شہیر کو چون کر و سب حلال ہے</p> | <p>۳۱۸</p> <p>گندم کے بدلے جنت آدم میں گھردیا گھر کیا کہ کائنات کا سخت ار کر دیا</p> |
| <p>۳۱۹</p> <p>زیادہ فتنہ جھوٹے شور سن کیا سیاہ فتنہ حسین کے فتنے پر دوبار کیا جھجک کو سچ کیا چھپی تیرے زرب کیا آواز دی کمان تو تم نے غلہ کیا</p> | <p>۳۲۰</p> <p>وان غلہ کیے سب سے خطاب ہو رہا کھا کر اب خدا نہ ملے گی کبھی پیر ہیں جب میں ہر اس فتنہ پر سب سے ایمان کا نقصان کا خوف ہو گا ڈر</p> |
| <p>۳۲۱</p> <p>قربان جاؤں قبر میں اس شب کو سوتے ہو یا کر بلا میں اپنے نواسے کو روتے ہو</p> | <p>۳۲۲</p> <p>امت سے سامنا ہے امام جلیل کا کاٹا ہے جسکے باپ نے پر حیرتیل کا ++</p> |

۳۲۳

| | |
|---|--|
| <p>۵۱ ایک ایک بنی حقہ صاحب خان نبدہ جنبو کا ہو بلوان ہے آج اس کی علی بطح شجاع جان آج شہر وں میں رہی فتح کا سکہ آج</p> | <p>۵۲ چو کہا منہ نہ چلیے چلیے نقل نقدین کو غرض نہیں نیکو قصد آج پاسبان علی کے اور بیان میں کے علی کے</p> |
| <p>۵۳ ہاں صبح ہو قریب نہ کھانے میں دیر ہو ان بھوکے پیاسے شیروں سے لڑنا ہے سیر ہو</p> | <p>۵۴ چیدہ کیے عمر نے سلج کارزار کے خادم لے آئے چرخ سے تیغین اوتار کے</p> |
| <p>۵۵ بڑھ کر کھنے لگے بانی تم انچی توبہ غدا ہے کہ بھوکے ہیں ہم نوش بچار سیر میں نہ غدا ہے ہم سکھائی ہے آج قتل علوار کی تم</p> | <p>۵۶ خجنگ کا سلاح دغا چورہ پڑنا کی خود خود نمائی سے زیب سب خفا یاد آہ آفتاب کو گویا سر ہن یاد اقلیدہ کنفر کا تخت شکیا</p> |
| <p>۵۷ چلایا شرم تو او سبوقت کھانے لنگے جب تین دن کے پیاسے کا سرکٹ لائینگے</p> | <p>۵۸ اسلام میں جو ڈالے تھے رختے یزید نے ان رخنوں کو کیا ذرہ تن عسر ملید نے</p> |
| <p>۵۹ بلائے کہ چھو بیابان روائین منہ کا لا لاشہ پختہ مسکاں نین دو کی بیکو ہے تھیں کچھ چاہ نین میں بھی بھوکا پیاسا ہے آج</p> | <p>۶۰ بادوں میں اپنے منوں گرا ہی جاتا کچھ کچھ مساوی کیلئے کی کان اور تیغ ہند بند جگہ غار کی زبان فرد سپر تھی نامہ اعمال شامیان</p> |
| <p>۶۱ اترے نہ ہوتے تم جو لب نہر چین سے پھر دیکھتا میں لڑتے ہو کیونکر حسین سے</p> | <p>۶۲ چار آئینہ وہ رنگ بھرا اوس پسید کا دل شروشیت دامن زیاد و یزید کا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۷۷</p> <p>نیوستان بنائیں کا تھا دست چو نیز اور حسین کا سنیہ منہ پیش بھی تھا دیدہ ہر جہ کو طور گو کیا تیر کی زبان مہیا اور</p> | <p>۷۸</p> <p>کھاؤں کو رک کر یہ کیا اگر کیا آج بیکو رو لگانے کا حکم ہو آپین نہ ایک قطرہ شیشا نہ ہست کے غل کو نہ دھو نہ چھو</p> |
| <p>اول خدنگ اوسکا چلے شاہ خلق پر آخر کو تیر حرمہ افسر کے حلق پر</p> | <p>جان بڑہ شگی سے امام حجاز ہو خشی میں غنق آل بنی کا جہاز ہو</p> |
| <p>۷۹</p> <p>خیز کر بے بھ ہو زور خیز لپٹے ملازمن وہ تقیر سے سامان میاں شاہ عرس سے ہر سے بنی علی کے گلبرجے</p> | <p>۸۰</p> <p>اور شہزاد سواران تیرہ دار قوم کے گھیرنے کو بھیجے ایک باب نہی بجایا سدا اللہ بین ایسا نو کہ آہین کو شاہ نامدار</p> |
| <p>ماگنا شقی نے تو سن نرین کجام کو کھاپی کے فوج بھی ہوئی حاضر سلام کو</p> | <p>اونسے جدا حسین ہیں وہ حسین سے ہم سید و گوزج کرین نہیں حین سے</p> |
| <p>۸۱</p> <p>کشت پہنچ کی ہو نادان وہ بولہ لہجی فتح ہے شہر کی پیلے کی فوج کا ظلم نے بندست بھلائے دس ہزار زہ پویش</p> | <p>۸۲</p> <p>چپہ کیے ہزار جوان ناخلف آج کھڑ کیا اوجھن منھو ہر ساغر کھٹ پینا وہ تنک طرف جب بھٹس کہیں دیکھ شہر خف</p> |
| <p>دیوار آہستی لب دریا بلند کی دریا نے بانگ مہا نے صینا بند کی</p> | <p>پانی اوھیں دیکھا کے یہ بے آبرو بہا پانی بہا کے تشنہ لبو نکا ہو بہا</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۳۵ چلیں پھر اس کی ناز و نیاز بجلائے چار گونہ میں گریہ و زاری سادات کے لئے نہ کھا گوشت نہ پیا روح نبول کہنی تھی اردو کے آہ</p> | <p>۱۳۴ کھینچن مرقہ خواہ خالص عام جیکے حضور صبح کی تھی عین شام وان نوید ہو و مدھام تھی رات نہج غلطی ہی بھی تھی پتہ پناہ</p> |
| <p>جلاد لاکھ تیغوں سے اک سرا قمار نیکی ناچار کر کے یہ مرے بچے کو مارین گے</p> | <p>۱۳۳ وان کفر کا ایساں شکر عینور کا وان جادہ مار کا ایساں سجادہ نور کا</p> |
| <p>۱۳۲ انقص بندوبست چیب کچھ انعام دیکھ کر پوچھ پوچھ بان اب گھڑی گھڑی کی تھی بھاری نکھن اودھر حسین تو صوف تھی</p> | <p>۱۳۱ کیا رو سفید فوج ضابطہ طور صبح آئی تو کتے نقد عبادت میں عروج منہج سے طلوع چھینچے طور صبح رسمت انکا نور کا کس فوج</p> |
| <p>۱۳۰ سنتا ہوں آن بان پہ سادات مری ہیں دیکھوں تو مورچے کہاں شیر کرتے ہیں</p> | <p>۱۲۹ سر سجادے میں بدست قود و قیام میں کیا صبح کی بہار ہے فوج امام میں</p> |
| <p>۱۲۹ شجون بھی نہ رونا راتھارات پر جواں شام شہ پہلے بان نرات پر بوا کیا عکس نہ شہ نیک ذات پر خلعت محیط ہو سستی آب حیات پر</p> | <p>۱۲۸ آواز اکیلا جولا کی سنتا ہیں غازی ناز پر تھکے مصلے اٹھتا ہیں نقشب کی رعایتیں گر تھکے جاتے ہیں بچہ کو آواز نہ مولا پاتے ہیں</p> |
| <p>شب کیا گئی لفییب کا کچھ پھر ہو گیا ہوتے ہی صبح خیر میں اندھیر ہو گیا</p> | <p>۱۲۷ دیر رکھے جیتوں کو سب خوشخصال ہیں ایک آسمان ہے اور بہتر مال ہیں +</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۳۷ تیرے تیرے چائے شب زندہ دارین اندک ششدری روزگارین شکل فلک کوغ میں لیں نہایتین شکل میں جو دین نہایتین</p> | <p>۱۳۸ جو دست کسی کی شمشیر دین کا چھوٹی شمشیر کوئی خیال عرشاد سے ہم کنار کوئی چٹکائی جیسی جاب دار</p> |
| <p>۱۳۹ سچ کی انکے ہاتھ سے کیا قدر بڑھتی ہو تسبیح انکے ہاتھ میں تسبیح پڑھتی ہے</p> | <p>۱۴۰ کہتے ہیں اہ حق میں شرف کی کمی نہیں اہ اہ میں جو خاک نہو آدمی نہیں</p> |
| <p>۱۴۱ دیکھو شمع کو تو نور ان بن نام پوچھو چراغ کو تو نور ان بن نام وقف نہیں ہوا تو شمع کا ہے نام جیسا کہ تھے ہیں چراغ کا ہے نام</p> | <p>۱۴۲ دل کا غم میں نہایت غم اور کد میں دل کا غم میں نہایت غم اور کد میں دل کا غم میں نہایت غم اور کد میں دل کا غم میں نہایت غم اور کد میں</p> |
| <p>۱۴۳ روشن ہو انکا اور عبادت جہان پر سجادہ ہے زمین پہ نماز آسمان پر</p> | <p>۱۴۴ لڑنے میں مست متغ برابر تھے ہوئے خود رمل کی ہیں گود میں تارن کھلے ہوئے</p> |
| <p>۱۴۵ میرا نکاح تیرے قباحت مکان ہے علم انکا ہو مزاج صد زبان ہے نور خدا میں حسن انکی جان ہے بہت انھیں ہاتھ کا ایک اتھان ہے</p> | <p>۱۴۶ لکھو میرا کبر عیاس کا ونا وہ آئین میں شمع تو یہ باغ میں بار آئین میں شمع تو یہ باغ میں بار آئین میں شمع تو یہ باغ میں بار</p> |
| <p>۱۴۷ فردوس انکا خلق ہو نور انکا خشم ہو ایمان انکا دل ہے حیا انکی چشم ہے</p> | <p>۱۴۸ ان دونوں کی یہ فوج خدا میں مثال ہے دریا میں وہ گہر ہے یہ معدن میں لال ہے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۷۷ بابا جس کی تہ میں کہ کر کون چلا کیا ہو گا کہ نہ غم نہ ہی سہ شمع امانت ہے کامیاب اندیشہ ہے باز چلے اپنے اپنا مورچہ ہم بھی</p> | <p>۷۸ چشم چمک میں نہ تھی بھون حیدر وہ جسے میں سے بھون یوسف وہ خطے میں سے بھون اب بقادر جسے میں سے بھون</p> |
| <p>۷۹ نیچے سے فاصلہ نہ پدر سے جدائی ہو یہ طور ہوا اگر تو بخوبی لڑائی ہو +</p> | <p>۸۰ وہ آب موتوں میں یک گل ہزار و نہیں خوشبو وہ چولون میں یہ تجلی ستار و نہیں</p> |
| <p>۸۱ امانت کیا کہ غنیمتی میں شہر عین ہے امام کو فخر و شہر حافظ ہو نکاحا علیہ میں و دار کبر لیکن غضب والدہ اگر ہو میں</p> | <p>۸۲ صبح صراہ کی تو کم ہوا شہر پر کھیلنے کا رضوی جلوہ آری غور شد وہ جبر کی اور چاہی کہ نہ کہ جو ہو ہو کہ کی شہر</p> |
| <p>۸۳ خیر اب تو دامن شہر خوشخونہ چھوڑیں گے جو ہو سو ہو حسین کا پس لونہ چھوڑیں گے</p> | <p>۸۴ پانی نہ ماہ کے یہ صنیا ماہتاب میں * دیکھی نہ آفتاب نے یہ دھوپ خواب میں *</p> |
| <p>۸۵ عباس کی تہ میں گون ہوا عین ہے اپنے کی بغیر حکم میں فا وہ پوچھتے ہیں اب کب میں اور کہا ہوا غم نہ ہو پیر کہتے ہیں دیکھنا</p> | <p>۸۶ شہر میں سر و غلامین مراد اب اس میں کی شاع ہو کہ کب میں عباس کی راہی وہاں کی لقب در میں نے مہر و عطا کی یہ درویش</p> |
| <p>۸۷ جینے سے ہاتھ اٹھاتے ہیں مردہ بات پر اپنا تو آج مورچہ ہو گا سراف پر</p> | <p>۸۸ ہر صبح و شام بے خلاق یہ بازار ہیں بے آواز وہ ہیں یہ اختر نواز ہیں</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۵۷ کتنے ہیں جھوم جھوم کر نیکیے بگاڑ اک عہد ہیں سمند ہاں اپنے چلیں پیا ابن صبح حسن بیان سے ہوا آشکار ازرق کا زرق برتن شادوں کو تو ہوا</p> | <p>۱۵۸ نہ چمکیا جات اجکے واسطے خواب کا ذوالفقار ہوا عدا واسطے فیض ہاں گنگا سے دنیا کے واسطے بان کا دم زردن نین عیب کیواسطے</p> |
| <p>دعویٰ ہیں آج حیدریوں کو بڑی ٹرے چاہیں تو عرب و شرق کو لیلیں کھڑی کھڑے</p> | <p>دے دھک دانتوں نے اپنے زیادہیں یہ وہ صدف ہیں جبکہ گھر حنا نہ زادہیں</p> |
| <p>۱۵۹ کیونکر نہ شیریں خلت شیریں کیا سیرانیو کا دودھ ہے ایک سوچا پیا دودھ کا ایک فقہ تباہل نہیں کیا بکین بھی ہر کی سرخا دی ضیا</p> | <p>۱۶۰ مصنف اگر نہ ہو گویو تو نہ کیا شیرازی طرح سے ہیں قرآن شیریں جلد تباہی کی نہ کرت پوچھنا خط کی جلد ہی خط مصنف ہوا چکا</p> |
| <p>سید ہر ایک حال میں خوشحال رہتے ہیں کھائیں نہ کھائیں شیریں منہ لال رہتے ہیں</p> | <p>انکے شرف پہ عزم قسم کالیے ہوئے پھرتی ہے جلد ہاتھ میں قرآن لے ہوئے</p> |
| <p>۱۶۱ دندان بباد و کج کجا اور در کیا کھٹے ہیں حرف کو پیشان جلا بجا دندان ٹٹے ہیں جلائی نہیں ذرا پاس دے دے و در گر آکر و کس</p> | <p>۱۶۲ اور زلف حلقہ طلقہ ہوا رام کی جگہ خلعت ہے جیسے خضر پوش انجام کی جگہ اس کام کا ہے دائرہ اسلام کی جگہ نہجے علی سے دین اور سلام کی جگہ</p> |
| <p>نور کے کان چھونے سے گزرا یہ عیاں میں دندان کا یہ تبسم ہے بندہ جہان میں</p> | <p>یہ زلف و رخ وہ دفتر قدرت نگار ہے اک بیت اس سہلے کی لیل نہ سار ہے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۵۵۵</p> <p>کیا پیرین کی زیج کیا اس کی کج چار اندیشہ برصوم وصلوہ ذکوہ موج سید بھی نہیں کسی بختیج تیج کج فاسکے ہم پہ چلتے ہیں مطلق نہیں کج</p> | <p>۵۵۵</p> <p>پلوں کا چون کر بدست زینین بان زندگی سے عدم غوا زینین صلی اللہ علیہ وسلم کے آلودہ کیرین ہر وہین بن بکلیہ تاج شیرین</p> |
| <p>جو ہر ہنر پہ تیج کے نثر آن اٹھا تو ہین قبضہ پہ مدعی قسم رست کھاتے ہین</p> | <p>غیرت سے آب دیدہ ہر ایک شہسوار ہے تیج نگہ سمان مزہ آب دار ہے</p> |
| <p>۵۵۶</p> <p>اکے عقاب تیر کا ہر تیغ جان شمار حاکم کوئی لڑے نہ مدد شاخ زنیہا پیر پہ غنک ہین لکے نہ زور دار لڑنے ہین چل چلی شاخے ساکھ بار</p> | <p>۵۵۶</p> <p>گنجین قائم آج کب گنجین غلامی و رضا کنہ ہے آپ کی طرح کشور و زینین ہے حوصلہ پلار زور پرند</p> |
| <p>تائیش و پین آئے عس و فصد گشت پر اک چشم تیر آگے ہے اک چشم پشت پر</p> | <p>ہر اک کام آئے ہین یہ کام کی جگہ سینہ پیر پین مثل سیر نام کی جگہ</p> |
| <p>۵۵۷</p> <p>باندے کو جاویدہ فیض کسان غصے سے ایک پست پست پست یہ فوس ہر توں تیغ جلیبی مع غل نیزہ کی تیر و از فلک طالب امان</p> | <p>۵۵۷</p> <p>جو زرب کی آنکھ میں لکے تیغ نازگاہ ناز ہرک پیرین ہین ہے روشن آری آنکھ زہرہ بدن ہین ہے دیکھو مبالغہ نہیں کیرین ہین ہے</p> |
| <p>اس تیر سے مباحثے کی کس کو تاب ہو گویا زبان کی طرح یہ حاضر جواب ہے</p> | <p>تن کی ضیا قرار جو حلقون میں لیتی ہے پتی زرہ کی آنکھوں میں دکھلائی دیتی ہے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۷۱ وصال آئی ہے وہ بدر آتش جلال اس بجز شمشیر میں تیغ نہ سو حال قہر ہے جبار میں یہ بھی بجز زوال خداہ حق پر لڑنے میں بھی ہوشیاری</p> | <p>۱۷۲ لاؤں انکا جلوہ ایک لکھ ہے خاتم سراخا چادر ہر چشم مشک نام حورانی شکیانہ میں یہ بھی ہر کام چلی بچا انکا شہر میں کین نام</p> |
| <p>۱۷۳ پس انکی پشت پر یہ سپر کی دلیل ہے نشت و پناہ کعبہ رب الجلیل ہے</p> | <p>۱۷۴ سیاہ ہے پسینہ سیم کی جان ہے رعد انکا ایک نعرہ ہے شعلہ زبان ہے</p> |
| <p>۱۷۵ میرا دل کج گھڑے میں کشتی کا کشتی کا نقش پانی میں ہے دریا کا ان تار پستے کے زمین پر پتھریاں خجل ہیں انکی فضیلت کا بیان</p> | <p>۱۷۶ ناگاہ غمگاہ سے شور مچا اوٹھا جبار سے غازی خیر نفسا اوٹھا اور سبز یہ دریاں عبا اوٹھا آواز آئی بانو کی وارث مرا اوٹھا</p> |
| <p>۱۷۷ قطرہ عرق نہ سوکھے گا ان راہواروں کا جودا حسد بہشت میں ہوگا سواروں کا</p> | <p>۱۷۸ رضی سکینہ جان مینی پہ ہو گئیں پچھلے سے جاگتی رہیں اسوقت سو گئیں</p> |
| <p>۱۷۹ مضون ہست و قدم نظم نگار شوخی سے ان سمنوں کی شوخی بھی میلان حلیف تھا نکاح ایسا تک ہے جلدی ہو کر سافنے کے رنگ ہے</p> | <p>۱۸۰ کٹھن صبر کی غلام بھائیو زیبے بھی لٹا دیا ان کی کائیو بانو نے بھی قبول کیا ہے روائیو اب کون کسے لئے شہرہ کربائیو</p> |
| <p>۱۸۱ دریا میں یہ ہنگ میں خنیم مصاف میں حورین ہیں بہشت میں بیان ہر قاف میں</p> | <p>۱۸۲ عابد نے کہا کہ رو کرو کار میں * ہم تازیانے کھائیں بابا بجا رہیں *</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۰۰ خام تازی شہ غازی کو دربارے موت کے حلیہ پیش کفن پہنچا کرے اور چشم سے کانپے دونوں گھٹائی زینب بھاری با حسینا غریب</p> | <p>۱۰۱ کرکین عرش لئے فوج کا علم کعبہ ملک پہ صوفیوں شہ ام چھوٹا آؤ آب سے خالف کا ہر قدم ذرا چکی عید فوج پر قربان بھی سب</p> |
| <p>۱۰۲ تاریک چشم ال حسرم میں جہان ہوا زہر اکا چاندے کے ستارے موزان ہوا</p> | <p>۱۰۳ پیدا نیا زنامہ نیا اقتدار تھا نور و زاک حسین کا تحویل دار تھا</p> |
| <p>۱۰۴ شکستہ سوار سوار سوار سوار بھولے کوسے کے فضل مار سوار سوار بافض فوج قدرت باری روان ہوئی زینب بھاری جان بھاری روان ہوئی</p> | <p>۱۰۵ قبر کے واسطے جو خدیجی تھی پھین ٹھوڑی بان سوار شاہ ملک شین شکر کو لے دیکھے لے لے امام بن کے کربا خدائے دے جگہ جگہ</p> |
| <p>۱۰۶ باغون میں گل نہیں کے پروسی آئے ہیں امان کے پھول خاک میں ملنے کو جاتے ہیں</p> | <p>۱۰۷ سب شیر حق کے لعل میں زہر اس کے پیلے ہیں در بخ میں عرش معلا کے تارے ہیں</p> |
| <p>۱۰۸ ہر وہ غبار شریافتار تھا ہر وہ اوسکا اختر خوش بودگار تھا شیر غبار کا شیر زیان لا ہوا رہا تھا زہر کا آفتاب سب پر سوار تھا</p> | <p>۱۰۹ جوش ملیح کے لے سے سلطان کر گیا جوش ملیح میں جہاں سے شہ ہوا صفت باریک کے زقائنے شہ ہوا غبار اس نے مجید کا شہ کو کیا</p> |
| <p>۱۱۰ وہ آس پاس تھے رفقا اوس جناب کے یا چودھوین کے چاند تھے گرد آفتاب کے</p> | <p>۱۱۱ چن چنکے نیزہ دار بھی چالیس سو دے رہو اگر گرم رو دیے ملبوس نو دے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۵۷۷ از حق کو تو زین دلتے چاہے عید کی اور سن زینب میر کا لشکر چھا اور دیکھ دس ہزار جوانان پر دغا سو نہا چاہے غنڈہ کو اسلحہ بولا</p> | <p>۵۷۸ صف باندھ کر سپ سے خاطر بیاہ اگر بام زراشے ہیں قہر مرا جگر رہا چشم دکھا منہ میں پھر کر ادھر دم سوار ہو پکا کر کہ بان صاحب ہنر</p> |
| <p>۵۷۹ ملکر گلے نبی دعلی رن میں روتے تھے اک سر کے کاٹنے کے یہ سامان تھے</p> | <p>۵۸۰ فوج خدا کے سامنے جاؤر جسز پڑھو باگین اوٹھاؤ تیرے ہاؤر جسز پڑھو</p> |
| <p>۵۸۱ فرزند تھا جو اسکا خصلت شکیبا لہو ازرق و خلعت زین لستے دیا اور اس کے سر کو تاج مرطوع دی فضا لشکر کے طلب میں دلا اقلب کیا</p> | <p>۵۸۲ پہلے پہلے سے شہید گھوڑا اٹھایا پیر علی علی کے تیرے کا جو ہر دکھایا قاسم کو کچھ پناہ نہ اور کے لڑایا نیک نے بھی سزا دے شہ اوٹھایا</p> |
| <p>۵۸۳ بخشی نیابا اپنی اوس ابن حرام کو اور سیرق معادیہ سو پنی عظام کو</p> | <p>۵۸۴ بوی حسین بند کر ٹوٹا جاتا ہے دیکھو جو انو قاتل عباس آتا ہے</p> |
| <p>۵۸۵ دکانوں کی صف تھی تو بوا جگر پانچ کھیکر جنگ کا عجب پھر کھلا جو ایک سنگ مرمر کے راہ دیوار تھی نہ راہ تھی نہ صف</p> | <p>۵۸۶ پہلے دکھایا جو نہ ہلکے تیر کا بادشاہ کو دودھا اوٹھنا صغیر کا چمکا جو جلال اللہ بین ابن نیر کا شق ہو گیا کچھ رسول تیر کا</p> |
| <p>۵۸۷ ٹپے گا بوتراب کا سپا راز میں پر اس غصے سے شکن تھی زمین کی چین پر</p> | <p>۵۸۸ بچپن کے درد سے ہونے لگے حسین البر کا سینہ چوم کے رونے لگے حسین</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۷۵ چمکے تھے شمع جلاؤں شام بلائے آگے آگے پاہ راس کس درجہ بغض ہو کر تھی کیا نام نکل ہی بیٹا جو راغب بنایم</p> | <p>۷۶ ملک جینیون کے کہ کیوں شام اب کب تک سکوت کے کرتا ہی نام فریاد کیا جانتے ہیں بانی شام پان صف کی نہ موند چیل نہ علم</p> |
| <p>۷۷ سادات پر نہ رسم کروں نہ کرم کروں گر باغ حلق ہوں تو برابر تم کروں</p> | <p>اب غبطے وزیر ید اللہ قمر ہے شیر و نکل منہ پہ چڑھتے ہیں روباہ ہر</p> |
| <p>۷۸ مولائے ملک ملک پنگا کی اور داغی طرف صد آئی آہ کی بے کما حقان ہے کسی داغ کی رکھ حسین کو بوجھنی ار کی</p> | <p>۷۹ شہید کیا اور کہ صنف کشتی کا وان لاکھ بل شہید ہے نہ کشتی کا پان دوست کیا غریب جبار نہ کشتی کا نظام کھانگی وی نظامی کی</p> |
| <p>۸۰ باتوں کی اسکی خبر نہ فوج ہوتی ہیں قاتل کو میرے دیکھو کے مان میری مٹی ہیں</p> | <p>۸۱ ہر سال اس مہینے میں خاک اوٹائیں گے ہے دوا ب علم میرا شیوا و ہٹائیں گے</p> |
| <p>۸۲ ناگہ روان ہوا سپر خدا کا ہم سن بقی یا ربوین ادھر ادھر باخون پہ غلام آگے لے گئے ادھر اور اک غلام کھولے سے سر چھوڑا</p> | <p>۸۳ مکہ حج تو خازنہ نہ پائیں گے تا بوقت ہر سب میں وٹا لیں گے ہم پانی مانگتے تھے نہ پائیں گے شہید کے نام پر شہرت پائیں گے</p> |
| <p>یون و ہوا وہ آتے ہی اکبر کے سامنے فرعون جیسے خالق اکبر کے سامنے</p> | <p>جب فوت وہ قضائے الہی سے ہوئیں گے ہم اپنے رونے والوں کو جنت میں روئیں گے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۴۵</p> <p>ناگہ نہایت آگے لے کر شاہ رملہ گراد میں تشریف لے کر تیری طرف خدا بان جلد اب بنگا علم فوج کربا باندھے پھرے ہیں زیارت کو دنیا</p> | <p>۴۴</p> <p>تقصیر کیے راست شاہ ائمہ علیہ السلام جنت کو لے کر جو علم کے دریا میں ادب توحید میں چہرہ ادا کار و مہر علیہ السلام گرمین کی جگہ کیے ہیں علم علیہ السلام</p> |
| <p>کس برق و نشان نے بزرگی پہ پائی ہے تیرے علم کے سایہ میں میری خلائی ہے</p> | <p>زیب نگاری شاہ و محمد علیہ السلام آیتے ہیں کس شان سے نشان لے کر عباس علیہ السلام ہیں</p> |
| <p>۴۶</p> <p>عباس بن مہر کیلئے شہر ام بان لے نشان تیرے خدا و تو علم فاطمہ زہرا علیہ السلام نشان بنگا علم فوج عباس بن مہر کیلئے نشان خوش بصر علم</p> | <p>۴۵</p> <p>باب نشان بنگا کا نام نشان علیہ السلام بان لے نشان تیرے خدا و تو علم فاطمہ زہرا علیہ السلام نشان بنگا علم فوج عباس بن مہر کیلئے نشان خوش بصر علم</p> |
| <p>کیا دیکھتے ہیں وہ کہ سراق حسین سے خیمے میں اردو ہائے علم شہر و حسین سے</p> | <p>روشن ہے قمر شہر بدو حسین کا وہ خاک میں ملے جو ہو دشمن حسین کا</p> |
| <p>۴۷</p> <p>خانہ خجیہ چوب ادب عالی جو بیک علی کا نام آئی صلہ علم کے عباس اسلام بن خضریٰ بن عباس کا بھائی ہے اختتام خون تری بھر بگا چہرہ اور نام</p> | <p>۴۶</p> <p>باب نشان بنگا کا نام نشان علیہ السلام بان لے نشان تیرے خدا و تو علم فاطمہ زہرا علیہ السلام نشان بنگا علم فوج عباس بن مہر کیلئے نشان خوش بصر علم</p> |
| <p>بے فوج نے جہلوس نہ دربار ہوئیگا اس گھر میں اب کوئی نہ علم دار ہوئیگا</p> | <p>ایسا نہ کہ جہل کے فراموش کیگا اپنے علم میں مشک مری باندھ لیگا</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۴۹۱ چمکا نکل کے غم سے جو چوچے علم دیکھو کھائے پانچ پال ایک جاہم کرک کی چمکیاں کھائے جو چوچے علم غل غلاہ غلا رہت پیسہ بارم</p> | <p>۴۹۲ جاگہ فضا دڑی ہوئی آئی بچاں کچھ نہ کے کان میں کہا اور پیری بچاں نہ ہر اک کو چھو اندھ بے قیاس صجائے پیچھے گلے آگے آسکس</p> |
| <p>۴۹۲ فہوس مصطفیٰ کے مددگار مر گئے شیر خدا و جعفر حمزہ کہ مر گئے</p> | <p>۴۹۳ نامحرموں میں گئے کو گیا فضا آئی تھی بلے پیام زینب بیکس کا لائی تھی</p> |
| <p>۴۹۳ نشان سے بڑھا علم اقدس سول سب دنیا جابوین دوران بادل مول کو بیان عرش کا چرک قدم نزول سرنگے ساتھ دوران زیر علم نزول</p> | <p>۴۹۴ عباس با تھابہ بکے شہ کے کیا الم سیکر علم او کھائے میں تو چوچے علم عون محمد کو کئے پیر عین پیران غلام شہرے کہا نہیں کج بچا بچا پیام</p> |
| <p>۴۹۴ مظلومی حسین پر ہر شمع روتا تھا اک سمت غاصبون پہ تبرا بھی ہوتا تھا</p> | <p>۴۹۵ مالک ہو جسکو چاہیو جو رہتہ دیجیو سوار فوج کا مرے اکیرو کو بھیجیو</p> |
| <p>۴۹۵ عباس کے یہ چوچے علم کس کے علم اقبال پر ایشیت پہ جاہ و کرم شاہ کے بے شہرے نہ لطف و کرم جتنا علم تو ادس کیس کو قدم ہے</p> | <p>۴۹۶ سب نے کہا اچھا جاہا بھی نہ خا اکبہ سیر شہارتے جان آپ پندرا پیادہ ان علم کے سب لار فوج کا پیادہ مولک چار بھی مصلک</p> |
| <p>۴۹۶ آفت نے جھک سب میں منوار کرد یا بے بال و پر کو جعفر طیار کرد یا</p> | <p>۴۹۷ گودہ ہزار نکل پس کی بنائے گا نقشہ کمان سے احمد مسل کا لائے گا</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۴۴ صف باندھے لگے نقاش و زیہ بان کھینچا زمین پر منٹ خاک ککشان صف تھی کہ دس مین سپید چاہتا روزا دل سے لئے زمین تھا قلعہ</p> | <p>۴۵ وہ طے دو پر کا کے انتظار ہے گر آپ کم دین بھی بندہ شاہ شے کہ با نقین بھلے گلخدا تیار و نامرگ لقب آسکار ہے</p> |
| <p>۴۶ پر جب درستان میں صف فوج دین ہوئی غل تھا نو دہنی لئے زمین ہوئی</p> | <p>۴۷ یہ کیکے اوس جوان کو سردار کر دیا ہاتھوں پہ نذر رکھے شہید و نچ سدا</p> |
| <p>۴۸ چرخے کی دست صف فوج بجا لئے زمین ہوا صف لشکر سے شوقا نیچا مین حسن چھوٹا جو طرح سوا لئے زمین فقط نظر آتا چار دانا</p> | <p>۴۹ ناگہ بیکے قصد پہ قتلے کی فحاش بیدا کی گواہی کو ہر سوا و غی نشان چلائے ہاتھ کے جلاجل کہ الامان نکالے سینے پہ آئے ہوئی روان</p> |
| <p>۴۹ آرہستہ جو ان میں صف فوج دین ہوئی غل تھا نو دہنی لئے زمین ہوئی</p> | <p>۵۰ دی بوق نے ندا کہ دم شور و شین ہے زہر اسے کدو نوبت قتل حسین ہے</p> |
| <p>۵۱ انچہ خبیث صلیغ قوسینہ دیا اور سیرہ خلیج کو شہ نے عطا کیا خبتی خباثت قلب کے مخالف سے غیا کر کے پوچھا کیوں جاگیر کیو کیا</p> | <p>۵۲ خیمہ بین خزان علی میں کھاتی تھیں پر وہ ادھا کو دار نون کو دیکھتی تھیں ہو عالم میں یورب جاتی تھیں سے عالم میں یورب جاتی تھیں</p> |
| <p>۵۳ اس لشکر قلیل کے مختار ہوتے ہو اک دوپہر کے واسطے سالار ہوتے ہو</p> | <p>۵۴ باجے کے غل سے پون کو دہشت جو ہوتی تھی صغیر کے دل پہ ہاتھ رکھے بانو روتی تھی</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۰۱ زینب بین بیک کے تکی بھی کلیم ہر ایک کا کاسو بیکو جانی مر امام فوج کا بیک نامہ کو فوج بیک ارباب فاضلہ اور نامی کھو اور بیک و بیکام</p> | <p>۱۰۲ نازان خاصہ بیک شہر شہر فرمان کا بیک بن علی کو حاکم دیکھنا بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک</p> |
| <p>۱۰۳ گھبراہے رہے فاطمہ کے نور حسین کو آؤ مدنیہ والو بیک اور حسین کو</p> | <p>۱۰۴ مان رن میں اور خیمہ میں جان روتی تھی تنہائی پر حسین کے تنہائی روتی تھی</p> |
| <p>۱۰۵ گلے بند بیک تھی مان و بیک اور بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک</p> | <p>۱۰۶ ہرگز نہ بندگان خلیفہ سے ڈرتے تھے اس فوج کے بھروسے پہ بیت نہ کرتے تھے</p> |
| <p>۱۰۷ بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک</p> | <p>۱۰۸ شہر کے کمانہ بیک انصاف نے کیا بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک بیک</p> |
| <p>۱۰۹ لشکر کو رو تھا وہ نہ شاعر نہ کیا جھولے سے شیخوار کو لا کر نہ کیا</p> | <p>۱۱۰ سر جاسکا پہ فرق نہ آئے گابات میں والدہ تھو دو گمانہ فاسق کے ہات میں</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۱۰</p> <p>ظالم پکارا سر نہ کٹا دو گیا گرد اب اختیار کیا ہے کہ قصد خاک گرد بیعت کی جس کی طرح تو جب اکو تینجی اس پر غصہ ہے ڈرا کر</p> | <p>۱۱۲</p> <p>باجہ بنام سے سر تیغ روان ہوا پاؤں میں سے پیر بیضا روان ہوا از در نخل کے غار سے شعلہ نشان ہوا بے پردہ و مخزن کر کون و مکان ہوا</p> |
| <p>۱۱۱</p> <p>ہاشم کے خاندان میں تو سب کی ہوئے لشکر شکن پہ تو فقط اک علی ہوئے</p> | <p>جوہر نہ تھے وہ تیغ نہ تو شخص ال میں دنگو چاک ہے تھے ستارے ہال میں</p> |
| <p>۱۱۳</p> <p>شہر بولے تم تجھے ہونا چاہئے حسین غنا سبط محمد خستار ہے حسین کرار ابن حیدر کرار ہے حسین قہر جلال خالق عفا رہے حسین</p> | <p>۱۱۴</p> <p>کھنچتی تیغ نہ شہر کبھی دی صلہ لے لے لے لے شہر صنف کر تو تبا کدے کو کھڑا قال ہاں شعلہ مصطفیٰ زینب پکاری غمیدہ کے لئے کہ مہاجرا</p> |
| <p>۱۱۵</p> <p>اچھا بھلا کھڑے رہو اب تم میں آتا ہوں اک فاقہ کش کے دودھ کی طاقت کھاتا ہوں</p> | <p>کوئی حسینیہ نکا کشندہ نہ چھوڑیو ہاں ذوالفقار شہر کو زندہ نہ چھوڑیو</p> |
| <p>۱۱۶</p> <p>شریک قدم ہے شعلہ فکرو وادوں کے الشی ہوئے تو دو عالم الٹ کے کھا جو باغ و فضا پر دل سب کے چلے پرست یک دو کہ عالمی چلے</p> | <p>۱۱۷</p> <p>پیر کے دریا میں نکلے مٹے چلی ساختہ ہیں فتح کو دھار کر چلے جو ہر کجاہل دوش چلے تو چلے چلے فیض میں قمر حق کو نہ جا ہی چلے چلی</p> |
| <p>بے پردہ بھاگو گوت مپے پیر کی کھینچتی ہے ذوالفقار جناب امیر کی</p> | <p>سایہ کو مڑ کے حکم دیارہ بنائیو ادنگلی اجل کی پکڑے ہوئے لیت آئیو</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۵۱۱</p> <p>سینہ علی کہ صیف بالشدوان ہوئی بیچ بیکامیام یک بین نان ہوئی صوفی کیلین چہ نشین کمان ہوئی سستی خا ہوئی اور لاکہ بالی</p> | <p>۵۱۰</p> <p>توچی جوان بیکادون سر پر کی ہوئی سیدی وہ صف واد و تفر ہوئی اشدرای صفائی لہوین تر ہوئی گردن تو اس طرف نہ بجو خیر ہوئی</p> |
| <p>زیر فلک تہ پنے سے اوس راہو کے بجلی کے سر پہ رعد گرا چ مار کے</p> | <p>تتج روان کی طرح جدہ سر پہ پٹ گئی گردن سر آگے پھیک کے چھ کو ہٹ گئی</p> |
| <p>۵۱۲</p> <p>آکھین رہ کی تیغ سے گریہ ہوئی ماند کاہ بر چھپا کی مہیدہ ہوئی تین سر کمان سم کے جسد ہوئی بیچ فضا ہوئی خوش ہوئی</p> | <p>۵۱۱</p> <p>وہ تیغ یون کہتے سر چپ ہوئی کوٹا لگا بارعد نے جب کی پتہ ہوئی تباہ کیا کہ شے لڑنے کی ہوئی فتنے کے شعلہ لڑائی ہوئی</p> |
| <p>تربے تو ہاتھ سے گرے ہاتھ استہین سے سرتن سے پاؤں کن کر ن اٹھا زمین سے</p> | <p>دل نار پونکات کی حرارت سے جل گیا کچھ کچھ بجا تیغ کے دل کا نکل گیا</p> |
| <p>۵۱۳</p> <p>شامی کیا ہے یہ ہوئی جب زفتان اہل تار کے ہرن ہوئے روان مصری نبات کے سے لے الامان کھانہ گبرہ کے تھیلے پان</p> | <p>۵۱۲</p> <p>پیشہ تیغ سرخ ہوئی تیغ خیلان منہ پھوٹی ہوئی سے پلٹن لال تھول تیغ ظالمو کا بایا دم جلال بار کا شہر علیہ کے فرزند جلال</p> |
| <p>زردار لاد ہو کے گل اشرفی بنے نصرانی خاک ہو کے گل ارمنی بنے</p> | <p>بارہ برین ہین یون نہ کیا لہو ملا جو ایک دم میں تیغ سے خون عدد ملا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۲۱ سایہ سالادار دنیا پر جس تیغ کا گرا جلی گری کہ شعلہ فہرست آگرا آتشاؤ شوق کے اوجھلایا کہ گرا اور تین جلا سمند جلا سحر گرا</p> | <p>۱۲۲ جو تیغ زن طاق تھے شاعر اقبال وقت گزرتے کہ فو و فاق بین جو چھپتی نہشت مالا لطاف بین عجب تیغ کو سنبے رکھ دیا تیغوں کا بین</p> |
| <p>۱۲۳ تہانہ فرش خاک پہ خون عسہ دہا سایہ کی کیا بساط تھی اوسکا لہو ہا</p> | <p>۱۲۴ نہ قمر تن نہ طاق وہ تیغوں کے رہ گئے یہ آب و درہی کہ بدن سا تھ بہ گئے</p> |
| <p>۱۲۵ قصبہ تیغ و کھاتی تھی حسن گہ ہوج کہ سمند کہ طاق و گاہ گہ شعلہ گاہ آتش و گہ باغ و گاہ گرہیل کھیل گئے طوفان کا غل</p> | <p>۱۲۶ ابری کی شکل تھی تم شمشیر کا چلتے ہی زمین بندھ گیا چو کمال یوں ہم شمشیر اور زمین کا جب تلح جا گئے زمین کا</p> |
| <p>۱۲۷ غل تھا کہ دھوپ کھینچے کو سب ترستے ہیں چھایا ہوا بر تیغ علی سر برستے ہیں</p> | <p>۱۲۸ اس نزلہ میں خانہ زین آسیا بنے پس پس کے راگبوں کے بدن طوطیا بنے</p> |
| <p>۱۲۹ ایک ایک تیغ فو و فہرست کیا کوئی نہ حال حال کیا چو دہل گیا نوریا میں نہ فو و فہرست کیا گواہ میں نہ کیا حال اور نہ کیا</p> | <p>۱۳۰ وہ تیغین و فو و فہرست کیا جو سر کی تلک شمشیر کیا کیا کیا شمشیر کیا کیا کیا شمشیر کیا</p> |
| <p>۱۳۱ تن غرب تھا کہ شرق تھا اہل جلال کا پرا دس پہ تھا طلوع و غروب اس ہلال کا</p> | <p>۱۳۲ تیشہ نبی یہ تیغوں کے دندانوں کے لئے تیغوں کے دانت نکلے تھے بل کھانگو لئے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۲۱ کھلتی ہیں جانے کو بجا حیات تھی اور دشمنی میں نے عظیم کی ذات تھی اندھیرے کی وہ قیامت کی ات تھی منہ سے نکلتا اس کے لئے ایک بات تھی</p> | <p>۱۲۰ مظلوم نے کہا کہ خدا کی رضا نہیں زیب کو بے درددل کی ہندم قضا نہیں میری قضا ہو شمر کی ہندم قضا نہیں معلوم ہو گیا جو مصلحت کے برابر نہیں</p> |
| <p>۱۲۲ رن میں تو کافرون کے فقط حلق پر پھری پر شہروں میں نہ باون پہ مشل خبر پھری</p> | <p>۱۲۱ زیور یہ آج لوٹے گا زہر کی آل کا کانٹے گا یہ گلاترے صاحب کے لال کا</p> |
| <p>۱۲۳ آج تک کے سب کے پھیکا واسطہ لے لی ہے نوجوانی اکبر کا واسطہ لے لی ہے نوجوانی اکبر کا واسطہ لے لی ہے نوجوانی اکبر کا واسطہ</p> | <p>۱۲۲ شہر نے کہا کہ پھر بھی نہ ہو گنگا کون مظلوم کا گناہ غفر نہ ہو گنگا کون شہر میں اہلیت کو در در کر گنگا کون ویران آج فاطمہ کا گھر کر گنگا کون</p> |
| <p>۱۲۴ کوئٹہ کی یا کہ شام کے جانے کی راہ ہے پہونچے سزا کو اپنی ہمیں تو سپاہ ہے</p> | <p>۱۲۳ جانے دے قتل شر سے کیا ہنگو کام ہے یہ تیغ یہ حسیک تاتل کا نام ہے</p> |
| <p>۱۲۵ تھک چکا ہے جو کہ شہر میں تھک چکا ہے جو کہ شہر میں تھک چکا ہے جو کہ شہر میں تھک چکا ہے جو کہ شہر میں</p> | <p>۱۲۴ مظلوم نے کہا کہ خیال حال ہے خلیج میں اس کے مصلحت نہ ہو حال ہے خلیج میں اس کے مصلحت نہ ہو حال ہے خلیج میں اس کے مصلحت نہ ہو حال ہے</p> |
| <p>۱۲۶ لاشوں کے شام کو کوئٹہ کے میدان بھرونگی میں دم لونگی جب کہ شمر کو بیدم کرونگی میں</p> | <p>۱۲۵ میدانوں کو وہ ابھی در در پھیرائے گا سب ظلم ہو چکے گا تو قراوسپہ آنگا</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۳۳۱ روشنی بول رہی تھی درآئی نیامین اور شاہ سپاہ گھڑی فوج شامین آئے ملک خاک کے رکاب باہمین ہر اک بیوقوف کرتا تھا اس دنیا میں</p> | <p>۳۳۲ خانہ نشین اڑانے چلے ملک خون جگر سے سیاہی تو تھی ملک بولی بولتے تھے ناگہان سے گئی آسمان ملک اور یہ فغان بچا بچا</p> |
| <p>روح الامین پر دن میں چھپا لو حسین کو لیجا کے عرش حق پہ بٹھا دو حسین کو</p> | <p>۳۳۳ سیر یاد گوشتوارہ عرش خدا گرا لو خاک پر ستارہ خیر السان گوا</p> |
| <p>۳۳۴ جاکر تھوڑا دھندلا دینا نہیں اب بیچ سے پناہ ملے کہ کہیں نہیں خوشی کا بیٹا ہوں چین چین شوق خدا و عرش چین چین</p> | <p>۳۳۵ گر تیرے چلنے شہین کی پناہ پیر عجب تیرے چلنے کی پناہ خوشی کا بیٹا ہوں چین چین شوق خدا و عرش چین چین</p> |
| <p>۳۳۶ مرکز حسین مرتبہ سراج پائے گا اب آسمان پہ لاشیں پیر جائے گا</p> | <p>۳۳۷ سر کلٹے کو بانوں کی سیکانہ بڑھ سکا جز رنگ زرہ اور کوئی منہ نہ چڑھ سکا</p> |
| <p>۳۳۸ پیری میں جوانی کو بکروں کا بایاں عجب کمانی کو دیا ہے کھوپڑی شما بچہ بچہ کے جھوپڑی کشتا ہے خلق تیرے جھوپڑی</p> | <p>۳۳۹ پیراؤں میں نے بھگت غضب کیا سینہ منورہ خلق پہ خج بکھریا چلائے آئے تیرے جھوپڑی اپنے گلے میں ڈال دین خج بکھریا</p> |
| <p>۳۴۰ اب جلد جاؤ تم کہ مجھے جلد مرنا ہے دونخ سے سائے شیعوں کو آزاد کرنا ہے</p> | <p>۳۴۱ زہر انکاری یہ دل حید کا چمین ہے میرا حسین ہے اسے میرا حسین ہے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۹۳۷ ایں مصطفیٰ کی رسالت کا واسطہ لے کر توفیق کی امت کا واسطہ لے کر الہیت کی حرمت کا واسطہ لے کر ربی کی عدالت کا واسطہ</p> | <p>۹۳۸ میر کے زیرِ نفاذ ہے شہرام زینب بختیاری شہر کی ہے بجلاوے بنو کو حیدر مین یکدم بیچا ہو دھیان جو حال غلابینام</p> |
| <p>۹۳۹ صدقہ نبی کی روح کا حیدر کی گور کا وگل نگر چہرین غمبیر کی گور کا *</p> | <p>۹۴۰ چو نکو لیکے ڈیوڑھی سے زینب تو ہنگامی یاں بوسہ گاہ چہر غفار کٹ گئی</p> |
| <p>۹۴۱ روشن آئی کوئے انا کا نام ہے پیر است عترت غزل نام ہے خیر پھر پیاسی نہ خود نام ہے خیر خیر ہے شکر اور انتقام ہے</p> | <p>۹۴۲ نور منور پیا پو اختر بجا کرے ن سے جدا ہو اس سرور بجا کرے لا شریک ہے زمین پر بجا کرے زینب پر ہوتا ہے اس طرح بجا کرے</p> |
| <p>۹۴۳ لند جانو نکو نہ میر بہت ہا کر تو اس کے تھے چون کے اوپر نگاہ کر</p> | <p>۹۴۴ بجوائین تو بتین عمر و سیاہ نے تکبیر تین بار کسی و سرق شاہ نے</p> |
| <p>۹۴۵ چلائی دے زینب مضطرب دانا امان تو آئین میں بھل آون بھلے پیا بولی سکینہ روک لو نہیں خیر خیر آؤ کیا راز کو میں معجان سے خدا</p> | <p>۹۴۶ بے لے کہیں ملک کر دیں تین جبریل کہہ پندار یون شہر تین نگاہ ہو کہ قتل ہوئے شاہ شہر تین عابدیم ہرے مار گئے تین</p> |
| <p>۹۴۷ شاید یہ ہاتھ تمام لے معصوم جان کر وہا تر سے لگے پہ گلا رکھ دوں آن کر</p> | <p>۹۴۸ کھیتی علی کی لٹ گئی بستی او جو گئی پر دیں مین حسین زینب بھگ پڑ گئی</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۷ کیون عیش و لعل کا سراج عین کیون حوت بابل بنی شقیق روشن الف کرام امیر حسین وجہ حسین شکر کی</p> | <p>۱۸ کس علم بین غلبہ کن عیش بین غلبہ کن کس علم نشان کس کس کی لاجبہ کو شکر کی راہ</p> |
| <p>۱۹ سب صورتوں سے حق بنے فضائل دکھائی میں عباس کے خطاب میں یہ حرف آکے میں</p> | <p>۲۰ پھر تے میں کسے دست بردہ نگاہ میں ڈوبے ہوئے میں یحییٰ کی کس پہا میں</p> |
| <p>۲۱ کس علم کے سیاہے طبع نہال سقار کی کون مٹی جال ہے کس کا عروج ہر سال ہے کس کا جلال شہر خدا کا جلال ہے</p> | <p>۲۲ ولادت کی صبح میں کس کا فراس نغمہ جبکہ رحمت پروردگار ہے باہم صبح و شب نور آشکارا کس کی بارہ جہاں کی بارہ</p> |
| <p>۲۳ روتے ہیں شیعان علی کہہ کے یا علی عباس میں ہے دیدہ مرتضیٰ علی</p> | <p>۲۴ قروض پر ہے نمود آب قتاب کی وہ آفتاب ہے یہ کرن آفتاب کی</p> |
| <p>۲۵ کس علم کی مہر کی زینہ کس کی شکر کی زینہ کس کی شکر کی زینہ چوہ کی فدا لک زینہ</p> | <p>۲۶ تربت بھی اور ضعیف بھی ہو بھی صاحب راہہ جی اسی بے ولادت کی صبح میں کس کا فراس اور اسی صبح سندھ لہر چادری</p> |
| <p>۲۷ رقت علم کی کتنی ہی ہر قلند سے سقہ پہ پڑھ درود صدائی بلند سے</p> | <p>۲۸ کیا قبر نے خراج کے رتبہ بڑھائے ہیں خور ملک سے دیدہ حق میں پڑھائے ہیں</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۴۰ یک کی بارگاہ ملک پہنا ہے ربا حق میں جب کی محبت سے راکھ فج خدا کواد خد را بھی گواہ ہے عباس شہید شہید شیر</p> | <p>۳۹ روفلو خوش فریب کی ایک اسٹی جلاؤں دونوں وقت جو یارین غنی کیا جاو اکی فاکس کس نور سے ہی پیکام صج و صوب سپر شام چاندنی</p> |
| <p>تصویر ہے یہ فاتح بدر و خمین کی شمشیر خد کی سپر ہے حسین کی</p> | <p>آتی ہے یہ خواجہ دروہنمہ واکرے خیر کشا مجوں کی حاجت روا کرے</p> |
| <p>۴۱ تفاقی حسین کی مدت تمام ہے پاپسی سکینے نہ تشنہ کام ہے اب کیوں حضور کا لبہ یا مقام ہے دشمن اپنے خاص غلاموں کا کام ہے</p> | <p>۴۰ زینت حسن شمعوں عقل شعور کا بر مانوں کے یوں پہنچ نوح ہو کا قدیل کہہ سچی میں یا یوں طور کا نیش کا سبق جو کہ سورہ جو نور کا</p> |
| <p>اب جو کنارہ کس نہیں دریا سے ہوتے ہیں شیعہ گناہ کرتے ہیں عباس دہوتے ہیں</p> | <p>کیونکر پڑھیں شمع مقدس خاص فاتح اگھ کی ندا ہے با خلاص و ساتح</p> |
| <p>۴۲ صل علی شاہ شہیدان کا جانی ہے شکل کشائی باپ سے میں بائی ہے شانے سین پہاڑ میں مشک کشائی ہے منج خد کے قبضہ میں ساری خدائی ہے</p> | <p>۴۱ تصفہ میں عرش طیل کو کیا یوں کہ کعبہ سبیل کو صلی علیہ وسلم کی جا سبیل کو سورہ کی راہ قبولی ہے حیرت کو</p> |
| <p>شقاے شاہ خشک لبان پر دیر ہے دریاے آبرو کی ترائی کا شیر ہے</p> | <p>دیا ہے چرخ گیند نور کی شان ہے جس طرح پرور میں اجڑو ان ہے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۷۱ اے علم کے غیب سے نور شہید کرد پیچہ کے سامنے چک اجم کی گرج مردن میں غائبی شد مردان بہ مردی زندقہ ملک میں نہ پایا بے سحر</p> | <p>۱۷۲ بدست و پاکہ مرست آئے ہیں پلوں کے ناخون گج کو کھو جانے ہیں قاتل کو طوف زرد شفاعت دکھائی ہیں تکیوں سے جلنے ہیں کو بجلی نے ہیں</p> |
| <p>۱۷۲ اگلے سخن سے جو ہر تیغ آشکار ہے خود سیف و اجمال میں لب و الفقار ہے</p> | <p>۱۷۳ سب اگلے اختیار سے بے اختیار ہیں کیا کہنے اور قدرت پر درکار ہیں *</p> |
| <p>۱۷۳ چشم کرم چہ شبنون کی حال تباہ ہے چہ غم کی ترس نبی سیاہ ہے یون بند زبان سخن غلغلا خواہ ہے جیسے کھلا ہوا دھوپ گناہ ہے</p> | <p>۱۷۴ کہتا ہے اک مجاہد زہد مرقع شب کو بھی باریاب میں ہوتا تھا قہر اس شخص میں صحن عذار میں ہو گیا اس شب کی جو روضہ میں ہو گیا</p> |
| <p>۱۷۴ مشرق کا سکھ نہ رہے مغرب کا ماہ ہے دن رات اختیار سفید و سیاہ ہے</p> | <p>۱۷۵ اگر گرا وہ شعلہ کہ شور فہرسان اوٹھا فانوس قبر جلنے لگی اور دھوان اوٹھا</p> |
| <p>۱۷۵ حاضر ہیں جناب کی درگاہ میں گلوں کا شاہ کے دل انگاہ میں جوق حیدر اللہ میں ہوا نہ لہجے برور اس چاہ میں ہوا</p> | <p>۱۷۶ مرا کہنے چھوڑ دو ہم مجاہدی دیاتی ہے لے حضرت حسین کے جاتی دیاتی ہے نارسہ طلائع کے آئی دیاتی ہے یان عجبات تھے نیاتی دیاتی ہے</p> |
| <p>۱۷۶ قربان عرش زائر مولا کی شان پر سراستان پر ہے قسرم آسمان پر</p> | <p>۱۷۷ سقائے دفتر شہر ابرار النیاس عباس النیاس علم دار النیاس</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۷۱ اس عارض سکنی کی موت اٹھین مہم شہرین کی جیسے سبکی مہم اس نوان کے واسطے کہ صاحب کرم جو یو کی کو جو کر تا تھا مہم</p> | <p>۷۲ بکچھ جان بکچھ کرم سبکی بکچھ جان بکچھ کرم سبکی بکچھ جان بکچھ کرم سبکی بکچھ جان بکچھ کرم سبکی</p> |
| <p>۷۳ بچے سے فلک کے رنگ بدلنے کو دیکھتے روضہ کو اپنے اور مرے جلنے کو دیکھتے</p> | <p>۷۴ کچھ شمیم یا حسین بصدیا کھتے ہیں کچھ روکے مائے حضرت عباس کتے ہیں</p> |
| <p>۷۵ کہتا تھا کہ تارین پور ہو گئی کہتا تھا کہ تارین پور ہو گئی کہتا تھا کہ تارین پور ہو گئی کہتا تھا کہ تارین پور ہو گئی</p> | <p>۷۶ وہ راز حق تو سنیں شکل سن پان علم خداداد ہیں دل مرقعے ہیں حسن قبول وہ ہیں علی کی دعا ہیں عیبی عیلاہ ہیں کہ شفا وہ دیا ہیں</p> |
| <p>۷۷ بھگورو لادیا جو ترے شور و شین نے بھگورو لادیا جو ترے شور و شین نے</p> | <p>۷۸ غاندی کے سر پہ شاہ سحازی کی ماتھ ہیں حق ہے علی کے ساتھ علی حق کے ساتھ ہیں</p> |
| <p>۷۹ کہوں کہ کمان کمان یہ معجزہ کہوں کہ کمان کمان یہ معجزہ کہوں کہ کمان کمان یہ معجزہ کہوں کہ کمان کمان یہ معجزہ</p> | <p>۸۰ بکچھ جان بکچھ کرم سبکی بکچھ جان بکچھ کرم سبکی بکچھ جان بکچھ کرم سبکی بکچھ جان بکچھ کرم سبکی</p> |
| <p>۸۱ عباس حاذ ہیں شہر بر حنین کے لیکن پیائے جلوہ ہیں جب حسین کے</p> | <p>۸۲ بھگورو لادیا جو ترے شور و شین نے بھگورو لادیا جو ترے شور و شین نے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۱۵ اپنے تھے اٹھنے بیٹھنے شکر کا نام بندش کے اونے الدہ کرتی تھی کلام نہ کون ہو سکتا کہ کہتے تھے کلام وہ پوچھتی تھی کچھ سدا عاشق نام</p> | <p>۵۱۶ اب وہیں کہ شکر اپنے ہیں ہاں اب ان کے شمع شہیدان ہیں بچہ نام اس کی جان ہی تھے ہیں اور اب اس کی عباس تھے ہیں</p> |
| <p>۵۱۷ قیمت میں کیا دیا ہے شہر قہین نے کتنے کو داری مول لیا ہے حسین نے</p> | <p>۵۱۸ خالی رفیق دیا رہے ہے پہلو سے حسین کس وقت توڑتی ہے اجل باز سے حسین</p> |
| <p>۵۱۹ کہتے تھے غلام بھی حاضر ہے اس کی حضور میں رکھو اب دعویٰ تھیں توں کی کیا کیا ہے کوئی ہو میری بی بی وہ عفت ہے</p> | <p>۵۲۰ آرام جان طلب بغیر اس اپنے میں کچھ اور نہیں اختیار ہے اتنا ہی غم ہے عجب کجائی کا پیار ہے چھپا غم علی دلی رو کیا ہے</p> |
| <p>۵۲۱ آقا پھر جو وہ بی بی تمھاری ہے قیمت جو آپ کی دی قیمت ہماری ہے</p> | <p>۵۲۲ حضرت کو موت انکی جدائی کا داغ ہے یہ داغ اور کا نہیں جھبائی کا داغ ہے</p> |
| <p>۵۲۳ یہاں شکر کے کہتی تھی مجھ کو کیا دھونڈ دھونڈ کر جاوے ادا پوری ناب پھانسی غصہ ہو چکا کچھ نہیں رہتی تھی غم اس کے تھا</p> | <p>۵۲۴ تصور خاص حد کر رہی تھی ہے نف نہ اور اجھوت ارٹھی ہے شکر کے بعد شکل علم دار تھی ہے شہجوں کے بادشاہ کی سکا تھی ہے</p> |
| <p>۵۲۵ شفقت ہے تمام شہر قہین کی روزی نصیب ملک و سلامی حسین کی</p> | <p>۵۲۶ افسوس جسکی مادر بیوہ وطن میں ہے باری اب اس جگہ انکے مرغی نہیں ہے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۳۴</p> <p>نہید نہ بر اعزاز او عطا کی ہے جس نے بینا ہوا تیرا رون گزرتا ہے کتنے ہیں اب اموی حاجت دانی ہے تو کے اعدا بد کی مشکلتا کی ہے</p> | <p>۱۳۳</p> <p>صفین میں بھی گھر میں نہ خود پیدا فوج معادہ لب دریا بھی بہر مند مشکلتا کی فوج آپ دوان بند نہی مود چون دانتا کی صلیب بند</p> |
| <p>کو شریا شہیدوں کو مولا ہمیں بھی دو اک قبر کی جگہ لب دریا ہمیں بھی دو</p> | <p>پر ضربت والد عالی صفات تھے اصغر سے تھے بچہ نہ تھا باکے ساتھ تھے</p> |
| <p>۱۳۵</p> <p>سوکھے ہیں سوچنا شبہ جبر تو تھے خون خشک مڑکھ دیکھ کر ہر جھین ملا کے کتنے ہیں خاتم سقا نے البیت ہو زوار کس</p> | <p>۱۳۴</p> <p>طاقت دیکھائی آنے پر زار شہر کی دیکھی گئی نیپاں جبابہ کی سقا کی سپاہ شہر فوج شہر کی رہنما صفین جبابہ فوج شہر کی</p> |
| <p>تم بھی زبان سے اپنی تو قہر جاتے ہو باقی نہیں امام کو اپنے لاتے ہو</p> | <p>بابا کو لاکے نہ سہ پانی پلا دیا سب مڑکھ تھے پیاس سے مٹنے جلا دیا</p> |
| <p>۱۳۶</p> <p>کچھ بھی جاننا نہ سیکھیں خدو کی چپکے زنی اٹھنے کی نہ ایل غور کی حالت کراہ دل نا صبور کی آریہہ و رضا ہو امام غور کی</p> | <p>۱۳۵</p> <p>آقا نے سیکھ پیروی یوں ادا کیا وفا ہے غلام نے خضر سے کیا کیا قدوسی کو پال پیچھین بابا کیا بابا کے آگے بھی پیچھین بابا کیا</p> |
| <p>گو یا یقین ہے بھائی ہر اک اس غلام کا پر محکو غم ہے خشکی حلق امام کا</p> | <p>میں جانتا ہوں قبلہ کو نہیں آپ کو اور دیکھتا ہوں پیاس سے پچھین آپ کو</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۱۱ اقرار کر کے آنے پہ باب سے لی سخا میں بار بار عرض کر دین چال کیا جواز کرتے آپ علی سے وہ تھا بجا سبب ہی ہوا دل پر شرف النسا</p> | <p>۱۱۲ نہر پہ کی جگہ بیہ خاویہ کی جا صفین کا وہ وقت تھا یہ دین کی بلا واکس کا وہ تھا بیان لاکھ اکتبا وان ابتدا ہی پاس کھا دیان ہوتا</p> |
| <p>۱۱۳ پڑھتا ہوں کلمہ آپ کے میں نانا جان کا ہے فرق مجھ میں تم میں زمین آسمان کا</p> | <p>۱۱۴ شامی وہی ہیں اور وہی نرسرات ہے انصاف اب غلام کا آقا کے ہات ہے</p> |
| <p>۱۱۵ آئی ہو جب عید مجھے انفعال ہو کتابوں دسی ہو کہ آرب انفعال ہو حضرت کو آبرو کا یہ ہے خویال ہو اب بھی مضمین میں فقط عرض حال ہو</p> | <p>۱۱۶ رو کر کیا صبیح دیا چہ جاؤ گے عباس مانی لاو گے کہو پلاؤ گے فائدہ کافی دے جو کافی کھاؤ گے بہتر کئے تھے ذلت سے پر نہ جاؤ گے</p> |
| <p>۱۱۷ یوں فوج کو نہ کوئی عملدار روکے گا ایسا بھی واقعہ نہ ہوا ہے نہ ہوئے گا</p> | <p>۱۱۸ بھو تو غمہ کیوں لب دریا سے اوٹھ گیا پانی مرے نصیب کا دنیا سے اوٹھ گیا</p> |
| <p>۱۱۹ صفین میں گن گنا جہاں میں خین سزا کا کوئی دیکھ کر آپ چکبار تھے پہننے تھے اس بات پر تیار تھے عباس کیلئے نہ بے اختیار تھے</p> | <p>۱۲۰ صفین میں گن گنا جہاں میں خین بابا بھی کیوں قہر نہ کیا بونہین جبر کو کوئی پانی کے لایا تھا قاضین کہو تو اس آئینے کے کی برہین</p> |
| <p>۱۲۱ ابنا ہی سا ہر ایک کا دل حسان ہے اب غلام کا بھی کسا مان بھی ہے</p> | <p>۱۲۲ یہ جان لو جدا ہوئے تم تو ہم نہیں کتنے سے سر کے ٹوٹنا بازو کا کم نہیں</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۵۴۳</p> <p>جانی جانی جانی کی جی بخت رضا بن بانی کرے نہ کسی سب کو خدا اکبر عطا ہے یہی ضعیف کا پکا یہاں ہی نور تو پیکار ہے عطا</p> | <p>۵۴۳</p> <p>کس کس تو یہ خاص ہیں چین چین پڑوں تو جی بخت رضا خاص جو ہیں تو جی بخت رضا ایسا نہ کہ خج میہی چھپا کو دین عباس ہے آپ نیلی چھپا کو دین</p> |
| <p>۵۴۴</p> <p>کس درد سے جگر کا میرے سا منا ہوا دشوار اب حسین کو دل محتاسن ہوا</p> | <p>۵۴۴</p> <p>مولاجی ہیں حسین مرے اور امام بھی آقا کو بھول جاتا ہے کوئی غلام بھی</p> |
| <p>۵۴۵</p> <p>مگر شہین میں شہر چا پکا اور سن رہی تھی کسے پیسہ باور مولا جو چاہے تو جاری وہ نہ تھا جگر گویاں تو آ کر یہ گنگو ہے کیا</p> | <p>۵۴۵</p> <p>کچھ نہ چھپا چھا انتخاب بھی کر دو کچھ نہ سفارش اور بے خفا کر دو حضرت کو کہا تو تھا ابھی چھپا کر دو حاجت رول کی تو ہی ہو حاجت رو کر دو</p> |
| <p>۵۴۶</p> <p>دریا کے آنے چلنے کے کچھ ذکر ہوتے ہیں ایسے پوچھا بھی سوہن بابا بھی روتے ہیں</p> | <p>۵۴۶</p> <p>ضامن چپا کے آنے کی ہوتی ہو کیوں نہ ہو حلال مشکلات کی پوتی ہو کیوں نہ ہو</p> |
| <p>۵۴۷</p> <p>شہرے کیا چھپا کر نہ آتو بہانے دو اچھا تو کہتے ہیں شہین بابا چاؤ دو پانی ضرور کے لیے پانی لائے دو غصے کی آندھل شہر کو کھانے دو</p> | <p>۵۴۷</p> <p>سے تو فمزات تو گئے نہ جا بھگ اور جانیں گے تو شہ بان لا لائے ولین کما امام بان لائے کچھ نہ چھپا کر نہ آتو بہانے دو</p> |
| <p>۵۴۸</p> <p>پانی جو آپ کے لیے عباس لائین گے صدفہ تمہارا ہم بھی کوئی گھونٹ پائیں گے</p> | <p>۵۴۸</p> <p>حضرت نے اس خیال میں دریا بہا دیا عباس کو سکینہ کو مشکیزہ لا دیا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۶۹ او چھکے پکارے عورتوں طہار الوطوع عباس الوطوع علدار الوطوع اسے زیب پہاڑ سے شہر ابر الوطوع میتا ہے نام حیدر سرار الوطوع</p> | <p>۵۷۰ لوگو گواہ تپو کہ تم کیسے بکے او چھکے خن او کیا جو شہنشاہ کام نے سموئے عواکس میں کے اس کام نے پتہ وہ اٹھا یا بانے شاہ نام نے</p> |
| <p>جھک کر ہلال برج فلک سے نکل گیا ہے اب اس علم کی زیارت نہ ہوگی</p> | <p>جھک کر ہلال برج فلک سے نکل گیا نور نگاہ تھا کہ پلک سے نکل گیا</p> |
| <p>۵۷۱ زینب زبیر کے مائین شہر کیا شہر ہی ابرجدہ فوج کا ابن مفضا زینب کے پوچھنے لگیں رائیجین جیلا ہم سے بھی کدو جانی کو ارغوا کیا</p> | <p>۵۷۲ عباس کے جانب بلغ جہان چلے شہر پہ لکھنؤ کے لیکر نشان چلے زینب پوچھا کہ یہ کیوں کر ان چلے وہ بے جہان اب نہ پوچھے ان چلے</p> |
| <p>باچھین خوشی سے کھل گئیں اس بات میں کی بوہم حسین کی حبان عزیز کی</p> | <p>اب آخری دواع کی باری نہ آئے گی آئی ہے سب کی لاش ہاری نہ آئیگی</p> |
| <p>۵۷۳ روک نہ مایہ زینب عاتق نام نے ام انہیں چرتی ہیں آسمان کے سنانے پیر کے جب کہ چپ کیا تھا امام نے کی خارش او کی پس یکنا م نے</p> | <p>۵۷۴ عباس کے شہاوت میں شہنشاہ کام نے زینب سیاہ ہوئی آسمان کے سنانے آگ کی سب کو پکڑا نام نے پتہ وہ اٹھا یا بانے شاہ نام نے</p> |
| <p>جب ہلک یہ اوٹھائیں سب کدو شن کچھو میری طرف سے دودھ میرا خندید کچھو</p> | <p>جھک کر ہلال برج فلک سے نکل گیا نور نگاہ تھا کہ پلک سے نکل گیا</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۵۵۵</p> <p>پایں ادب جو کچھ سب ہو دور کے مغفوضہ کے لیے کہہ دو در کے غل میں کیا کہ جل کے لیے فوج نور کے ہاں لاؤ کہ ب دور دیکھا حضور کے</p> | <p>۵۵۵</p> <p>رکھنے لگا جو ہاں تصور عسکری گمبیرا بن کے سنو کھیل اپنی جان پہ بولی بین کہ ہر تو کہا آسمان پہ بچھا چا سمان نے کہا لاسکان پہ</p> |
| <p>۵۵۶</p> <p>آیا سجا سجا یا سجا دور جناب کا پاکہ کرن کے تازوں کی زین آفتاب کا</p> | <p>۵۵۶</p> <p>یہ کہہ کے ٹھکرو وہم کی خدا سے گزر گیا سایہ ہوا سے پوچھ رہا تھا کہ ہر گیا</p> |
| <p>۵۵۷</p> <p>اچھلی سے اچھلے گردن تو سن پیا علی اک جہت میں سوا بواحق کا وہلی فی انفرادہ طور کے سنے پچھلی جلی جانا بھول کے خود شک پچھلی</p> | <p>۵۵۷</p> <p>غل ہر مکان کا کہ لاسکان ہوا ایسا جگا کہ پھر نہ سدا سمان آٹھا نقلہ علم کے نور سے کہ آکمان آٹھا پچھلی میں دھوپ پچھلی کو سون ہوا آٹھا</p> |
| <p>۵۵۸</p> <p>ٹھنڈی ہون ہو جو یہ گرم عسکری ہوا صرصر کی سانس رک گئی جب یہ روان ہوا</p> | <p>۵۵۸</p> <p>انسان کیسے جان جنوں کی ٹھل گئی گاؤ زمین پہ ترپئی کہ پچھلی اوچھل پڑی</p> |
| <p>۵۵۹</p> <p>پاؤں کی کد کا حلقہ وہاں بنا اور اس میں پائے مبارک زمان بنا پھر زمان خانہ زین آسمان بنا عرش جلیل پناہ تخت ان بنا</p> | <p>۵۵۹</p> <p>کچھ نقش سے سو نہیں آگئی گریبی تسکین کی دین نہ گلابی گریبی ہر شرف سینہ سے تھری گریبی رزق یہ طاقن چم کر نیابی گریبی</p> |
| <p>۵۶۰</p> <p>آہو مگر نہ ٹھنڈا تھا اس راہوار کا مینی بھی پہ آئے گا لاشہ سوار کا</p> | <p>۵۶۰</p> <p>قائم نہ دین شکر کف کا رہا اقرار تک نہ وحدت کف کا رہا</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۰۵ چنگیز کے سس کی آمد پر صفت شکن گرتی ہوئی فوج پڑا ہے زین پر تیغ خدا کی چاق کا سایہ ہے چرخ زن غلطان کہیں قدم کریں کہیں بدن</p> | <p>۱۰۵ بیکر کا غم نے وجہ الزمان ہے ہنساں در الجلال کا نام و نشان ہے بان لشکر خدا کا نودی جوان ہے پھر شکوہ جزوہ صاحب قرآن ہے</p> |
| <p>نے حوصلہ نہ بغض امام حسین رہا اب دل میں بھاگنے کے سوا کچھ نہیں رہا</p> | <p>سیف خدا خطاب ہو عباس نام ہے یہ بازوے حسین علیہ السلام ہے</p> |
| <p>۱۰۶ گلاب اجل کے شامی لگان فرشتے ہیں بازار شل شہر خورشید پوش ہیں آسمان کے غافلہ سے آگندہ پوش ہیں قیہین کفن ہو مژدگان پندہ پوش ہیں</p> | <p>۱۰۶ عباس کے بیچ کے قابل امام ہیں عباسی کو جو حسن بن عباس ہیں باقی جو اور عباسی ہیں وہ غیب امام ہیں وہ نہ راہ قلبہ ہر خاص عام ہیں</p> |
| <p>لبیک کہتے خضر اور ایاس آتے ہیں غل ہے جناب حضرت عباس آتے ہیں</p> | <p>گمراہ ہے تو دور ہو جا اپنی راہ لے ورنہ یہ ہے بنی کا علم آہ پناہ لے</p> |
| <p>۱۰۷ اب فرق اور نہ شب و شام کو نہیں لجنے کو پوش گزشتہ ایام کو نہیں دنیا میں آج کے مصداق کو نہیں سوار کے ابو پیہ پستی نام کو نہیں</p> | <p>۱۰۷ زکریا کو اور ملک کا خلیفہ ہے تیرا خلیفہ طالب بنی کے خلیفہ ہے وہ ہے خلافت حق نبی کا خلیفہ ہے وہ خود غلام ہے اور یہ خدا خلیفہ ہے</p> |
| <p>نغمہ شال طایر بسمل پھر دے ہیں دل کی طرح ڈھالوں کے سینہ دھر دے ہیں</p> | <p>نادان بتا خدا کا شناسا نہیں حسین لے تو ہی کہہ بنی کا نواسا نہیں حسین</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۵۷۵</p> <p>گو سائے کی کیا خواہو دعا تو کیا کیا کہ تو ہی کذب صدق ہو اب خدا ہوا یونہی نہیں بھیجی و خلیفہ ہوا انہو ہوا باطل نہ اس سے حق امام ہوا ہوا</p> | <p>۵۷۶</p> <p>پر تیرے کے زور کی حاشا نہ ہو گیا اوسے ہوا اور جس نے طے نہ ہو گیا فرعون جا کے طور پر ہوئی ہو گیا حکمت کے کوئی اپنی سچا نہ ہو گیا</p> |
| <p>جس طرح خدا کوئی غیر از خدا نہیں یونہی جو حسین امام خدا نہیں</p> | <p>کس نے ندی انگوٹھی رکوع و سجود میں آیات آیا مثل علی مدح و جود میں</p> |
| <p>۵۷۷</p> <p>وارث میر کی بی کا پیر سیل بیٹے کو بیچ کر گئے گلو گلو سیل دینہ ریاض خلہ کے لڑا تو جبریل فدہ ہوا بیچ کا حیوان بیسیل</p> | <p>۵۷۸</p> <p>ہر چیز میں خضرین عروجاہ میں سبز چیری میں جناب الدین پوست نو کا لاکھ کر کوئی چاہ میں دن رات کا ہر فرق سفید سیاہ میں</p> |
| <p>نعیلین اوسکے پوست کی ہے شرکیا و نہیں اور چتر حق کے سائے کا ہر دھوپ چھا و نہیں</p> | <p>کوئی تیم فاطمہ سا خوش گھر نہیں ہر ایک تیم در تیم اسے سرد نہیں</p> |
| <p>۵۷۹</p> <p>قرآن و فرق حق جو چھ حسین کی چشم نبی اندھا ہے مشرکین کی اور بیخ تیرے فاطمہ کے نور عین کی بے ذوقا تقار فاع بعد حسین کی</p> | <p>۵۸۰</p> <p>چاہئے نہ نہ کہ جو اود کا وقار ہے داند کہ طیار ہے کیا اسکا اعتبار ہر چیز کہ ہو بھی اور یہیں تدار ہر نا خدا کو روح کے گاندہ پوشا ہے</p> |
| <p>اوتزی ہو گوین میں پر عرش جلیل ہے پر کائے کمال کلا جب ریل ہے</p> | <p>کیا جا ہون کے عیش کا سامان ہو گیا بیٹھا جو تخت پر وہ سلیمان ہو گیا</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۷۵ جسکی زمین عرش و گہوارا ہے کے خدا کے نور کی منبر ہمارا ہے ایمان جو جب کی فردہ و فخر ہمارا ہے کھنڈ ازل سے عرش منور ہمارا ہے</p> | <p>۱۷۵ یوں وہ بیٹھیں کہ سب جسم کھڑکیں انہر سبیلین ہے ہیں اپنی پلٹے ہیں پرندوں کو ساؤدین اور سبائی ہیں پا اپنے سپہاں پانی چھپتے ہیں</p> |
| <p>۱۷۶ احمد مدینہ علم کے دربو تراب ہے اس باب میں حدیث رسالت مآب ہر</p> | <p>۱۷۶ ہے ہر قلق یہ ہوں چھیننے کی جان کو دہا آنگہین چہرے کے ہونو نیہ پھیرے زبان کو</p> |
| <p>۱۷۷ اپنی دکانوں تک پر روک کر ہم راج تازہ دیکھتے ہیں سام ابن بھوکو حکم خدا سے قبضہ بھی کرتے ہیں بھوکو کھولتے ہیں گنج بین باب قہج کو</p> | <p>۱۷۷ اب بھی بخدا کیلئے آجباب میں دی بانی کی بشت خا بار میں نجا بیعت و ابن فاطمہ کی بیعت خدا تیری بھلائی کیلئے کرتے ہیں بھوکو</p> |
| <p>۱۷۸ فیصل ہوا ہے قول یہ خیبر کے قصہ میں آیا ہے لاقمارے بابا کے حصہ میں</p> | <p>۱۷۸ سب خاک ہو زرنہ پر کام آئیں گے تربت میں بو تراب ہی اگر بچائیں گے</p> |
| <p>۱۷۹ لذت لگی شکر دکان کلاموں کی جس دن پہلے دیکھی زبان شہد کلاموں کی سو زنج کا ہو گئے حکومت امانوں کی تقائی کر گئے علی کے غلاموں کی</p> | <p>۱۷۹ بولا وہ منہ بچا کے سوا گر وہ شام وہم سوچتے آئے ہیں بیعت امام میں انہیں ہون ان دن جاکم کا بولام دنیا بچے پسند ہو جان کو کلام</p> |
| <p>۱۸۰ آل رسول مالک روز حساب ہے کیا قمر ہے او نہیں کے لیے قحط آب ہر</p> | <p>۱۸۰ بیعت یزید کی تو نہ شاہ ام کرین تو قدرت خدا کی بیعت شیرم کرین تو</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۰۵</p> <p>مکلی غلات نور سے نفیس و بری پاکے دست بوس سلیمان ہوئی پری یا جلہ سے عروس کی جلوہ گری تو یا پہ پہ شمع بیوہ بوی بری بوی</p> | <p>۱۰۶</p> <p>بان کائنات شکر اس بول چال کو یکبار لڑنے کے سچ کو نور و جلال سے جاگ چکا کر کو سب کو وہ بھال سے بادل اور شمشاد نور دست بختال سے</p> |
| <p>۱۰۷</p> <p>اس ہاتھ سے مرادین تھیں جو وہ ملکین باچیں خوشی سر تیغ کے قبضہ کی کھل گئیں</p> | <p>۱۰۸</p> <p>پتھن دبی ہوئی جو یکا یک نکل پڑی پر تو سے پھلیان بھی برابر اچھل پڑی</p> |
| <p>۱۰۹</p> <p>شمار غلامی اس طرح چل جاتا پیر کے قید سے جیسے بانی کا بل جاتا بہتی زمین پر تپتی جوا اور اجل جاتا نور و افق پر گرا اور نرسل جاتا</p> | <p>۱۱۰</p> <p>بیک وقت کہ ان سفر و شہر شیر و دیو و غارت و تازی و عثمان تو رستہ بین و نام نہ پناہ و ہزاران پی سنبھلے ہوئے کہ راستہ ہی راستی جان</p> |
| <p>۱۱۱</p> <p>غل تھا کہ اب مصالحہ جسم و جان نہیں لونیغ برق دم کا قدم و زمین نہیں</p> | <p>۱۱۲</p> <p>لیٹانہ منہ پہ ڈھال کہ ہستی جاب ہے دینا نہ آبرو کہ یہ موتی کی اکب ہے</p> |
| <p>۱۱۳</p> <p>سایہ بھی صاف تیغ سے فوراً جدا ہوا مطلب کار کہ پانی سے رخسار جدا ہوا تینا رنگ چہرہ و شیش جن جدا ہوا گر دین سے فوج میں جن جدا ہوا</p> | <p>۱۱۴</p> <p>بہی بیان رضا و خداوند و احوال تو بسم اللہ سے جابا پیر عرب کے لال صل خدا پکار کر خون عدو جلال پیچہ بچھا یا میر کی سے سو ہلال</p> |
| <p>۱۱۵</p> <p>پیہم صدادوں کے دھڑکنے کی آتی تھی آواز بون اور ٹپٹی تھی اور پیٹھ جاتی تھی</p> | <p>۱۱۶</p> <p>قبضہ و فور شوق سے دو ہاتھ اچھل پڑا قالبے ماہ نو کے مہر و نکل پڑا</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۵۵۵</p> <p>سیدی ہوئی قریب تو شکر اولٹ گیا میدان باغوں میں سودا سکا بھٹ گیا بہرہ رنجے روز کو دان بھٹ گیا باغذات وقت بندہ بھٹ گیا</p> | <p>۵۵۵</p> <p>نیچین بھیلو کی گھٹی شان اشتیا دست سوال جیسے اعضا میں دیا اندام انکی تیغ نے تپ نہیکو دیا سری سر کی سر جو اعلیٰ کے دست و پا</p> |
| <p>۵۵۶</p> <p>بولی یہ تیغ دم سرا عدا پک لوگوں میں برش پکاری تو بھٹہ نے ندوگی میں</p> | <p>۵۵۶</p> <p>جوہر کے خوشنہ خوش شہر رگری ہر تیغ پھٹری کی طرح چوٹ کر گری</p> |
| <p>۵۵۷</p> <p>پڑھتی ہوئی زبان پر لقا چلی ریشم بگاہ کے کورے قضا چلی بہین کو قدر دہنی جانب بلا چلی باہل چپاں عموں کے گل ہوا چلی</p> | <p>۵۵۷</p> <p>چوڑا پارتھی پادوہ وہ ادر گرا دھیمہ وہ پادوہ خود ادر وہ گرا بن بکے برق ساری تیغ غفر گرا دان موچک پاپ اوٹھ جان پرا</p> |
| <p>۵۵۸</p> <p>کیئے نہ تیغ دولہا کو برجی لگائی تھی اوپر حسن کی آہ نے بجلی گرائی تھی</p> | <p>۵۵۸</p> <p>گر گر کے سہر پر رہیں برابر طیان ہوئے جورن میں سہد میں کے معنی عیان ہوئے</p> |
| <p>۵۵۹</p> <p>پہل فلز میں چل تھلی میں نکل سری میں جنس ناز و نرمی میں صاف نہر اسیسا پہ چال میری فیضیم حور و خود ناز بہر پیر پیر و حور</p> | <p>۵۵۹</p> <p>اس تیغ سے قسا سارو نہ نہیں با عید دوشن تھا بچپن کے گھر زین با عید آئے ہیں زور عید تو چاہے میں با عید صالح کو قافا کے کھانہ میں با عید</p> |
| <p>۵۶۰</p> <p>یون دھتہ زمین سے گئی آسمان پر جس طرح غصہ آئے کسی ناتوان پر</p> | <p>۵۶۰</p> <p>دل کے شکست ہوئی سے روزی کا دکھلا برسون کے بھر روزہ فتح و غفر کھلا</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۵۹۱ دینار تیغ رونق بازار ہو گیا نادار اور کے چلنے سے زرد ہو گیا اور دروغی کا سب آزاد ہو گیا پیار تیغ شربت دینار ہو گیا</p> | <p>۵۹۲ باہل کھنکھنے تیغ نے خود کو دیار کیا خالی اور خوش چہرے را کو دل چاہ کر کے سیدان ہر پہر دیا ہو چاہ کر کے</p> |
| <p>۵۹۲ صد پارہ رینن قالب ہر بے دریغ تھا اس عہد میں یہ غور وہ دمیار تیغ تھا</p> | <p>۵۹۳ شعلہ جو او کے شعلہ سم سے عیان ہوا کیا کیا چہ درغ پافر س آسمان ہوا</p> |
| <p>۵۹۳ آندھی تھی گرد گھوڑی وہ خانہ کی ڈرائی تھی دیر تیغ نے ان کی گری دکھائی تھی آندھی نے ان کی پانی کو اندر لگائی تھی شعلہ کی جلیوں ہر شعلہ جلائی تھی</p> | <p>۵۹۴ آتے تھے غور و غیب تیغ تیرے اسے گری جا کیا پھر گریو انہی کے گم ہو چکے اس شعلہ پر بقیہ شعلہ زور کیا جست خور</p> |
| <p>۵۹۴ چل پھر سے او سکی تیغ کی جنبش زیاد تھی کشتی تیغ کے لیے باد مراد تھی توڑا</p> | <p>۵۹۵ بو گل نے رنگ لالہ نے سرعت ہوا بے وی یہ ہر یہ کیا ہے اپنی نیابت قضا نے وی</p> |
| <p>۵۹۵ پروین مرنی کی تیغ چھپ گئی ہر استخوان بین شل پتہ گئی عجاز خاک سانی حیدر و کھائی گئی باز خاک راویج تن چلا گئی</p> | <p>۵۹۶ دوبی بین گری کے نئی چال ڈھال آپ کو بین بین بین سید چال اچھوڑ کر بین بین بین شکوہ جلال سر حال بین بین بین کی ایک جال</p> |
| <p>۵۹۶ سب کے گلوں سے ملتی تھی سب کی ہوئی جو ہر یہ تھے کہ جو جہ سے خود تھی جھکی ہوئی</p> | <p>۵۹۷ گذری جو چار آئینہ سے منہ کو موڑ کے غل مقاری محل گئی شمشیر کو توڑ کے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۴۹۰</p> <p>قرآن فہم بارو شاہ سبیل پر تبیح دست جو کوئی سبیل پر یون فہم کا جو آفتاب سبیل پر گردی جیسے پاسبان کا بادل پر</p> | <p>۴۹۱</p> <p>برق قاعدہ کہ چار پانی جو آگمان درامین بیج جاتی ہے شری رمان پراس جاز تیغ کو خط و نشان عباس خلع علم کا بادل پر</p> |
| <p>تازے حواس تیغ روان نے دکھاوے پانی کے بدلے پیاس کے تیور بھادوے</p> | <p>دریائے خون تھا تیغ سبک رو کو تاؤ پر پروان روان تھی جیسے کہ کشتی بہاؤ پر</p> |
| <p>۴۹۲</p> <p>مستحکم شام کو زمین اک باخدا تھا اوتار سوا قورخا خدا نہ تھا مطلب جو خلاصی جان تیغ نہ تھا دوباد ہی حسین وہ شکار نہ تھا</p> | <p>۴۹۳</p> <p>پوچھا کھلے امن گمان زرباؤ ہے آواز دی زمین تیرا زور باؤ ہے اوس نے کہا نہ تھا نہ پچھاؤ ہے بولی نور سینہ ہا ہی دگاؤ ہے</p> |
| <p>رنگ سیہ کے اڑنے میں یہ امتیاز تھا دریا تیغ میں وہ وہوین کا جہاز تھا</p> | <p>اس پوچھنے میں تیغ کا دریا یہ بڑھ گیا نوپل فلک کے کیا ہیں کئی پل یہ چڑھ گیا</p> |
| <p>۴۹۴</p> <p>فریلن برق و بار تیغ شعلہ تاب سوئی کی تاب بخت کا تیغ تاب خود مت و خود مت خود متی خواب گر شیران قوت میں کیلے جاب</p> | <p>۴۹۵</p> <p>کا ایک پیر کو پیر میں نور کو پیر کو پیر کو پیر کو نور کو پیر کو پیر کو پیر کو نور کو پیر کو پیر کو پیر کو نور کو</p> |
| <p>خوف تک میں تھی یہ جگہ اوس کے آب کی بند تھی اور کھلتی تھی مٹی حساب کی</p> | <p>ذات اکھوت ملادیا بالکل صفات کو کیسی زبان زبان میں یہ کاٹ آئی بات کو</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۱۵ جب کہ شون پہ سائیتجی جل پیا باوئی طرح ہوش سونج کل پیا جھللا سرودم میں عجب ابوعلی پیا دو دوئی بخودی پہ پین خود اپنی پیا</p> | <p>۱۱۶ چلو ہوا اس سکا کے استین عبرت و دیکھ لے سکھائی دین چولا نے امتحان کے لیے بیچو تو زین سینہ میں دل تریپ کے کار انہیں دین</p> |
| <p>۱۱۷ سربھانگے کو پائے سپاہ سر بنے پہنچے کی کر زوین قدم اوٹ کر سر بنے</p> | <p>۱۱۸ گو مر فاطمہ ہے یہ مجر حرام ہے ہنقم سے فاطمہ کا پر شہ کام ہے</p> |
| <p>۱۱۹ مردہ قاسمین ہوش سر سیر سیر نہر قور گنبد قبر جو اس ہوش چکان سلاج عجب پشیمان سلاج ہوش دم بارانغ نے نہر لایا سیر</p> | <p>۱۲۰ پاتی جو ہے حسین کے منہ سے لگا گیا ہے ہر وفا کا نام ابی ذؤب جا گیا اس وقت آرگئی پیر پائے لگا ہر روز اب زیارین کا سیکو آ گیا</p> |
| <p>۱۲۱ چلایا کی کسان نہ تیراک روان ہوا ڈھالون کے پھول چلنے کا چالیسواں ہوا</p> | <p>۱۲۲ حضرت کمان فرات کمان کر بلا کمان پکا تا عصر خاتمہ ہے یہ دکھ یہ بلا کمان</p> |
| <p>۱۲۳ روکی بوڑھال اور بھی اندھ چھو گیا روز سیاہ سنا میون کے منہ پہ گیا آخر بغیر بجائے نہ گزرتا گیا اور نہ عقلمین دور جو چھو گیا</p> | <p>۱۲۴ غازی کو بھی شورو پر جھب گیا دیر کیا کہ پیا سو کباب جھب گیا کانڈ سے پشیمانی کجور بھی یاد گیا چلتے ہوئے اجل نے پیام قضا کیا</p> |
| <p>۱۲۵ دربائے آبرو سے جو دریا کو بھروسہ کیا دربخت نے بھوکو بھروسہ کر دیا</p> | <p>۱۲۶ ہے ہے نصیب پیا سو نگار تے میں پھر گیا سقد حرم کا فوج کے طوفان میں گر گیا</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۱۰ بابو بکری خاں عباس کو بلاؤ اور کوہستان سے لایا چکا کو لاؤ اور بنگلی پر کسی کی خدمت میں خدمت میں پہنچاؤ</p> | <p>۱۱۱ یہ کچھ گویا کہ سید اور کہا کہ کچھ کھانا کھاؤ لائے کہ میں صبح و سلاست انھیں یوں روٹھوں میں اور کوئی بھی</p> |
| <p>۱۱۲ بیجا تھا کیوں جو اوکو نہیں اب بھاتی ہو عاشق ہو کسی باب کو اپنے رولاتی ہو</p> | <p>۱۱۳ جگو بھی ضد ہو پیاس سے جان اپنی دو گئی میں پانی بھی اڑکا لایا ہوا اب نہ لو گئی میں</p> |
| <p>۱۱۳ سہی ہوئی اس کی تیر تیری کیا نفسے ہاتھ جوڑ کے خنجر کے یہ میں جاؤں یا جان نہیں گھر گیا خامن میرا روٹھے جو کر گیا</p> | <p>۱۱۴ یہ ذکر تھا کہ نہ سے ماتم غل اوٹھا وہ یہ تھا کہ وادہ دی وادہ بیت اک بیٹ پر کر گیا گئے گئے لہذا وادہ کی مدد میں ہو گیا</p> |
| <p>۱۱۴ ایسے تو وہ نہیں ہیں کہ وعدہ بھلا میں گے فرما گئے ہیں نہ رہے آگے نہ جائیں گے</p> | <p>۱۱۵ اونکی عزا کا آپ بھی سامان کیجیے شہر بولے میرا چاکر گیا جان کیجیے</p> |
| <p>۱۱۵ شہر کو بولے ٹوٹ پڑا چہرہ آستان چہرہ چہرہ چہرہ چہرہ چہرہ اچھا نہ آگے جا چکا چہرہ چہرہ کیا نہ پڑا چہرہ چہرہ چہرہ</p> | <p>۱۱۶ ناگہ نہ آیا آئی میں قربان چہرہ آقا حسین تو میرا دل و جان اور یہ وقت ہے حاجت چہرہ ایوان غلاموں کے شہر چہرہ</p> |
| <p>۱۱۶ دریا یہ کون رو گئے والا قضا کا ہے دولاکھ سے مقابلہ تیرے چہرہ کا ہے</p> | <p>۱۱۷ بچی لگی ہر دم کو قرار ایک دم نہیں بالین یہ میری آہ تھا رسے قہر نہیں</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۱۲۱</p> <p>پیکلے پیکلے کیجے دو گارے گئے ہو خزیرہ سدا خفا و غمناک رہے ہو جبریل بولے سب کے سر دروے اب مصطفیٰ کی سارے عمارت کے ہو</p> | <p>۱۱۲۲</p> <p>میں کھانا بیچ رہی تھی غم سے بھری موجود ہے سسٹنڈ و اسکا بیچ رہی عباس کے پیچھے کھینچ رہی بنین بدکار خلت ماتم وہ گلزار</p> |
| <p>مولاجداتہ بھائی کے لاشیں ہوتے تھے شانوں کا خون چہرہ پر مل کے رہتے تھے</p> | <p>چادر کو پھاڑ کر کفن اب بستاتی ہوں رند سارہ انکی پیوہ کی خاطر میں لاتی ہوں</p> |
| <p>۱۱۲۳</p> <p>کھارو حسین بھائی امام اسلم علیہ لاشہ سب کے ہو کر دو بھائی ہم علیہ آریا بھائی کے کاڑھی پکھلے علیہ خیر کے ہو کر اب اسلم علیہ</p> | <p>۱۱۲۴</p> <p>زیرِ مہمانی تھی زاویہ کج صف بہوہ بھی آئین تھی ہوئی بانشین سینکھنے تھی اسطاف اور طلیا اوطاف مدبوس تھی ہو کر بکا بانوی بانوشاف</p> |
| <p>سفر کوڑھوندھے ہو کر مہرین پھرے حسین پھرے بھائی لکے زمین پر گرے حسین</p> | <p>یہ پیر میں تو شقہ کی اولاد کے لیے اور سادے کپڑے ہوئے ناشاد کر لیے</p> |
| <p>۱۱۲۵</p> <p>بانو نے رو کے پوچھا عمار کیا ہو بوسے تھاری مٹی پچھا کیا ہو شیر کے حقوق سب اپنے ادا ہوئے ہم مبتلا و صدمہ نشہم و حیا کو ہوئے</p> | <p>۱۱۲۶</p> <p>انی نظروں کو ظلم کی تھن غلامی پر تھی بہوہ عباس باغنا غلامی غلاموں کا تھوڑے کے باغنا پھر و خدا کے دل پر کر گیا ہوا</p> |
| <p>اس بیگم یہ سوگ کا سامان کیا کریں عباس کے میتیوں پہ حسان کیا کریں</p> | <p>اکبر کے کپڑے خلعت ماتم میں دیتی ہو زینب کھڑی ہیں اُنے نہیں بوجھ لیتی ہو</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۱۵</p> <p>رو کر کہا یہ بانو نے اس نکلیا تھے بہیں کچھ غصہ تھا تو میری بات سے زیر سادہ بندو فاطمہ کہہ کر آئی ہاتھ سے چہ ہمارا دیوہ ہر شادی کی رات کو</p> | <p>۱۱۴</p> <p>کہوں لاہین فرشتہ کہ چہ چاہا لباس زینب بھی عیسیٰ بنی فرشتہ بھی عیسیٰ دوسرا کھنڈا دی جا چاہے بختیاس بیجا بریں تو غرض ہے یہ ہو کی لباس</p> |
| <p>۱۱۶</p> <p>بچی حسین کی ہے بہو یہ جشن کی ہے گلو گھٹ میں فکر و طہا کہ خاطر کفن کی ہے</p> | <p>۱۱۷</p> <p>سہ کنبہ ابو جیتا ہے اکبر کے اس پر صدقہ اتاروں پھر نکو میں اس لباس پر</p> |
| <p>۱۱۸</p> <p>رو کر دین فاطمہ کہہ کر پتے سے جو کو دین بھی میں ان جلیج کیلئے بہیں کچھ غصہ تھا تو میری بات سے زیر سادہ بندو فاطمہ کہہ کر آئی ہاتھ سے</p> | <p>۱۱۹</p> <p>اکبر کو کر آئی تو کچھ پتے سے اللہ شانہ اور کامر او بی میری بات سے کہہ کر کینہ جان کے او بی میری بات سے بہیں کچھ غصہ تھا تو میری بات سے</p> |
| <p>۱۲۰</p> <p>بجروان ہی یاد کہ طبیعت ملی ہے یہ سقائے اہلیت کی وریا ولی ہے یہ</p> | <p>۱۲۱</p> <p>پڑے سے مرفراز نہ فرمائیے مجھے یہ سادے کپڑے آپ نہ پہنائیے مجھ کو</p> |

تمام شد

| | |
|---|--|
| <p>۵۰ کے دوسرے بنے بہشت میں جاگیا وہشت میں کپڑے پہنا دیئے گئے ہر ایک کو سفید کیا گیا نہ سے مرض جا ہوا اعمال کی گناہ نہ</p> | <p>۵۱ خاک اور جین ہو سب میں گاہ پھر کچھ چاہا تو دوسرے کا منزل سے نہ ہوا ان دنوں کسی کا بلے ہوئے</p> |
| <p>۵۲ منہ عارضہ کا زور نہ تھا رنگ اس کا لال تھا عابد سے حل کیے ہو کیا حال تھا</p> | <p>۵۳ خاک تر اگر میں تھا ہے صبر نہیں پھر اور کیا ہے خاک تھا یہ اگر نہیں</p> |
| <p>۵۴ پیشہ پر کب سے شریفین نظر فرما کر دل کا چپ رہا بر عارضہ کو اس کا ادب فرض میں ہے سیکے ملت پر ہم نہیں</p> | <p>۵۵ جس میں کج خلقی کا رعب کسا ہے ایک محب تھا تو زمین تباہ آپنا خیال کیا میں وہ مورد بلا نہیچہ کو پتہ نہیں دیکھے ہو لاکھ مل</p> |
| <p>۵۶ انگوں سے اس کا ترنہ ابھی ہے چھپا ہوا روز حساب دیکھو کیا تھا یہ کیا ہوا</p> | <p>۵۷ فرمایا دوست بھی زمین دگیر کرتے ہیں افسوس کا خیر میں تاخیر کرتے ہیں</p> |
| <p>۵۸ یہاں آج تاب بن بیٹھا وہاں کیم یہاں اس کا نام تھا اسے اور وہاں دیریم یہاں بے سند وہاں بے پر تشیم یہاں معج ہو وہاں بے پناہ ستیم</p> | <p>۵۹ بر حال میں نہ رہا بے فرضین نہیچہ سے کج خلقی کا رعب صحت کا واسطہ بھی نہ کی مجلسین آؤں سید کیوں ہوا زہر کا نورین</p> |
| <p>۶۰ یہاں قفل ہو وہاں یہ جنان کی کلید ہے یہاں معج کا ستارہ ہو وہاں ماہ حمید ہے</p> | <p>۶۱ مطلب یہ تھا کہ شیعہ کی روشنی کشانی ہو تربت سے بھی کچھ بھی حاجت روائی ہو</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۱۷</p> <p>روز حساب تکلم ہوئی گے حساب وہ سنا خدا کا وہ نذر کا خطاب نہیں کہ یہ وہ بڑا بڑا آقا وہ کہ تم ہمارے سرگرم ہر غلاب</p> | <p>۱۱۸</p> <p>فرایا جیسا اپنے نذر اچھل ہاں رحمت خدا میں سم کر گیاں جلد اپنے جھنڈو بیکر کہ وصال وہ میری بارگاہ کا و نذر نفع مال</p> |
| <p>۱۱۹</p> <p>ہر نیک و بد احاطہ نازحسبیم میں عالم تمام عالم امیر و سیم میں</p> | <p>۱۲۰</p> <p>اول اوٹھیں گے واسطے اجر و ثواب ہے بعد اوج کے ان سبھوں کا حساب کتاب ہے</p> |
| <p>۱۲۱</p> <p>نہیں گدا و شاہ کو بیان نئی کاوت نہیں کہ پھر نہ وہاں سلطنت کاوت نہیں کہ ہم نے ہم اپنی گنجی کاوت نہیں کہ راج زریں کہیں سے یہ کاوت</p> | <p>۱۲۲</p> <p>کہیں گے کہ جلد عباد جبریل سے نبی پر کیا خطاب لاؤ ہاں راہ حسنوں کو کیا خبر کیا ہے صفین کے پانی کے و کیا خبر کیا شاہ میں کو حسنوں جلد راہ و کیا خبر کیا</p> |
| <p>۱۲۳</p> <p>اس نیم میں جو رستے ہیں وہ تو نہ روئیں گے باقی سب اشکبار قیامت میں ہوئیں گے</p> | <p>۱۲۴</p> <p>دیکھو تو آج کیسا تہیں شاد کرے ہیں اللہ مہربان مانی یاد کرتے ہیں</p> |
| <p>۱۲۵</p> <p>او پہلو وین شش کے پیر بلند جلیجک پہ پیر اعظمی چمک بلند آر اسے عروس شب خفا سے بند سچیں کہ جاوےں ہوئیں در و در</p> | <p>۱۲۶</p> <p>کہیں گے کہ جیسا کہ پیر ہوئیں گے کہ جیسا کہ پیر سن جو آج حضرت خیر الہ کے ہیں منوں ہم تو بابت حسن الہ کے ہیں میں نہ بند ہوئے کشت کے ہیں</p> |
| <p>۱۲۷</p> <p>کرار پہلوئے نبی کائنات میں ہوٹھوں پر شکر اور علم بچ بات میں</p> | <p>۱۲۸</p> <p>احسان اوٹھیں گے کہ فواسفد کیا ہم نے بھلا رسول پر احسان کیا کیا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۱۹ جبریل کے قصص کو یہ حسب نسخہ میں نسخہ کی موتی نکال کر روح الامین کے نسخہ میں قاری نام نام لکھ کر دے اور یہ</p> | <p>۱۲۰ جبریل کے نسخہ میں موتی و حسب نسخہ میں نسخہ کی موتی نکال کر روح الامین کے نسخہ میں قاری نام نام لکھ کر دے اور یہ</p> |
| <p>فرمانیکے کہ لویہ در آب وار لو ۴ کندہ میں جنکے نام انھیں تم پکار لو ۵</p> | <p>مالک جو دست شوق اودھر کو پڑھا لگا موتی بنے گا اور تیل پہ آئے گا ۶</p> |
| <p>۱۲۱ نیلان کے نسخہ میں حسب جبریل نام لکھ پکارین گے ۷ کلیا میں صدقہ لکھے ہو گیا جابجا عنا موئین مباحثہ ہو گیا جابجا</p> | <p>۱۲۲ جبریل کے نسخہ میں در شہوار کیا گیا روح الامین حضور نبی اکرم لکھا گیا قدسی تمام انکی زلیات کو انہیں نعلین مصطفیٰ پر لکھا گیا</p> |
| <p>ہر اک پڑھے گا صاحب دیر میں ہوں میں مئے گا وہ میں ہوں کہ گاہ میں ہوں میں</p> | <p>پوچھنے کے صدقہ دے کے امام غیور پر ۸ احسان ہم غلاموں کا کیا ہے حضور پر</p> |
| <p>۱۲۳ اک بات میں کہ لکھی گئی یہ ہوں ہو گئی نشان کو جبریل د نظر ہو مضمون کی آب رو جانی اوچال دیر کے روبرو</p> | <p>۱۲۴ نام لکھنے کے نسخہ میں نسخہ میں نسخہ کی موتی نکال کر روح الامین کے نسخہ میں قاری نام نام لکھ کر دے اور یہ</p> |
| <p>روشن ہو خوب ہم یہ جگہ ستارے ہیں یہ جگہ ہاتھ آئیں وہ حسن ہمارے ہیں</p> | <p>روفق دی تم نے نام سبط رسول کو راضی کیا خدا کو عسلی کو تبول کو ۹</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۵۴۴</p> <p>خست بین کو روز بونہی پہ پہنچا جانتے تھو تم حسین کی مجلس میں تیرے سرسر دل کے در پہ تیرے تھے چھلکے</p> | <p>۵۴۵</p> <p>ارشاد آپ کے لئے سعدن خا موتی ہو کیسے آپ کو کیسے عطر دنیا میں اس طرح کے نہیں دیکھا</p> |
| <p>نہ تم رہے نہ غم کا وہ سامان رہ گیا باقی ہمارے سر پہ یہ احسان رہ گیا</p> | <p>۵۴۶</p> <p>اگلی چمک سی دل متعجب ہمارے ہیں حضرت کیلئے یہ وہی آنسو تھاری ہیں</p> |
| <p>۵۴۷</p> <p>موجب پیر کیسے عجب تمام احسان کیا حضور کا تھے ہم غلام کو جو اپنے دل میں دنیا و دین کے کام کے کو بھرا داندہ ہوئی خدمت تمام</p> | <p>۵۴۸</p> <p>مول انعام کوئی شے نہیں سنا خط فوان ذواللال پہ پوچھا کا بر ما کے معاملہ کرو اسے صاحب غلام خفے کو نیچے چوبہ در گران باب</p> |
| <p>آنسو کی قدر کیا علی اکبر کے سامنے فور نظر فرمایا ہر پر امام نے</p> | <p>۵۴۹</p> <p>قصر گہری خلد بھی کو تر بھی دیتے ہیں راضی ہوا سپہ ہو تو ابھی مول لیتے ہیں</p> |
| <p>۵۵۰</p> <p>کیا کیا ہوا اس لئے آٹھنے دکھا اٹھا اکبر جو رہے علی اصغر کو نہیں لائے مذہب کو باخدا و تر مشک کشا فرمایا اور فاضل بین کیلئے ہو کر ملا جو کھائے</p> | <p>۵۵۱</p> <p>موتی کے کیا کیا بے بندہ ہو کر غلامان حور کے ہر ایک کے ہر ایک ایوان خلد و تر کے ہر ایک کے ہر ایک</p> |
| <p>غائب نہ ہو کے میت ہماری رہائی کی شہزادے نے غلاموں کی مشک کشائی کی</p> | <p>۵۵۲</p> <p>حاصل کسی جان کو یہ سوچ نہیں ہوے حسن صیب حق کے ہمارے کین ہوے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۲۵ دین و دنیا پر ایحسان کا وقت آگیا جو میں خود میں نہ واقفان کا وقت ہے بیکے بیار پر وفان کا وقت ہے پتہ نہیں</p> | <p>۱۲۴ آئی ناکہ اس کے کہ نہ ضرر نہیں گرمی نہیں عیش نہیں سحر نہیں بلکہ پھر شہید کا دیر ان کا نہیں ہمارے ہیں وہ اہل سرچین کی نہیں</p> |
| <p>۱۲۶ رخت عراہشت میں زہراہیں چکی اصفیٰ قبر گنج شہیدانین بن چکی</p> | <p>۱۲۳ تم دیکھو کہ شیعوں نے کیا فضل رب ہوا یہ بھی خبر ہوگی اونہیں شرب ہوا</p> |
| <p>۱۲۷ دین و دنیا پر جمع کر وقت ناز ہو کہ نیاز شکا کو ہے نیاز ہے لون علی ای و درہم کا لوگادہ ہو دست دعا بھی قلب کی جانب دراز ہو</p> | <p>۱۲۸ سب کو زباں شہر کی ہلکے کا ہے بوسے کہ اس زبیر غلظا ہوا جگہ اب بندہ نہیں ہو وہ پکی شاکستہ گھوڑا بھرا ہے سوئے شکار غور ہو</p> |
| <p>۱۲۹ کہتے ہیں اس طیش میں غفور الرحیم سے شیعہ کو نکودے نجات شہر الرحیم سے</p> | <p>۱۳۰ اس وقت تھے مہرچون کے آس پاس تھے گرمی میں پانی پیتے تھے پر جو اس تھے</p> |
| <p>۱۳۱ شہر کے جس نے تپتیاں شہر کے جس نے تپتیاں شہر کے جس نے تپتیاں شہر کے جس نے تپتیاں</p> | <p>۱۳۲ فواریا غلو کو کیا دل کا حال ہے اس کو چاہیے کہ ایک مہاوڑ ہال ہے دوزخ کے شعلوں کا بھی نہیں خیال ہے بھی نہ غضب نہ اجال ہے</p> |
| <p>۱۳۳ حدت کے مارے رنگ زمین لال ہو گیا شہید کے ضعف ہیں کیا حال ہو گئے</p> | <p>۱۳۴ وان اسطرح سے پیے کو پانی نہ پاؤ گے کیوں تاب آفتاب قیامت کی لاؤ گے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۵۱۵ تیرا چہ پو پانی اور پھر گرجی چواس دیکھو ہون کہ تیرے شہر کی ہواس اپنا ہی سا بریک کر دے پھر قیاس رخت کو شاد چوہ ہون اور بچ لے</p> | <p>۵۱۴ مسکین ہون تیرے ہون میں تیرے بے مادر و پور ہون ہون واس تیرا جبار دین رسول تیرے ہون مسکین ہون تخت جبار میر ہون</p> |
| <p>۵۱۶ دم لب پہ پڑ پھول رہا ہون حواس سے اب تو نہ تیرا رو کر مارتا ہون پیاس سے</p> | <p>۵۱۳ کس کا کیا ہر خون جو مجھے قتل کرتے ہو تم لوگ کچھ خدا و نبی سے بھی ڈرتے ہو</p> |
| <p>۵۱۷ کامل تو بھی کہیں مین مقصود ہون رنج اسب چہ پیر کا نور ہون اظہار حال کہ نہیں سکتا عبور ہون اسکا تو پاس کہنے کی تیرے دو ہون</p> | <p>۵۱۲ مولا جو جسا پہل وہ نال عطا ہون کہ تیرے جسا قطرہ وہ آب صفا ہون کہ تیرے جسا قطرہ وہ آب صفا ہون کہ تیرے جسا طاق دفع خدا ہون</p> |
| <p>۵۱۸ پانی بھی بند جو رجب کا و فور بھی آخر مرگناہ بھی کوئی قصور بھی</p> | <p>۵۱۱ جسا لقب دوا ہر مین وہ دردناک ہون جسا اثر شفا ہے مین وہ خاک پاک ہون</p> |
| <p>۵۱۹ دیا تو نہیں کیا کیا کیا پانی دیا تو کیا کیا کیا دینا کہ جو کیا کیا کیا رنج زبا تو کیا کیا کیا</p> | <p>۵۱۰ مین وہ ہون جسکے جھٹلایا ہون تیار جوئی کے مدد پر ہون محبوب کہ بڑا چمکے ہون ہون کو خدا نے نواہین چو عطا</p> |
| <p>۵۲۰ صابر ہون بیدار ہون مین کینہ و نہیں یار و مرے مرزا مین واللہ شہ نہیں</p> | <p>۵۰۹ تاحشر یہ شرف نہ ملین گے خدا فی کو پر آج حق نے بخشے ہن عباس بھائی کو</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۱۷ تب توفیق شان و بانی بنیاد کے ہیں جہاں میں ہم پر حکم خدا کے ہیں جانیہ دینی بھی بندہ واجب احکام دینی چاروں دہریں اور دھڑکیوں اور کڑی ہیں</p> | <p>۱۱۸ نہ سزاؤں کا کوئی سزا دہی بنگاہ اور شک لب کہ کیا ہے تو گواہ جہاں چاہیں اور نہ دھڑکیوں میں آگاہ ہیں فیض و کبریا پر سب گاہ</p> |
| <p>۱۱۹ دُست ہو قمر حق سے نہ آہ بتول سے اللہ ایسے پھر گئے آل رسول سے</p> | <p>۱۲۰ تیغ دو سر کو کھنچوں کہ سر کو کٹاؤں میں مالک کی جو رضا ہو عمل میں وہ لاؤں میں</p> |
| <p>۱۲۱ جب کی زمین شریع کو گھر مہار ہے کری خدا کے نور کی منیر مہار ہے ایمان پہ جب کی فرو وہ دُست مہار ہے کتب نازل سخن میں مہار ہے</p> | <p>۱۲۲ تھرا کی تھک کو صبر و تحمل چہ آسمان آواز دی یہ پناہ غنی چہ آسمان ستارہاں حسین بی خلاق ہیں مہار ہے دورانِ کار پہاڑ چہ آسمان</p> |
| <p>۱۲۳ احمد بیہ عمل کا در بدر تراز ہے اس باب میں حدیث رسالت مہار ہے</p> | <p>۱۲۴ دکھلایا صبر تیغ کے جوہر دکھالیے قہر و کرم حد اکابر و کھالیے</p> |
| <p>۱۲۵ نہ کہیں چھپ کے کہنے کے بانی خفا ہم سب گواہ ہیں کیا آپ کے جباب لا یہ آپ کے جد امجد ہیں حضرت انس بابا علی ہیں والدہ ہیں حضرت انس</p> | <p>۱۲۶ پہلے سے نہ تھی روئے الہام پہ سنبھلے شہب گردون خفا پہ اور کی گاہ شوق علی کی شام پہ فریاد ہیں چہ گردون فوج شام پہ</p> |
| <p>۱۲۷ کہیے نہ کچھ کہ اسکے سہوا جانتے ہیں ہم پر قتل بھی تھا رواروا جانتے ہیں ہم</p> | <p>۱۲۸ اکبر کی موت لیگی طاعت حسین کی کیون تیغ تو کر گی رفاقت حسین کی</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۲۵</p> <p>منہج دوسرے کے سلا اوجھل پڑی پھول لڑ پھل سلا تو باہر پڑی مرے طبعی نوجوان چھپے اوجھل پڑی اب نہ فریق کی کیا پڑی</p> | <p>۱۲۶</p> <p>کیونکہ زبان تنہا تنہا ہنستا اور بانہن اور زکوۃ دیتے تھے اہل شہر جان اک زبان گنتی اور اک زبان وہ چلے تھے کہ وہ دیو لا تھو جوبہ</p> |
| <p>لوئی اہل سے چل تو یہ دشت سبز ہے دیکھو تو کون سست ہو اور کون تیز ہو</p> | <p>قبضہ میں آسمان بھی تھا اور زمین بھی ڈ دنیا بھی چھیتی تھی مخالف سے یں بھی ڈ</p> |
| <p>۱۲۷</p> <p>منہج مرقی کی علم نہ تھکے لا تھا اور علم دین کے کٹ فوج تھیا بجلی کی طرح کونہی منہج شعلہ زار ہو دشست کی تانہ آکھو یہ چور کھو</p> | <p>۱۲۸</p> <p>منہجین کو کھو عذاب قضا اور منہجین کو کھو لانت اور کھو کھار کھو کھو کھو کھو کھو کھو کھو کھو کھو کھو کھو کھو</p> |
| <p>فی الفریک فتح بلیک کہ لیک منہ کھول کر نیام تعجبے کہ لیک</p> | <p>اڑاڑ کے تن بھی سوے عدم وختہ لگے ہاتھ آستین سے پر پرواز بن گئے</p> |
| <p>۱۲۹</p> <p>افعال فتح پور کیک جوان کیک خط شباب جو منہج روان ہوئے دو پہل نیام کیک پور نشان ہوئے اسرار غیب خفیہ کیک پور بیان ہوئے</p> | <p>۱۳۰</p> <p>کیک پور داغون میں آئی کیک پور کیک پور داغون میں آئی کیک پور کیک پور داغون میں آئی کیک پور کیک پور داغون میں آئی کیک پور</p> |
| <p>طوفان کی طرح یہ اوٹھا تورا فوج سے بحرین آشکار ہوئے ایک موج سے</p> | <p>سینہ میں صاف آئی تھی اور صاف جاتی تھی انما زوم کی آمد دشت کا دکھاتی تھی</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۵۵</p> <p>مردود و غفلت و غدا جلا رہواری قدم سے نہ تھی کیا جلا خود سر دہل و جگر دست دیا جلا نب لہتے تھے شمع کر کے جلا جلا</p> | <p>۵۵</p> <p>بہن تار یون کج گزرتے تھے اتھا ناو جو بیکہ بیان وہ بچار سے یہ بد گوار ہونے نہ کو اپنے ہم آئینہ خوش ہر سر حکم پر پوچھا کر کہہ دین زمین پر</p> |
| <p>۵۵</p> <p>نہ گردنیں تھیں دوشپہ نے سر تھے خود مین تیغ علی تھے خود مین اور سر تھے گو دین</p> | <p>۵۵</p> <p>غصہ حضور امت جد پر نہ اب کریں توبہ کہیں جو آپ سے بیعت طلب کریں</p> |
| <p>۵۵</p> <p>کس آتھاب یہ سر فوج پر تھی پانی کا گھونٹ بکے کے گزرتی اپنے کو کھاتی ہوئی زین گزرتی پیش کی سبے دل پہ صفائی گزرتی</p> | <p>۵۵</p> <p>اگر کا صدقہ روک لو جگر کی زلفا اخگر کا واسطہ بکرو دم سے کا زرا بکین کلید گورٹول کے گوین فضاوار شہر باد کا رحمت حق کی ہو یادگار</p> |
| <p>۵۵</p> <p>خالی عدد کے خوشین بھرنانہ آتا تھا آتا تھا سب کچھ ایک ٹھہرنا نہ آتا تھا</p> | <p>۵۵</p> <p>دشمن کا بھی سوال کہی رو کیا نہیں قاتل سے انتقام علی نے کیا نہیں</p> |
| <p>۵۵</p> <p>نہ کمین کو نہ تھی نہ پیش نظر نہ تھی نہ کوئی تھی نہ بوزیر و وزیر تھی صف نہ تھی نہ پیش تیغ و سر نہ تھی سپہ انتہا سے پیش کجی خبر نہ تھی کون متباد تھی کہ کجی خبر نہ تھی</p> | <p>۵۵</p> <p>مولا کو جرم آگیا اس جرم نے شمار مولا کو جرم آگیا اس جرم نے شمار بچپن کے وعدہ کیا مولا کو بقیار چلا سے لے کو فوج ڈروا نہ نہ بچار</p> |
| <p>۵۵</p> <p>یان تھی وہاں نہ تھی جو ادھر تھی او دھر نہ تھی پر یہ نہ کچھ کھلا کہ کدھر تھی کدھر نہ تھی</p> | <p>۵۵</p> <p>دیکھو کمان ہے تھراوے تم پکارو پکارو لو آؤ راہ حق میں مرا سرا و تار لو</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۱۷ یہ کہنے کے ہیں کہ سب فوج اتقیا گرد ایک چاند کی ہو تو قرب ہزارا سب جہتیں پہ چلے گئے وامقینا شیشہ زبر و سحر و سنان فخر خفا</p> | <p>۱۱۸ یہ کہنے کے ہیں کہ مقام کی کسی چو چو جگہ نہ پیر عین کے مقام کی کسی پختا ہو سیدین زین جلاقت کلام کی پہنچا ہو صدر و کوشتہ اہام کی رکھ نہ ہو کھل کی</p> |
| <p>۱۱۹ صورت اموس بھر گئی پرزے بدن ہوا سی پارہ شاہ دین کا ہر ایک جزو تن ہوا</p> | <p>۱۲۰ چارون طرف حسین کو لشکر نظر پڑا سینہ پہ شمر حلق پہ پھر لطف پڑا</p> |
| <p>۱۲۱ یہ کہنے کے ہیں کہ تھوڑے سیج کا غور شیدا چ عزت و شرف خاک پر گرا لج و ظلم لرز گئے اور عرش کی بکلی حد و بال کھینٹ مصطفیٰ</p> | <p>۱۲۲ یہ کہنے کے ہیں کہ چھاپی ہو کج ادب لے کر کھانچا کرے ہیں کج ادب فرمایا جاتا ہو و انام اور ادب دلا کہ ہاں حسین ہو شہزادہ ادب</p> |
| <p>۱۲۳ اُسوقت ہوش میں نہ کوئی اُس میں رہا سورج گمن میں اک کے چالیس دن رہا</p> | <p>۱۲۴ سہواً انھیں جفا کا یہ سامان کرتا ہوں جان رسول جان کے بیان کرتا ہوں</p> |
| <p>۱۲۵ وہ چھپ چکے جاتی ہوئی ہیں وہ سنگ نیرہ گرم وہ خباثت زانین پہلو پہلو آہ و بکا پہ شہزادین پہ چال تھا کہ کج کی خاطر جھانپت</p> | <p>۱۲۶ یہ کہنے کے ہیں کہ وہ بچار اب اسے زار دولت بیدار کیا دولت بچار شہزادے کا نام نہ کر لگایے اگر ہوئے شہنشاہ خضر و سحر و سنان</p> |
| <p>۱۲۷ ارکان عرش خالق سبحان لرز گئے مقتل میں لاشہا شہیدان لرز گئے</p> | <p>۱۲۸ دولت ہو خوب یا کہ شفاعت رسول کی بولا شفی کہ نہ تو دولت مستول کی</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۴ بے شکین غنیمتین قل کاٹھے جت تمام کسنی بے وقت فناٹھے گم ہو سکے تو تھوڑا سا پانی پلاٹھے منظور بر عجب کی خاطر دعاٹھے</p> | <p>۵۵ وان کاٹھا تھا خلق ہی زاد کجا عین حضرت بہن کی یاد میں تیغ شمشیر ہر ضرب پر پوچھتے جانے شناہین زینب نودن کی جوتی نہیں</p> |
| <p>۵۶ بولا وہ منہ پھرا کے نہ پانی پلائین گے فرمایا خیر پیاسے ہی دنیا سے جائین گے</p> | <p>۵۷ بے سرو تارے تیغ قواب تھا مٹا نہیں پر یہ بتا سکی نہ کا تو سا مٹا نہیں</p> |
| <p>۵۸ پہنچ سکے علی چھپ چھپ کیا خیر کو کئے کئے کے شاہ ناما راز اوزینب و سکی نہ دبا نو سے بیدار لے عابد و قریہ دبا نو سے بیدار</p> | <p>۵۹ بین تہ سب سکوت کا ہنگام آدمیہ ہوتا ہے نظم میں تجھے المام آدمیہ چاہے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ چاہے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p> |
| <p>۶۰ نہ اکبر جو ان نہ محمد نہ عون ہے پا تم بکیوں کا ہاے مرے بعد کون ہے</p> | <p>۶۱ یا مرتضیٰ علی کر مست بے نہایت ہست ہنگام دستگیری و وقت عنایت ہست</p> |

تمام شد

| | |
|--|---|
| <p>۱۰۰ لے مرثیہ کہ کسی کی جناب ہے اسبان کی سرسبکی جناب ہے بقیس پر درود خان کی سرسبکی جناب ہے میثم خدایان کی سرسبکی جناب ہے شان حسان کی سرسبکی جناب ہے دلیر حسان کی سرسبکی جناب ہے</p> | <p>۱۰۱ عفت پکاری تو تمام جناب ہے شیون جناب فاطمہ کی جناب ہے قارہ سید کا یہ نام جناب ہے زہر کے عرب دیو کی جناب ہے</p> |
| <p>۱۰۲ کریم زمین کو لیتی ہے گوشت پناہ کے بیٹھا ہے غرض سائیں اس بارگاہ کے</p> | <p>۱۰۳ جاری ہے منہ سے جاریہ فاطمہ ہونم خدوہ کائنات کی اک حساوم ہونم</p> |
| <p>۱۰۴ دوران غلامین کی تمام کو دارا غلام در پناہ کی تمام کو دارا غلام در پناہ کی تمام کو دارا غلام در پناہ کی تمام کو دارا غلام در پناہ کی تمام کو</p> | <p>۱۰۵ بہشت از حد و فرست کی فرج ہے بوقت بیان زمانہ پیر کی فرج ہے گری کا یہ جناب ہے کلفت کی فرج ہے ہر صاحب مراد کو پہلو پین درج ہے</p> |
| <p>۱۰۶ دیکھا کریں کھڑے ہوئے اس ستان کو یان بیٹھے کا حکم نہیں اس ستان کو</p> | <p>۱۰۷ ہم تم یہ جانتے تھے کہ سوتی ہے فاطمہ اسکی خبر نہیں ہے کہ روتی ہے فاطمہ</p> |
| <p>۱۰۸ حکم اسکان کی فراز اس گنگہ کو جنت کا نام اسکی بزرگی کا گنگہ کو فضل غلام سید کا یہ نام گنگہ کو یان دیوبند میں جی کا غلام گنگہ کو</p> | <p>۱۰۹ شان خدای صلی علی شان فاطمہ چیدہ کا جانا زہری و امان فاطمہ روزہ ہر ایک روزہ ہو و امان فاطمہ ستنی کی عید و طہرین تریان فاطمہ</p> |
| <p>۱۱۰ زائر کو اس حرم کے عیش و نشاط ہے اس کا پھر نازحت حق کی بساط ہے</p> | <p>۱۱۱ بہر نازوت کی تھلیل کرتی بین واد تسبیح حق میں آپ کو تھلیل کرتی بین</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۷۷</p> <p>پیش بین فضائل اہل بیت عقل و ہوش خود کو لباسِ درخشاں کی پردہ پوش شرکت سے بچا جس گمراہی کا پوچس فاطمہ سے چوہ خشک پروردگار کا ہوش</p> | <p>۷۸</p> <p>نہج بادگار قدرت پروردگار ہے قل رازدار خلوت پروردگار ہے سجوان شاعر رحمت پروردگار ہے حق کا سر رحمت پروردگار ہے</p> |
| <p>۷۹</p> <p>نیور نہ ہے گلے میں نہ گنہا ہے ہاتھ میں تبیح خاک حمزہ کا کٹھا ہے ہاتھ میں</p> | <p>۷۹</p> <p>تبیح سے عیان شرف فاطمہ ہوا ذکر خدا کا فاطمہ پر خامتہ ہوا</p> |
| <p>۸۰</p> <p>باغ فلک جو غضب بنگار نے کیا ب کو بطیع فاطمہ غفار نے کیا حاکم آجیک درد کا مختار نے کیا نہر نے جو کیا وہی آزار نے کیا</p> | <p>۸۱</p> <p>باغونین خلد نہ روئیں کہ نہ تری آفتاب قیانین کعبہ مصطفیٰ میں آخری کتاب تار و تین آفتاب میں بھوبونین کتاب سب عورتونین فاطمہ مروونین کتاب</p> |
| <p>۸۱</p> <p>صادق سے اس کتاب کی صحت حصول ہے روحش دعا نور سے شان تبول ہے</p> | <p>۸۲</p> <p>شاہ زمان وقت سیما کی مان ہوئی دہرا ہر ایک عصر میں شاہ زمان ہوئی</p> |
| <p>۸۲</p> <p>شہر چاودہ کر چیا شہر سار شہر میں کب پانچ جنگ ہوا پیردہ جو تاحیات میں سب کا ہے شہر کر دے جو غزنی جنگ عار ہے</p> | <p>۸۳</p> <p>افت خدا کے بوجیب خدا کی ہے مصفت اگر گئے یہی دلا گئے کی ہے پروردانہ فائدہ کی خوشکایت جفا کی ہے ایذا قطع جدائی خیر اورا کی ہے</p> |
| <p>۸۳</p> <p>ابھی تنہ پر دے میں جو کرامت تبول کی حاجت نہوتی خلق خدا کو رسول کی</p> | <p>۸۴</p> <p>آبِ غذا کی مسکرتہ سونے کا دھیان ہو آنکھوں میں شکلِ یاب کی رونے کا دھیان ہو</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۳۱ کچھ خوش کر دیا ہو کسی نے کھلا دیا جسین غلامین کے نہ غذا نے مرادیا خشین کسی نے سنیں عین پانی چو دیا قطرہ پیا اور کھونک دیا بیا دیا</p> | <p>۱۳۲ پٹھے پکار تے ہیں کہ اللہ باہر آدو آمان نہ اتنا روغلا مونہ پر تم کھاؤ ناتماکان میں بلا لائیں ہم کو بھگوان ہم کرتے چار تے ہیں نہیں بھگوان</p> |
| <p>نسبت ہو کس سے قاطعہ کے شوخوشین کو زہرا کے بعد روئی ہے زینب حسین کو</p> | <p>نانا کے بعد ہالے یہ بقدر کہ ہم ہوئے سب اطراف حضور کے بھی پیار کم ہوئے</p> |
| <p>۱۳۳ کچھ خلق نیا وہ قلوب سے فغان ہوا کچھ خلق نیا وہ قلوب سے فغان ہوا کچھ دل تو دل سے گلزار تو ان ہوا روئیے بر گھڑی کے پوین بھجان ہوا تپ کہ بھڑیوں سے چلن پھان ہوا</p> | <p>۱۳۴ ہمسایان کہتی ہیں یہ عاشق پر ویدار بھڑے تو ہے موقوف شہر اوسے عرض تو اپنی زیارت و شاد چھین پتی ہے یہ کیکر وہ نوحہ گرد</p> |
| <p>جب قاطعہ نے آہ پر لگے آہ کی ہلنے لگی ضرب رسالت پناہ کی</p> | <p>اب میں ہوں اور ہر ایک حقارت کے صاحبو بابا موے کہ خاک زیارت ہے صاحبو</p> |
| <p>۱۳۵ اگر موند بانی نفس ہے یہ بیان گھر سے ہوا جازہ پیر کا جب وہ ان بٹھیں کی بیٹی رہ گئی خود مہجانب اگر بقتل رات دیکھیں جو کور بیان</p> | <p>۱۳۶ انقصہ بخت گردن آسمان ہوا اور نیل پویش خلعت نیلے جہان ہوا پان صر جھوڑے نام غم سیان ہوا تیا سطح کہ مودہ کا سب کو بیان ہوا</p> |
| <p>دیکھا جو ہے جناب کی ڈانکھ سب ہے آواز آہ کی دل سے لبند ہے</p> | <p>یہ تشکل ہو گئی تھی عزائم رسوا کی پوچانی بیسیوں نے نہ صورت تول کی</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۹۰ دہ وقت شام اندوہ اندھیرا آدم کی شہسوار ایک رہ گیا منہ کی زینے کے جوہرین ہو چلا چم چلائی کھل جاؤں میں کی</p> | <p>۹۱ خزائنہ نونہا نہیں شریقی خاقان گر کردار ابھی پائون سے بار بار اور مائی قبا کا گریبان بخت تار تار دل تقاضیفت قرار دے دتی راز راز</p> |
| <p>۹۲ مان میری کیا ہو میں میں تعلق سے لول ہوں مڑ کر پکاری آپ میں ہی تو قبول ہوں</p> | <p>۹۳ جب آہ کی تو چار طرف بھلیاں گرین تھرکیاں گرین کبھی غش کھا کے دان گرین</p> |
| <p>۹۴ فندیان کرتی اور اس وقت کا بھال پلاپے سے بدن ہوا تھا شور بھال ہاتھ کے نیل چپائی پڑے یہ کعبہ لال مخدر زور و زلف شک پشیمان</p> | <p>۹۵ خدی خورش غش ملی کہ آس میں بہج کی غشی تبدیل سے واس دفعہ چوروش میں ایک عبد اور غلام چوروش و پری چوہا پاس</p> |
| <p>۹۶ روتی چلین فرار رسول انام پر پا مسطح شمع کو غریبان ہوشام پر پا</p> | <p>۹۷ غل تھا کہ رے دل کو ہلاتی ہے فاطمہ ہوئی کی قبر آتی ہے مناسطہ</p> |
| <p>۹۸ اندھیر فاطمہ کے گلے سے چکیا طوفان لاج اچھوٹے دہنے سے چکیا بہم زمانہ اچھوٹے گلے سے چکیا خارج تکب بھی راہ گلے سے چکیا</p> | <p>۹۹ ریشم کے گنگ غنیمت کے شہناجی ہر سائون غنیمت کے پر سے گر دگر مرد کے منہ پر دگر دوان اور کھادی سینے چوٹ اپنی گھونٹے تہا دیے</p> |
| <p>۱۰۰ عوا کفن سے قبر میں منہ ڈھاپنے لگی آدم زمین پر تڑپے لحد کا پنے لگی</p> | <p>۱۰۱ اکتی بختی فضلہ اوٹے پر رکاش شمرے ناحرمون نے بی بی کو دیکھا تو ٹہرے</p> |

[illegible]

۱۳۴
 غافلان کہ مرگ کی چوکیں سے
 کی گئی تھیں غفلت کی چوکیں سے
 احسان کر کے ہیں یہی سب کی

۱۳۵
 کیا سوچ رہے تھے تین تہا جواب دو
 چلا ہی گیا ایک زبرد جواب دو
 سوا جواب دو دوسرے آقا جواب دو
 دل اتنا نہیں کر دے کیا جواب دو

اولاد کا بدل ہے پدر کا بدل نہیں
 یہ درود وہ ہے جسکی دوا جزا جل نہیں

بولو میں صدقہ جاؤں بہر مال بولو ہوں
 آخر بول ہوں میں تھاری بول ہوں

۱۳۶
 آسان کیا داغ ہو مشکل کیا داغ
 وہ کیا داغ ہو عجز کیا داغ
 تین بین کیا داغ ہو ہر عجز کیا داغ
 پیو پیو لیسو اس کیا داغ

۱۳۷
 چلیے تھیں سب کی پائیں تھیں
 بڑی کے لیے کسی کا پاؤں تھیں
 فاقہ راجہ تھیں کسی کا پاؤں تھیں
 جو چین باز کرتی تھی حضرت کا پاؤں تھیں

بے حشر کے تھاری زیارت نہ ہو سکی
 ہوگی وہ کون آنکھ کہ جواب نہ رو سکی

کیسی حقیر عبد رسول کریم ہوں
 درتیم آگے تھی اب میں یتیم ہوں

۱۳۸
 اور باب بھی باب کہ تیرا ج انبیا
 نور خدا جلال خدا رحمت خدا
 روز ازل سے تیرا پیدل سب کا شہیدا
 پٹی کے طور پر تھی سب کی شہیدا

۱۳۹
 بابا اذان بلال کے منہ کی محبت
 بابا نمازی آتے ہیں جس کی محبت
 بابا وحی کو اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے
 بابا نور و نور تھی چھ پر تھیں

کیونکہ نہ اپنی موت مجھے اب قبول ہو
 دنیا میں آیا اب نہ ہوا اور قبول ہو

اک اک گھڑی پہاڑ ہے مجھ دل بول کو
 بابا کہو بلاؤ گے کس دن بول کو

| | |
|--|--|
| <p>۵۴ چوئی چوئی کی سکنیہ کی عزت نگاہ میں زیر پای کی قصبہ سے اشک آہ میں آئے جواڑے بیوں کے نقل کی آہ میں بے بساقت سکنیہ کی نقل کی آہ میں</p> | <p>۵۴ بچن آہ بیکاری وہ بیکاری یقین ہے جو سو گھاٹا پیرا میں یوسف کو دیکھنے کی توقع تھی سقا میر ہی اسید قطع ہے بابا سے کھر</p> |
| <p>۵۵ بہر او اہل ظلم نے کی شور و شین پر روئے دیا نہ بی گولاش حسین پر</p> | <p>۵۵ پو پھول کمان تلاش کوں کیار میں یوسف تو میرا سوتا ہے لوگو مزار میں</p> |
| <p>۵۶ انقصہ فاطمہ کی شہید کی شہید بیکاری کی شہید کی شہید بیکاری کی شہید کی شہید بیکاری کی شہید کی شہید</p> | <p>۵۶ کھڑے تکی خانوں نکذات کھڑے تکی خانوں نکذات کھڑے تکی خانوں نکذات کھڑے تکی خانوں نکذات</p> |
| <p>۵۷ ہمسایان ہیں گرد بہر اسان کھڑی ہوئی بی بی کی امان جان میں غش میں چپی ہوئی</p> | <p>۵۷ نظروں سے نور چشم نبی کو گرا دیا دروازہ عملی ولی کو گرا دیا</p> |
| <p>۵۸ ناگافا جان نے لادیا فصیحہ نے لادیا فصیحہ نے لادیا فصیحہ نے لادیا</p> | <p>۵۸ سکین کے علاء ان فاطمہ سکین کے علاء ان فاطمہ سکین کے علاء ان فاطمہ سکین کے علاء ان فاطمہ</p> |
| <p>۵۹ چو حکم دروہ بات سنائی وہ یاس کی جو بیہیمان ہوئے لگین آس پاس کی</p> | <p>۵۹ حسن مجہد اترتا ہے پہلو میں دل جدا ان فصیح مجہد ہے پسر منجمل جدا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۴۴۴ حشمت پارس تو تھے سحر و جادو تھے ہاتھوں میں کھڑا تو تھے دروازہ تھے والدہ یہ کہتے جاتے تھے کھڑے آیتوں والے تو علی کو بلاتے تھے زنتھانہ تھا جو درویش کو بلاتے تھے</p> | <p>۴۴۵ بولنا ملک میں زندہ حسان علی قدرت بیکاری نفع و نفع ہوا علی کسی عرض موت نہیں جھگڑا علی دل نہ کہا میں صبر خواہان علی</p> |
| <p>۴۴۶ زہر اپکارتی تھی وہی رسولؐ کو اسے لیں تم کہاں ہو بچاؤ بتولؑ کو</p> | <p>۴۴۷ بیجا نہیں گلے میں گرہ لہسان کی ہے ہوشیار یا علی یہ گھڑی امتحان کی ہے</p> |
| <p>۴۴۷ استغاثہ قانون دوسرے تفتیشی گری دوش عبا یون دوز و مرمی دوا سے دوا مصیبتا دروازہ کو دھکیلا تو اسے دوا ہوا بیلو ملا شکار سے دوا ہوا</p> | <p>۴۴۸ کیا کیا گلارن میں گھٹا دل تھا ہوا کیا کیا شکر میں بندہ مشکل سرشتا ہوا غل تھا خدا کا شیر اسے خفا ہوا خیر الامم کے مرنے ہی ہو گیا ہوا</p> |
| <p>۴۴۸ دریا لو کے دیدہ حق میں سے بھلے اللہ سے صبر شکر خدا کیلے رہ گئے</p> | <p>۴۴۹ رسی گلے میں ہے ستم تازہ دیکھنا ایمان کی کتاب کا شیرازہ دیکھنا</p> |
| <p>۴۴۹ اس پہ بھی ظالموں نے خوف ڈال دیا سامان قتل ہائے غیر الودا کیا انہو کے حضرت شکر کشتا کیا ایچا علاج پہلے سے خیر انسا کیا</p> | <p>۴۵۰ کفرین دین کا کبیرا ہونا چاہیے کہ کو اور آیا یہ بھیا پہنچا بھی کی خبر کو اور آیا یہ بھیا یونہی سے آگے درویشاں نہ گیا بھلا لڑے بچہ خورشید بر ملا</p> |
| <p>۴۵۰ گھر سے گندہ درخیز لے چلے چادر کٹے میں ڈال نئے حیدر کو لیچلے</p> | <p>۴۵۱ اعجاز سے رسولؐ کے روشن جہان ہوا لیچے لحد سے دست مبارک عیان ہوا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۵۵ کافی ہے جسے مسند بنی خدایا دو پائین سے بنی بیکار بنی جا تغلیب پر آہ فاقہ احمد آٹھ سے کی ادا سجلا کھا فون سے لکھو سے بد</p> | <p>۵۵۴ منہ سے کانا علیا اور دیا تو آن پہنچے پیر کیا اور دیا نفس نبی کی بھی ضیا اور دیا سجلا کو سوجھا بوسہ دیا اور دیا</p> |
| <p>۵۵۶ گھر کو روانہ سیدہ فاقہ کش ہوئیں آتے ہی گر پڑیں صف ماتم پہ غش ہوئیں</p> | <p>۵۵۵ صرفہ نہ آہ مین نہ بکامین نہ بین مین بے غش ہوئی فاقہ نہ تھا شور و دین مین</p> |
| <p>۵۵۷ قرآن کیلئے شبلیان قرین بنی بنی نقطہ پر ورق درق کی ہوا کی بنی بنی تہہ چیم تہہ اسے پہ لولہ وہ سیدہ لے لیکھو نہ اویس کو دیکھو سے بھلا</p> | <p>۵۵۶ آخر شجر سے سب سے خیر سے جید سے پاس سے کی فاد و کاسب کی غرض فاطم سے سوا و دلایب بسیب و تنگاری عیت پر جان لیب</p> |
| <p>۵۵۸ رویت تھی جس پر دست وہ سر پر ہا نہیں دیکھو مین گھر مین ہنری بھی پانی ہون یا نہیں</p> | <p>۵۵۷ کھانے کا کوئی وقت نہ سونے کا وقت ہے جو وقت ہے وہ آپ کے رونے کا وقت ہے</p> |
| <p>۵۵۹ کس کیا کیوں نہ تھی خیر الہام کا درد سجلا کا درد با قہر کا درد اور کس کا درد سجلا کی کسی کا علی سے الہام کا درد سجلا کی غصہ کا درد اور کس کا درد</p> | <p>۵۵۸ مان با سب کا درد خیر الہام کی رضا ہم تو نہ الیسا دوسرے شے کی غدا نیا یاد تھی کے کہ تیل کا درد بھلا سجلا کی غصہ کا درد اور کس کا درد</p> |
| <p>دو ماتم اور آہ وہ عزت بتول کی محسن کا چہلم اور سہ ماہی رسول کی</p> | <p>الزام کوئی دے نہیں سکتا بتول کی سمجھاتا ہوں مین خیر قیم رسول کی</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۱۱ بابا کا ہونے کا کلمہ کہہ کر منہ سے نکال دیا تو وہی کلمہ نکال کر اپنے منہ میں لے گیا اور کہا کہ میں اسے کون سا کلمہ کہتا ہوں</p> | <p>۱۱۲ بابا کا ہونے کا کلمہ کہہ کر منہ سے نکال دیا تو وہی کلمہ نکال کر اپنے منہ میں لے گیا اور کہا کہ میں اسے کون سا کلمہ کہتا ہوں</p> |
| <p>۱۱۳ قابو میں موت ہووے تو مر جاؤں یا علی بابا کا سوگ لیکے کہ مر جاؤں یا علی</p> | <p>۱۱۴ بابا کا سوگ لیکے کہ مر جاؤں یا علی بابا کا سوگ لیکے کہ مر جاؤں یا علی</p> |
| <p>۱۱۵ بابا کا سوگ لیکے کہ مر جاؤں یا علی بابا کا سوگ لیکے کہ مر جاؤں یا علی</p> | <p>۱۱۶ بابا کا سوگ لیکے کہ مر جاؤں یا علی بابا کا سوگ لیکے کہ مر جاؤں یا علی</p> |
| <p>۱۱۷ دل جس کا مردہ ہوا وہ سے جینے سے کام کیا بابا سدھارے مجھ کو رہنے سے کام کیا</p> | <p>۱۱۸ دل جس کا مردہ ہوا وہ سے جینے سے کام کیا بابا سدھارے مجھ کو رہنے سے کام کیا</p> |
| <p>۱۱۹ بابا کا سوگ لیکے کہ مر جاؤں یا علی بابا کا سوگ لیکے کہ مر جاؤں یا علی</p> | <p>۱۲۰ بابا کا سوگ لیکے کہ مر جاؤں یا علی بابا کا سوگ لیکے کہ مر جاؤں یا علی</p> |
| <p>۱۲۱ ماتم ہے غیر کا کہ تمہارے رسول کا پرتم کونسا گوار ہے رونا قبول کا</p> | <p>۱۲۲ ماتم ہے غیر کا کہ تمہارے رسول کا پرتم کونسا گوار ہے رونا قبول کا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۳۱</p> <p>بہارِ کمال کی رات کو پہونچا جی بال کل میری کاروبار میں خود ہو کر تھا خدمت کا میری ہو کر ہو گیا تھا نہلا دھلا دیا کہ یہ پشیمان تھا</p> | <p>۱۳۲</p> <p>پیشانی تلکے پائونین باغ میں نہیں دیکھتا تھا اب کا دیر آخری سہرا گر کر گئی ہو چھپا زردہ غلطی نہ ہو چھپا کیوں نہ ہو کر گیا اب میری</p> |
| <p>کرتے بھی دھوئے قوت بھی کل لگا دو چلی سہرا نہ بانڈھا ایک یہ ارمان کی چلی</p> | <p>رو کر کہا علی نے ہمیں غدر خواہ، میں واللہ بے قصور ہوں تم سب گواہ، میں</p> |
| <p>۱۳۳</p> <p>پوچھا علی تو کوئی نہ کہتا تھا صدقہ سے کیا شادی ہوئی تھی پہچانے کو روئے روتے جو بیوہ تھی دیکھا کہ کیا غم میں ہیں اپنی ہون</p> | <p>۱۳۴</p> <p>مقصود میری تھی بڑی بی بی خجلا بھی غنت کا تم زبان نہ لایا نہ کسی بھی اچھا لباس مانگا نہ اچھی غذا بھی مجا جب پڑھیں مطلب کی دوا بھی</p> |
| <p>محسن کو میرے اپنے گلے سے لگاتے ہیں بہلاتے تھے نہ روتی مانگو بلاتے ہیں</p> | <p>کیا خوب تم نے مجھ سے نباہی تھا طمہ کیونکر نہ تو نورانی سے فاطمہ</p> |
| <p>۱۳۵</p> <p>محبوب میں چھٹی تو کیا ہوئے تغیر نہ ہر کرمان تھی تو کیا بات سے شمار آج کل دھو دھو رہا ہے یہ معصوم بابا مان تو رہی ہیں سے میرا ہوا اختیار</p> | <p>۱۳۶</p> <p>دنیا کے مال جاہ نہ تم نے نظر نہ کی فراموش ایک دن اس بے خبر نہ کی یوں صبر سے جہاں میں کی تھی نہ کی فاقہ کشی پہ اپنے پیر کو خبر نہ کی</p> |
| <p>یاں غاصب فدک نہ کبھی آنے پائیگا یاں تازیانہ تجھ کو نہ کوئی لگائے گا</p> | <p>پہلو پہ درگرا میں حمایت نہ کر سکا شرمندہ ہوں کہ حق رعایت نہ کر سکا</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۴۱ وہ بولی بہترین نازی جو سحر زائے عینیت مولیٰ باب نظر پہنچا کہ بعد نبی آپ میں پیر موصوفوں کے میں بارہ جگہ سلجھیں</p> | <p>۱۴۲ والی نیم چوک کا موہل جناب چلے گئے ان کی بات کا دنیا تہم جواب بنو گواہی اسے سوا سچا فطرت اس کے لیے چوہا چھین عید حساب</p> |
| <p>۱۴۳ گر جاتے ہو قبر میں زہرا کے جبین کو دینا نہ بچ میرے صن اور حسین کو</p> | <p>۱۴۴ زینب سے ہو شیار کہ نازوں کی پالی ہو اور دوسرے حسین کی پرکھ والی ہے</p> |
| <p>۱۴۵ کل ایک شاد وین ان کا دیر بے اور کی صبح ہو کل اور نہ خیال اب ہر طرح آپ کو اسکا رہ خیال اوجھل ہو پائین نظر سے برنوال</p> | <p>۱۴۶ عین دوم ہر محبہ شکو اور حیات اعتدال نشان جا چاہیو دینت میں خود تار پو اور خود تار پو چھپا کپاں کر کہ اسی سچا پو</p> |
| <p>۱۴۷ حاسد کی چشم بد سے بچائے فدا اٹھیں سر کہ طبع آنکھ میں رکھو سدا اٹھیں</p> | <p>۱۴۸ آنکھوں کے آگے قبر کی تنہائی پھر گئی موتی کی اک لڑھی تھی کہ آنکھوں کے گر گئی</p> |
| <p>۱۴۹ نرب تنک لب اور نبی انجی برب کل صبح یہ کھریکے میں برب پورا نہ یہ کھریکے میں برب من جان جا کر کل کھریکے میں برب</p> | <p>۱۵۰ بولی کہ یا علی یہ کیا کا وقت ہو مرے سے کھریکے میں برب بیت پر بعد دفن بآفت کا وقت ہو اس وقت در خون کی محبت کا وقت ہو</p> |
| <p>۱۵۱ یہ دونوں ہیں سپرد جناب امیر کے جو غن میں میرے آپ صغیر و کبیر کے</p> | <p>۱۵۲ ہدم نہیں رفیق نہیں مہربان نہیں یہ وہ جگہ ہے کوئی کہی کا جہان نہیں</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۴۱ وہاں جیسا کہ مذکور ہے وہاں پہلے پہلے ہی سے دیکھنے کا سیاہہ کردہ دیکھنے کا ایک سیاہہ کردہ دیکھنے کا ایک</p> | <p>۱۴۰ یہاں جیسا کہ مذکور ہے وہاں پہلے پہلے ہی سے دیکھنے کا سیاہہ کردہ دیکھنے کا ایک سیاہہ کردہ دیکھنے کا ایک</p> |
| <p>۱۴۲ کس کو کوئی پکارے کہاں جاؤ کیا کرے آسان سب یہ قبر کی شکل خدا کرے</p> | <p>۱۴۱ کافور خلد فاطمہ زہرا کے پاس لا پانی ہمارے غسل کو لا اور لباس لا</p> |
| <p>۱۴۳ آتش تھان میں فرات سے پیدا نہت میں اپنے شیعوں کی پوری دنیا اسدوار میں بھی ہوں باقتدار قرآن پڑھو قبر کے بلو میں</p> | <p>۱۴۲ غریب میں غریب کی آغوش میں مجددین میں مجاہدین کی پوری دنیا آواز اچھی سے کیجیے زیر اچھی سے کیجیے</p> |
| <p>۱۴۴ اُس وقت مرد و عورت بے یار ہوتے ہیں زندوں کو اس کے یہ طلبگار ہوتے ہیں</p> | <p>۱۴۳ حورون نے پھر بہشت میں برپا غسل کیا پیٹو قصانے شمع پیمبر کو گل نہ کیا</p> |
| <p>۱۴۵ آئی تار سول کی بی بی کا پہلے پہلے ہی سے دیکھنے کا پہلے پہلے ہی سے دیکھنے کا پہلے پہلے ہی سے دیکھنے کا</p> | <p>۱۴۴ یہاں سب کچھ خود بخود کلید کے بعد جب صد آئی زینب جو جی میں ہے وہاں جلانی ام سلمہ میں</p> |
| <p>۱۴۶ محبوبہ خد او نبی تیرا نام ہے مومن تیرے محبون کا دار السلام ہے</p> | <p>۱۴۵ اپنا بھی سو گوار زندا ہے میں گرسین بی بی مجھے نزار زندا ہے میں گرسین</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۴۴</p> <p>عجائب عالمی کی عجیب بات کائنات ہر لمحہ ہی عجیب ہے تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا</p> | <p>۴۵</p> <p>عجائب عالمی کی عجیب بات کائنات ہر لمحہ ہی عجیب ہے تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا</p> |
| <p>۴۶</p> <p>امان کو کمان کا پتا دوں کہ مر گئیں یہ تو نہیں زبان سے نکلا کہ مر گئیں</p> | <p>۴۷</p> <p>جہاں قلع سے دیکھے والوں کی کھٹکی نہہ رکھتے تھے یہ فردے کزین لپٹکی</p> |
| <p>۴۸</p> <p>عجائب عالمی کی عجیب بات کائنات ہر لمحہ ہی عجیب ہے تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا</p> | <p>۴۹</p> <p>عجائب عالمی کی عجیب بات کائنات ہر لمحہ ہی عجیب ہے تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا</p> |
| <p>۵۰</p> <p>کیا جلد تر زمانہ ہوا انتقال کا ہو ہی ابھی تو سن تھا کل ٹھارہ سال کا</p> | <p>۵۱</p> <p>ہو ہی یہ چکر رہنے کی کیا بات ہو گئی نانا کا فاختہ نہ دیارات ہو گئی</p> |
| <p>۵۲</p> <p>عجائب عالمی کی عجیب بات کائنات ہر لمحہ ہی عجیب ہے تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا</p> | <p>۵۳</p> <p>عجائب عالمی کی عجیب بات کائنات ہر لمحہ ہی عجیب ہے تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا تو کون سا زمانہ قریبی میں دکھلا</p> |
| <p>۵۴</p> <p>نانا موئی ہون کوئی تارہ خطاب دو امان جواب دو مری امان جواب دو</p> | <p>۵۵</p> <p>کیون آپ کو ہوتی نہیں چشم برآب کو کیا غش میں کی گئی ہو رسالت آب کو</p> |

لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين
فما كان جوابهم الا انهم اخرجوه من الديار والممالك
فكانوا يمشون في الارض والسموات يطلبون له الموت
فما كان جوابهم الا انهم اخرجوه من الديار والممالك
فكانوا يمشون في الارض والسموات يطلبون له الموت

[illegible]

اتنا تو اون سے کہہ دو کہ احسان کیجیو
زینب جو مجھ کو اپنے اسے روئے دیجیو

امان غلام آئے ہیں نصرت کیواسطے
جاتی ہو تم نبی کی زیارت کے واسطے

۱۹۹
شاہ اسے روئے ہوئے شاہ اوپر کیا
غل محفوظ فاطمہ خود چھریا
استبقر بہشت بین کا کفن دیا
میاوت بین ٹکا کر کے لکھ لیا

۹۹
 خانہ چو چھین دین کی خبر و عاقبت
 کہ پور زمانہ خون کا پیاسا ہی رہا
 کیا کہ قتل کی خبر غمازون پہ پہنچ گئی
 نہانا بھگرو دیکھو ہوا بے کس کی تقویت

یوے کفن میں کھول کے خمار فاطمہؑ
مشتاقو آؤ دیکھ لو دیدار فاطمہؑ

شفقت کا ہاتھ آپ نے سر سے اٹھالیا
ایک الدہ تھیں اونکو بھی تم نے بٹالیا

۱۷
 گنہگاروں کے لئے اس بات پر
 کہ میں نے تم کو دیا ہے
 اس کی کیا کوئی قدر ہے؟
 وہ کہتا ہے: وہ قدر ہے جو
 تم نے مجھ کو دی ہے۔

۷۹
عاشق نے اپنے دل سے کہہ دیا کہ
یوں ہی خفا طعمہ کھلے کب کفج کہیں
اے دونوں تاجدار یہ کچھ کہیں

تھریں علیؑ محمدؑ میں نبیؑ تھر تھراے ہین
ہن ہن کے بیٹے ناکے جازے پر آتے ہین

قبرین پیہوں کی اسی عدم میں مل گئیں
 باہن لگے مرنے لگے ساروں میں مل گئیں

| | |
|--|---|
| <p>۴۹ ہونے لگے دو عالم کی گردنیں نغمہ سے سر جھکا کے کیا آغوشِ سلام بچہ نوزائیدہ کو دیر پاقت قیام تھیں یوں کہ نہ کفن کیلئے تمام</p> | <p>۴۹ منہ چوم کہ نہیں کاہنے یہ تھا نور سے ہیں تاکہ ایمان سے ہو جدا نقد پکار جائی گی کہ اعجازِ پند بس عشقِ حنین جس پیار ہو چکا</p> |
| <p>عاشق کو بے لے ہوئے کس طرح گل پڑے نورِ کفن سے دست مبارک نکل پڑے</p> | <p>ہامین نکالو دفن میں اب ویر ہوتی ہے آئی نذا کہ روح نہیں سیر ہوتی ہے</p> |
| <p>۴۸ گلچینِ یونان زمرانے والدین اوسنیہ کی لپٹ کے جھک رہے دامن بافتِ زادی علی کو نوازا امیر دین کہ وہیں ہر ملک یک بیتی ازین</p> | <p>۴۸ اب غم سے پیشِ دروغ کو دہیر یا سپرہ خنجرِ نسیم خانِ شہید بر رسول پاک کی حضرت امیر منہ پڑا تھی والدہ ذرا غصیب</p> |
| <p>تسکینِ عرشِ اعظم رب ہر اکرو بیہوش کو مان کی لاش ہو جلدی جدا کرو</p> | <p>فسر مائیے وہ لطف کہ وہ رشتہ گار ہو۔ حلقہ کفن ہو روضہ رضوانِ مراد ہو۔</p> |

تمام شد

| | |
|---|---|
| <p>۴۸</p> <p>میں نے نامزدہ صد سالہ ایکبار بل بل بل میں ہوئی ایسے پتھر ہو جاؤ گے تو تباہی میں آہ کا بخار بہنیں علم سیاہ ہوئی خود دنگار</p> | <p>۴۷</p> <p>میں نے نامزدہ صد سالہ ایکبار بل بل بل میں ہوئی ایسے پتھر ہو جاؤ گے تو تباہی میں آہ کا بخار بہنیں علم سیاہ ہوئی خود دنگار</p> |
| <p>۴۹</p> <p>ایسا بلب نہ مالہ دل کا دھوان ہوا ایک اور آسمان کے تلے آسمان ہوا</p> | <p>۴۶</p> <p>ایسا بلب نہ مالہ دل کا دھوان ہوا ایک اور آسمان کے تلے آسمان ہوا</p> |
| <p>۵۰</p> <p>میں نے نامزدہ صد سالہ ایکبار بل بل بل میں ہوئی ایسے پتھر ہو جاؤ گے تو تباہی میں آہ کا بخار بہنیں علم سیاہ ہوئی خود دنگار</p> | <p>۴۵</p> <p>میں نے نامزدہ صد سالہ ایکبار بل بل بل میں ہوئی ایسے پتھر ہو جاؤ گے تو تباہی میں آہ کا بخار بہنیں علم سیاہ ہوئی خود دنگار</p> |
| <p>۵۱</p> <p>تجھے پیور تھے وہ بجال سقیم تھے منقاروں کی طرح دل طائر و نیم تھے</p> | <p>۴۴</p> <p>تجھے پیور تھے وہ بجال سقیم تھے منقاروں کی طرح دل طائر و نیم تھے</p> |
| <p>۵۲</p> <p>تجھے جمع بیڑ میں علی جوڑا ایک کتنا تھا ایک ایک کر کے جی بجا</p> | <p>۴۳</p> <p>تجھے جمع بیڑ میں علی جوڑا ایک کتنا تھا ایک ایک کر کے جی بجا</p> |
| <p>۵۳</p> <p>سب برگ صورت کھنفس بن گئے کما کما کے داغ مرغ بھی طاؤس بن گئے</p> | <p>۴۲</p> <p>سب برگ صورت کھنفس بن گئے کما کما کے داغ مرغ بھی طاؤس بن گئے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۴۴ قورن کا بیخ غلہ میں جو تاج منور جبریل صلیب سے اقبل ہوا زبر کفن میں رازی بنی و جلویں صد چاک غنیمتی کا دوا بارہ ہوا</p> | <p>۴۵ پڑی تھی دھوپ دی و بستی انور قور سے نام گریب بیاکان سے اوس از گریب میں سبیل از شمس تین تر حضرت نورچین نقاشی ادر نور دھور</p> |
| <p>مردمین جہاں غبر ہوا بوتراب کا شوا گیا مزار رسالت مآب کا</p> | <p>ناشا و نامراد سرھانے پڑے ہوئے اور پہلو وینن قاسم و اکبر کھڑے ہوئے</p> |
| <p>۴۶ کوٹھنچا پانچ میں تصویق گاہ قتل کی سمت دیدہ دل کو گلا گاہ بیاختہ زبان سے گل جا گو کہ دوا لازم ہوا دواہ ساتھ آہ آہ</p> | <p>۴۷ افشاری محبت سلطان کریلا مسخرت ایک باقہ تو اکبر سے دوسرا مسخرت کرتے تھے منتقل ان دنیا افقت در حسین کی دیکھو پانچ افغا</p> |
| <p>سرخ فی میں شگل جو میان گردہ تھی اوس باغ میں نسیم محمد کی آہ تھی</p> | <p>بیٹوں سے بعد مرگ محبت جاتی ہیں گویا کہ اونکو تیر و سنان سے بچاتے ہیں</p> |
| <p>۴۸ سو کووند کر تے ہیں شہین بابر پانی جی بوجھن چھوڑے چاک گریں شہین سے بے شکایت کہیں</p> | <p>۴۹ بیکین شہین بیکین شہین بیکین شہین بیکین شہین بیکین شہین گریں شہین بیکین شہین بیکین لاشہ بیکین شہین بیکین شہین</p> |
| <p>کیسی محیط عالم ہستی ہے بیکسی ہاران کی طرح آئینہ بیکسی ہے بیکسی</p> | <p>بیٹوں سے آج رکھے میں سرور کرم سے ہاتھ کائے کاساربان نصین کل قسم سے ہاتھ</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۳۱</p> <p>زہرا ہر حالے لاشہ کے شہید تھے کشمکش سیاہ چھپنے کے اور ہر حالے پیشانی پر تھی خاک و عجب چاک لکھ نہلنے سے خون نشاہ کا چہرہ پہ ہوا</p> | <p>۳۲</p> <p>کتنی تھی حشر میں جو میں ناشاد جاؤں گی خالق کو خون بھرا ہوا چہرہ دکھاؤں گی</p> |
| <p>۳۳</p> <p>چاہے فاطمہ کی گھر تھی جگہ دیتا تھا تب یہ لاشہ پیر یوں صدا امان مند و مدحبر کا ہے در تپ راہ خدا میں دین سے تو کیوں دیا گیا</p> | <p>۳۴</p> <p>قربان اسکی لاش پہ ہونے کو آئی ہوں لاشہ پہ اسکے خلد سے رونے کو آئی ہوں</p> |
| <p>۳۵</p> <p>پیدا ہوئے تھے ہم تو مصیبت کی واسطے سب سہل ہے یہ بخشش امت کی واسطے</p> | <p>۳۶</p> <p>زہرا ہر ایک رتی تھی کہ فریاد یا علی بیٹا تمہارا اللہ ہے امداد یا علی</p> |
| <p>۳۷</p> <p>بہر کوئی کہتا تھا میں اہل بیت ہوں آواز کہہ کان میں آتی تھی کہ ہم کہتا تھا اپنے دل سے وہ تمام کہ موتا ہے آج کون بیابا ہوا</p> | <p>۳۸</p> <p>پیرا میں رسول خدا لے گئے لعین سر سے عمامہ تن سے قبائے گئے لعین</p> |

| | |
|--|--|
| ۴۱ شاہ شہزادہ کی ادب و عفت کی انکسرت کی ہر جہاں سے | ۴۲ شاہ شہزادہ کی ادب و عفت کی انکسرت کی ہر جہاں سے |
|--|--|

| | |
|---|---|
| مطلق ڈرانہ نالہ خیر الامام سے امنگی امام پاک کی کافی حسام سے | زہرا نہیں رسول نہیں مجھے نہیں شہیرم گئے کوئی وارث رہا نہیں |
|---|---|

| | |
|--|--|
| ۴۳ شاہ شہزادہ کی ادب و عفت کی انکسرت کی ہر جہاں سے | ۴۴ شاہ شہزادہ کی ادب و عفت کی انکسرت کی ہر جہاں سے |
|--|--|

| | |
|--|--|
| بچوں کو شاہ دین کے یہ چربے دکھائینگے روئینگے وہ تو اکو ملانچے لگائیں گے | کیا عیش ہے ہوش میں سجاؤ اوتھم آباہ طوق صبر سے گردن جھکاؤ تم |
|--|--|

| | |
|--|--|
| ۴۵ شاہ شہزادہ کی ادب و عفت کی انکسرت کی ہر جہاں سے | ۴۶ شاہ شہزادہ کی ادب و عفت کی انکسرت کی ہر جہاں سے |
|--|--|

| | |
|---|--|
| باہم عجم شکر کفار ہو گیا باز ازمینہ شہر ابرار ہو گیا | دیکھو تو کس جگہ ہے دفتینہ بتول کا زینب کے پاس ہو گا خزینہ بتول کا |
|---|--|

| | |
|--|--|
| <p>۴۵</p> <p>بیکر پس آنے کے بعد دولت کمان پر ہو کر پانی بھرتی ہو کر پانی بھرتی ہو کر</p> | <p>۴۶</p> <p>بیکر پس آنے کے بعد دولت کمان پر ہو کر پانی بھرتی ہو کر پانی بھرتی ہو کر</p> |
| <p>محتاج ہیں فقیر ہیں دل دردمند ہے پانی بھی تین روز سے پیا سو نہ بند ہے</p> | <p>بانو سے چھین لیکے مسند امام کی سرکار لٹ گئی خدہ عا یمقام کی</p> |
| <p>۴۷</p> <p>بیکر پس آنے کے بعد دولت کمان پر ہو کر پانی بھرتی ہو کر پانی بھرتی ہو کر</p> | <p>۴۸</p> <p>بیکر پس آنے کے بعد دولت کمان پر ہو کر پانی بھرتی ہو کر پانی بھرتی ہو کر</p> |
| <p>رن میں پڑی ہوئی ہو کمالی تول کی دشت ہلا میں لٹ گئی دولت سول کی</p> | <p>طفلی میں او سکوداغ دکھایا سریر نے رونی جو وہ طمانچہ لگایا شہریر نے</p> |
| <p>۴۹</p> <p>بیکر پس آنے کے بعد دولت کمان پر ہو کر پانی بھرتی ہو کر پانی بھرتی ہو کر</p> | <p>۵۰</p> <p>بیکر پس آنے کے بعد دولت کمان پر ہو کر پانی بھرتی ہو کر پانی بھرتی ہو کر</p> |
| <p>بے پردہ کر دیا جو عدو کی سیاہ نے بانوں سے منہ چھپا لیا نامہ شہ نے</p> | <p>کیا کیا ہیں ستانی ہر امت سول کی زنجب کے سر سے چھن گئی چادر تول کی</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۳۱ افسوس کنی شان ناز انوار خلعت ہو چکو آریہ تطہیر کا ملا بے اذن خالد زہر جہان جیلی قرآن میں جگہ آپ بنا خفا ہوا خدا</p> | <p>۳۲ تاریخ ہو چکے جو خاتم شدہ امام زنجیر مٹونی یکے علی سکنتان شام تجارت سے نہ کر کو بیچارہ کھانام محبوب کی حکمت جو ہے ہرگز کو کھانام</p> |
| <p>۳۳ وہ میدان اسیر ہو گئے فوج شام میں لکھو لے سر و نکو پھر تین بکوا عام میں</p> | <p>۳۴ بیری ہے میری حق میں عداوت کا سلسلہ آیا ہے ہاتھ بخشش امت کا سلسلہ</p> |
| <p>۳۴ دی آگ تب خاتم شدہ دنیا میں آگ تلکے سار گیا ناموس شاہ میں عالم سیرا کا تگہ مستور باد میں عابد بکارتے نظریہ کیا دہ میں</p> | <p>۳۵ رتبہ ہی تھا کہ مصیبت کی تھی گھٹی زنجیر پیلے پاؤں پہ چارے پیری اور بھول دی کوئی سعادت ملی پیری میت کیو اسلے بولی ہو جو بھولگی</p> |
| <p>۳۵ کچھ غم نہیں جو خالق عالم کھیل ہے انے نارویہ آگ بھی بل غم خلیل ہے</p> | <p>۳۶ سجاد نے بھی بار مصیبت اٹھا لیا آیا جو طوق اسکو گلے سے لگا لیا</p> |
| <p>۳۶ ملوہ جو برق طور کا آیا نظر بان موسیٰ کی طرح غش ہو کر جا نیا نوان اور کا نینپے کے تھر تھر شاہ نمان پہنچو گو رو دن میں اچھا لکھو نغان</p> | <p>۳۷ ناگاہ غل نہ فوج مخالف میں چڑیا دوباب تو لٹ چکے تھر تھر تندیہ منقل میں بچلوا تھیں سو وقت لکھدا انکے آئے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے</p> |
| <p>۳۷ تیمہ سے اہل بیت محمد کل ٹپے شعلہ ہوے بلند تو بچے وہل ٹپے</p> | <p>۳۸ مردوں پہ بعد مرگ بھی جو رد جفا کرو زنیب کے سامنے سر سرور جدا کرو</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۴۴ پوچھو جمع کر کے لعینوں نے سب بے لکھ جلد بے بیان اور بے پیمان زینب پکاری اس طرح کی تکلیف پہنچا سوقت ہیں یہاں کہ جانی کو بچا</p> | <p>۴۵ اسی وقت میں جانی کو بچا اور لاش سے بچا جانی کو بچا اور لاش سے بچا</p> |
| <p>۴۵ جب لافوی سے یانوں مر کر دکھ آتے تھے محل میں جھکو ہاتھ پکڑ کر چہ پاتے تھے</p> | <p>۴۶ زنجیر میں ہے کا بد بیکس کھنسا ہوا بلوے میں آج سر ہے ہمارا کھلا ہوا</p> |
| <p>۴۶ اسد مرکان میں سب کا میر کو بولا سونے میں سب کا علی کو بولا غائب اور قاصم غصہ کو بولا آوے نہ کوئی اور تو اصرار کو بولا</p> | <p>۴۷ ہر قسم کی تباہی و تباہی اور ایک آہ میں کیا کر دیا تباہ</p> |
| <p>۴۷ لازم ہے میرے ہاتھ میں بجائی کا ہاتھ ہو زینب سوار ہوتی ہے کوئی تو ساتھ ہو</p> | <p>۴۸ برقم نے جو کہا تھا اسی پر عمل کیا بخشش میں عاصیوں کی تہ میں نے خلل کیا</p> |
| <p>۴۸ ڈسے لگا دکھانے تو ہر قسم کا ناچار بالہیت ہوئے اور ہونے لگا نقص کی سمت سے جو ہم کو بچا ہونے سے کہیں کوئی بچا</p> | <p>۴۹ پانی آرزو ہے یہ اسے نابھی لاش سے کہیں جلد بچا اعجاز سے بچا زینب باوان شہد میں ہر کشت</p> |
| <p>۴۹ ناگاہ چلتے چلتے وہ سب فوج پھر پڑی زینب میں یہ اپناٹ سوغش کھا کے گر پڑی</p> | <p>۵۰ بیٹی ہو در بدر شہ بدر و خنسن کی پوسا سے زید کے خواہر حسین کی</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۴۳۶</p> <p>بھارتی لاش شمع پر سیکھنے کی غیبت پر ہونڈا بہی کو بی بی باب کے ظلم کے آج ہنڈا اعدا کے چھوٹے نہیں ہیں اور شاہ فاعدا</p> | <p>۴۳۷</p> <p>تھارت لاش شمع پر سیکھنے مصطفیٰ بانو نے اسکو دور کے آغوش میں لایا بہی کی دل کا درد کو مجھے مس تھا سریا حال ہو گا کیسے ہو گا بھارتی</p> |
| <p>کانون سے میرے خون کے دریا بہاؤ میں درجین کر لعین نے طائغے لگائے ہیں</p> | <p>افسوس تم تو مر گئے بانو نہ مر گئی اتھارہ سال کی مری دولت کو مری</p> |
| <p>۴۳۸</p> <p>اسوقت لاش شمع پر سیکھنے لگا لیا سینے سے دس تھپکے آتی ہیں صدا نہیں لگاؤ کے ستارہ سے آتی ہیں صدا کچھ بھی نہ بچ کر یہی کا ہے بھارتی</p> | <p>۴۳۹</p> <p>لکھنے لگا کار کے پتہ شمع پر ہنڈا بہاؤ کے پتہ اس پر ہنڈا تارکبہ کے پتہ اس پر ہنڈا بھارتی</p> |
| <p>کیا فائدہ کہ جان کو رو رو کے کھوتی ہو لازم ہے تھکو صبر کہ زہر کی پوتی ہو</p> | <p>کیا کیا عدد سے رنج نہ پاتے تھے اہل بیت مقتل سے پر قدم نہ اٹھاتے تھے اہل بیت</p> |
| <p>۴۴۰</p> <p>قاسم کی لاش شمع پر سیکھنے بانو پر لکھے کو کو تھپکے دیا ہیں اسو کی ایک شمشیر تھپکے دیا ہیں تم کل در اند ہوتی دوسرے نہیں</p> | <p>۴۴۱</p> <p>صد و چوبیسویں خالوں میں ہنڈا ناجاہ رافو تھپکے دیا ہیں اعدا کے پتہ اس پر ہنڈا سٹا ہر ایک لاش کا ہے بھارتی</p> |
| <p>مجھ کو رو تو تم کو مسیر کفن نہیں ایسے کہیں جہان میں وہاں نہیں</p> | <p>بیوون پر اہل ظلم نے کیا کیا ستم کیے سروار تو ننگے سالنے انکے قلم کیے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۴۵</p> <p>بہترین چرخ و جہر چرخ آگے تو نہیں چلے گا بہترین چرخ و جہر چرخ آگے تو نہیں چلے گا</p> | <p>۴۴</p> <p>بلوادیہ بن گیا کہ رہائی تو تو حال کرتے ہو چھوٹے کا باندھتے خنیاں قیدی بن گیا کہ رہائی تو تو حال کرتے ہو چھوٹے کا باندھتے خنیاں</p> |
| <p>چاروں طرف خروش ہوا شور و شین کا لوگ سنا نہ رہے لگا سر حسین کا</p> | <p>بچوں کو اپنے گھر میں قیدی چھاپیں گے یہ جان لو ہم اور زیادہ ستائیں گے</p> |
| <p>۴۶</p> <p>بابو نے دھیان کر دیا کھلا دھڑ اس غل میں آئی سکینہ کہین نظر عابد سے روکنے لگی یوں پتھر شیاہ بن تو ہوئی کم جلد نوجو</p> | <p>۴۷</p> <p>بابو نے لے لے کر تکی تھریا دیا جلی کی کیسی آج مصیبت ہوا خدا لانا نہیں ہے ایک تو مصیبت کا پتا دھکا رہا ہے اس پتھر پر چھاپا</p> |
| <p>چشم و چراغ شاہ مدینہ کدھر گئی ڈھونڈو تو داری بالی سکینہ کدھر گئی</p> | <p>کس سرزمین کو ڈھونڈھنے بڑی کوجاؤ نہیں حیران ہوں اب کہاں سے سکینہ کو لاؤ نہیں</p> |
| <p>۴۸</p> <p>عابد نے جی خالی چھاپو نظر کیا بالی سکینہ کا کچھ تپا بالی سکینہ سے کہ اسے چھاپو تدجہ بلوٹوں و سلاسل چکر دیا</p> | <p>۴۹</p> <p>ایسا تو کہہ دے اسے انداز کی نصیحت ایسا تو کہہ دے اسے انداز کی نصیحت سوئی رہی ہے سکینہ شہرہ چھاپو سی سے اسکو باندھو خاکم کوئی</p> |
| <p>پر وائیں جو قید میں اید اٹھاؤں میں ہمیشہ کھو گئی ہے اسے ڈھونڈ لاؤں میں</p> | <p>تغیر اس ہجوم میں اُسکا نہ حال ہو گھوڑکی ٹاپوں سے نہ کہیں پاؤں ہو</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۴۵ القصد ایک سست چوڑا ہونے کی نظر دیکھا سکھنے کی بجائی پر چھٹی سی لاش کے لیے پر وہ لے لیا بارہویہ سو گھنٹہ کے پوتی پر وہ</p> | <p>۴۴ نابالغ پانے لگی ہو ہو کے بے قرار بی بی وافرانی ہوا بے دل پانے آوار اصغر کی لاش کے لیے علی بن ابی طالب رابع ہوا تبیم</p> |
| <p>سینہ سے بار بار وہ لاش لگاتی ہے دامن سے خون اُسکے گلے کا چھڑاتی ہے</p> | <p>ظالم نے اور غم میں اوسے مبتلا کیا مشکل سے اُسے بھائی بہن کو جدا کیا</p> |
| <p>۴۶ سورج بڑھنے میں لاش کو سبیل تھکا چکے اسے کئی عودہ مارا تھان کئی بڑھاپا ہوا تبیم اور میر بھائی جان تھکا چکے اسے کئی عودہ مارا تھان</p> | <p>۴۷ آگے دیکھ کر غم شاہ کا بیان بے انتہا ہو گیا سلطان حسن جان درگاہ میں کچھ سے دعا ہو کے خوشنشان تروین مدد کو نہیں خدا وقت نہیں جان</p> |
| <p>گودی میں کسکو لیکے میں ہر دم کھلاؤنگی یہ تو کہو کہ کسکامین جھولا جھلاؤنگی</p> | <p>صدقے سے شاہ کے نہ عذاب فشار ہو داغ غم حسین چہرا غمزار ہو</p> |
| <p>رباعی اقلیم جو اس بنیادی نے لیا اور اسے شہر سلیم غم سے لیا</p> | <p>یہ باد چب ہ ہے کہ حسین شہ سے نانا کی کس چھٹی دینے ہو پوچھا</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۴۱</p> <p>بیکہ بلبلین غنٹ طارث گئی بغی سبیل احمد غنٹ گئی اور بارگاہ حبیب کرارث گئی بکلی مستین بایہ سرکارث گئی</p> | <p>۴۲</p> <p>نہایتے ہو چو بی بیان غنٹا کیلے بابا تو قتل ہوئے میں زندہ کیوں با سجبا میں چھڑی کے بھانجیا با عباس کی طرح نہ ہو پرا خدین جا</p> |
| <p>بیداد شکر غم نابکار سے سادات نکلے غیر سے زہر ازار سے</p> | <p>اصغری طح خلق نر زخمی ہوا سرا سوطوق در یسمان کے ہوقابل کلاما</p> |
| <p>۴۳</p> <p>تمش کے سانہ و تورا کا گریہ اور بلو میں بیچے بھی آگے گریہ الجا ستارہ خالہ پر آگے گریہ عابد و نور صفت پوش کھلے گریہ</p> | <p>۴۴</p> <p>بیکہ بچا بچا بنی تو بچے جو بنی ہم تسم بد کا با بھون بکھونے جو بنی ہم بیکہ ہی سے کیا تو خاک سے اسے ہم دو بی بیان میں یا تو بنی اسے ہم</p> |
| <p>آیانہ کوئی غش سے اٹھانے کیواسے زنجیر لایا شمر نہانے کے داسے</p> | <p>درد و قلق مرے ہن زیادہ شمار سے دل سوز غم سے جلتا ہے اور تن بنجار سے</p> |
| <p>۴۵</p> <p>عابد نے غش میں شورو زنجیر کا شوا ناطاعتی کے زور سے کی غم پر کھوا زنجیر و طوق دیکھ کے بیار کے دوا کسوں منصفوں ہی کا کردار دوا</p> | <p>۴۶</p> <p>دارت ہون شریف کا اسیر ہی کیا ہو منصف کا کسب ہون میں جسے اسیدوار پڑی فقط نہاؤ دیا طوق خار دار بہر چھڑی ہوا تو میں یا تو بنی ہمار</p> |
| <p>بیل تلخ کام ہوں اور تشہ کام ہوں یار و امام زادہ ہوں اور خود امام ہوں</p> | <p>یا شانہ یا کلائی بند سے ریمان سے سب لوجہ اوٹھ سکین گئے اگل ناتوان سے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۴۱ بازو بپاریشت کی جا بزرگوار تھا جو سر سر سر سر سر سر سر تھر تھر تھر تھر تھر تھر تھر کتنے ہی اندازہ لگا کے</p> | <p>۴۰ تلاوار بن کر پہنچ کے بوجھا شکار نیکو بچایا جا بچا بچا بچا بچا یہ بچھو کے یہ بچھو کے یہ بچھو کے گردن بن تیری گردن بن تیری</p> |
| <p>اب نوبت اس خوشی کی مخالف بکاؤ میں شیخ خدا کے لال کو بڑی چھاسے ہیں</p> | <p>تم تو نہ پہنو گے یہ تھیں ہم نہائیں گے ناشام کر بلا سے یونہیں سے کے جائیں گے</p> |
| <p>۴۲ عابد کی سمت دو گئی نیشہ نضی دیکھا تو قید ہو چکا ہے وہ لکھتے با لیکن چلے گئے بندھے ہوئے ہو درخشا یہی بھیجے سے تو اس قید بوند</p> | <p>۴۱ تا کہ دراز دست چھا شکر نے کیا کیس کو ایک طوق بچھا اید بچھا اور شا دلنے بچھے گئے گر دجا بجا زیب پر ہی تھی ایک طرف خال</p> |
| <p>غم تھا تھیں نہ تنج سے میرا گلہ ملا اب خوش ہوے کہ در شہر خدا ملا</p> | <p>اس غل سے ہوش یا جو اس خوش نہاد کو راندون میں ڈھونڈھنے لگی بن العباد کو</p> |
| <p>۴۳ لڑکے سو سچ بپاریشت کی جا وادی تیرے صبر محل کی آگے دار آئی ندا علی کی کہ دلا وہ اسے شاد یہ تیرے تو مجھے قید کر دو جو بچا باد</p> | <p>۴۲ بازو بچھا باغ کی پوری ہو گیا چاند تو لڑتا ہے کہ یوں اقرار اب کیسے شاد دلے جائے میں اس تھیں تھر تھر تھر تھر تھر تھر</p> |
| <p>کب اس طرح اسیر خدا کا ولی ہوا انصاف تو یہ ہے کہ تو مخر علی ہوا</p> | <p>جیتا بچا کہ تن سے سراسکا اتر گیا میرا بخار والا بھتیجا کہ صر گیا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۴</p> <p>بہ بن ہوا خاقانہ تھانسا تھان نہی بجلیاں میں شہنشاہ کی گمان نہی گردن علی بن قنطاریہ بیان تیرے گلشن کو پانچون بیان</p> | <p>۱۶</p> <p>جلد کے پیر سے کہا کچھ فدا ہے ناراضوں روئے سے توڑ کر کھنڈ آپ اپنے بھی اپنے لاش میں خایا یا تھ بانڈھے کو عمر پر</p> |
| <p>نچھر برد قید قلق اس قدر نہ تھا فاقد نہ تھا بخار نہ تھا دوسر نہ تھا</p> | <p>ہم قتل کہ میں روئیں تو یہ طلم کچھو پھر اسکے ہاتھ آگے تو ہی بانڈھے لیجو</p> |
| <p>۱۵</p> <p>فرما ہی نہیں پڑے سے بیچ نہ تھا اتنے میں فوج سے عمر سدرے کہا بانڈھو سن میں باد سے زبرد مطلقا لے کے ریمان پوجو پانی جھا</p> | <p>۱۷</p> <p>زینب کی بیکجی پائے عمر کیا مقتل کی سمت روئے کو سب فدا پیدا ہوئی یہ لاش عباس سے صلا سیاہیوں پیچھی تو سر سندھ و جھا</p> |
| <p>پر شمر پہلے چاہ زینب روان ہوا پھر فاطمہ کی اک میں محشر عیان ہوا</p> | <p>مقتل میں رو کے گھر سے رو نیکو آئو سفر کی لاش پر نہ سکینہ کو لایو</p> |
| <p>۱۵</p> <p>لیکڑ سن قریب جوا بدہ بھٹات غیرت کی گاہ کی جانب ہی بیان نہی کے قتل کی گاہ کی جانب ہی بیان او جاکے دیکھو بانڈھے کو عمر پر</p> | <p>۱۷</p> <p>ناگہنی سکینہ نے لاش کی صلا چارہ لطف بنگاہ کی اور ان سے صلا رومان دور دیول رہے ہیں کجاں جھا لے پین میر زام میں کیا بے پروا</p> |
| <p>فریاد ریمان اب آئی مرے لیے باتوں سے سر نہ پیٹے پانی ترے لیے</p> | <p>تم قتل گمین جاؤ میں دریا بہ جاؤ مگی سب روئیں گے بیان میں میں خاک کو مگی</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۹ ہو بیرون خدا کے لیے میرا تھو رکڑی بیکاری کہ مجھ کو بھی ساتھ</p> | <p>۲۰ کتنی کتنی نشت لاش لیا ہو سقطہ بھی پاس نہ ہوئی پاس</p> |
| <p>مقتل میں دین سب شہ ابرار کے لیے ہم تم سر اپنا پیشین علمدار کے لیے</p> | <p>میں صدقہ چشم زخم سے کیوں خون دتے ہو کیا پانی پی لیا ہے جو رو پوش ہوتے ہو</p> |
| <p>۲۱ بہشتی سکینہ تھا چچی ان اور جو غم غم ہے زلفین کی سبکدات</p> | <p>۲۲ اس خون کو اتان سے کچھ اک اک عضو کا پتہ کیا ہے مہم</p> |
| <p>اُس قافلہ کی روح علی پیشوا ہوئی اور لگے بال کھول کے خیر النساء ہوئی</p> | <p>شہر مندہ ہون میں دہتر شاہ مدینہ سے پانی اگر پیا ہو تو کد سے سایہ سے</p> |
| <p>۲۳ بہشتی سکینہ لاش مجاہدین جو کہ دودھ کی جھک سے سبکدات</p> | <p>۲۴ پھر ہر علقہ سے ندا آئی آہ پاس پاس ہوا سکینہ کا سفہ گراہ</p> |
| <p>لیکھ ملا میں مردہ کی وہ پھر لیٹ گئی سقطہ کی روح رونے لگی لاش آؤں گئی</p> | <p>اب تک قہار و سقر نے بتر کیا نہیں کوثر کا پانی لائے تھے حیدر پرانہ نہیں</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۴۱</p> <p>بان تو لب فرات پر نشتر خاک افکند دان قفل سکاہ میں ہوا زینب کا سگدار صدقہ بیوی حسین کے لاشہ پر کیا لاشہ کا سینہ چوم کر بلی کر دینا</p> | <p>۴۰</p> <p>چرخ و خدائی کی طعن کو کیوں چین نانا حسین صبح میں سو گیا پیر حسین مگر کوہ میں ہوا دریاں کس کو پر حسین امان بزرگش نہیں کس کو حسین</p> |
| <p>سینہ پر ہاتھ رکھے اور چشم زد رہے قاتل کے بیٹھے سے گلچہ میں درد ہے</p> | <p>ہر ہر لباس تن پہ نہیں تن پہ سر نہیں اپنے حسین کی تھیں نانا خبر نہیں</p> |
| <p>۴۲</p> <p>استغنیٰ سے ہر شے خیر کی خاک آواہ کبھی کبھی قفل سکاہ میں ہوا زینب کا سگدار جب کہ بلا میں آؤ تو کھنکھارے بغلی ہو عاشورہ کو سنہ بیوی کی بے باقی ہو</p> | <p>۴۱</p> <p>یہ یوں کہن ہے بھار حسین یہ یوں کہن ہے بھار حسین یہ یوں کہن ہے بھار حسین یہ یوں کہن ہے بھار حسین</p> |
| <p>اپنے پدر کی طرح سے تو سر خرو ہوا تیرا خطاب ریش جہین کا لہو ہوا</p> | <p>بوجل رہی ہے اُسکے تن یا ش یا ش جنگل کی خاک پڑتی ہے اڑاٹکے لاش پر</p> |
| <p>۴۳</p> <p>جادو نہیں ہی جہن کی اسیر جلال کفار سے نکالی میری شہادت پر بیان تجارتِ اعمامہ کمان اور عبا کمان عوام کی شہادت پر خاک پڑنا کمان</p> | <p>۴۲</p> <p>ناگہ بھگیا کہ اب ہون درد ہوا زینب صبا ہوئی بدن نشتر سے کیا کیا دیکھتی ہوا درد زہر کی لگا جلد پہی ہے بوجہ عباس نامدا</p> |
| <p>مظلوم جانکہ یہ کفن کوئی دے گیا شاہون کے شاہ تاج تراکون لے گیا</p> | <p>لوگوں کو سنبھالو دختر شاہ مدینہ کو غش آگیا ہے لاش چچا پر سکینہ کو</p> |

| | |
|---|--|
| ۴۲ بہارِ بہار کی گنتی کی گنتی یکہ چاکری لاش پیکر کی پیکر ہیں مردوں کے گلے میں پیریں پیریں سب زہریت چاکری لاش کی پیریں | ۴۲ اور پیکر کی پیکر سے آئندہ شکیا بہار کی پیکر کی پیکر کی پیکر بہار کی پیکر کی پیکر کی پیکر بہار کی پیکر کی پیکر کی پیکر |
| باؤں کیاری یوں تو نہ یہ انکھ کھولے گی عباس کی قسم اسی دوگی تو بولے گی | سننے ہی نام شمر کا وہ کاٹنے لگی کرتا اولٹ کے خلد ہونہ و فتنہ لگی |
| ۴۳ شاہِ عالم کے چلے ہیں بیان عباس کی قسم میں پیریں پیریں اعوان کی قسم میں پیریں پیریں اعوان کی قسم میں پیریں پیریں | ۴۳ اب حلت سکینہ کی دوا کی لکھو اور اس کے علم میں گریں چادر لکھو شور و فغان زیب ناخدا لکھو گدڑی جو اہلیت پیریں پیریں لکھو |
| آنکھوں کو کھولا سب کی طرف لگ گاہ کی پھر لاش سے پس گئی اور منہ سے آہ کی | کس کس نے اسے دیر یہ دفتر لکھا نہیں اس دفتر غواگی کہیں انتہا نہیں |
| ۴۴ دل خود بخود افسردہ ہوا جاتا ہے بہار کے نہیں جیسے پہا جاتا ہے | ۴۴ یہ روزہ میں کرے لیا کی جانب شیر کا قافلہ چلا جاتا ہے |
| تام شد | |

| | |
|--|--|
| <p>۴۲</p> <p>تشنہ دہلی کس تشنہ دہلی خفج کفن لاش پر کس تشنہ دہلی جاوے پھر تیری قبر میں آبِ برہان کس تشنہ دہلی پچھو تو زمانے سے یہ جو رسم کس تشنہ دہلی یادوں پر اس نہیں کس تشنہ دہلی</p> | <p>۴۱</p> <p>ماتم کا مفع ہے غریبوں کی مجلس یہ دماغ ہے کس کا کہ سب غریبوں کی مجلس ہر بند کے خاطر میں ہے غریبوں کی مجلس یہ مرثیہ کس کا کہ غریبوں کی مجلس</p> |
| <p>۴۳</p> <p>سہرا نہ سہی بان تو جوازہ بھی نہیں ہے پھولوں کی کوئی چادر تارہ بھی نہیں ہے</p> | <p>۴۰</p> <p>حیدر کو قلق خاطر کہ کو نہ کری تھی کیا خون میں تصویر ہمیں کی پھری تھی</p> |
| <p>۴۴</p> <p>مردہ کو اٹھانے میں گلہ نہیں دیا نیزہ بھی گلہ سے نکال نہ سکا کس کیلئے گلہ کرتے ہیں باک میں بنا ماں اپنی کرتے ہیں باک میں بنا</p> | <p>۳۹</p> <p>یہ بون بون ہے دہلی کی جوانی کون دیکھا ہو یا کس کا کہ اگر کھجورانی کیون ختم کے خیمہ میں جو دریا کی زانی سہاؤں میں دوبا جو کوئی بوسقانی</p> |
| <p>۴۵</p> <p>مرا ہو تو برحق سبھی اک دز مرین گے لیکن یہ شہادت یہ اجل یاد کرین گے</p> | <p>۳۸</p> <p>انصاف نے برمیوے سے مخفی پیر دیا ہے پہل موت کی برچھی کا نیا کس نے کیا ہے</p> |
| <p>۴۶</p> <p>کیون یاد کرنا تو دل سے گویا یاد آخر یہ بیان کس کا ہے تو نام خدا بارگاہ شہرِ ابدہ مرا اور تھکرا ارمان جو شاہد کہہ رہا ارمان سدا</p> | <p>۳۷</p> <p>اٹھا دیوان سالِ نبیؐ نہین یاد کیا ہو اس عمر کا سید کی بن بیا یا ہوا ہے عقرب میں تیرے تو نہیں عقدہ ردا بہرِ پیر کے حلقہ میں تیری ماہِ قمار</p> |
| <p>۴۷</p> <p>او کاش کہ ذکر کا یہ ارمان گل جاے ہے ہی علی اکبر کے اور جان گل جاے</p> | <p>۳۶</p> <p>کیون شیون کو عامہ گرے خاک کے اوپر سہرا نہ بندھا کس کے سر پاک کے اوپر</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۱۱ غلبہ میں نوکی غلبہ جو یہ غلبہ خود شدید بادشاہ کی مثل ہو غلبہ روشن ہو کہ بج سیکال جو یہ غلبہ درانی جو یہ غلبہ قابل ہو غلبہ</p> | <p>۱۱۲ بیچ تو غلبہ کہ اشاعتی ہو غلبہ مجلس کی بادشاہ کی مثل ہو غلبہ جلالت ہو جو غلبہ میں نظر ہو غلبہ خلاص ہو یہ غلبہ میں برائی ہو غلبہ</p> |
| <p>۱۱۳ سرورہ چراغ صبرم لم نری ہے خاکہ یہ دربار حسین ابن علی ہے</p> | <p>۱۱۴ یان علی ہے علی ظہر کے خضامین ابن ہمارے کتا ہے وہ خضامین کہ یہ محسن ابن ہمارے</p> |
| <p>۱۱۵ پسند ہو کہ غلبہ بیدار ہو کہ دربار ہے ہر غلبہ دربار ہے کہ کیون زارہ ہے غلبہ بیدار ہو کہ لاغر ہے منوہ ہو دار ہے کہ</p> | <p>۱۱۶ آئینہ ہے کہ صفت اتم کی صفائی عینک ہو قابل جو کہ غلبہ نائی اکدن ہو جلالت غلبہ نے کیا اس بزم نے تو قدرت اشک کھائی</p> |
| <p>۱۱۷ جلوہ ہے یہ سب ماتم شاہ شہد اکا دربار ہے یہ مالک سرکار خدا کا</p> | <p>۱۱۸ آئینہ کے کیا منہ یہ صفا لائے کمان سے لوطہ کا چہرہ نظر آتا ہے بیان سے</p> |
| <p>۱۱۹ جادویش تریش غلبہ درازہ کی غلبہ کی غلبہ ایک غلبہ کی غلبہ کی غلبہ ایک غلبہ کی غلبہ کی غلبہ</p> | <p>۱۲۰ یزید کے غلبہ کی غلبہ کی غلبہ لادیم ہے بیان صفت گل شاہ درون کا کہ جو ہے دل بندہ قلندہ شکر کا غلبہ جانی میں وہ شرف ہے جانی</p> |
| <p>۱۲۱ پیغمبر ہی روا ہوتی ہے نادار کی حاجت ہے زر کو نہیں شہرت دینار کی حاجت</p> | <p>۱۲۲ اب بیکس و بے یار حسین ابن علی ہے اکبر کی سواری سوے جنگاں چلی ہے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۵۱۷ چاند نظر اکبر کی فتنا کا سوا سند کوئی جاوے گی ہو سکتا ہے قادی و مسلک کوئی اچھا کوئی قرآن موجود کوئی یہ سب حج ابن پل کو چاہیے</p> | <p>۵۱۸ سنت کو نہ پڑھی کر دی بارگاہ کلام سین فرشتہ بچا میں کوئی نہ ہو کلام کشتہ میں غلطو کو نہ خوش کو کیا کام میں سے جناب علی وفا کا نام</p> |
| <p>۵۱۹ چہرے پہ بیان کی جو گرد پڑی ہے چوٹی بن آئینہ لئے آگے کھڑی ہے</p> | <p>۵۲۰ نیند آج جو کوئی لے تو آرام لے گا اب قبر میں سوئی لے تو آرام لے گا</p> |
| <p>۵۲۱ دور سے سکینہ سے غائب ہو نہ تیاں نہائی ہو فائدہ نہ ہو میں تو زبان پاسی تو نہ چھو میری کین اپنی کلاں پیارے چلائی جو وہاں ہے چچا جان</p> | <p>۵۲۲ اکبر کی اس بات بغیر میں ہے بالہ بہشت میں نہ ہو جس کا قاتی ہو بالہ سکینہ سے غائب ہو نہ تیاں نہائی ہو فائدہ نہ ہو میں تو زبان</p> |
| <p>۵۲۳ ایسا نہیں اب صدمہ عباس ہو بھائی جو تم سے کون میں کہ مجھے پیاس ہو بھائی</p> | <p>۵۲۴ ایک ہاتھ کیلے پہ درے ایک جبین پر انگوں کو ہکا لئے ہوئے بیٹھی ہو زمین پر</p> |
| <p>۵۲۵ بہترین بات تم کی صفین کیلئے خالی ہو غم نہ ہو خبر کے آئے ہیں آنسو سرخ رنگ جو کتبہ ہو بل کھائے ہیں کیا عباس سامنے ہو وہ قاسم ہو گلہ</p> | <p>۵۲۶ اکبر کی گزارش ہو رنگا آئین ہاری ان کی سہ کو کون خدا کوئی چلی ماری ہو میں جو کدرا دین یہ صفین ہاری ماری ہو میں جو کدرا دین یہ صفین ہاری</p> |
| <p>۵۲۷ حیران ہیں دربار پر ہو گسا خالی رن بھر گیا گھر والوں سے گھر ہو گیا خالی</p> | <p>۵۲۸ کیا دیکھ کے دل خوش مرا ہو تہا ہر بلاوں پلو میں ہو گود میں پوتا ہے بلاوں</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۲۷ بسے علی کہ تھیں کہ آئین چوہی ہے نیز ہوتی ہوئی وہ شکل نبی ہے تلاؤ کو کیا جا کے کسانت علی ہے وہ وہی کہ بتایا مجھے پیار ہی ہے</p> | <p>۲۷ بازو ہے کہا کان میں کبر کے خیر دار جواہرین یہ فرماہیں نہ تم بویہ زہار اس وقت جلال شہر دان کے آثار واری میں مضاربے کا کر جائی تھا</p> |
| <p>۲۸ گمہ آئی میں آنسے کہ کہیں تو ہین بھائی امان کو بڑی دیر سے رُوا تو ہین بھائی</p> | <p>۲۸ سید انیان بھی دیکھ کے آمد کو ڈری ہین خالی اندر زنا نہیں غصہ میں بھری ہین</p> |
| <p>۲۹ ناگاہ نمودار ہوئی غیب غناک جہرہ پہلے خاک گسیان کے چاک اگر فادہ بظنون میں ہے بیچو چاک غصہ بیدار عشق میں تھا تو چاک</p> | <p>۲۹ پاپی کے کہ از غیب کیسے پہنچت بھائی یہ ملیوس یہ اکبر کی امانت بچپن کبھی کر تو ہین جوانی کو بھیت اندر مبارک کر وہ بھگو نہوت</p> |
| <p>۳۰ کہتے تھے حرم غیظ میں یہ بنت علی ہے یافا طمہ ہنگامہ محشر میں چسلی ہے</p> | <p>۳۰ تم والدہ انگلی ہو پیر سرور دین ہین یہ آج کھلا ہم کوئی اکبر کے نہیں ہین</p> |
| <p>۳۱ اکبر کے سناے کو وہ نبی زباناں اسے سون و تھیں لاؤں کیاں جو کام کیا چکے جو تھوہ جان ہے اس قدر ہوئی یاد میں جو تھوہ جان ہے</p> | <p>۳۱ جہات ہو چکا سکا تباہا کیا ہے قابل میں تو تھوہ کے بیچ شاک جلا ہے پیشا ابھی بیٹوں کا لہو نہ پھر ہے پیشا چون تانی موجب خدا ہے</p> |
| <p>۳۲ کیا جان کے دم بھرتی تھی ہر شکل نبی کا سب کنو کی بائیں ہین نہیں کوئی لسیکا</p> | <p>۳۲ کیون اتھ سے میرے تھیں سو اس آئے اکبر کو قسم دو کہ مرے پاس نہ آئے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۷۱</p> <p>وہ لوگ کہ جو کچھ تیرا وار ہے بانو وہی ہے نہ یاد ہے نہ غماز ہے بانو کہ بین جوان مرگ عزادار ہے بانو جو بچہ جنت میں اگر غماز ہے بانو</p> | <p>۱۷۲</p> <p>جیتے ہیں جانی وہ ہیں خدا نصیب میں کا ایک ہونے کی غماز تھاری جاؤ نہ سواری تو ہے تیار تھاری یوں بچے نظر ہے جی کا تھاری</p> |
| <p>۱۷۳</p> <p>یہ تم نے نہ پوچھا کہ نبی کیا ترے جی پر حضرت بھی تھا ہوتی ہوئی آئین مجھی پر</p> | <p>۱۷۴</p> <p>کس سے کہوں کیا خون پیتی ہوں ہو ہے دل پر تو پھری چل گئی اور جیتی ہوں ہو ہے</p> |
| <p>۱۷۵</p> <p>میرا دل ہے تجھے دانا نیت ناچار میرا دل ہے تجھے کیرتے ہوئے غماز میری بچی امان مری الگ مری غماز میں تو ہوں غلام اچھا کون پہچانے</p> | <p>۱۷۶</p> <p>زیب سے بہت اکبر کبر سے چڑیا کبر سے انھیں منت مزاری تو لایا انسو جو ہے مطلب دل اپنا لایا زیب نے کہا دوی کر بھر آیا</p> |
| <p>۱۷۷</p> <p>ہم چاہتے ہیں تم ہمیں چاہو کہ چاہو الہاب ایک بات یہ بندے سے خواہو</p> | <p>۱۷۸</p> <p>میں کبھی تھی ناشاد کو اب شاد کرو گے سچ مچ علی اکبر مجھے برباد کرو گے</p> |
| <p>۱۷۹</p> <p>بہت کڑواہی کہ نہ کہنا کھانا دم کرتا ہے باہن کھانے میں کھانا مان مچی ہو وہ جاؤ کھانے کھانا اگر کھاؤ خدا کر دے مچی کھانا</p> | <p>۱۸۰</p> <p>یہ تھانے کھانے کا کھانا کھانا جو نہیں کھانے کھانا کھانا اس چاندی کھانے کھانا کھانا اس باغ میں پھران بلانا کھانا</p> |
| <p>۱۸۱</p> <p>میں پیار نہیں کرتی میں قربان نہیں ہوتی جاؤ میں تمھاری بھوپا امان نہیں ہوتی</p> | <p>۱۸۲</p> <p>آنسو مرے پونچھے تھے توڑ کو انے کے خاطر کیون لال پہ لٹا تھا بچہ جانے کے خاطر</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۷۰ اکبر کے گما کی الفت کرین قربان اب خیز قدم پہنچے جھلین بھی چلی جان اس غم کا مرقع نہ تھین کھلا دکھا آں پیر کی پیر کی پیر کی پیر کی پیر کی پیر</p> | <p>۱۷۱ پیر کی پیر کی پیر کی پیر کی پیر کی پیر سیا نیو بول کو سنبھالو اجلاتی پوشاک نہی اتھو نہ پیر کی پیر کی پیر میراج تن پاک پس چاہئے پائی</p> |
| <p>پونچا وہ مرقع کمان او حق کے ولی ہے کی غرض پس پشت خیام نبوی ہے</p> | <p>بھاڑ اعلیٰ اکبر نے گریبان قبا کا اور نوحہ کیا ہا ہے چچا ہا ہے چچا کا</p> |
| <p>۱۷۲ گندہ سر کی گندہ سر کی گندہ سر کی گندہ سر فائدہ سوسری اب کے تھوڑے تھوڑے تہا سببان اس کے تھوڑے تھوڑے میران شہید کے تھوڑے تھوڑے</p> | <p>۱۷۳ نور اسین سے غور شدہ ہو اطراد جال نہشتے لگا چکا تو ہو اطراد جال اس دوسرے جو کہ پیر کی پیر کی پیر</p> |
| <p>جو دم ہے غنیمت ہو کچھ اب حال نہیں ہے روکا جو مجھے فاطمہ کا لال نہیں ہے</p> | <p>جلوہ جو کر میں کیا شیر دوسرے جزو پشت پیادہ اور کہیں پائی نہ سہرنے</p> |
| <p>۱۷۴ بیکار علی کے قناعت ایک ٹھانی زینب کے ادھر کون سے تھوڑے تھوڑے دیکھا کہ کچھ پیر کی پیر کی پیر سیا خیز چلائی کہ اللہ دہااتی</p> | <p>۱۷۵ میر کی خواہش نہ تھوڑے تھوڑے نارنگ اسطیقا سے کون سے تھوڑے تھوڑے کتنی جی ل جا کہ کی بانو نے اٹھائی جی کھول کے نہ لفظ کی تھوڑے تھوڑے</p> |
| <p>اس غم کے مرقع پہن قربان ہی ہے رو کر گما اکبر نے کہ چو بھی جان ہی ہے</p> | <p>لے لیکے بلا میں جو دم غم غم ہو دست کر پھر موت بھی روئے لگی دامن ہو لپٹ کر</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۴۵ بکلامہ دار و کلامین نہ کیو تاراج ارمان کیا کرے نکالے ہر دم آج پوچھنے لگے دیکھ کر صاحب چراغ دہرا غیب نہ پوچھو کیوں کا تاراج</p> | <p>۴۶ سودا بیجا پر ہے بازار میں کیا ہے جولاہوں ہر سر پہ کیوں پہنایا ہے حیران پوچھ رہے اسلئے میں کیا ہے اب بطل صلیب آگیا دہرائی ہے</p> |
| <p>۴۷ حضرت نے جو پوچھا کہ فدا ہوتے ہو ہم پر فرزند نے سر رکھ دیا پایا کے قدم پر</p> | <p>۴۸ نانا کے عوض دیکھ لے جیتے تھے اسے ہم اب یہ تو چلام نیکو دیکھ لے گئے ہم</p> |
| <p>۴۹ جو کو ملک کیلکھنے سے پستایا بندہ اگر وہی تری کافی ہے خطایا کیا ہے اس انتہا میں نے ستایا نانا کی زیارت جو ہی بسا چٹکایا</p> | <p>۵۰ میرے کچھ آئے تھے فرزند حسین پر پہنچ گئے تھے کھانا علی حج جبین پر رخصت کیا اور مجھے سیرا فزین پر راج کھانا آکر کیا مال شہر دین پر</p> |
| <p>۵۱ سرکٹا میرے قافلہ والوں کا سفر میں تصویر بنی کی بھی دھوڑی مر و گھر میں</p> | <p>۵۲ آئے سوے اسطل جناب علی اکبر ملے آئی اجل کس کے عتاب علی اکبر</p> |
| <p>۵۳ اس شکل میں کوئی بیٹا نہیں تھا بیٹے کے حضور آگئی بی بی زینب تھا بندہ کوئی جزو فاق کیا نہیں تھا بس چھوڑ غایت توڑ کر کیا نہیں تھا</p> | <p>۵۴ شہزادہ جلوہ جو کیا دامن میں ہے جہیز بننے آوازہ کسے مہو میں ہے میرے قید خانہ سے کھانڈ زمین ہو میرے کھانڈ میں کھانڈ چھوڑ دین میں ہے</p> |
| <p>۵۵ گرد و دیا ہے تو کھل بھی دیا ہے مالک مرے جو تو نے کیا خوب کیا ہے</p> | <p>۵۶ بیلکون سے لیا پنجہ میں شہباز قضا کو بغلون کے شکوے میں کیا قید ہوا کو</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۴۱</p> <p>دہنش تھا یا بلق ایام کا اقبال نیکو سکھ و درست اور جوانی کا حال جادو کی بھری آنکھ فقط معجزاتی حال نور شیبہ کے مہر کی نئی سنہلیاں</p> | <p>۴۲</p> <p>خادم ادب جہنم پہ دوری کی ٹھونچا تبیست لے لیا عمر سو سے اگر گزرجا پیش لکھ لکھوت کی موت کو جلا ان قند سے بولا اگر ابھی پارتھا</p> |
| <p>قوت کی طبیعت تھی دلیری کا جگر تھا سرعت کا بدن فہم کا دل عقل کا سر تھا</p> | <p>چھینے کا تصور جو کہا عشق نے جی میں گرستی نے کہا سایہ ہمشکل نبی میں</p> |
| <p>۴۳</p> <p>گلشن گلستان اجل کر توین کج لاکھوں خاکیلے پہل کر نہ بن کج نیشکر بن رنج کی گل کر نہ بن کج چیدہ بغیر نہ ہو کر نہ بن کج</p> | <p>۴۴</p> <p>اک عالم حیرت تھا صلیب موت خلیفہ سب جہیز و تاب بھی جو باروت طوفان سب خوف ہو گئے اور جو نور و جویاں سکھتے تھے اسلاطین کو تخت بادشاہ</p> |
| <p>غل ہے کہ چراغ اب مٹو ر شید کا گل ہے ہاں آمد ہمشکل شہنشاہ رسل ہے</p> | <p>بے خود جو کیا رو سے درخشان کی چمک نے بالا سے زمین ٹیک دیے ہاتھ فلک نے</p> |
| <p>۴۵</p> <p>ننگہ منہ خیر واریک فتنہ آئے بلان کو کہہ کر شکر زخاں لکھ آئے بے کرا کہ سب کے گھر آگ لگ آئے چلایا عزم کیجھو وہ اگر نظر آئے</p> | <p>۴۶</p> <p>وہ درد کش تاق با آرزو خورن کے ان کو گئے عورت کا لبوس پہن کے انسان کو حیوان ہو گیا لب پہن کے دریا میں زردہ پونچھ کر پھیلان پہن کے</p> |
| <p>سب کہتے تھے خالق شہ مردان کا بڑا ہے گھر شیر خدا کا ابھی شیرون سے بھرا ہے</p> | <p>تھی دھاک اجل کی بھی بہت مہج ورن میں اب پھرتی ہے پھرتی ہوئی مرد مکے کفن میں</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۷۶ یہ کہادوستان میں چلتی آتی بے عرق و عرق ہو گیا وہ کافری ہر وہ عجب اس بے نیلے کھانی ان نظر میں کیا کھانا کھاتی</p> | <p>۷۵ دفع کتنی موی پر بھیا کیا بنے ایوب کو اک آن میں اچھا کیا بنے عسی کو زمانے میں سیجا کیا بنے کے زور کا اثر کے کیا کیا کیا بنے</p> |
| <p>یہ قدر عرق کی نہ کسی رو سے بڑھی تھی شبنم کبھی جو رشید کے منہ پر نہ پڑھی تھی</p> | <p>ہم وہ ہیں کہ ہستی کی حد اسیر کریں گے چکھیں گے مڑا موت کا بھی اور نہ مریں گے</p> |
| <p>۷۷ بھی کا عرق کیا اچھلی کرے لوچ سے کیے دور نہ نونساے عید کے لٹا جہین شکر کو کھائے ہاں نالو کا گاہ ہر تہ سے ہائے</p> | <p>۷۸ تھان نہ جنت کی سند بانی ہیں عسی بھی سبھی کو سچائی ہیں ایوب کی اخذ غلبہ بانی ہیں اور مرسلان کو باخداانی ہیں</p> |
| <p>اللہ کے بندہ ہیں یہ اللہ نہیں ہیں بندے مگر اسطرح کے و اللہ نہیں ہیں</p> | <p>ہم بندوں سے صانع نے کمال نیا دکھایا حکم اپنا و قار اپنا جلال اپنا دکھایا</p> |
| <p>۷۹ نہ پرہیز و تنہا نہیں کھتے ہم سے کتا دینے میں نہیں کھتے جڑست کتا اور کتا نہیں کھتے تکبیر کرتے یہ بے شہر نہیں کھتے</p> | <p>۸۰ اکھانم نیا و رہن و انجی و نواد باطل کی نمود اور جو حق کا فکرواد نمود کی آگ اور جو اور آتش طواد نیز کا غل و جو جان برباد</p> |
| <p>یہ انہی کھلا ہے کہ جو خاصان خدا ہیں ہر بندہ کے ہم بندہ کشاہد کشاہن</p> | <p>سمجھو تو سہی تم کہ بشر کیا ہے ملک کیا بت کیا ہر خدا کیا ہر زمین کیا ہر فلک کیا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۷۵ لاکھ کوئی صاحب کان نہیں ہوتا ہر اہل عصا موسیٰ علیہ السلام نہیں ہوتا ہر نیکو اور نیکوئی وہ سلیمان نہیں ہوتا ہر نیکو اور نیکوئی وہ سلیمان نہیں ہوتا</p> | <p>۱۷۶ نیکوئی نہ بنا یا ہو جسے کوئی نہ خدا ہے نیکوئی نہ بنا یا ہو جسے کوئی نہ خدا ہے نیکوئی نہ بنا یا ہو جسے کوئی نہ خدا ہے نیکوئی نہ بنا یا ہو جسے کوئی نہ خدا ہے</p> |
| <p>لاکھ اوج ہو پیشہ کا ہما ہو نہیں جاتا بت سجدہ کا فرستہ رہ نہیں جاتا</p> | <p>دم ایسے امانوں کی جولطاعت کا بھر دم بت کے بھی خدا ہونے کا اقرار کر دم</p> |
| <p>۱۷۷ حکم و حکم کو بدین حکم و حکم کو بدین حکم و حکم کو بدین حکم و حکم کو بدین</p> | <p>۱۷۸ حکم و حکم کو بدین حکم و حکم کو بدین حکم و حکم کو بدین حکم و حکم کو بدین</p> |
| <p>اٹھے ہوئے طوفان کو کوہین شور کو گرجا ہے آتے ہوئے محشر کو جو دین حکم کو بھر جا ہے</p> | <p>آخر کبھی محشر ہے کبھی رب غنی ہے گر آج قیامت نہیں فرواشدنی ہے</p> |
| <p>۱۷۹ کیونکہ محبت اللہ کو ہر چیز سے زیادہ کیونکہ محبت اللہ کو ہر چیز سے زیادہ کیونکہ محبت اللہ کو ہر چیز سے زیادہ کیونکہ محبت اللہ کو ہر چیز سے زیادہ</p> | <p>۱۸۰ کیونکہ محبت اللہ کو ہر چیز سے زیادہ کیونکہ محبت اللہ کو ہر چیز سے زیادہ کیونکہ محبت اللہ کو ہر چیز سے زیادہ کیونکہ محبت اللہ کو ہر چیز سے زیادہ</p> |
| <p>ماہل یہ امامت کے ہیں قائل ہمیں کر دو قرآن سے یا ہجو حدیثوں کی خبر دو</p> | <p>بانو کا جگر جان حسین اور نہیں ہے اکبر سا نجیب الطریقین اور نہیں ہے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۷۵ اتری کو اد کے لیے غرض کر شمشیر نازل مری داوی پہوئی جاور تھویر اور صحر سے اب وہ ہر دوا خواہیہ کنبہ چھبے بالاد و بصورت تویم</p> | <p>۱۷۴ کنبہ کی ردا کے نہ سنا کج داری پیدا ہوئی تھی پائے دلی جو تھاری بنانے یہاں سے کما تھائی باری سر پہ چھبے پرا گیا اسے شکر باری</p> |
| <p>۱۷۶ کے کے مدینہ کے جواتون کا شرف ہوں زینب کا غلام اور میں بانو کا حلف ہوں</p> | <p>۱۷۵ اعدا سوارش مری کیوں کرتے ہو بیٹا پردہ کمان اب تم تو جوان مرتے ہو بیٹا</p> |
| <p>۱۷۷ سنتے ہوا بزم بھی زینب کا بھلا نا کچھ پی من مری بھی کون کھانا کچھ پی من مری بھی کون کھانا تازہ سبب بھائی تم کو نہ دلانا</p> | <p>۱۷۶ ہاگہ عسعد نے طارق کو بھارا خاموش کر اس شمع حسینی کو خارا جاکشور و صل کی حکومت ہو دارا وہ بولاند و تم کو کون کیا بین تھارا</p> |
| <p>۱۷۸ جب لوٹنا سرکار پیر کے خلف کی لینا نہ ردا بہت شہنشاہ نجف کی</p> | <p>۱۷۷ اُس دیو کو مہر اپنی سیدہ دے عطا کی اکبر کے لیے روح سلیمان نے دعا کی</p> |
| <p>۱۷۹ ناگاہ آیا از ہونی خیمہ سے سپاہ اس قدر بڑھانے کے خدا در تھرا تملایا غلام آپ کو بھڑکے کہ جب کی کا کیوں نہ کہا عون محمد کا ہونا آقا</p> | <p>۱۷۸ حالہ تائید خدا میں قمر شاہ عقرب کے طریقہ میں ڈھانڈا گرا کف درد میں تھوڑا کھینچیں کھیا ہستی سے کما چھبے نارت کر وراث</p> |
| <p>۱۸۰ داری گئی تم آل پیر کے شرف ہو سب کنبہ کے اقبال ہو سب گھر کو شرف ہو</p> | <p>۱۷۹ شہزنگ غورنگ سے مونی جو بڑھا تھا طاؤس بہنم پہ مگر سانپ چڑھا تھا</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۴۴ نورِ کونین میں برکتیں نیک کی جب کونین میں ملے گی جس کی جس نے کونین میں ملے گی جس کی نورِ کونین میں ملے گی جس کی</p> | <p>۴۳ جگہ بن طارق عجب کی جگہ بن طارق عجب کی جگہ بن طارق عجب کی جگہ بن طارق عجب کی</p> |
| <p>پھر کانپے پوس کے رکھا تیرہ ہلا کے کیا لیس ہوئے تیر کو پیکانے ہلا کے</p> | <p>کیا زیب کمان تیرے کی جگہ کی کو میں روشن یہ ہوا شمع ہے طاق سون میں</p> |
| <p>۴۵ اس تیرے پیر کے پیرا بہ کینہ جگہ بن طارق عجب کی جگہ بن طارق عجب کی جگہ بن طارق عجب کی</p> | <p>۴۶ تیرا بن طارق عجب کی تیرا بن طارق عجب کی تیرا بن طارق عجب کی تیرا بن طارق عجب کی</p> |
| <p>سر کا تو دبے پاؤں سر ہانے اجل کی دو ہاتھ سنان پیچہ کے باہر نکل آئی</p> | <p>پیکان کے ایک قطرہ میں طوفان نظر آیا پانی کی طرح ہر رنگ دریشہ میں در آیا</p> |
| <p>۴۷ نورِ کونین میں برکتیں نیک کی جب کونین میں ملے گی جس کی جس نے کونین میں ملے گی جس کی نورِ کونین میں ملے گی جس کی</p> | <p>۴۸ گوش کی نکونج خفیت سون میں اور میں کلچا کیا اس میں خفیت مست کی عفت کلک لوت ہو جانے نورِ کونین میں ملے گی جس کی</p> |
| <p>دعا لون میں ہر اک حرف سونہ ڈھانپ رہا ہے اثر دورہ کوہ سے وہ جھانک رہا ہے</p> | <p>جا اسکے تن زشت منہ موڑ کے بھاگی اور روح کو مٹھی سے اجل چھوڑ کے بھاگی</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۹۱ طلح بن طارق نے پھر شہر کی لڑائی اور اس نے اس کو دودنچ نظر آ یا کہ جس کے بیان کی طرف پرتھکھا دن کی سب تمام کے دیکھ لکھا</p> | <p>۹۰ بعد اسکے صف جنگ کے اس صف کی لڑائی مصرع بن غالب دین کر کے زور کف آو و در ان کر کے پیشہ گری کر کے اور چھوٹی لڑائی</p> |
| <p>چھٹ جائیں رکامین نہ اگر یاے یعنی سے اغلب تھا کہ رہو ار بھی اٹھ گئے زمین سے</p> | <p>خالی ہوا رب خلف شاہ زمان سے سر عقل سے رخ رنگ سودا تاج تو ان سے</p> |
| <p>۹۲ پھر در بیدار طبیعت سے بھلا یا کے مین میں ہم ہی کر کے دیکھ آ یا کر کے مین میں ہم ہی کر کے دیکھ آ یا چھٹ مین میں ہم ہی کر کے دیکھ آ یا</p> | <p>۹۳ بانی نے اسے آجی لکھا کہ سونیا اور ان کے خبر سے ہم رہو کہ سونیا ہم ہی کر کے دیکھ آ یا چھٹ مین میں ہم ہی کر کے دیکھ آ یا</p> |
| <p>گر شہر نہ تھا طالع نہ نایک ہو ا پر یہ کوڑہ گر چرخ کا تھا چاک ہوا پر</p> | <p>چار اسکے غلام جو گئے چار طن کو یان فخر نے مجھ کیا بانو کے خلف کو</p> |
| <p>۹۳ چھٹ مین میں ہم ہی کر کے دیکھ آ یا کے مین میں ہم ہی کر کے دیکھ آ یا کر کے مین میں ہم ہی کر کے دیکھ آ یا چھٹ مین میں ہم ہی کر کے دیکھ آ یا</p> | <p>۹۴ مصرع ہوا در بیدار طبیعت سے بھلا یا اور ان کے خبر سے ہم رہو کہ سونیا ہم ہی کر کے دیکھ آ یا چھٹ مین میں ہم ہی کر کے دیکھ آ یا</p> |
| <p>بیجان کیے چار تن اس دل کے غنی نے فی النار کیا عینون کو اسن بختی نے</p> | <p>اب میان مین کب تن کے فقرہ کو کل آئے مصرع مین کر مین رہا معنی کل آئے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۷۹ دل فتح کا تازہ کیا اس فتح جو ان کے خلعت کو کیا بن میں نمودار ہے ان کے کا آرزوی غوطہ ہر اک عالم جان نے بسیا نہ تو نظر کر کیا امن امان نے</p> | <p>۸۰ ہر قدم اس طرح طعناں پہنچا کہ جیسے رہ خالق میں بھی طعناں پہنچا کہ یوں رنگ آواز پہنچا کہ جس طرح گز تو بوز ازل ہو سی کا</p> |
| <p>وہ بیان سے شمشیر شجاعت نکل آئی لوزاچہ سے جنگ کی ساعت نکل آئی</p> | <p>یوں کفر طافوج سے شر جیسے شر سے باطل سے جدا حق با حق جیسے غر سے</p> |
| <p>۷۹ مصرع کو مصرع ہوا تنہا پہلے کہ ہر اک گھٹا وزن بدن پہنچا کہ قاسم جو روشت میں روداں کا اس تک پہنچا کہ وہ بنا پہلے کہ</p> | <p>۸۱ کھلیت بھی کر کے یہاں پہنچا کہ کھلیو پہنچا کہ وہ کہہ کر پہنچا کہ کر کے بیان میں شجاعت پہنچا کہ مدا نہ رہے کہتے ہو سکا نہ پہنچا کہ</p> |
| <p>سالم نزل موبدہ ملعون نظر آیا ہر بیت میں اس تیغ کا مضمون نظر آیا</p> | <p>روبا ہو نکو پڑھتے ہوئے اس شیر نے روکا اٹھا ہوا طوفان پل شمشیر نے روکا</p> |
| <p>۷۹ لکھا عمر کو جبری نزل سے تلوار ابو ظہر بن یک سے ہوا چار نہے جاوے رو سات ہو چاروں پہلے ہر ایک میں لکھن میں جان پہنچا کہ</p> | <p>۸۲ وہ تیغ اگر ہی ہر سر پہنچا کہ رو کیا ہے آبرو اب دیکھ پہنچا کہ دل سینہ میں تو پایا پہنچا کہ پھلکی پہنچا کہ باز دیکھ پہنچا کہ</p> |
| <p>یہ سسکے عرق ناصیہ فوج پر آیا ہر قطرہ سمندر کی طرح موج پر آیا</p> | <p>عامل بھی نہ آسیب کو یوں سر سے اتار جس طرح سر اس تیغ نے پکیر سے اتار</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۰۱</p> <p>ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی</p> | <p>۱۰۲</p> <p>ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی</p> |
| <p>تھی تیرا کہ اتری تھی ابھی جرخ پر چڑھ کر مچھلی کے تلے گاؤ زمین چھٹ گئی بڑھ کر</p> | <p>دو صد سن و سال کیے اہل ہوس کے چونتیس برس کے تھی ہوئے ساٹھ برس کے</p> |
| <p>۱۰۳</p> <p>ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی</p> | <p>۱۰۴</p> <p>ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی</p> |
| <p>آرام ملے خاک وہ مرد و خدا تھے آرام کی بھی لفظ کے سب جفا تھے</p> | <p>کرنے میں چھری لگ گئی پیدا کروں کی پڑنے لگی بوجھار جہنم میں سروں کی</p> |
| <p>۱۰۵</p> <p>ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی</p> | <p>۱۰۶</p> <p>ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی ہاں تو سنا کہ ایک چلی</p> |
| <p>سرمہ کار اکیس برس کے یہ صلی تھے نو پارچہ الماس کے خلعت میں ملے تھے</p> | <p>بھاری تھے بہت کوہ گردہ بھی بے تھے اعدا کے بدن مثل تھو کہ سر ہو رہے تھے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>فصل اس تیغ ز سر جانب آب اینا اٹھایا ریا نے پھر کپڑے سے سر شل جاب اینا اٹھایا پنیر غنوں سے سر شل جاب اینا اٹھایا نہان ہوا بڑا بڑا یہ تھا اب اینا اٹھایا</p> | <p>فصل کہہ تے تھے کہ آواز دی مادر کی سنائی بیا شکر گردن طرف خمید پھرائی نکل آئی نکل آئی گھبرا گھبرا کہ کیا میری اتان نکل آئی</p> |
| <p>انگڑا یونین ہاتھ کھینچے پرو جوان کے پر ڈوبنے کی وقت کھلے طائر جان کے</p> | <p>قسمت میں عجب قہر کی برجھی کا پھل آیا نیزہ جو نکالا تو کیلجہ نکل آیا</p> |
| <p>فصل اس گھٹا گھٹا سے گھٹا علقہ کا گھٹا گھٹا گھٹا سے گھٹا علقہ کا گھٹا گھٹا گھٹا سے گھٹا علقہ کا گھٹا گھٹا گھٹا سے گھٹا علقہ کا گھٹا</p> | <p>فصل تو کیلجہ کو کیلجہ کیلجہ کیلجہ تو کیلجہ کو کیلجہ کیلجہ کیلجہ تو کیلجہ کو کیلجہ کیلجہ کیلجہ تو کیلجہ کو کیلجہ کیلجہ کیلجہ</p> |
| <p>جو رنگ تمام جان کا وہ موتی کوٹیا تھا دریا کا امویانی تمام ایک تھا</p> | <p>اے جان پر یہ تو کو زخم کمان ہے آئی یہ ندا عین کیلجہ میں سنان ہے</p> |
| <p>فصل اور سا بھینچا ایک دریا میں گر گیا اٹھایا اس بھینچا ایک دریا میں گر گیا اٹھایا اس بھینچا ایک دریا میں گر گیا اٹھایا اس بھینچا ایک دریا میں گر گیا اٹھایا</p> | <p>فصل تو کیلجہ کو کیلجہ کیلجہ کیلجہ تو کیلجہ کو کیلجہ کیلجہ کیلجہ تو کیلجہ کو کیلجہ کیلجہ کیلجہ تو کیلجہ کو کیلجہ کیلجہ کیلجہ</p> |
| <p>موتی یہ ڈرے تیغ شہنشاہ نجف سے جو دہن نیسان میں چھپے اڑکے صد سے</p> | <p>چلانے لگے دھونڈھو کے ہاتھوں سے کہ دھر ہو اے روشنی چشم ادھر ہو کہ ادھر ہو</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۱۱ آواز دی باغ و بہار میں پھر چھوٹی چھوٹی زار میں کے ہونے پریشان نظر آتا ہے اس ان کے بارہ کی اگر معلوم ہے</p> | <p>۱۱۲ بہار میں ایک تیر بہار میں ایک تیر بہار میں ایک تیر بہار میں ایک تیر بہار میں ایک تیر</p> |
| <p>۱۱۳ مخکو زمین معلوم کہ حالت مری کیا ہے نعلین ہر پاؤں میں مری سر پر داس ہے</p> | <p>۱۱۴ غصہ کی اب آنکھیں ہیں نہ یہ پیار کی نکلتی پتھر اگیشن ہر مری دلدار کی آنکھیں</p> |
| <p>۱۱۵ سیدنیان سے آئین داں سکھو چکا کہ مگر ہوا تھا مری مگر کوئی نہ تھا کہ مگر ہوا تھا مری مگر کوئی نہ تھا کہ مگر ہوا تھا مری مگر کوئی نہ تھا کہ</p> | <p>۱۱۶ مگر ہوا تھا مری مگر کوئی نہ تھا کہ مگر ہوا تھا مری مگر کوئی نہ تھا کہ مگر ہوا تھا مری مگر کوئی نہ تھا کہ مگر ہوا تھا مری مگر کوئی نہ تھا کہ</p> |
| <p>۱۱۷ کہتے ہیں کہ میدان سے ناحق میں گھر آیا مرے ہوئے امان کا کھلا سر نظر آیا</p> | <p>۱۱۸ ہے نہیں کیوں حشر بپا ہوتا ہے لوگو آگے مری آنکھوں کے یہ کیا ہوتا ہے لوگو</p> |
| <p>۱۱۹ جہاں جی تو کہیں میں کہ وہ جہاں مگر ہوا تھا مری مگر کوئی نہ تھا کہ مگر ہوا تھا مری مگر کوئی نہ تھا کہ مگر ہوا تھا مری مگر کوئی نہ تھا کہ</p> | <p>۱۲۰ نکلا کہ پہلے کا دھلتا ہو دیا مگر ہوا تھا مری مگر کوئی نہ تھا کہ مگر ہوا تھا مری مگر کوئی نہ تھا کہ مگر ہوا تھا مری مگر کوئی نہ تھا کہ</p> |
| <p>۱۲۱ بعد ان کے خبر کون بھلا آپ کی لے گا بلوے میں ردا مانگو گئی پر کوئی نہ دے گا</p> | <p>۱۲۲ گھبرائے ہوئے نام علی لیتے ہیں کب کیوں کھینچے ہاتھوں کو ٹیک تیر میں کب</p> |

| | |
|--|--|
| <p>عظمیٰ خیرت کی دعا میں نے دعا کی ہے کہ میرے دل میں رہے میرے دل میں رہے میرے دل میں رہے</p> | <p>عظمیٰ خیرت کی دعا میں نے دعا کی ہے کہ میرے دل میں رہے میرے دل میں رہے میرے دل میں رہے</p> |
| <p>ماں کہتی ہے بیٹا میری تقصیر جس کی تم پالنے والی سے کہو شیر بجل کر</p> | <p>بی بی کہیں کہتے تو نہ اکبر کو ہوا ہو پڑھ کر کلمہ یہ ابھی اٹھ بیٹھیں تو کیا ہو</p> |
| <p>عظمیٰ خیرت کی دعا میں نے دعا کی ہے کہ میرے دل میں رہے میرے دل میں رہے میرے دل میں رہے</p> | <p>عظمیٰ خیرت کی دعا میں نے دعا کی ہے کہ میرے دل میں رہے میرے دل میں رہے میرے دل میں رہے</p> |
| <p>عظیم کی طاقت جو نہیں پاتے ہیں اکبر سو کمینوں کو ٹیک کے رہ جاتے ہیں اکبر</p> | <p>تھارست میں کیا لطف جو اس کی نہیں رو کر کہا زینب نے فقط جان نہیں ہے</p> |
| <p>عظمیٰ خیرت کی دعا میں نے دعا کی ہے کہ میرے دل میں رہے میرے دل میں رہے میرے دل میں رہے</p> | <p>عظمیٰ خیرت کی دعا میں نے دعا کی ہے کہ میرے دل میں رہے میرے دل میں رہے میرے دل میں رہے</p> |
| <p>اس کو کھجلی کی نہ تو فریاد کو پہونچے دم توڑنے میں پوتے کی امداد کو پہونچے</p> | <p>جی کہوں گے اب روؤں جو بیاری کی رضا ہو ڈرتی ہوں کہیں روح بخاری نہ خفا ہو</p> |

| | |
|---|---|
| <p>سید عالم کین سوگ کا سامان کروں ایک روپ بال اپنے پریشان کروں ایک روپ مین سہنہ بن کا عریان کروں ایک روپ مین پور اکوئی ارمان کروں ایک روپ مین</p> | <p>سید عالم احسن و بہترین جو ترا عباد ہر مصرعہ موزون در کمنوں کے تبار اورونکی ہر نظم کمان سوز کمان ساز اب مرثیہ حضرت عباس کر آغاز</p> |
| <p>یہ رسم فی آج یہاں ہوتی ہے بیٹا تم روئے نہ مانگو تھیں مان وئی ہر بیٹا</p> | <p>سینہ مین مرے سوزی اکبر کے الم کا عباس علمدار ہے فی سایہ غم کا</p> |
| <p>رباعی دل کعبہ ہے عباس مین مقام مہم چو لون گانہ مین قبر مین نام مہم</p> | <p>آپ مین کمین کہ گنجی بکار پیش بکار وہ ہے غلام عید</p> |
| <p>رباعی عید کا لقب صراط اور میرا ہے اس راہ مین شوق کی غائب سا ہے</p> | <p>میران کہ مین ملے تیرے اشک شب بیون کی نیکی ویدی کیسا ہے</p> |

رباعی
ادنے سے جو سر جھکا علاوہ ہے
جو خلق سے بہرہ ور ہے دریا وہ ہے

کیا غیب میں ہے یہ غیبی کی دیکھ
جو براپ کو اچھا وہ ہے

رباعی
خسرو کی پندہ بخشنے رکھا
پچھو مال نہ زرق کے دل سے کھلا

کیا نہ بہت ہے کیا فیض اور غریب کی
روزہ کے سوا کچھ نہ غفلت سے رکھا

رباعی
یا شہیر خدا خدا کے نائب باہوم
کیا نہ مجزا حاضر و غائب باہوم

مجان ہو سے اک وقت میں کیا بین
ظاہر سب کہ منظر الحجاب باہوم

| | |
|--|---|
| <p>مرثیہ صبح کی نور کا غلج ہوا جب بید بنیں صبح کی نور کا غلج ہوا سامانِ کوششِ زور و جوشِ دل ہوا زینجے کی طرح ایسی بانگ کا گل ہوا</p> | <p>مرثیہ بزار کیا ابل بھی تو نیک نام ہے بیٹھی تھی میں تو موت پہ قیاس نام ہے پیدا ہوا سیدہ میں بچھری ابا مر ہے چھپا کرے نماز کی خاطر خیا مر ہے</p> |
| <p>مرثیہ کیا جلد رات چار پہر کی گزیر گئی اندھیر ہے یہ صبح ہوئی میں نہ مر گئی</p> | <p>مرثیہ شام آج کی صفوری بابا میں ہو چکی اب صبح کی نماز نہ دنیا میں ہو چکی</p> |
| <p>مرثیہ مات جو انتقالِ خیمہ و قمر ہوا ماتم بن خاک و دھن صیبِ سحر ہوا پیدا ہوا سرفراز کا اقلک ہو ہوا پیدا ہوا سرفراز کا اقلک ہو ہوا</p> | <p>مرثیہ کسک میں آج شہرِ پادشاہ کا صبا جو کسک جانے کو فنا ہو گا صبا جو کسک جانے کو فنا ہو گا صبا جو کسک جانے کو فنا ہو گا صبا جو</p> |
| <p>مرثیہ طہ آئے آفتاب تجلی فلک کے ہاتھ انجم کے فاتحہ کو اٹھائے کرن کے ہاتھ</p> | <p>مرثیہ بن بھائی کی جو زمینب و کھنڈم ہوئی ہیں تیرے پھر سے فاطمہ جھل میں دی ہیں</p> |
| <p>مرثیہ دانِ سببہ چاک جانے کو غم نہ ہو گا تھا بانِ دل دویمِ غم نہ ہو گا تھا درپیشِ بکودنِ علی کے تم کا تھا درپیشِ بکودنِ علی کے تم کا تھا</p> | <p>مرثیہ کل صبح یہ نمازی خیر النساء کان یکہ لکباکان یہ صدفِ آفتابا کان شورا دانِ اکبر گلگونِ قباکان کل صبح یہ نمازی خیر النساء کان</p> |
| <p>مرثیہ کیا جلد رات چار پہر کی گزیر گئی اندھیر ہے یہ صبح ہوئی میں نہ مر گئی</p> | <p>مرثیہ موز کے وقت لوٹ ہو اور یہ خیا میں باہین طہ و عصر بہتر امتام میں</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۷۷</p> <p>ناگہ بخت کی دردناک پیوڑی تھکے تھکے دل کی شمع جل کر غم کی گلیاں چل مین و راجہ بے پروا کی طرح</p> | <p>۷۸</p> <p>عجب اس کو نہیں کوئی جھکے وہ بولی بولی بولی بے پروا کی طرح</p> |
| <p>۷۹</p> <p>بانو کی کورنش کے لیے سر جھکاتے ہیں پردہ کر و جناب علمدار آتے ہیں</p> | <p>۸۰</p> <p>پوچھا کہ ہوشیار ہیں اب یا کہ سوتی ہیں بانو پکاری روٹھی ہوئی تے روتی ہیں</p> |
| <p>۸۱</p> <p>اے وقت چھپنے والوں میں غائب ہو جاؤ بانو سے نصیحت بولی کہ صبر کیا جاو اچھوٹے دینا ہی پوچھو پوچھو</p> | <p>۸۲</p> <p>افسوس اعلیٰ ہوا زمین شاہ کا پیش کشا ہوا روشن نگاہ کا سہاگہ ہی سلام کے نذر تھا آگاہ</p> |
| <p>۸۳</p> <p>یہ سنکے وہ چھپی یہ نہ قابو جگر پہ تھا خود گوشے میں تھیں گوشہ چادر نہ سہر پہ تھا</p> | <p>۸۴</p> <p>قبلہ حرم میں چار طرف کو امام تھے سرخم تھے اور زبان سے جاری سلام تھے</p> |
| <p>۸۵</p> <p>بولی بلا توجہ ثانی میں خدا طاعت کی شمع کی پردہ پر نہ کیا مان گئے تھے وہ مجاہدین فوجدار اور جہاد کی بے پروا</p> | <p>۸۶</p> <p>بابائے کرب کے تھے یہ بچے بے پروا کی طرح بے پروا کی طرح</p> |
| <p>۸۷</p> <p>کل دو پہر کی دیر ہے قتل امام میں پھر در بدر پھر دنگی میں افواج شام میں</p> | <p>۸۸</p> <p>دو وقت ملے اور غصہ کی عطش ہوئی اس کے پوچھے کہ میں کب بار غش ہوئی</p> |

۱۹

گردن جھکا کے گئے بیڑ شاہ جوبہ
دیکھا سیکھنے چہ بین جو کچھ تھی جو کچھ
اک ایک کو وہ کہے دکھائی جو کچھ
سرنی جو کچھ تھی جو کچھ

۲۰

چکر کمان سدا سے ہو کچھ تباؤ تو
جلد آگے قدم علی اکبر کی کھاؤ تو
رخصت تو ہونا پیر سے کھاؤ تو
میرا بونگلی میرے سدا سے کھاؤ تو

ہے ہے پھٹا لباس بدن پر سوار سنگے
کیون صابو کمان مر یا سدا سے سنگے

کن بچوں کو یہ بیخ یہ صدمے نصیب ہیں
کیا اس جہان میں ایک ہیں بے نصیب ہیں

۲۱

شہر بے عید گاہ نہیں بنیں جانی کچھ
اُسے کہا ہے کہ کیا آپ لا پائے کچھ
فرمایا جو تھارے مقدر سے کیا کچھ
اِس جگہ سے نماز جماعت پڑھا کچھ

۲۲

جانکو پکاری مٹنے پر کیا تباہ ہیں
کچھ آپ کی جھجھک میں یہ ارشاد کرتے ہیں
لو امان ہنرور مٹے ہیں اور آپ کو ہیں
اچھی تو جو یہ تباہ کر دلائے ہیں

مٹتے جو باپ کو یہ لباس کہن دیا
گویا شہید راہ خدا کو کفن دیا

کہتے ہیں صدمہ کر یہ بھلا مان لوگی میں
پوشاک مانگتے ہیں دی ہو نہ دوگی میں

۲۳

لوٹ خند کر کہ کار تو ہے
دیکھو چار سے کہے کہ کار تو ہے
مٹ کر ہی کی پرورش خدا کی خباہت ہے

۲۴

کیون امان جان تو بیا بیا کچھ
کیون امان پھر بھی سینہ سے کچھ
ان نے کیا اشارہ کر دیا کچھ

مٹنے دیکھ کر وہ بولی بجا آپ کہتے ہیں
پر میں نہیں سمجھتی یہ کیا آپ کہتے ہیں

باہر تو صفت کشی ہے ہجوم سیاہ ہے
میں واری عید گاہ میں تمل گاہ ہے

۱۹۱

| | |
|---|--|
| <p>۵۷ پسے جی بین غوث پیچیدہ فاتحہ بین رنگ بڑی سی سنسنا نکھاسا دل جوڑیا پین سنسنا بہتھو کچرے چھوٹ پروریں</p> | <p>۵۸ اب بڑی کھینچیں بڑی کھینچیں بابا کے پکا کے ان آفتونین ہم چین مین بڑی کھینچیں بڑی کھینچیں بہتھو کچرے چھوٹ پروریں</p> |
| <p>آیا جو ہوش ضبط کیا شور و خین سے سہمی ہوئی وہ دھڑکے لپٹی حسین سے</p> | <p>دراغ وراق اپنا تسلی کے ساتھ دو بابا چچا کے ہاتھ مین بیٹی کا ہاتھ دو</p> |
| <p>۵۹ عارضہ ایک تھوڑے کے پیر مرد سے دیکھتی تھی بابا دھڑاں پیر مرد سے دیکھتی تھی بابا دھڑاں پیر مرد سے دیکھتی تھی بابا دھڑاں پیر</p> | <p>۶۰ میں نے تیری تیرے سلسلے کا کتا کہہ دیا صاحب کے ہاتھ مین بی بی کا دینا کہہ دیا صاحب کے ہاتھ مین بی بی کا دینا کہہ دیا صاحب کے ہاتھ مین بی بی کا دینا</p> |
| <p>دل کا پتہ ہو جان خزین تھر تھرتی ہے چارون طرف سے رو نیکی آواز آتی ہے</p> | <p>ہم رو نیکی کے تھن پاش پاش پر پیٹوگی ننھے ہاتھوں تم اونکی لاش پر</p> |
| <p>۶۱ آپا نظر عالم عشق کوئی نہیں کوئی نہیں کوئی نہیں کوئی نہیں کوئی نہیں کوئی نہیں کوئی نہیں کوئی نہیں کوئی نہیں کوئی نہیں</p> | <p>۶۲ کسی کوئی نہیں کوئی نہیں کوئی نہیں کسی کوئی نہیں کوئی نہیں کوئی نہیں کسی کوئی نہیں کوئی نہیں کوئی نہیں کسی کوئی نہیں کوئی نہیں کوئی نہیں</p> |
| <p>موتی اتار تا ہے کوئی میرے کان سے شانوں کو باندھتا ہے کوئی ریمان سے</p> | <p>رن کو روان جو یوسف خیر البشر ہوا بے نور میں دیدہ یعقوب گھر ہوا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۳۱ تہ کیا مین ہونی چوکی صوم غلام یون دفعہ دفعہ باب آقا پر غلام جسطح در ایک کے بعد ایک سلام پیر مری پیچ کا جگر تھا دلا سلام</p> | <p>۱۳۲ ریکھا سلج بائیتے ہیں شاہ جودہ بیاختہ یکبارہ بن ملکے آپ پر قدار امید دار کفری بن دھرم</p> |
| <p>آئیے شہ کے جان پری جان ستارون مین آیا اک آفتاب بہتر ستارون مین</p> | <p>آقا ہر اک غلام کے جوہر شناس مین دو پیچے بھی تیج حیشینی کے پاس مین</p> |
| <p>۱۳۳ شہزادہ غور کی جو فوج شاہ ریکھا سلج تھی پیر مری کے گئے ریکھا سلج کے بجائی کے گئے تھکیت تھکوت کی تیر تیر دو پیر</p> | <p>۱۳۴ گروں کی شاہزادہ فوج ریکھا اور سلجوں کے گئے تھکوت کی مان سلطان دھرم شاہ بار بار سکے</p> |
| <p>خواہر تبرکات کے صندوق بھیجو باہر تبرکات کے صندوق بھیجو</p> | <p>فرمایا اپنی مانے اشارے سمجھ گئے کی عرض ہان غلام مختارے سمجھ گئے</p> |
| <p>۱۳۵ عباس ان کے پیر مری چھپ گیا کر سی جلوس کر گیا آقا کر گیا شان نزول آیتوں کے صندوق گراں بڑو تبرکات کے صندوق گراں</p> | <p>۱۳۶ غور ان پیر مری گھڑی تیرا غور ان پیر مری گھڑی تیرا دعویٰ بے لگے تیرے نہ کو پیر مری</p> |
| <p>سب حاضر حضور امام ہدا کیے منقاج باب علم نے نقل انکے وا کیے</p> | <p>امان اگر نہ کہتین تو حضرت نہ دیتے کیا یہ نیچے حضور سے خادم نہ لیتے کیا</p> |

| | |
|---|---|
| <p>مرثیہ ماضی سی گزشتہ ادب قاعدہ بجا و باور مجھے تو سب ہو کر قد و بنیہ سر رہنہ ہو کر آنی ہو تھو پیرا جابو</p> | <p>مرثیہ اک باغچہ میں کبار و شاہ کا اک باغچہ میں کبار و شاہ کا اک باغچہ میں کبار و شاہ کا</p> |
| <p>کچھ آج تو نئے نئے انداز کرتے ہو کیا سر خدا کی ہین جو یہ ناز کرتے ہو</p> | <p>تجویز کر رہے ہیں کسے یہ عطا کروں منصب ہین دو عزیز بہت عذر کیا کروں</p> |
| <p>مرثیہ دیوار کے دروازے پر مہمان کی مہمان کی دروازے پر مہمان کی مہمان کی دروازے پر مہمان کی</p> | <p>مرثیہ باجا کی کھانسی کی کھانسی باجا کی کھانسی کی کھانسی باجا کی کھانسی کی کھانسی</p> |
| <p>اب یا کہ وقت ظہر خدا تشنہ کام ہوں جب کیسے مامون جان پہ صد غلام ہوں</p> | <p>حضرت کو آسکی دشمنی کا خیال ہے بن باپ کا پسر زن بیوہ کا لال ہے</p> |
| <p>مرثیہ کلمہ کی کلمہ کی کلمہ کی کلمہ کلمہ کی کلمہ کی کلمہ کی کلمہ کلمہ کی کلمہ کی کلمہ کی کلمہ</p> | <p>مرثیہ کلمہ کی کلمہ کی کلمہ کی کلمہ کلمہ کی کلمہ کی کلمہ کی کلمہ کلمہ کی کلمہ کی کلمہ کی کلمہ</p> |
| <p>عرش عطا پہ صل علی صد اگنی خوشبو بنی کی بکے دماغون میں آگنی</p> | <p>پراگم کو پاس بلانا ضرور ہے قول و قسم کا یاد دلانا ضرور ہے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۵۴۴ فقیہ سے دفتر اسد اللہ کے کیا قاسم کو اور بیٹوں کو میرے بلا تولا بچہ شرف کے تین اشعار پڑھ دیا</p> | <p>۵۴۵ زینب کے لادلوں نے پتھر کی طرح کیا کلام عقل کے بارے میں اس کی زبان سے کون سا کلام سننے دیا ہے قلب کو جو کبھی کبھی پائی</p> |
| <p>۵۴۶ اکبر تو شاہ دین کی طرف دیکھنے لگے عباس بڑھکے سوئے بخت دیکھنے لگے</p> | <p>۵۴۷ لشکر کی افسری انھیں دنوں کو آج دو عباس کو علم مرے اکبر کو تاج دو</p> |
| <p>۵۴۷ بابر کے گھوڑے تانے شتابی ہوئے قاسم نے پہلے کی یہ گزارش کر کے چکا نہا ہے کہ جاوید طلب ہے اس کی</p> | <p>۵۴۸ مشتاق میں پیکر کے شہزادہ کی بوسہ چہین اکبر کے کلام سے اور سکھائے تاج کی جگہ پر بوسہ</p> |
| <p>۵۴۸ گر چاہتے ہو قبر میں امت ہو باب کو بیٹا غلام جانیو اکبر کا آپ کو</p> | <p>۵۴۹ سر تاج عرش روشنی تلج ہو گئی اکبر کے سر سے تاج کو معراج ہو گئی</p> |
| <p>۵۴۹ واری کیا چاہنے تھا راجہ بلیکے ارکب کو استغفار ہوئی شادی خدا گواہ نہیں کوئی عرصہ انھیں شادی نہ ہو</p> | <p>۵۵۰ پیرین لکے دکھاؤ جوانان حیدری نہ تھا امام زادے مبارک ہو افسری نہ تھا خطاب جی کہ نام آوری</p> |
| <p>۵۵۰ کی عرض میں نے نذر بھی کچھ بھیج دیکھو فرمایا ہنس کے آج تو سر نذر کیجیو</p> | <p>۵۵۱ فرمایا ایک دم میں نہ ہم نہ شباب ہے بہتر جوانہ مرگ سے کوئی خطاب ہے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۹۵</p> <p>عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو</p> | <p>۱۹۵</p> <p>عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو</p> |
| <p>خاطر میری بھی اسے شہ ابرار کیجیے بابا مرے چچا کو علمدار کیجیے</p> | <p>عالم جو دیکھا دوش مبارک کی شان کا بیاختہ پھر گیا شانہ نشان کا</p> |
| <p>۱۹۶</p> <p>عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو</p> | <p>۱۹۶</p> <p>عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو</p> |
| <p>رایت تھا یا کہ قاصد رب انام تھا سقہ علم کا جعفر ثانی کا نام تھا</p> | <p>خورشید اسکے ہر سے جلوہ نما ہوا مین بھی اسکے سایہ میں آکر جا ہوا</p> |
| <p>۱۹۷</p> <p>عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو</p> | <p>۱۹۷</p> <p>عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو عجب سے عجب کیوں ہو</p> |
| <p>پنجہ نشان شاہ عینی کا چمک گیا اقبال فوج پختی کا چمک گیا</p> | <p>فوج خدا کو نہر سے دوری نصیب ہے شہ بولے کیا مضائقہ کوثر قریب ہے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۵۵ آواز طبل جنگ صد اناقل گئی جنگ عتیق تک گئی گئی چلے چلے سب کیائی کرک ہر سمت مغربی و جنوبی چلے</p> | <p>۵۵ اصطبل کے نیچے بارہی عیان ہوئی زیرا کے غنچہ چیت جابری عیان ہوئی میں کی سوار کی سوار عیان ہوئی تصویر حکمہ نافذ باری عیان ہوئی</p> |
| <p>رن کے ورق پہ جنگ کے آئین کھینچ گئے ہندی سر وہیمان عربی زین کھینچ گئے</p> | <p>وہ باد پاتا تھا کھلنے میں بالکل سخی کا ہاتھ جس کو پیاسہ جزید قدرت کسی کا ہاتھ</p> |
| <p>۵۵ سکھ گرو نشا کنوں رنگین رن میں پھلے آسمانوں کے بہار کے گلے زبان وادے پھلے جھوڑو دغا کے نقشہ میں سر نو جاوون کے</p> | <p>۵۵ سمرت میں یکے تیر کے وہ پتھریا سوام ذوالجلال میں بھی پلے پلے تھا وہ دلکھن سب براق سب بے شکم قدرت میں دور خراج تھا</p> |
| <p>مستون نے مثل شیشہ دہان تھمتے کیے طوبی کی عنڈلیوں نے یان چھپے کیے</p> | <p>طے ہر قدم پہ ایک مینے کی راہ تھی رویت ہلاک نکل کی او سپر گواہ تھی</p> |
| <p>۵۵ غلام غلاموں کا پویش و تشا ہوا جی سو رنگ رن ہوا پہنچے پہنچے پہنچے عصر خاتمہ پختہ ہوا</p> | <p>۵۵ فرمانے با علی شہ صفدر کبریا سوار عقاب علی اکبر سوار عقاب علی اکبر سوار عقاب علی اکبر سوار</p> |
| <p>روکش خدا کی فوج سے چھوٹے بڑے ہو سجادہ سے امام زمین و ٹھہ کھڑے ہو</p> | <p>چالیس پیدل آگے جلو میں ہم چلے لیکر یہ فوج لڑنے کو شاہ ام چلے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۷ آئینہ ہونے کے شرع کا آئین رہ گیا رستوں سے کمر بھاگ گیا دین رہ گیا انداز سے دبید کہ تباہی دہان</p> | <p>۱۸ چھوڑے آئے خاک پر سیاہی بھری گوارا نہ بنایا مگر میں خاک بن گیا اعدا کے خون سے پیچھے رہ گیا</p> |
| <p>۱۹ آئینہ ہونے کے شرع کا آئین رہ گیا رستوں سے کمر بھاگ گیا دین رہ گیا</p> | <p>۲۰ یوں چھوڑ کر بنام نکل آئی ختم سے جس طرح اشک صاحب ماتم کی چشم سے</p> |
| <p>۲۱ ان تھاق و ترابوں کے خوف میں رہتا تھا قافا کو کون سا خوف میں مگر شوق سے رہتا تھا قافا کو کون سا خوف میں</p> | <p>۲۲ پیر و از شلخ سدرہ سے کی جبریل نے محراب سے بلند کیا سر خلیل نے</p> |
| <p>۲۳ بھاگین جدا جدا یہ زمینیں دہل گئیں زندوں کے گھر تو مردوں کی قبریں لگ گئیں</p> | <p>۲۴ پرواز شلخ سدرہ سے کی جبریل نے محراب سے بلند کیا سر خلیل نے</p> |
| <p>۲۵ آرد گاہ آمد فوج الہیہ روشن ہزار حیدر ہوئی بج باہ پادشاہ کی پادشاہی سے عدو کی کیا</p> | <p>۲۶ یہ غافلہ بنایا مگر میں خاک بن گیا اعدا کے خون سے پیچھے رہ گیا</p> |
| <p>۲۷ شکر تمام ہو گیا نصف النہار تک فوج اک طرف شہید ہوا شیر خوار تک</p> | <p>۲۸ کھینچا یہ شہر تیغ شہر قلعہ گیر نے اژدر کو دو کیا ہے جناب امیر نے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>نام و نسب کا ایک پہلو پہلو نشین نال و نشین پہلو کا بیان پہلو نشین و نیاہ فارسیان قالیہ نوان پہلو نشین و نیاہ فارسیان قالیہ نوان</p> | <p>نام و نسب کا ایک پہلو پہلو نشین نال و نشین پہلو کا بیان پہلو نشین و نیاہ فارسیان قالیہ نوان پہلو نشین و نیاہ فارسیان قالیہ نوان</p> |
| <p>پہلے بیان نام و نسب اپنا سب کیا دریافت پھر حسین سے نام و نسب کیا</p> | <p>بنیاد سے شہر و نشین ڈالی ہو دین کی نقش قدم ہمارا پھر ہے زمین کی</p> |
| <p>نام و نسب کا ایک پہلو پہلو نشین نال و نشین پہلو کا بیان پہلو نشین و نیاہ فارسیان قالیہ نوان پہلو نشین و نیاہ فارسیان قالیہ نوان</p> | <p>ایمان روزیہ ہمارے نام کا جود و تہا ایمان روزیہ ہمارے نام کا جود و تہا</p> |
| <p>حسن الہلا وہ وطن اپنا جہان میں آیا صحیفہ حق کا ہماری ہی شان میں</p> | <p>ہم رنگ آل سے ہے بنی کی جناب میں من الہیاتی آیا ہے سلمان کے باب میں</p> |
| <p>نام و نسب کا ایک پہلو پہلو نشین نال و نشین پہلو کا بیان پہلو نشین و نیاہ فارسیان قالیہ نوان پہلو نشین و نیاہ فارسیان قالیہ نوان</p> | <p>نام و نسب کا ایک پہلو پہلو نشین نال و نشین پہلو کا بیان پہلو نشین و نیاہ فارسیان قالیہ نوان پہلو نشین و نیاہ فارسیان قالیہ نوان</p> |
| <p>نام و نسب سے قدر عجم اور عرب کی ہے رولق ہمارے نام سے نام و نسب کی ہے</p> | <p>ہم نو بہار گلشن جبر و ثبات ہیں ہم شہسوار تو سن و العادیات ہیں</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۰۰ دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے</p> | <p>۱۰۰ دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے</p> |
| <p>اس رتبہ کا اسی پر فقط خاتم ہوا آزاد کردہ پیرنظم ہوا</p> | <p>ہیں چارتن پہ ایک یہ عالی وقار میں جیسے کہ واحد ایک اور حرف چار میں</p> |
| <p>۱۰۱ دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے</p> | <p>۱۰۱ دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے</p> |
| <p>گویا شجر ہوسے میں ہماری صفات میں ہوئے ہیں شکر زب سے ہر جہد کلمات میں</p> | <p>چودہ تنوں کے حق زب سے ہر جہد کلمات میں دوبار سات آہد احمد آئے میں</p> |
| <p>۱۰۲ دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے</p> | <p>۱۰۲ دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے دیکھو کیا اپنی ہر طرف سے</p> |
| <p>ہر جو حرب دھڑب کے کہن کھل ہی جانے لگے اب تیغ دو زبان کی بانی سنائیں گے</p> | <p>سہا یہ مرکب اسکا کہ سب تیر گر پڑے کا نہا یہ پھیل کہ جو ہر شیر گر پڑے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۰۰ بیکش کا زود کیا نہ تھا لائے جھکا کے بیچ سے تکیے کا پور کھنکھانے کی آواز آ رہی تھی اور بچی بچہ کی آواز آ رہی تھی</p> | <p>۱۰۱ بیکش کا زود کیا نہ تھا لائے جھکا کے بیچ سے تکیے کا پور کھنکھانے کی آواز آ رہی تھی اور بچی بچہ کی آواز آ رہی تھی</p> |
| <p>۱۰۲ پھر خود مثل رنگ پریرہ ہوئی تھا خود اک طرز کا بھی دیدہ ہوئی تھا</p> | <p>۱۰۳ پنجہ میں شاہ کے مہ نو گرم لاف تھا رویت کی بھی بڑی تھی طالع بھی صاف تھا</p> |
| <p>۱۰۴ بست بلند سے ہوا غل کی گول بند فاقہ میں رہتے ہوئے کما ہے کس قدر بلند تیرا دور دور کیوں ہے چھوڑا بلند حیدر کی آواز کیوں ہے چھوڑا بلند</p> | <p>۱۰۵ حکایا نام ابدی افسانہ بامریل الیچ کمارا ہوا رہے باشاہ ذوالفقار کما ذوالفقار نے کھنکھانے کی آواز آ رہی تھی</p> |
| <p>۱۰۶ کھینچا یہ نقش تیرے قلم گہرے مرتب کو دیکھا ہے جناب امیر نے</p> | <p>۱۰۷ آرد گاہ دیکھ کے آمد روان ہوئی رن کی زمین دہل کے اٹھی آسمان کی</p> |
| <p>۱۰۸ کما کما کما کما کما کما کما کما کما کما کما کما کما کما کما کما کما کما کما کما کما کما کما کما کما کما کما کما</p> | <p>۱۰۹ نیران تیرا کیا نہ تھا ریلے نور کو کو کو کو کو کو کو ہر خود و ہر زور کی آواز آ رہی تھی اعلیٰ کی آواز آ رہی تھی</p> |
| <p>۱۱۰ ملکر ڈوگر نہریت ہے صا جو اسپر بھی فتح ہو نہ غنیمت آ صا جو</p> | <p>۱۱۱ گردن ہلا کے تیغ روان جھیلنے لگی نولاکہ کے سر پہ اجل جھیلنے لگی</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۹۹۱ گراں گنج تنہی نہنیں دیکھا کہ سر ماشت بھی نہ کوئی مستحق نہ لکھا کہ سر دیا بھی دین نہ لکھا کہ سر یہاں اس خوش گنج کی تلاش نہ لکھا کہ سر</p> | <p>۹۹۰ ایک روز وہی بیکار تھا ایک روز وہی بیکار تھا ایک روز وہی بیکار تھا ایک روز وہی بیکار تھا</p> |
| <p>کتنے تھے سرخ امیر عراق سے سرگرم تھے خاک پہ کبکے طاق سے</p> | <p>لجھانے تھے زمین فلک امیر پنج میں کتنی تھی موت کون سے پریر پنج میں</p> |
| <p>۹۹۲ شہ کے واس خستہ تھے جیت تیار پہلے کہ کوئی لکائی خود انفقار وہ خود انفقار میں تھے تیار خود ہی شکل سامی تھی قطع تیار</p> | <p>۹۹۱ دہم مارا جسے صلات اور کلمہ کیا بہ منزلت کا باب نہ صبر کیا اس میں کلمہ موت کا پورا کیا وہ تھے ہی خستہ تھے تیار</p> |
| <p>سر کو نہ وصل تیغ سے اصلا درنج تھا کیا سب کی سر دشت میں مصرع تیغ تھا</p> | <p>لخت بدن یعنون کافی العود کچھ نہ تھا پانی کا لیلہ تھا فقط اور کچھ نہ تھا</p> |
| <p>۹۹۳ اہل زمین بے خبر کی تھی کیا کیا دانا تھا نہ طوطی و انفقار بن لال و دلالت اسلام نہ تھا صدقہ کو آیا لیل سہ ہزار</p> | <p>۹۹۲ جو کاسلہ تھا آج کل کا مال پیچ خود بھرتی تھی سہم مال جو ہرین کارن گیا کا تھا مال سلطنت دل حسرت کی کا مال</p> |
| <p>دل قدیوں کا سر نہ کھولنے لگا طوطی کے ساتھ آئینہ بھی بولنے لگا</p> | <p>مٹی راست گو وہ تیغ یہ روشن جہان تھا جبنا ہو پیا تھا وہ جاری زبان تھا</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۷۷ اک ضرب بین رنگ کے چنگ نہ تھی روشن بصورت سر زنگ نہ تھی گل خار قد و گل اورنگ نہ تھی گر سچ گاہ فوج میں چنگ نہ تھی</p> | <p>۷۷ ایام کفر تو وہ عصیان ہم جہاد یزید اور وہ مردہ جو شمشیر فداو کیا کیا کمال رکھتی تھی شیر خوار جو بر کند کونسان و برقی باو</p> |
| <p>۷۸ روپوش بیت میں تھیں چوکی مچلیاں دریا میں جا کے چھیتی تھیں پانی مچلیاں</p> | <p>۷۸ اک بوڑھی خوف کے مارے نکل سکی اسکے حضور و حار لوہ کی نہ چسل سکی</p> |
| <p>۷۹ سایہ دینم رنگ نہ تھیں اور دینم رو کا بیان نہ تھیں کیا آبرو دینم برابر چار آئینہ تھا چار سو دینم سینہ میں تلوار تھی آس زور دینم</p> | <p>۷۹ اس کوئی سپکا میں لان چٹا چلے نہ نہ گشتہ دوش کمان چٹا چٹے کو اس خون کا فوارہ بان چٹا باقی کمان لب تین زبان چٹا</p> |
| <p>۸۰ دل خوب اس کی کاٹ کی لذت بھٹا تھا کتنی تھی جو گھڑی غنیمت بھٹا تھا</p> | <p>۸۰ دشمن کو قید آب خورش سے چھڑا دیا کھینچا گرایا مارا جسٹایا اوڑا دیا</p> |
| <p>۸۱ نصرت کا تاج نہ تھیں بلو تھانوں قتل لایسہ الا لایسہ رن پاکیزہ اس کا چل نہیں ظالموں کا خون صوبہ تھی کون بلکی دیکھ پون</p> | <p>۸۱ ہر چہ تھی شہر کا بڑا نواں انصاف زیست انصاف تھی اور مو انصاف جلا رہی تھی خود ملک لٹ انصاف</p> |
| <p>۸۲ پیدا ہوئی ہے ظالموں کا خون بہانے کو ہمراہ آب رکھتی تھی اپنے نہانے کو</p> | <p>۸۲ میدان تیغ مناسب حیدر کے ہاتھ تھا میدان جنگ تیغ دو پیکر کے ہاتھ تھا</p> |

| | |
|---|--|
| <p>منزلہ ناگاہ آفتاب پشت کی نظر تھی دیکھا کہ عین مدد وفا کی تھی وہل کے عشق میں اپنی گئی تھی خون کے اشتیاق میں گئی تھی</p> | <p>منزلہ وہ دن ہجرت کی ہجرت تھی وہ صبح گرم تر کے وہ سبت تھی ایکے فلک سے تھا اور سب کچھ تھی سایہ جو پہنچتا تھا سب کچھ تھی</p> |
| <p>منزلہ کیا دخل تیغ کو تھا مزاج امام میں مڑا نظر کی اور دور آئی سیام میں</p> | <p>منزلہ پہل برچھون کے پھول سے چہرے لپتے تھے جو آج رو رہی ہیں دعا اُگڑنے سے</p> |
| <p>منزلہ اب یوں کہتے ہیں اس اعتبار فائدہ میں دیکھ کر کارزار گھوڑی نظر نے لگا جسم کے کیا قدر راست میں تھی خیر کے کیا قدر</p> | <p>منزلہ جرات کی سولہ دینا تھا نیچا چاہا اس بلکا نہ سب کچھ تھا آہ بھی گئی کیا کچھ تھا عصیان علیہ السلام</p> |
| <p>منزلہ گیو دکھا رہے تھے تباہی حواس کی کانٹے زبان کے تو لے تھے قدیراں کی</p> | <p>منزلہ سُن سُن کے انداز سلط خیر و تھے مولادہ و کھ اُٹھانے تھے اور شاہ پوئے تھے</p> |
| <p>منزلہ آگے جا اس جہاں کا بیان سب کو دیکھ کر چپ کی تھی پڑھوں کی صفوں کے تھا ایک باب لکھائی نہایت غیبی آواز</p> | <p>منزلہ ایک عالم میں مصائب جہاں کا نام اس میں نہایت کچھ تھا آواز اس کی آواز تھا حاجت</p> |
| <p>منزلہ سینہ سے پھل زبان کے مدد سبکی یا علی اور کانپے گرا خلف مرفعی علی</p> | <p>منزلہ نور خدا کو خاک میں ناری ملاتا تھا بندہ تو قتل کرتا تھا خالق بلاتا تھا</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۱۱ اے سنگدل نے کیا آپ کو نکلا اک مرتبہ جلانے میں اغدا بنار اک بار زندہ و من کیا آپ کے مالک اون طرز سے قتل کیا آپ کو لایا</p> | <p>۱۱۱ بیکے اپنی فوج لے کر لکھنؤ بجائے اس میں کھنڈان کھنڈان جس وقت ان دنوں میں ہو چکا ہو چکا باقی نہ کی بار کھنڈان کھنڈان</p> |
| <p>ان سات ماڈوں نے شرف میں ہو گئے بڑھیں اچھ صبر کے بڑھیں ہو گئے</p> | <p>تو نے پڑے پڑے سر اپا بدن کرو مر جائے تو نہ غسل نہ گورو کفن کرو</p> |
| <p>۱۱۲ باقی نہ کی کوئی جاسے جان ہی اک چارہ پختی ہو تو قتل و نشان ہی خود قتل کے قتل سے زبان ہی سرخ سے کمال کی ہو جان ہی</p> | <p>۱۱۲ صاحب کیلئے اسی جنگل میں دسیا جس کا دن غلام غلامی دسیا بنیوں نے پتھر پتھر کر کے لکھی دسیا سیا شمشیر کی کر فریاد دیا</p> |
| <p>اقتدر سے شکایت چورو جفا نہ کی غیر از دماغ سے تنگ کبھی بددماغ کی</p> | <p>یہ عرض پنج حق کے لیے مستجاب کر قمار جلد قمر کران پر عذاب کر</p> |
| <p>۱۱۳ خلعت عایت جو حق نے عطا کیا حاکم کے آگے جانے سے بیکر خدا کیا نہ کی کوئی تیر سے ہی بیکر خدا کیا بہر خیر نے تو کرم کیا کیا</p> | <p>۱۱۳ آئی نکاح صبر تحن جان نہیں بنیوں کا آج نہیں بنیوں کا نہیں کی عرض ان نہیں کس نہیں قابل ان تحن میں جان نہیں</p> |
| <p>ادب پرست قابل پروردگار ہو غافل بنی کی قدر سمجھ ہوشیار ہو</p> | <p>دولت ثواب صبر کی یہ درکوسے گا یاں تو نہ ضبط مجھے ہو ہے نوبت کا</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۵۱۱ زندہ ہو زمین و فن کہ در گارمین بہتر گئے پیرقہ از آبا قرارمین بنیون کی آفتاب سے زبا اختیارمین خفتی نہ تنگ بینجہ اگر کسی تارمین</p> | <p>۵۱۰ یونان کی سپہ سالار زیادہ فنی قار مان جہلچ لاش کی پیر پیر بھیرار بہشتیہ نہ کہے جو بی نشو و کنی حار ہیں تمام پاکے سب غم کیا کیا</p> |
| <p>۵۱۲ میں جانتا ہوں یا کہ مراد دل ہے جانتا دل سے زیادہ خالق عادل ہے جانتا</p> | <p>۵۱۱ یہ زخم کیا ہیں جہنم کیس کو ٹوٹے ہیں بھٹنے کہ مرض جسکو ہیں سب رہوٹے ہیں</p> |
| <p>۵۱۳ آئی مذا کہ ہر بیان سب کا حال ہے نبوی کمال عشق خدا کا یہ حال ہے معاذ اللہ اٹھا دے کوئی کیا مجال ہے سیران باری خاں کا ایک لال ہے</p> | <p>۵۱۲ ابتداء میں ہی روز کا ہے غلام عین زخمین زہر کی چھینک کا ہے غلام وہ زخم کھار ہے پیر کا ہے غلام منہجین فقط وہاں تھیں ان پرین کا ہے غلام</p> |
| <p>۵۱۴ جس دُکھ میں مشغول ہے مجھے شورشین کا یاقین صبر و شکر کام ہے میرے حسین کا</p> | <p>۵۱۳ نیز سے بھی گرز کار دو خنجر بھی تیر بھی پیر سے بدن بھی رخت جناب میر بھی</p> |
| <p>۵۱۵ انسان تو کیا ملک بیان پر بلا کے محرور کو وہ دشت دشت پر بلا کے یہ بوجہ آسمان نہیں پر بلا کے صاحب سبیلان پر بلا کے</p> | <p>۵۱۴ جبریل کا بیض ایک پر دوانہ تھا پیا سا بھی تین سجدہ بیٹا بیٹا تھا ن شباب میں کوئی شیا بونا تھا پتھر پر کے باغ و بہیم پر پڑا تھا</p> |
| <p>۵۱۶ پھر آنکھوں سے حجاب کا پردہ اٹھا دیا ماشور کر بلا کا مرقع دکھا دیا</p> | <p>۵۱۵ اک دو پرین قتل نہ چھوٹے بڑی ہوے یان خاک پر ہیں چاند بہتر چھوے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۲۱ ان حادثہ سپہ سبط نبی خرم گلزارین خاتم کبریا کی نون کا نودہ کیا نے بین بہشت پہنچے تھے پتھ پتھ اب لگاؤ بین مظلوم کہہ مار کر خوش آنے بین</p> | <p>۱۲۱ بار و عبد کتاوتین سخن چاکھڑا جران ہو کے میں ایک شخص سے کہا یہ کون بی بی نکلی ہے جو عجب ردا رخ کار کا ہے غنیمت چھاپی کیا</p> |
| <p>۱۲۲ آنا تو وقفہ دو کہ میں شکر خدا کروں اور اپنے رونے والوں کے حقیر دعا کروں</p> | <p>۱۲۲ یہ عاشق جال شب بے نظیر ہے مٹھ دھانپ لے یہ بنت جناب امیر ہے</p> |
| <p>۱۲۳ لو سنو نواز جاہ نشینت کہ بلا و غش پڑا بول کی آغوش کا پلا لو سنو زنج کر کے کہ مظلوم کے چلا و اب پھری اور نہ مظلوم کا گلا</p> | <p>۱۲۳ ناخوشہ نہ جو لکھی زیب خدا گراہ جس نکل سے حسین نے واسطیہ اک آنکھ بند کرنے سے کہ کوئی شاہ سیلا تھا ایک پاؤں میں شاہ کا گراہ</p> |
| <p>۱۲۴ بیٹے ہوس نہ نکلی مگر اب نکل پڑی مٹھ دھا پونے میں پوزیب نکل پڑی</p> | <p>۱۲۴ کچھ سرو کچھ زمین پہ گلابی عمارت تھا آلودہ خاک خون میں ہمیر کا جامہ تھا</p> |
| <p>۱۲۵ دھڑکیا ہے کزنج نوب جانین و دین چلتی ہیں جلد اور زمین جو جی نہیں وان کر کھڑے زمین اور بیان سے جی نہیں بہکھین کہیں باہر کھین ل</p> | <p>۱۲۵ دوڑی تر پچھو تار و فخر علی رو کر کہا حسین اور اخی مشتاق اپنے کا پوڑا اب علی پہ پا کر ہو گئی جی</p> |
| <p>۱۲۶ لو سو نکلتے ہیں خون کے تھالے جو بہتے ہیں دل کی طرح سے کا نون کے بندر بھی بہتے ہیں</p> | <p>۱۲۶ اس بکیتی سے مرے کہ بن پر نگاہ کی جو غش ہوئی تو ایسی سالت پناہ کی</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۷۱۷ آیا جو ہوش بولے پچھکارا واسطے آئی ہیں جواب دہ و خیر کارا واسطے خیر اللہ کا واسطے شکر کارا واسطے اور بھائی بے زبانی اصغر کارا واسطے</p> | <p>۷۱۸ اتنے تیار و تیار کیا کشتی تیار آغا بھی ہیں روئے کوئے کوئے تیار کیونکہ اس خطا بھی تیار ہی تیار نہ نہ کہ مہین تری گفتار تیار</p> |
| <p>۷۱۹ بیجا چلو اٹھو تمہیں بھابی بھاتی ہیں اے لوسکینہ جان بھی تُو وری آتی ہیں</p> | <p>۷۲۰ زینب سبھل کے تو کلیجہ سبھالو اب تو گلے سے بھائی کے باہیں نکالو</p> |
| <p>۷۲۱ اس بات کے کلام چلتی چلتی بابین گلیں ڈالے زینب لپٹ لپٹ چلتی ہے غصے سے تیرے سنگلی اب زندگی بزرگوں کے ہاتھ میں</p> | <p>۷۲۲ جاؤ سدا و نہ گئے سر لگا چکین اُفت کھا چکین سر لگو کھا چکین پیشاں ما جان کی موت با چکین اب اور کیا ارادہ وہ تو کھا چکین</p> |
| <p>۷۲۳ اے کاش آج خاک کا پیو نہ ہوتی ہیں کنبہ میں سبکو روئی تھی تھو نہ روتی ہیں</p> | <p>۷۲۴ ضررت کمان لگی ہے ذرا وہیان کیجئے گھر جا کے اپنے درد کا در مان کیجئے</p> |
| <p>۷۲۵ چین کر کے نہ پلانچہ کو اکیلا جائے کو لیکے کو دین میں تیری پیارا بوسے کو سر کو رکھو سکینہ بن جی تو نام تو ہے بھائی ہیں پاپا</p> | <p>۷۲۶ وہ بولی غم سے آئے غم نہیں جگہ نہیں چھوڑی کہیں تیری خطا تو زبانیے جگہ لگا لیں اس خطا تیرے ساتھ آجائیں میں اس خطا</p> |
| <p>۷۲۷ ہے ہے انہی کے سر سے برکتی جوا کی ہے بھائی سے بے نصیب بہن کی جدائی ہے</p> | <p>۷۲۸ آنکھیں فدا کروں کہ دل جان فدا کروں کیونکہ بھائی کس طرح سے چو تم میں کیا کروں</p> |

| | |
|---|---|
| <p>مسئلہ پیر کے بیچہ ہر چہ خوش حال کسی بان بیخ بدستگاہ ہمیشہ پیل سہی بان بوسہ گاہہ تیرا دل سہی یہ عشق خالص کی صدا تھل سہی</p> | <p>مسئلہ ایک بجن میں تیرا سنا اودیہ اس نظم کی فلک کو لڑتے اودیہ جیتے کیونکہ باندہ سناست اودیہ بان صاحب زبان کی اسکا اودیہ</p> |
| <p>کیا دیکھتی ہے رُکے ادھر خواہر حسینؑ خولی چڑھار ہا ہے شان پر سر حسینؑ</p> | <p>آگے وہ دن کہ صدی دین کا طور ہو روشن ہو دین تیرگی کفر دور ہو</p> |
| <p>رباعی میں عین عبادت کا سہرا خاتم لام وہ لام کہ جس سے اسلام تھا</p> | <p>یہ سے باندہ ہوا شکل میں جاکہ ہو صدقہ نام کے کیا خوب نام ہوا</p> |
| | |
| <p>رباعی قالب شرف کیا ہو اگر جان نہیں ببین کہ نہیں عقل نہ انسان نہیں</p> | <p>بکابرہ زہد و دمع و صوم و صلوٰۃ ارٹیب علی نہیں تو ایمان نہیں</p> |
| | |

رباعی
درد از کس بر شوق کس که کس
اصحاب غیبی غیبی غیبی

یار زده دین که کس که کس
اندر کس کس کس کس کس

رباعی
دیار غیبی غیبی غیبی
ان کس کس کس کس کس

فرز سبک کس کس کس کس
بیت و کس کس کس کس کس

رباعی
بجو کلمات کس کس کس
عاشق کس کس کس کس کس

چه صاحب دقت و قیاس است
دامد و ساق کس کس کس

| | |
|--|---|
| <p>۱ جب سنگوں پر علم کلمات شب نیز شمع تانے لگا تا شام شب نیز شمع ہوتی غالی کمان شب بانی پیر شمع نور شام شب</p> | <p>۲ موت لگا لپٹتے پو اشافہ فتنہ دینے لپٹتے کھولے پو فتنہ پیر سے پیچھے چکیا کبھی جھلے سناو دیو گشتی شام شب کی یاد</p> |
| <p>آئی صبح جو زیور جلی سزار کے سب سے سپر سار و گلی رکھ دی آثار کے</p> | <p>رتبہ سے سر فراز کیا آفتاب کو عدہ ہر اوٹے کا دیا آفتاب کو</p> |
| <p>۳ نیز شمع شمع شمع شمع شمع نیز شمع شمع شمع شمع شمع نیز شمع شمع شمع شمع شمع نیز شمع شمع شمع شمع شمع</p> | <p>۴ ظفر زوین فتنے پیر شمع کلا وہ موت و فتنے پیر شمع کلا نیز شمع شمع شمع شمع شمع نیز شمع شمع شمع شمع شمع</p> |
| <p>فحاج ماہتاب ہوا آفتاب کا باغ جہان میں پھول کھلا آفتاب کا</p> | <p>چہرہ تو دو ہر اوٹوں کا ایک جا ہوا پیر کا نام ہر سے روشن ہوا ہوا</p> |
| <p>۵ نیز شمع شمع شمع شمع شمع نیز شمع شمع شمع شمع شمع نیز شمع شمع شمع شمع شمع نیز شمع شمع شمع شمع شمع</p> | <p>۶ نیز شمع شمع شمع شمع شمع نیز شمع شمع شمع شمع شمع نیز شمع شمع شمع شمع شمع نیز شمع شمع شمع شمع شمع</p> |
| <p>فون شمع میں سبز قضا نے قلم کیا اور خط و خال رو رہ شاد و تم کیا</p> | <p>نور سنا اذان کا خیم امام سے اور اقلوا حسین کا غل فیج شام سے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۸۷ سنتِ ارگہ میں غافل رہا صدا کے بغیر کھلے جانے لگا خاموشی میں غافل رہا باجن میں کب تک بیٹھا تھا</p> | <p>۸۶ کھلے لگا رفیق نے ناگاہ دیکھا اک خواب میں دیکھا تھا کھلے لگا یہ سب خواب خواب دہ فانی آیا آیا</p> |
| <p>آواز نہ رہی تھی مزارِ رسول سے مردِ بول چہن گیا این بول سے</p> | <p>بولا وہ فکرِ خاک سے تھا اضطراب میں اپنے بنی کو فوج کیا میں نے خواب میں</p> |
| <p>۸۸ چاروں طرف خواب کبھی چھوڑا کرویا سب پیش خواب کا نام ہاتھ نہ تھا کدالک سے نہ تھا بالکل آتش سے خواب کا نام</p> | <p>۸۹ سب کھانچ کر تیار کر کے کھا اس میں دیکھا ناغی کا جلایا غم خواب کا کرویا سب اس میں</p> |
| <p>منہ پر لپٹے مارتا تھا دستِ بوج سے دیرِ آجودہ پر پاس میں تھلکے کی فوج سے</p> | <p>بولا میں فکرِ خاک سے تھا اضطراب میں اپنے بنی کو فوج کیا میں نے خواب میں</p> |
| <p>۹۰ خیمہ میں اب کبھی چھوڑا بیٹھا تار و در و سر کی زنگار جاسوس پیلوں میں کھڑا اور حکمت کتنی کا نقیبو کا انتظار</p> | <p>۹۱ صدقہ کے خواب میں کیا بھیجا باز کا بیخ اور سر کا ردا بہارِ کتنا عجب عالم میں بن گیا نہت جیسی دھوپ کا پانچ</p> |
| <p>جو قصد تھا سود میں گے برباد ہو نیکا جو ذکر تھا سو فاطمہ زہرا کے رونے کا</p> | <p>خفیہ سے ایک پر کے گہر تار و زمین روٹی ہے وہ تو میں نے مایہ میں</p> |

[illegible]

| | |
|--|--|
| <p>۱۳۴ دودھ پر مینو کا پانی کی طرح دودھ پر مینو کا پانی کی طرح دودھ پر مینو کا پانی کی طرح دودھ پر مینو کا پانی کی طرح</p> | <p>۱۳۵ ان کی تہ نہایت عیسائی نامور ان کی تہ نہایت عیسائی نامور ان کی تہ نہایت عیسائی نامور ان کی تہ نہایت عیسائی نامور</p> |
| <p>نقشہ تھا اک بنی کا اس افلاک کے تے اٹھارو دین بس مین پھیلا خاک کے تے</p> | <p>کتنے ہیں گو علم مرا نخل مراد ہے سقہ مکینہ کا ہوں یہ رتبہ زیاد ہے</p> |
| <p>۱۳۶ محبوب عطر کے گلے میں محبوب عطر کے گلے میں محبوب عطر کے گلے میں محبوب عطر کے گلے میں</p> | <p>۱۳۷ ہوا ہے شجر پر آفتاب ہوا ہے شجر پر آفتاب ہوا ہے شجر پر آفتاب ہوا ہے شجر پر آفتاب</p> |
| <p>کب نافرمانی میں بھلا بوسے ناف ہے یہ نات رنج پر دور عید نات ہے</p> | <p>گروہ نگار گہ کشائی میں بے مثل یہ نہیں شکل کلید چوب علم میں گہ نہیں</p> |
| <p>۱۳۸ نغمہ ہنر کا چھوٹا فریاد نغمہ ہنر کا چھوٹا فریاد نغمہ ہنر کا چھوٹا فریاد نغمہ ہنر کا چھوٹا فریاد</p> | <p>۱۳۹ آواز کی تہ میں بات نغمہ آواز کی تہ میں بات نغمہ آواز کی تہ میں بات نغمہ آواز کی تہ میں بات نغمہ</p> |
| <p>یہ آفتاب مَن ہے وہ ماہ مَن ہے وہ شاہ مَن ہے یہ شہنشاہ مَن ہے</p> | <p>سر کو گنا کے ہو جو فہم یہ نہیں کا عباس تجھ پہ دین ہے یہ و الدین کا</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۱۱ بین پارس باطنی و بیگ باطنی اک جانتا ہے چار بن یا آفتاب چار سلم کے دونوں تخت جگہ لعل آبدار بیگ کے لعل و بیگ زیب روزگار</p> | <p>۱۱۲ زیب بکاری کا مسافر اخی مار رکھا جہاں سنیہ پر دل مضطرب ہوا بیضین جو بیضین کے اچھی میں کیا ہوا صابو اچھی کے اچھی میں کیا ہوا</p> |
| <p>۱۱۳ مان باپ اونکے جیتے ہیں اور یتیم ہیں یہ دُربے بہا ہیں وہ دُربے یتیم ہیں</p> | <p>۱۱۴ کسی فطر لگی مری مان کی کمائی کو دم توڑتے ہیں یا کہ غش آیا ہر بھائی کو</p> |
| <p>۱۱۵ قرآن ناظرین کو رخ غیرت مند کچھ عجیبان کو سبزہ خط کو ایک پر جس طرح سے کہ سورہ اخلاص مختصر سورہ توختہ یہ فضیلت یاد دہند</p> | <p>۱۱۶ ناگاہ آنی خوش میں کچھ چھپتے ہیں رو کر بکاری خواہ مولای ہے بین پیغمبر ہیں کاہر توین صدقہ ہوتی ہیں باقی جو بخت کی نشانی کا ایک تین</p> |
| <p>۱۱۷ خط نہرہ گون خون میں عقیق میں کا رنگ کیا چار جاوے آن حسین و حسن کا رنگ</p> | <p>۱۱۸ امان کی طرح عشق لٹھا را بہن کو ہے گرم جو توقد گوارا بہن کو ہے</p> |
| <p>۱۱۹ دیکھی ہوئے سوشہ کا ماجا مژدہ و وظیفہ آن خیر و خیر او غم ہے مصلے غم غم غم زینب دیکھا کہ بخت خیرین بچا</p> | <p>۱۲۰ سائیں آپ کے ملے ہوئے گھر گھر دین گھر گھر آپ کا گلا دولت بچے بول کی زبوں ہے مار</p> |
| <p>۱۲۱ سہل است گر و دسہر من بر سر حسین زینب اگر اسیر شود و ای بر حسین</p> | <p>۱۲۲ زندان ہو کر وائی ہوا و شور و شین ہو زینب کو سب قبول ہے لیکن حسین ہو</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۱۱ پوسے صیغہ کیلئے ہر اکٹھے ملے دین جانتا ہوں مان کی طرح چھپو غدا اب کبیر خدا تھیں اور شرمین جزا نیز اصرار پینی وینیک کہ دین جلا</p> | <p>۱۱۲ نہم کہ چھوٹے کھڑے کھڑے کھڑے زینٹ کجھی ادب شکیب کا جی ادب اصغر کو لائی جھوٹے کے وہ شکیب بوی کہ مصطفیٰ نوا نصا کی طلب</p> |
| <p>کیونکہ خلافت مرضی رب قدر ہو شیر ذبح ہوئے تو زینٹ اسیر ہو</p> | <p>لوگو چھٹا مہینہ ہے اور بیزبان ہے قابل یتیم ہونے کے ننھی سی جان ہے</p> |
| <p>۱۱۳ باہن گلے میں آنکھیں نیچے پٹی بچی ہوں فضا اگر عبا سے کویہ سہا آئے جو رن سے اکبر و عبا سے یہ فضا کویہ بھائی جان جی کویہ فضا</p> | <p>۱۱۴ تہا نہیں میں کچھ نہیں تو زبان آہ آسان نہیں پیچی اصغر خدا گواہ شہر نے کہا اک اور سندھو میں آہ</p> |
| <p>امان بھی مرگین مرے بابا بھی مر گئے مر جاؤنی جو یہ بھی مجھے چھوڑ کر گئے</p> | <p>یہ تیر کھا کے باپ کے پہلو میں سوئیں گے عابد یتیم ہو دیگا سب قتل ہوئیں گے</p> |
| <p>۱۱۵ میں تو ابھی ہوں چار بڑی گویا گویا ناسور دل میں چار دین سینہ میں دین چار اب داغ با پخوان کیا قسمت نے رو بکا سکون مان کے ساتھ مرگتی ہیں جا بکا</p> | <p>۱۱۶ اس کی تباہت کہ ہوتی چکا جانی ہیں سے آنسو سے خراب پر رن سکھ کے کہ وہ بیان کہ تی تھیں یہ بیان شہر میں پہلا نہیں سنا کوئی زبان</p> |
| <p>جسکو کہ آسمان ہو فقط ایک بھائی کا حال دس بہن سے پوچھیے زہرا کی جانی کا</p> | <p>یہ بیٹی ہے یہ لاڈ لاخبر شکن کا ہے ہم کیا کہیں مقدمہ بھائی بہن کا ہے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۴۴ ناچار ہوئے کہ ان کو بکار مانی نہ مراد آتی نہ کہ تیر تو ہے کیوں کیا ہو یاد دل کا ہے تیر کیوں کیا ہے فرزند خویش نہاد کرد و توروں فاطمہ ہر بھی ہو یاد</p> | <p>۱۴۵ عصمت اگر ہو تو کیا ہو چہ چاہا عباس لائے کہ کرب بن ابی تراب عادل صبا جگر کیا ہو کر کیا ہو چو جان بخت گری با تیر کیا ہو</p> |
| <p>۱۴۶ شاد می سفر میں کو نسی مد نگاہ ہے اصغر کا دودہ چھٹتا ہو اگر کا بیاہ ہے</p> | <p>۱۴۷ جب زمین ذوالجناح پہ سولا مکین ہوا غل تھا کہ عرش عرش پہ کرسی نشین ہوا</p> |
| <p>۱۴۷ نسیب بکار مانی تیر کی جو جگہ لٹکا ہے بی بی آپ کا گھر اب جگہ چو چھٹا پس لکھتے ہو وار داغ باب کا باب کا کوچ عابد کیا ہے دوا</p> | <p>۱۴۸ خورشید عین قدرت شمع کبک دولت خرام میں لجام و باریک پر دین مہم و پیلوں والوں کی نرکت گلگون دین کی نرکت</p> |
| <p>۱۴۸ امان جھنڈو لے ہال لب صغر کو بڑھ چکے اکبر تورن کو جاتے ہیں پروان چڑھ چکے</p> | <p>۱۴۹ گر بوسہ زن لیسیم دم سیر باغ ہو فوراً نمود جلد سے لالہ کا داغ ہو</p> |
| <p>۱۴۹ کہنے نظر تھی ندا کی دل لیل آتی صبا بی کی کر غش ہوئی تیر احسان جو میری روح تیر دماغ کی قبول اس داغ سے ہر منفعت است قبول</p> | <p>۱۵۰ وہ دولت مبرا کی پر کرتا تھا اتھار میرا سوار دوش چھکا ہے سوار بیگم چو چھٹا عین غنایں عجب چو چھٹا عین غنایں</p> |
| <p>۱۵۰ ہو کر جدا حسین سے یوں نالہ کش ہوئی سو بار آتی ہوش میں سو بار غش ہوئی</p> | <p>۱۵۱ ریش ہلال نقش کے جا آسمان پہ تھی پرواز اوج کنگرہ لامکان پہ تھی</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۵۵ جبر سے بلایا ہوا فوج کج جبر سے شہر سے حکم صفت رانی کا دیا سیکھ دیں نہیں نے اس کے کیا صفا سیکھ دیں نہیں نے اس کے کیا صفا</p> | <p>۵۵ صبح و عشاء کو نورین تھا کھڑا انکشت حیف کے تیلے اور پتی ہوا اندھ تو بہ آہ بڑی مینے کی خاک سید کو گھیر کر بیان لایا غیب کا</p> |
| <p>کھایا طمانچہ غازیوں نے آہ تاب کا چوتھے فلک پہ پھر گیا منہ آفتاب کا</p> | <p>قتل حسین قید حرم یان تو اب ہے اک میری جان کے لیے کیا عذاب ہے</p> |
| <p>۵۵ تاکہ اُدھر سے جنگ کی بنیاد لگے بے چین ہیں سب سب پر ہوا کے بان ہاں ابھی اُدھر سے نہ کوئی گناہ</p> | <p>۵۵ اسے شمع زمانہ ہزاروں سے نوازا شہر دوشن سے تیرے لڑنے نہیں دے صہلے کہا دوشن میں کیوں کیوں بھلا</p> |
| <p>پو پٹھا جو سب کیوں تو کیا کچھ خبر بھی ہے اک عاشق جدید ہمارا اُدھر بھی ہے</p> | <p>یان تو مقابلہ پر مصطفیٰ کا ہے اور بعد اسکے سامنا کدن خدا کا ہے</p> |
| <p>۵۵ بان صلیب اور چاند چیم ناگاہ ابن سدر سے شہر کی بدلا کہان جو حربی صاحب شہر</p> | <p>۵۵ اب اپنی کم کو بھٹا اور قصد کیا نکجو نو جان کو مین شہر سے ملا بولا کہان جو حربی صاحب شہر</p> |
| <p>اب تیغ تو عمر کی ہو اور حرکا ہات ہو اور زیر تیغ طوق شہر کا ثبات ہو</p> | <p>جب آبرو گئی تو پھر آنا محال ہے پرمان ہن کی قید کا و لکومال ہے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۱۱۱ تو با تقدیر کے مردہ کو کیسی نکلیں گے مرنے والے کو کیسی نکلیں گے مرنے والے کو کیسی نکلیں گے</p> | <p>۱۱۱۱ کہ تھیں باجگاہ کہ تھیں باجگاہ کہ تھیں باجگاہ</p> |
| <p>پہلے سے قصد فوج کا پہچانتا نہ تھا اللہ جانتا ہے کہ میں جانتا نہ تھا</p> | <p>کیون بھائی جان کیسے اطفال کھول دوں میں بھی نجات حرکے لیے بال کھول دوں</p> |
| <p>۱۱۱۱ مردہ اٹھا تو یاد اٹھا دینیں گے چاہے کفن پر شہادت کا دو چاہے خاک کا چاہے کفن پر شہادت کا دو چاہے خاک کا</p> | <p>۱۱۱۱ کہ تھیں باجگاہ کہ تھیں باجگاہ کہ تھیں باجگاہ</p> |
| <p>ایسا نہ ہو عذاب کھدیں خدا کرے زینب سے کہد وہ اب نہ مجھے بد دعا کرے</p> | <p>زینب ابھی نہ کیسے اطفال کھول دوں مر جائے جب حسین تو تم بال کھول دوں</p> |
| <p>۱۱۱۱ تم کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر</p> | <p>۱۱۱۱ کہ تھیں باجگاہ کہ تھیں باجگاہ کہ تھیں باجگاہ</p> |
| <p>آئی ندا علی کی تو کیوں بھو اس ہے شبیر گرچہ دور ہے حیدر تو پاس ہے</p> | <p>جنش میں بہت قدرت حق ساتھ ساتھ تھا گویا کہ حرکے ہاتھ میں مولا کا ہاتھ تھا</p> |

۱۱۱۱

| | |
|---|---|
| <p>حکم نہی یا بچہ تیرے نہی کر کیوں نہ بچا غلامی اس قدر کا</p> | <p>حکم نہی کر مگر کیا نہی کر کیوں نہ بچا غلامی اس قدر کا</p> |
| <p>تیر خدا کے شیر بھلا صید ہوتے ہیں مشکل کشا کے بندے کین قید ہوتے ہیں</p> | <p>دشمن بہت ہیں دوست ہیں کم بھائی جان مہمان کی ہے فکر ہمیں نادار جان کے</p> |
| <p>حکم نہی کر یا بچہ تیرے نہی کر کیوں نہ بچا غلامی اس قدر کا</p> | <p>حکم نہی کر یا بچہ تیرے نہی کر کیوں نہ بچا غلامی اس قدر کا</p> |
| <p>شکر مراد پیام شہ دین نے کیا کہا وہ بولا آفرین گئی اور مہم کہا</p> | <p>مہمان کو خشکی لبِ اصغر دکھائیے اسپر بھی ہو نہ صبر تو کوثر دکھائیے</p> |
| <p>حکم نہی کر یا بچہ تیرے نہی کر کیوں نہ بچا غلامی اس قدر کا</p> | <p>حکم نہی کر یا بچہ تیرے نہی کر کیوں نہ بچا غلامی اس قدر کا</p> |
| <p>اک چھوٹی شاہزادی کو شاہزیادی بڑی ہوئی تیری بلائیں لیتی تھی دہر کھڑی ہوئی</p> | <p>کیا بھائی اس کو فکر ہے اہل عیال کی بیٹی کوئی سیکھ سہی ہے چار سال کی</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۵۴ ایچہ بیان اشارہ تا بید کبیا فصل مرادل شدہ دین کیچک کبیا زبان اس اشارہ اس لطفت بکبیا کسی شکر کا سلسلہ بکبیا ایک</p> | <p>۵۵ تھان کر لکایا تھان بکبیا آبا تھایا ساسا ساسا بکبیا چھتی کے روبرو بکبیا ساسا ساسا کوئی تھان بکبیا</p> |
| <p>گنجینہ فیض سے ہے خدا کا بھر ہوا مضمون میرے حصہ کا یہ تھا دھر ہوا</p> | <p>دیکھو تو قدر الفت سبط رسول کی اک شک آب تنخ کی دعوت قبول کی</p> |
| <p>۵۶ لکھا ہوں من کو چو خورشید شبیہ زوداد بکبیا بکبیا رہا جو کر سبز بونی غفلت کی</p> | <p>۵۷ مال شہسبکی کا صاحب شہسور حسین بھی حضور ہو اور شہسور اگر کسی کی ہے قبر تنی دور</p> |
| <p>۵۸ کر کی طرح یہ خبر ہوا کس کا غامتہ سزاؤں سے حسین پہ بالین پہ فاطمہ</p> | <p>اب بھی بول دار و قتل جو ہوتی ہے مان بھی نرو بھیا کہ وہ کرکورتی ہے</p> |
| <p>۵۹ شہسبکی کو چو خورشید شہسبکی کو چو خورشید شہسبکی کو چو خورشید</p> | <p>۶۰ انند صحت کو دلوں کا شہسب تا جودہ گر جو چو خورشید نظارہ جال غلام اللہ تراب</p> |
| <p>۶۱ ہے تخر جو غلام کو نیک نام ہو آقا حسین سا ہو تو کر سا غلام ہو</p> | <p>۶۲ خاک قفا ہے اور یہ رخ رشک لودری خاک غزل سے تم کو تسم ضرور ہے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۹۱ چہرہ سے خود متخلّی و نا ظہر سے نقش و سنی بسط صفا آزار کفر کے لیے ہے نہ رشتہ و دفع و آفتاب و آئینہ صفا</p> | <p>۹۰ اب وصف خط و خال قلم کی تکیہ اس عجیب تیاروں کو اسنب کی دل مع رخ کے لکھنے کی تکیہ نقطہ پرفراں ہے و دین کی تکیہ</p> |
| <p>اک آفتاب علم کا ہے اک یقین کا اک آئینہ ہے شرع کا اور ایک دین کا</p> | <p>وصف حسین عارض و خال آشکارا ہے خورشید میں قرعہ قرین تارا ہے</p> |
| <p>۹۲ بہشت ہے ناد و بخت ہر عارض چہ حسن کر ہے پیر زیادہ اک شب بھی رو کر کے قابل نہیں چہ بر رخ نوا صبح اب ہے جلوہ گر</p> | <p>۹۱ چہرہ ہے بادشاہ وابر و خیاں یکو فنا تکیہ حسین بن و طحال اب نہ ہو تار و دندان کی ریشیاں بازوں دہن کو چہ و زبانی دن</p> |
| <p>وہ صن عارضی ہے سو کیا اعتماد ہے وہ و اع ہے یہ صاف کہ یہ زیادہ ہے</p> | <p>وندان و رعدن چہ ہن رشک درج ہے تیس آفتاب ہیں اور ایک برج ہے</p> |
| <p>۹۳ کس دیان او قدر و آفتاب کو صفت کا ہے نہ رخ و آفتاب کو پصفت و قاف ہے رسالت کا ہے نیل پر زربہ ام کتاب کو</p> | <p>۹۲ اب مع چشم کی کیون نہضت چہرہ کہ عین عفتاب میں ہے نظر ہے دل پر کار چین ہو در عین کین عین کو جو فرشتہ عین</p> |
| <p>جاری درق یہ چشم سے تو تاب کیجئے سُرخ سے اس صیغہ پر اعراب کیجئے</p> | <p>ابر و کا ہے اشارہ کہ حاصل مراد ہے مین مدعہ اشتہار حق عین صواب ہے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۹۹۹ فردوس کی نیم چو آتی ہے خوشگوار ہوتی ہے بندہ کی سبب اربابدار بوقت خلعت شکر کیوں پیش آئی میں کرا سبیل مجھ سے آشکار</p> | <p>۹۹۹ بہار و صبح جو سر کر کے نیاں بان ہر بلند پہلے ہے ہنگام نیاز سزا ہے فرق حق سے کجا کو قرار منازل سے حق کجا کو قرار</p> |
| <p>وضع زمانہ دیکھ کر جو خشم ہے ملکر لپک پلک یہ پوش خشم ہے</p> | <p>زات سے شام مکینہ خواب بشت ہے اس کچھ ہم تار کر کیا فرشت ہے</p> |
| <p>۹۹۹ دو دن لیون کے وقت کا صفو زیادہ شیر خیزان چہین گریا یہ دو آواہ دو نعل ان لیون کے بن شام ہیکل بیکر آکر نسبت فنیسم</p> | <p>۹۹۹ نخ یہ فرق کا قطر نکالو چھوٹا بیکر کا شمشیر نور سبک ہے بے مازم جلا جو کرا حق فیلور قلم سے نہ چھو نہ پتہ کج آج</p> |
| <p>شیر خیز دہن کی رسم گر صفات ہو ہو نیشکر تلم شکرستان دوات ہو</p> | <p>پیا سنا تار ہوتا ہے اپنے امام پر بنان گہر نشان ہے اور شمشاد کام پر</p> |
| <p>۹۹۹ اک منہ ہے جو کمال نخ چہین پانچ عالم کو صبح شام کا کرتے ہیں شام کمال چہین صبح و اللیل کا قیاس نخ سے ہے پورا مطلع الفجر قیاس</p> | <p>۹۹۹ ابو مہین باد و سرور اک نیت انقار جو بد و فقر شمشیر ایدار بیکر چہین صبح و اللیل کا قیاس نود و سی لال ہے اکبر ایدار</p> |
| <p>پیدا قریب پرہ کے جاوید زلف ہے خود خید نخ ہے سایہ جز شیر زلف ہے</p> | <p>یہ ماہ نو جہین پہ جو بے اختلاف ہے رویت کا یہ سبب کہ مطلع بھی صاف ہے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۰۱ سنج جمال خیمہ تانید کیا چاہ وقتن میں خیمہ جان ناک کیا اور آفتاب چاہ وقتن کی کنوین کیا اب اس مود خضر فافازہ دل کیا</p> | <p>۱۰۲ کیا آستین میں باغوں کی طعلیہ کیا فانوس کسبین نظر آتی ہے شمع کیا کیا لود کا چرخ آفتاب کی سی کیا متبایہ نوے جودین کیا</p> |
| <p>۱۰۳ چاہ وقتن میں پٹی اقدس کا نور ہے روشن خضر کے چشمہ پر یہ شمع طور ہے</p> | <p>۱۰۴ تشبیہ میں ہلال کو یہ آب تاب ہو پھر وہ پڑھے تو بدر ہو آفتاب ہو</p> |
| <p>۱۰۵ پیتھن پان گون صبح فوٹام شمع شمع بیکانی گردن شمع نام صبح شمع کے دے دے ہوئے نام ہاں کاغذ یہ پانی قند شام</p> | <p>۱۰۶ کوئی سے قدر کی حکیم کی کیا تعلیم و قدر کی سبکی کیا میں تصویر قد و وزن کیا یہی کسی پر ملک کوئی کمال کیا</p> |
| <p>۱۰۷ پس لوزین تو لوز کا یونہی چاہیے رومال قاطعہ کا گلوبند چاہیے</p> | <p>۱۰۸ تصویر قدر کے استاد کہتے ہیں یہ وہ ہے جو سر کو آزاد کہتے ہیں</p> |
| <p>۱۰۹ لوح عامے مود خاں کا سنہینہ باب علم کی تہ لا کا مینہ کیا فوٹام کے کتبے کل فوٹام کیا پیتھن کی بادل کا فوٹام</p> | <p>۱۱۰ اب زیور صلیح کو دیکھیں دل و دہ خود سنائے خوش تیغ و کمان نہر ہر نقش نام اکبر کا دھندل کیا خوش کیجیے کیا خوش</p> |
| <p>۱۱۱ کتبہ بھی دل بھی خانہ رب جلیل ہے پرول بنائے حق وہ بنائے خلیل ہے</p> | <p>۱۱۲ تیغ زبان تیز کا جوہر ہے برہم رہا لاسیتہ لافتی کی وہ سیفی ہے پھر رہا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۱۱ دل صاف سنجیدگی بنیاد تن پر زرد بنیاد بنیاد عقل کہ رہی کہ سبکبیلے اشتباہ حرکت صفات طلب ہر اس بات پر گواہ</p> | <p>۱۱۲ نریات زہر کفر و عیسیٰ ختم نصیب ہر بن خجیب ہی تیغ نیام ختم جاری ہر ملک تیغ میں سکے نیام ختم کشتے میں جھکے دبید وہ غلام</p> |
| <p>۱۱۳ دل حرم کا مضطرب غم شاو زمیں ہے یہ دل کا بیچ و تاب نمایان بدنی ہے</p> | <p>۱۱۴ شمشیر کلک دستخط شاو فتح ہر فرصت سپر سیاہ تھوڑا فتح ہر</p> |
| <p>۱۱۵ وصف زہر کیا تھا ستوب عجیب گن کو کہ چار آئینہ ہوا دل سپر چرخ مہرین کی زرد بزمین جلوہ گر پہچھونہ زرد کو شہر اس آس</p> | <p>۱۱۶ وصف سمندر میں دن نظر دا جسکے حضور میں ہوا اک فیض دا رکنا نہیں کہ میں صفت شمع نور دا ہو تا ہی تر سہم کہ اس اراد دا</p> |
| <p>۱۱۷ محضر کیا سہافت آل رسول پر ہرین یہ پختن کی ہرین حسن قبول پر</p> | <p>۱۱۸ دیکھو وہ گوش اس پر بے نظیر ہرین پیکان نہ دیکھے ہو گئے دم یک تیر ہرین</p> |
| <p>۱۱۹ نثر ناری نازبان سنا جا چیریں فرض سپر چہ ایک شہر کی دین تیغ روان مجبوزہ سید عبدل یار سب بے نظیر ہے جہاں عبدل</p> | <p>۱۲۰ نوسن کی ناری نازبان سنا جا چیریں دیکھی ہر کسی پر سے عزت سبکدین ایک چہرے جگہ ہو بدین کا رہی بدین ارم کو لے نوسن خود زہر بدین</p> |
| <p>۱۲۱ حیرت ہر ایک قبضہ میں برق سحاب ہے قدرت ہے ایک سوچ میں آتش داب ہے</p> | <p>۱۲۲ شہر ہما یہ اہل زمین پر سعید ہے عقدا اسی کا سایہ ہی جو ناپدید ہے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>حالا گر بر فیض جان خود و شمع زبان ہزار اس سمنے کے پودا اعلیٰ جان اگر چاہے اگل سین ناکھی کہ بیان پھر بیان کے بقولت کامان و زبان</p> | <p>حالا بوللا عمر خوشی کی سنا پو نہیں کہہ سکتے کہ کو کونہ پا گیا نہیں کہہ سکتے کہ کو کونہ پا گیا نہیں کہہ سکتے کہ کو کونہ پا گیا</p> |
| <p>دونوں کو گر تلاش کرو زرم گاہ میں توسں سرحد و پہلے موت اہ میں</p> | <p>خبر سے سرحد میں کا تو نے جدا کیا حق نمک یزید کا اچھا ادا کیا</p> |
| <p>حالا شانِ شکوہ اور حمد کیا خیال یہ دریدہ یہ طغیانیہ جاہ یہ جلال پہلے ہے وہ رجز وہ حضورِ قتال بار وین ہوں غلامِ شمشاد و خیال</p> | <p>حالا غصہ سے سرحد کا کہیں نہ پناہ حاضر ہے خدا کو کہ بیان نہ پناہ اگر شریف کیسا کہیں نہ پناہ اگر شریف کیسا کہیں نہ پناہ</p> |
| <p>اسنے جدا ہوں کفر کا جنگو مزا ملا اسنے ملا ہوں ملنے سے جنگ خدا ملا</p> | <p>کیون ذاتِ و اجمال کو لاتا ہی قمرین آب و نمک تو آیا ہے دہر کے مہرین</p> |
| <p>حالا دنیا ہوں سپہ جان چوڑا کی کج ہمان ہوں موت کا جو میہ جان اسکی ہوں میں لمان جو کل کی لمان وہ جب میرا بان ہو خدا میرا جان</p> | <p>حالا ناموسِ خنجرین یہ فاقہ تری کیا کسٹ اچھین بلا باہر تہان یہ کیا پس نہک بھی کی کہ حضرت پران در باغ نامر فاطمہ سوئے کیلیا</p> |
| <p>ابے امن حسین ہے اور میرا ہاتھ ہی میں اسکے ساتھ ہوں کہ خدا جسکے ساتھ ہی</p> | <p>لمک یزید آج جب نہ قبول ہے اب کل نہ کہیو نا نا بھی اسکا رسول ہی</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۲۱ شہین سے بنید تو کا فرغے جو پر تیرا باپ کون بن دینا کر میراث سے سعد کا لپڑا خور میں بدینا ہوں کشت گھاؤ پر</p> | <p>۱۲۲ بولا غور سے گردن بلایا بے پردہ کے خیولوں اور بوجھلا کو ذہن جبکہ سمجھوں میں کیا تھ اسی تو تھی کہ لون ترخان بنیو دا</p> |
| <p>۱۲۳ گل کر کے مرقد شہ غیر الامام کو روشن تو کج کرتا ہی بابا کے نام کو</p> | <p>۱۲۴ خرے کہا کہ شوق سراں سکو لوٹیو پروا سٹے خدا کے نہ زمین کو لوٹیو</p> |
| <p>۱۲۴ خندق میں میرا تھا کھانا کھیر تو آج ہے بنید بہار کھیر اور میں ہوں بن حیدر اور کھیر</p> | <p>۱۲۵ پھر خیر تنہا فتح سے خالی کیا غلا اور کئے با حنین ہوا عازم رمضان مہینہ سے نظر تھکے کھانا بارش خوشید بگ بیدیفست کا تیار تھا</p> |
| <p>۱۲۵ انصاف کر کہ صاحب غر و شرف ہی کون باطل کی سمت کون ہی حق کی طرف کون</p> | <p>۱۲۶ جنش ہوو سیار جو قطب یمن کی سکے میں چرخ آگے گردش یمن کی</p> |
| <p>۱۲۶ نیکو پر تھا خس تراب شہنشاہ زبانی سے درپیش سے جاب و جاب منیہ را کو کہتے تھے غیب میں حیا میرا پر تھا مورد نفرتین صلفا</p> | <p>۱۲۷ نکلا ادھر سے جنگ کو بجا کھیر سردار میں مہینہ شہر کے کف در دہان تیغ بکشت خوش پہچ ہر در گروہ مسلح ادھر ادھر</p> |
| <p>۱۲۷ پر اب یوہن ہی عدل مہنی سے یقین مجھ نفرین تجھ کو کہتے ہوں اور آفرین مجھے</p> | <p>۱۲۸ حمر بولا آقو میرا ترا امتحان ہے میں حیدری جوان تو یزیدی ہوں</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۳۱۵ دو جملہ میں ایک ہنگام پلڑ میں وہ بولا بخیال ہی تو روزگار میں غالب ہوا یہ ہے صفت کا لڑا میں حکمت کہا اب وہ صفائی ہی دلا میں</p> | <p>۱۳۱۶ ماضی شکر کیا تم تھا اسکا بچن آج مہوش شکر کیا بد پر تیرا تان کر بان تیرا مارا اور چلا تیرا اودھر لکھا رکھو جو جوان مرد جو اگر</p> |
| <p>اب ہوں غلام چختن ناما مار کا قب زور تھا ہزار کا اب سو ہزار کا</p> | <p>رستے سے شش طالع برگشتہ پھر پڑا بس پھر پڑا کہ گھوڑی سے دھوکا گر پڑا</p> |
| <p>۱۳۱۷ خفتہ سے برق تیغ کا اتر چکا خوئیو پکچا اترتی برق تلے مار ہٹتے سپر پر روکے وہ تیغ ابر تیغ اپنی تو کر کہا پاناہ لافقا</p> | <p>۱۳۱۸ دلشادہ حق میں جو خوش اس ہو مال بپزل کا کہ کہ مل دل داس ہو سو کھی زبان کھاکے وہ بولا کہ کیا ہو</p> |
| <p>چالاکی اسکو کہتے ہیں اسلانی باتیں یہ تیغ اس کے سر پہ وہ تیغ اس کے ہاتھ میں</p> | <p>زمین پکاری پیاس سی گھبر نہ جائیو ہاں اسے دلیر شکر کا سر لیکے آئیو</p> |
| <p>۱۳۱۹ بچو بچو تیغ جو بین خود کھینچتی ماتھے بچو بچو کو سننا وہ کھینچتی چلنے سے اس کے سانس کی کھینچتی ہر ذرے سے تا سیرا ہی گزرتی</p> | <p>۱۳۲۰ چلنے کے حلق طاق دیتے ہیں تو آگے بڑھا حسین پڑھا اودھو کیا انکی اسل بھی کہ جلا لڑو وہ چوہو ذرا تلے نو دھتے قطرات بڑھو</p> |
| <p>ہر جا گرہ گرو سے بدن میں زردہ کھلی یہ کیا ہے بند بند کی پھر تو گرہ کھلی</p> | <p>پھر سر بدن پہ تھے نہ بدن اہوار پہ تیغ آئی یا کہ برق گری پنہ زار پہ</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۳۳۱ کرتی تھی تھی تو سرخ رنگ خجہ بے دستے تیرے تھوڑے تھوڑے آؤ کے تھی وہ دیکھا تو تھے فن جلا وہ سے تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p> | <p>۱۳۳۲ دیکھا جو بھون کھانا لیا کرتی تھی تھی تھی تھی تھی تھی رہا ہونے تھی تھی تھی تھی تھی بہا تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p> |
| <p>۱۳۳۳ لکھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی کیا تھی تھی تھی تھی تھی تھی کیا تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p> | <p>۱۳۳۴ آقا کو دی ندا کہ شباب آؤ ہم چلے سراپنا بیٹے ہوئے شاہ و ہم چلے</p> |
| <p>۱۳۳۵ اصا خوندینے کے کونکر تھی</p> | <p>۱۳۳۶ کرتی تھی تھی تھی تھی تھی تھی جب تھی</p> |
| <p>۱۳۳۷ دو کر کے دو ہزار کے اک ہزار کے خارج کیا سراے سبھی سے مار کے</p> | <p>۱۳۳۸ وہ لاش ہون کلیہ سے مولا لگاؤ تھے بعد اسکے ہون ہی لاشہ اکبر پاؤ تھے</p> |
| <p>۱۳۳۹ پیش ہوا تھی تھی تھی تھی تھی اور تھی</p> | <p>۱۳۴۰ کرتی تھی</p> |
| <p>۱۳۴۱ تحت السرخا سے داہ لکھی فوق اسمانک فوق السما سے مہوم تھی عرش علی ملک</p> | <p>۱۳۴۲ شہ ہوئے فاطمہ تری قربان ہوتی تھی زینب نہیں ہی مادر زینب یہ دنی ہے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۳۹ دریں دلائل کو کہ جس نے کیا لیکن یہ سب تو بھی پوچھ لو کہ کیا روئے پارسہ سے ہم نور کائنات پر ناز و بہر چھوڑنا ہو و ہر بات</p> | <p>۱۳۸ یہ دوسرا حکم کہ جس نے کیا ہوئے گلے کے زخم کا دریا بہا جان تا کہ اپنا رستہ دان کی نیکی سے بین کھو تو تیرا کمان کا صندوق تو بین</p> |
| <p>۱۴۰ حسن کو میرے شوق پر جنت کی سیر کا بخش تو اب تم اسے اعمال خیر کا</p> | <p>۱۳۷ زخمی گلا میں باندھو نگا اس سہناں کا رو مال جلد لاؤ مری امان جان کا</p> |
| <p>۱۴۱ بیت بنی کی بی بی بھی چلی تھی وہاں پر صاف ہو گئے عوامان کی قبو اسکا ثواب بھی ہون کر وین کر فکر م سے بولی یہ بات بھی مگر</p> | <p>۱۳۶ رو مال فائدہ دینے میں نے لادیا نہ نہ لپیٹا گردن کو لٹا دیا جب شہم ہجرت بارے میں حیرت پوچھا فائدہ یہ جان کی خدا</p> |
| <p>۱۴۲ اکبر شہید ہو گیا اٹھارہ سال کا میں نے ثواب بخشا اسے اپنی لال کا</p> | <p>۱۳۵ روئے حرم عزیز اسے اپنا جان کر لاشے پہ بال کھول دیے سب نے آنکر</p> |
| <p>۱۴۳ فصل کا چھوٹے فقر کو کہی کہ فصل آگیا کہ کو پوچھ غش تھی وہ کہ بافتہ نہ کیجئے شام نے فیکہ کو بافتہ اٹھا پہلے کہ غصہ ملنے پہ جسم پہ تیرا کھچ</p> | <p>۱۳۴ سب سے دیر تک درشتی کی کھچ اس غم سے عیان کرتا تیرا کھچ میں نے تیرا تپنا سخت کھچ بہی بہی کھچ کا کھچ کھچ</p> |
| <p>۱۴۴ یارب یہ التجا مری مقبول کجیو مگر کو ثواب اسکی شہادت کا دجیو</p> | <p>۱۳۳ خاق سے کہ کہ عرض یہ میری قبول ہو مرنے کے بعد مری غلامی حصول ہو</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۱ کس کی لپٹے پائیں پائی آید کس کی حقیقتیں آتی بہ آید کس کی سبب لافانی بہ آید ایمان کس کے غم کی جھلکی بہ آید دریا بین کس کے غم کی جھلکی بہ آید</p> | <p>۱۲ اک عہد کا یہ ساتی کوڑی ہو گیا شربت ہوئی وہ پیاس کی فتنہ بین آگیا جسب جوان و بہر ہو تو از آفتاب موتی بول رو بہر کو غور سلان</p> |
| <p>۱۳ پیا سا ہوا ہے کون غریز و نسی پھوٹ کر لاو تے ہیں بہ حباب کس پھوٹ پھوٹ کر</p> | <p>۱۴ سبطین دوش خیر نسا پر مقیم تھے کا مذہبون پہ گو شوارہ عش غفیم تھے</p> |
| <p>۱۴ کس کی راج پائیں پائی آید کس کی حاکم لافانی بہ آید ایمان کس کے غم کی جھلکی بہ آید دریا بین کس کے غم کی جھلکی بہ آید</p> | <p>۱۵ کس کی غم کی جھلکی بہ آید کس کی حاکم لافانی بہ آید ایمان کس کے غم کی جھلکی بہ آید دریا بین کس کے غم کی جھلکی بہ آید</p> |
| <p>۱۶ ہم سبکو کے غم میں سدا شور نہیں ہے وہ دیا میں شور ہے کہ وہ پیا صاحبین ہے</p> | <p>۱۷ ہر حد سب غریز ہیں پیاسے حضور کے پرہیز بہت نہڑ حال نو اسے حضور کے</p> |
| <p>۱۷ چکین میں قصہ دہ کہ کیا کیا کیجے زہر کا دودھ چھوڑ دیا پیاس کیجے احسان و کاف کا دیا پیاس کیجے بانی دسا تو جین پیا پیا کیجے</p> | <p>۱۸ حضرت نے لکھے حضرت نے لکھے کیتو میں ثابت ثانی میں بد شراب مولیٰ کاف اور وہ کھینچے بے خواب اور زیب بیکہ تھانہ شراب و کاف</p> |
| <p>۱۹ روداد ذبح یاد ہے ساری جہان کو کھنڈا وہ پیاس پیاس چبا کر زبان کو</p> | <p>۲۰ ناگہ کہہ کما حسن نے کہ کچھ التماس ہے نانا رسول پانی نو اسے کو پیاس ہے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۷۷ بے شک تیرا کبریا اور کیا قرار دوسے پالیکے رسول ملک تیار تھی جو سفند خاں اقدس میں شہنشاہ دودھ اسکا ابرو ہاتھوں ہا ہا</p> | <p>۷۸ پہلے جنت کر کے پیالہ تیرا میرا کہے انیا باقی حسن میں تو تیرا کودہ یہ دور کو جو بھی منہ لگا دے منہ سے شعلہ غنیمت یہ جو کچھ چاہو</p> |
| <p>۷۹ عسین لی خدا سے رسالت آب نے کار حسن جو تھا تو کیا خود غیب نے</p> | <p>۸۰ آخر پسینہ آگیا مانھے پہ تھک گویا زہرا کے آفتاب پہ تاروں جھک گئے</p> |
| <p>۸۱ دور اور دھرتی سے کیا عین سب سے پہلے تیرے اشارہ تھا کہ میں منت پانا تیرے ہاتھ سے تیرے چہرے میں</p> | <p>۸۲ نظر عرفا کو کجا چہرے میں بیاضہ قبول کر آئے تیرے دل میں پسری دیکھنی سے چاہیے کہ کب تھا کہ نہ کر چاہیے</p> |
| <p>۸۳ کشتی تک آئین کو جلدی پڑھا دیا تھا سا ہاتھ لہو سے پیالہ بڑھا دیا</p> | <p>۸۴ بولین مٹی سے دیکھ کے منہ اس غبور کا گو یا حسن پہ پیار سوا ہے حضور کا</p> |
| <p>۸۵ کودہ ہٹا کے جیسے جیسے حاضر ہے جان جان میں اب مان ناز تھا کہ میں تیرے</p> | <p>۸۶ فرمایا اسطغنی زونین کبریا کجا چون ہے کہ تھا اور چہرے میں وہ لطیف نگار ہی نہ مانا گا کہ میں شان شکوہ بہ پیار چاہیے</p> |
| <p>۸۷ نیت ہے شیر نفس خدا و کریم شیرین زبانی آج کیا کم ہو غیر سے</p> | <p>۸۸ شکوہ یہ بعد کیجیو حبابی رسول سے کہہ سکتے پہلے مانگا تھا پانی رسول سے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۳۱۷ درد و غم کی کیا سبب تھی وہ دل اولیٰ یاشن کو یہ سننے کی سوال سویا دیکھیں کہ ہوا آپ کو خیال میں ایسا ہونے کا ہونا کیا حال</p> | <p>۳۱۸ ہر لمحہ تین ڈر کی در تین کی کیا سبب آفت کی خوب تیر کی تیر کی کیا سبب خود بخیر کیا ہیں تو دریا کی کیا سبب وہ زخم کھلے کہ کبریا کی کیا سبب</p> |
| <p>حاضر ہوں اب میں انکی ضیافت کی واسطے پیاسے رہینگے یہ مری امت کی واسطے</p> | <p>وہ دلہہ ہاتھ لکھے دکھانا زبان کو اور دیکھنا حسین کا لہ آسمان کو</p> |
| <p>۳۱۹ ابا بن سرف سے بڑھائی طلب دونوں فوٹے ایک تھوڑی سی سبب خوش حسین کا چہرہ آپ کی سبب پیدا ہو کر وہ درد کو دوسری سبب</p> | <p>۳۲۰ بانا بھی بند نوت بھی بند اور بوجھ بند سینہ میں سانس بند کھلے میں صلیب بند راؤ فرار حضرت شمس کھٹا بھی بند ہر چہ سبیل ارضہ و غیرہ الوداع بند</p> |
| <p>روز ازل سے پیاس ہی مد نگاہ تھی بچپن سے اب تیغ شہادت کی چاہ تھی</p> | <p>دیکھیں ہیں بند و بست کہیں یہ لڑائی کے آخر بہن کے بال کھلے غم میں بھائی کے</p> |
| <p>۳۲۱ اب کب تک چاہے جو بڑھ گئے سو گئے اب کب تک چاہے کہ میں فرزند نہ کام بانی نوان کے مہر میں فرزند نہ کام کیا دھڑکتی ہوئی قبر میں رنج نہ کام</p> | <p>۳۲۲ وہ گھر میں جانا نا تہہ سے لگا کر کھلے وہ مچھکا نا دھڑکتی ہوئی قبر میں وہ نہ چھپا کر ہی سی دختر کو دیکھ کر وہ نہ چھپا کر ہی سی دختر کو دیکھ کر</p> |
| <p>غش ہو گئے کتے بار زمین پر گر حسین پیاسے گئے فرات کی پیاسی پھر حسین</p> | <p>پیاسو کی فویہ عرض ہمیں پیاس حسین الکایہ کتا پانی سے بڑا اس ہے حسین</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۴۵</p> <p>عجب کس کو کس کی شکست بانی ہو کرین عجب کس کو کس کی شکست بانی ہو کرین عجب کس کو کس کی شکست بانی ہو کرین عجب کس کو کس کی شکست بانی ہو کرین</p> | <p>۱۴۶</p> <p>عجب کس کو کس کی شکست بانی ہو کرین عجب کس کو کس کی شکست بانی ہو کرین عجب کس کو کس کی شکست بانی ہو کرین عجب کس کو کس کی شکست بانی ہو کرین</p> |
| <p>۱۴۷</p> <p>طوفان کے غلغلہ ہوں قیامت کے شور ہوں شیرین ہن جتنے چہرے وہ سب لاشور ہوں</p> | <p>۱۴۸</p> <p>لذت بھی خشک تر کی شہ سحر و بر کے ساتھ امیدین قطع ہو گئیں سب ان کے سر کے ساتھ</p> |
| <p>۱۴۹</p> <p>ختمی جلیغ غلامی سولہ آتش کلام بالکل ناک ویز ہر نمودی نیک کلام دین چاہی موت پشیمانیان نام بانی رہو نہ غلغلہ کار و جان نام</p> | <p>۱۵۰</p> <p>اون کے گھڑین نانی غلامی کلام کس کی ایک پتھریلے سونو کلام اس جہنم میں صاحب موعود کلام ہم اور دیگر اپنا زبانون پر کلام</p> |
| <p>۱۵۱</p> <p>گندم ردان کو ہو دنیا کی کشت سے نکلے تھے جسے حضرت آدم بہشت سے</p> | <p>۱۵۲</p> <p>نہ داد گر یہ ہے نہ صلہ شور و شین کا اور جاننے ہیں لغریہ خایہ حسین کا</p> |
| <p>۱۵۳</p> <p>ابن طہم جنت غیرت ہی مہین ہر شے حال ملے ہو بجال بخت ہم پر جان ہے حادثہ شام و یومین کچھ آرزو سے عیش بھری کو جانین</p> | <p>۱۵۴</p> <p>گستاخ سے زیارت خیر الو کرین اور غریب قرار سے خیر انسا کرین ایسا ہی پھر تو رہیں کہ شہر چکرین لازم ہے پر شاہدہ شہر و جانین</p> |
| <p>۱۵۵</p> <p>بعد از حسین زلیست بھی گر تو خاک ہی نور الہم گیا جہان ہی تو پھر کیا خاک ہے</p> | <p>۱۵۶</p> <p>کسکو بیان رسولِ امم دیکھتے نہیں انوس ہماویہ ہے کہ ہم دیکھتے نہیں</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۴۵ گوئی خبر نہیں کہ یہ دربار کون کسی عزیز اور غدار کون ہے آنسو کا کیا بلب ہے خیر یا کون جی ہے کون جنت غدار کون</p> | <p>۴۴ اب بھل شک او غلامین نیل غیل بزم خرامین بکار فریاد سے قیاس سول خدار بسیلے الطر فرب کہ بکار</p> |
| <p>آیا نہیں خیال کہ یہ کیا مقام ہے ادنیٰ انواب روئے کا اعلیٰ مقام ہے</p> | <p>بچو نکی نوحا نکی و تر با نیان ہون اور اب جبر احسین سے سیدان ہون</p> |
| <p>۴۳ یہ کتنی کشتی طوفان شہر نام خدا ہمین سلیمان شہر یہ در سجاد در ہادی میدان شہر میر کہ یہ زرقہ مہین شہر</p> | <p>۴۲ بار و دم ستر قیامت کا وقت ہو نیکو کشا کی آل پے آفت کا وقت ہو دن محل چکے شک غدار کا وقت ہو زمین غروب غم و غمت کا وقت ہو</p> |
| <p>یہ اشک شور کل نمکینی دکھا بیگا عصیان کی پیراب کا سر کا بنا بیگا</p> | <p>زینب کے دل کو برین اویت نصیب کا خجرت سے پیسہ گاہ پیڑ فریب ہے</p> |
| <p>۴۱ یہ کتنی کشتی طوفان شہر نام خدا ہمین سلیمان شہر یہ در سجاد در ہادی میدان شہر میر کہ یہ زرقہ مہین شہر</p> | <p>۴۰ جہانپا ہے پانڈ فام بوجھین اب کو بیخ آغزی ہے شہر شہرین کرنیب ہے پیاسا فاطمہ کے نو عین کا مفتی کی مناد و تباہی سفیر حسین کا</p> |
| <p>بندہ مجھ کے حق خدار حسین کو بخشا گئے بھی اور ترے والدین کو</p> | <p>مہا لون پر ظلم کسی نے کیا نہیں چو بیوان پہرے کہ بانی بیان نہیں</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۳۴ حضرت کو جبکی بابتیں ہم جگر کی جانی در باغ دو درجے کی تھی تو ہیکے کیونکر پاسا وہ پنج ہوتا اور ایشی گریغند منہ پاس کے کھلا اور آدے ان بوزید</p> | <p>۱۳۵ پھر تار حق کے شکر کا بانہ تمام زخم بند نہ ہو سکیا نشتہ کام کے کسی پتہ سے سوئے خلیہ حاک کے سائے اکلا دین سے لعل شہر خاص کام</p> |
| <p>۱۳۶ عاشق تھی فاطمہ بہت اس نور عین کی امت نے آج کی نہ سفارش حشمت کی</p> | <p>۱۳۷ سبے بیان رست پہ گردن کو خم کیا قائل ہوئے سکوت کیا اور رسم کیا</p> |
| <p>۱۳۷ دریا میں بن فاطمہ کی گئی تھی پانی چو بھر پھر پانی سولائی غمی نکسے پاس جو جبکی حشمت میں کان نہ پاس ارادہ بن بہر بوزید خم سے لیاں</p> | <p>۱۳۸ فرمایا بننے راہ پر آؤ گمانین فرمایا بننے راہ پر آؤ گمانین پوچھا مرا قصور کیاؤ گمانین بولے تو چھو عین تار گمانین</p> |
| <p>۱۳۹ دریا سے نکلے پاس کا غم پالتے ہوئے مقتل میں آئے منہ سے لہو ڈالے ہوئے</p> | <p>۱۳۹ فرمایا گھر بلا کے اسیر تعجب کیا بولے تم آپ آئے ہو کسے طلب کیا</p> |
| <p>۱۴۰ زینب بیکار کا چھاپہ تیر تھن کیا پانی نوش کرتے تھو سید زمین پوچھو نہ پوچھو کھانے کما شکر بخین ظلم کو تیرا تھا مارا اور بین</p> | <p>۱۴۰ فرمایا جانے دے گئے زینب کو مالکین وہ بولے نہ ہو سکے جاگیر لکھنویں فرمایا اہل بیت کو چو بیکار زمین چلا کے وہ کہہ بوبین کے چو بیکار زمین</p> |
| <p>۱۴۱ بجائی کی پاس یاد تھی لے گیا نہ تھا چلوین میں نے پانی لیا تھا پیا نہ تھا</p> | <p>۱۴۱ فرمایا کچھ بھی تو کو مردت ہو نہیں بولے کہ ہے یہ آل نبی سے روا نہیں</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۲۱ ہر کس کا سبیل آراستہ کیا نام ہر کس کا پہلے آنگر کی طرح چمکے ہر کس کا پہلے آنگر کی طرح چمکے ہر کس کا پہلے آنگر کی طرح چمکے</p> | <p>۱۲۲ ہر کس کا پہلے آنگر کی طرح چمکے ہر کس کا پہلے آنگر کی طرح چمکے ہر کس کا پہلے آنگر کی طرح چمکے ہر کس کا پہلے آنگر کی طرح چمکے</p> |
| <p>۱۲۳ بجلی تڑپ کے بولی کہ میں کووندی پھرن مہر نے عرض کی یہ صفیں کووندی پھرن</p> | <p>۱۲۴ چھپ کر شجر میں کیا زکریا کو پھیل ملا آسے سے زندگی کو پیام اجل ملا</p> |
| <p>۱۲۵ سولہ خانے کے زنت و البیاع کی طرح زنا با عجز سے کہیں سنغنی الزنج جانی ہے کہ تم بھونکی ہو ہم با عجز خانہ پہنچ کر بے زور کا ملاح</p> | <p>۱۲۶ انجان نظر فقط مدد کو برپا ہے سندھو کی کہ قیامت کی یہ خدا ہے کسیہ نہیں جو شکر ناری ہو یہ ہے غالب یہ خاکسار فنا و جلالت ہے</p> |
| <p>۱۲۷ دیکھ میں زمانہ آگے مرے در پہ چین ہے استغفر اللہ اور کا احسان حسین ہے</p> | <p>۱۲۸ لودیکہ و یہ محسوس کہ بھنی یادگار ہے غم کی برش میں کیا برش ذوالفقار ہے</p> |
| <p>۱۲۹ قرآن کا عین ہونا اس کی مچلین قائم مقام قائم اس کی مچلین غم کی مچلین اس کی مچلین غم کی مچلین اس کی مچلین</p> | <p>۱۳۰ سنا تھا یہ کہ عامر سے اب ہر حق اور یہ قیامت سے ہر حق ذوالفقار ظالم کے کہ رستہ کندہ تھی ذوالفقار جنکیت ہی نام میں کہہ رہے تھے ذوالفقار</p> |
| <p>۱۳۱ پہننے بلند معجزہ کی قدر کو کب شوق بدر کو شکست صفت بہ کو کیا</p> | <p>۱۳۲ مٹکی پس اور قدامتوں ابن قبول پر بدل نفس سو چھوٹ کو جھڑپ کا پار پر</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۳۲ بیغ علی عروج تیر کی بیان پرواز جبین نے کی شان لشکر کو حکم سلج جو خیاں بیان غور کیا ہاں نے فان آسمان</p> | <p>۵۳۱ آواز دی بارت نے پان افغان موت نے کیسی کہ مقام غمان تنہاں کا جوم جلوہ بین ہو دران مظلومیت بھون بڑھی کھو کر نجان</p> |
| <p>۵۳۳ اسکے حضور ماہ نہ جلوہ نما ہوا بھاگا جو پانوں رکھے وہ سر پہ پاہو</p> | <p>۵۳۰ فرمایا ذوالجلال نے اپنے جلال سے ہوتا جدا نہ خاتم زہر کے لال سے</p> |
| <p>۵۳۴ ملو لکا وہ جہتہ جو ہر زینبو زنجیرین بند جلوہ گاہ پرست جو بچے بچل تھی نفرت کی کینست کھانا تھا ذوق نہیں سی خفا کی جوت</p> | <p>۵۳۵ کوئین دبر سے جو وار دیو گوی عروسی فرشتہ خاشیہ بدوار دیو گوی نہ وہ گاہ و صحنے زردار دیو گوی نشتر قدم زمین کے نہ سر دیو گوی</p> |
| <p>۵۳۵ لیتی تھی جائزہ کو کبھی از نگاہ میں پیچھے سے فرد و فرد تو سکی نگاہ میں</p> | <p>۵۳۶ جتنا شتم خدم تھا خدا کی خواجہ میں آیا وہ سید الشہدا کی رکاب میں</p> |
| <p>۵۳۷ کیا بیغ آبدار تھی جو ہر خوشحال منجد حارین کھڑی تھی پوچھی کو کمال جو بر تھے با کہ سنبلی کے چین ہاں با صاف بکینی تھی وہ شمشیر شال</p> | <p>۵۳۸ اعدا پڑانت کیلے آوری کو کمال اور استین چڑھ کے تیری کشتا چپکے باہ بونی سرب کی تو آسمان چلائے ہاتھ جو کہے پاشا تو چھان</p> |
| <p>۵۳۹ جو ہر کے جن خطو نہ سرا پا گمان تھے اہل نگہ کے تار نظر کے نشان تھے</p> | <p>۵۴۰ گریاں کہیں حضور خائف کو مار لین سب کے سر سہاری ابھی ملے مار لین</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۵۱ برین بنی کا جامہ غنیمت پرغون عطر خون شہیدان مجسم جو از شہانا اور گلابی جامہ جہو شہید ہونے کا اقرار نامہ</p> | <p>۱۵۲ ان جگر گریست نوزدین کجا دل غالمون کا خون اور گردا کان انڈر کے شور سے زبان آواز لب وادہ وادہ سے نوزبان آواز</p> |
| <p>۱۵۲ مثل رفیق شملہ کے گوشے چھٹے ہوئے گھر کی طرح اسید نکلے گلشن لٹے ہوئے</p> | <p>یہ ڈر ہے غافلون کو سخن کی جدال کے بھرتے ہیں منہ میں کان ہی سینہ کمال کے</p> |
| <p>۱۵۳ آج کل سے عین عجب علی انشا سایہ یک کاسرہ دنبالہ دارا مگھو نہ سیر بل کی زمین کا غبار چوہ دم اخیر گل نو بہار ہے</p> | <p>۱۵۴ جادو سے زور لگنے دعا کی اثر نیچر سے لعل دور صدف کی گھر جلا آج کل سے فائدہ ناز سے ہر شکستہ جلا رو بیت کر شہر سے ہر شور و غلا</p> |
| <p>۱۵۴ یون خوش چلے ہیں باغ شہزاد کی دیر کو جیسے بی کے سامنے آتے تھے عید کو</p> | <p>پاس ادب امام کا سب کو ضرور ہے شیشہ سے بادہ بادہ اب شیشہ دور ہے</p> |
| <p>۱۵۵ طاؤس باغ نوزدین شہزاد پر تو چھیل پھانی ہے خوشی کی کرن سر پہ باری بال کی کھنی ہو برون گنڈا گلے میں حفظ خدا کا منیا</p> | <p>۱۵۶ ہر صفت میں ہر کجا درخشاں بان یار و ہونیا درخشاں چھیلنے دل سے کیا قرار خفا چھیلنے تجربہ کے درخت دار خفا چھیلنے</p> |
| <p>۱۵۶ تختی زمین پہ چھوپ کی بارشنی ہوئی چکے بلال لعل کے ادھر چاندنی ہوئی</p> | <p>لو آنکھ چار لاکھ کی چھپکاتے آتے ہیں بجلی کو ذوالفقار کی چھپکاتے آتے ہیں</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۴۱ پیچھے جو تیرے پیچھے چلا گیا خیمے میں سے خود چلا گیا گریز میں سے خود چلا گیا سرور چھپی ہوئی چلا گیا چاروں طرف سے چلا گیا</p> | <p>۱۴۲ ناگاہ ذوق انظار کی صاحب شکر مغفرت تھی زہرہ بیچے پاکیزہ میں منہ میں تھی چاہیے تھی غلامی میں بانی کی طرح تھی برائی میں</p> |
| <p>۱۴۳ آنے میں خود سب کے سر مور چھپی پڑا مانند آبلہ کھٹ پائے نکل پڑا</p> | <p>۱۴۴ دُباک طرف کو دُوب گئی پر تل تلک قطرہ تھا آب تیغ مگر تھا گلے تلک</p> |
| <p>۱۴۵ ریش کا دھنچکاں کی کھینچ چلا گیا گھوڑا وہ یوں کہ چینگ بھی چلا گیا کاٹے جو پاؤں تو نفع نہ آرام کیا زور قدم جدا کر اور سر جدا کر</p> | <p>۱۴۶ ترش پیدا کی طرح سر ترش چلا گیا آرام کی طرح جکڑوں سے چلا گیا دکھلائے اچاں کی گردن چلا گیا چار آئینوں سے در پہ چلا گیا</p> |
| <p>۱۴۷ رہ ہوار کے کئے قدم و سر تو کیا ہوا ناری کی خاک اڑنے کو خاطر ہوا ہوا</p> | <p>۱۴۸ کاٹی جو اُس نے دھال تو پھوٹن بونہی برش اسکی دھالو بھی پھولو یمن بونہی</p> |
| <p>۱۴۹ رستم اچھل کے تیرے سر سے چلا گیا خبات ویدین تیرے سر سے چلا گیا فریاد یاقینے کیوں نہ کی کاڑی پان بیری ناظر کے سر سے چلا گیا</p> | <p>۱۵۰ بے فلسفہ علم پہ تو چہرہ نہیں سر پہ بکار اس کا قدم پہ تو چہرہ نہیں چلائی سانس تیغ کا دم پہ تو چہرہ نہیں ہر دے کے کسا یہ قلم پہ تو چہرہ نہیں</p> |
| <p>۱۵۱ بولا جھکے سپاہ پہ ہوش و اس سے جو ہر کی طرح صفت پہ گری منہ پر اس سے</p> | <p>۱۵۲ منہ تھے کھلے پہ خون سے گری منہ تھے اطفال بے زبان کی طرح زخم زد تھے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۷۱۷ جب یہ کی کر کے کر بندھا جا روغ بین کے ریل کا پوند تھا جا مانند درخیش کا ہر بند تھا جا مشر تھا یہ کہ باپ سے فرزند تھا</p> | <p>۷۱۸ کاشا لکپتین آنکھ کو تیلی میں پھینک کر پاؤں میں جودی کو مشین غور کر بیت میں مصیبت کو طبیعت میں کر سینہ میں انقبض کنبہ کو دلدین قنور کر</p> |
| <p>کس تیغ کے وہ منہ سے ہو بات اس جو ہوئی زخمی کے منہ سے آہ بھی نکلی تو دو ہوئی</p> | <p>ذات اک طرف مٹا دیا بالکل صفات کو کیسی نہی بان زبان میں یہ کاٹ آئی بان کو</p> |
| <p>۷۱۹ رستہ نہ تھا مشرب پیری اور ملو ہوئی تیری لموین ڈوب جاتی اور ملو ہوئی بدلی کی لوح ترکے گھری اور ملو ہوئی جلی گرائی خود بھی گری اور ملو ہوئی</p> | <p>۷۲۰ باران آب نین سے مہینگی کھڑے نخسہ برقا کر کا بجا اور خربسہ بجا آب تنقرون کے تباہ مانند سر بجا سوئے تھی جو زمین پہ افلاک پر</p> |
| <p>پانی بھرا گھٹانے یہ طوفان عیان ہوا یا ارض ابلھی سبق آسمان ہوا</p> | <p>جز آب تیغ منہ میں نہ برسے تھر مگر بھی کتا تھا اب برس کے نہ برسوں گا پھر بھی</p> |
| <p>۷۲۱ دن ایک کیمت شربت عظیم تھا یہ کاٹ تھا کہ قمر خدائے عظیم تھا سوخت جو خیال تھا دلین نیم تھا رنگ کا مال حاضر و غائب تقیم تھا</p> | <p>۷۲۲ عجبی کی طبع اچھ نکلت عجبی تھی خلکت میں صاف نشں سکند عجبی تھی مانند زنجیں باغ کے اند عجبی تھی سینہ میں ٹھہری دم لیا باہر عجبی تھی</p> |
| <p>ہنگام ضرب یاد عزیز و نہیں جو ہوا یہ زیر تیغ دو ہوا وہ گھر میں نہ ہوا</p> | <p>مکمل نہیں کسی سے کمال اس نے جو کیا اڑنے دیا نہ رنگ کو چہرے پہ دو کیا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>شعر برادر بنیاد صفت من علی کیا نہیں نصیب من علی بھی نصیب نہی اپنے اپنے ضرب کا تھے بھی نصیب البتہ ہو کہ جاگ اٹھے منج</p> | <p>شعر جواب من نے جو بیدہ گلہ کیا کھیر تیرے کھیرت کو نہ اٹھانے کیا بردم جو کہ جبکے دور دور کے ہو گیا</p> |
| <p>شعر جو جگتا تھا کشتہ شمشیر ہو گیا سونا نصیب کیلئے اکسیر ہو گیا</p> | <p>شعر اٹھی تو سوئے شاد خوش لقا چھو گیا کعبہ بکارا قبلہ کو مسراب پھر گیا</p> |
| <p>شعر خوشی کی جان پی پی ہو کے نجان خوشی کے جو خود میں نور فضا کی خوشی کے رات کی طالع بھی ناگمان نہی کیا چھری نہ پھول ہو گیا</p> | <p>شعر اک منہ کے پار نہ کیلے گناہی کتابی کا غور سرور کی شان دیکھ کے نہ کوئی ثانی دکھائی نوبت کی یہ وقت طعنا نہ</p> |
| <p>شعر غل تھا کہ لاکھ بات کی یہ ایک بات ہی قدرت ہی کبریا کی نہ دن ہی نہ رات ہی</p> | <p>شعر کوئی ہے میری ضربے دو کوئی چاک باقی رہا جو ایک وہ پروردگار ہے</p> |
| <p>شعر جانی کے خون جسم کا قوم چھوٹے جو ہر شے پکارو چلے چھوٹے نہ زرد ہو گئے سب سے بدھوٹے غول نصیب غول ہی برا ہوٹے</p> | <p>شعر ناگ نہ سنا کہ عبادت کا وقت خیر سے فضائل فضیلت کا وقت خیر سے ناز شہادت کا وقت ہم کو دعا پہنچا شہادت کا وقت</p> |
| <p>شعر پھونچے مگر ٹھکانے پر امید وہیم میں ہر دار میں پیو چکے اپنے جسم میں</p> | <p>شعر اب تم ہو اور حضور ہی معبود حسین یہ سر جھکا کے بولے کہ موجود حسین</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۷۵ غریب پر شربت سلطان بنیادی بر سر شریعہ نیک جان نعلی بنیادی کائنات علق شریعہ زبیدہ فرشتہ بنیادی اعلیٰ پادشاه صوفیہ صوفی بنیادی</p> | <p>۱۷۶ طاق ہوئی جو طاق شدہ بنیادی حسرت کو سکوچ شہیدان لکھنؤ بنیادی فرشتہ ذوالجبار نے کیا اواز کی سر حسین ابے جو غنی آکر کی</p> |
| <p>۱۷۷ تیج روان پر قبضہ حکم حصار ہا رسم گلے میں جکے لگا تھا لگا رہا</p> | <p>۱۷۸ دروہ جگر کی کسر سے طلب داد کیجیے بولادہ بے زبان کہہ ارشاد کیجیے</p> |
| <p>۱۷۹ پیرا ہاں بنام بنیادی ارشادنا حسین پادشاه عالم چوبہا نامکچہ عرض عالم لے وجاہت عکس کی تفسیر عالم</p> | <p>۱۸۰ شفقت سے پاکہ ٹھوڑی بنیادی بولے ہیں کہ شہیدان بنیادی گھوڑی تو چلیکے شہیدان بنیادی زارم کر نہ ہیں علی کہہ کر عالم</p> |
| <p>۱۸۱ ماں میرے رستون نہ آمان دھڑیل کو گھوڑی سے پر چھو پناٹھا لوحیل کو</p> | <p>۱۸۲ اڑا سپ باوفا مرے لکو قرار دے اسکا صلہ تجھے شہ دل دل سوار دے</p> |
| <p>۱۸۳ اکبرین علی کے علق بنیادی اور سہ سونے گلین بنیادی وہ ساتے کے تیر وہ پیلو کی بنیادی وہ اتنا کافیتہ کہ شریعہ بنیادی</p> | <p>۱۸۴ گھوڑا قدم قدم سکوت بنیادی بچہ نہ شہ کے زخم کو صوفیہ بنیادی اک نو جوان کی لاش پہ پھروہ بابا بنیادی پیو گھوڑا حسین کیا ریوی بنیادی</p> |
| <p>۱۸۵ کیا وقت تھا کہ بھولے تھے کب گار کو ہم تم تھے یاد خاطر کے یاد گار کو</p> | <p>۱۸۶ بیٹھا جو ذوالجبار کہ آپ ترین بنیادی دو ہاتھ کاہنچے ہوئے نکھر دین بنیادی</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۳۴۴ آنکھوں کو ساندھ آئی یہ آواز ناگہانی جو جی رہے تھے غمِ کجیہ میں لالہ مان اگر تار تے نہیں عباس میں کہاں آؤ ہماری گود میں آؤ غلامان</p> | <p>۳۴۵ ہوشیار ہوئے تھے جو کجا بکریاں کہ غلے پر زرد خاک غلے کی پہلو دیاں غلے کوچ کر یہ خلدی قتل شہزادان گر ناخاک بکریاں یہ ایک حق خودشان</p> |
| <p>۳۴۶ مر کو بھی تم جدا نہیں پیانیکے ساتھ ہیں واری یہ تیری پانچواں ایک ہاتھ ہیں</p> | <p>۳۴۷ رانڈ میں تمام خاک لگائی جبین پر بیٹھیں تھیں دہکے پاس بزمین پر</p> |
| <p>۳۴۸ کرتے تھارے جو تھیں تیرے مہم تھاری آنکھوں میں تیری غلے نوچیں منہ کی بلانیں تھی تھارے تھارے کوچیں اس بزم پر تھارے تھارے نام پر کوچیں</p> | <p>۳۴۹ حیران تھیں یہ کیا کیا بکریاں پیاسے ہو کر تھیں بل آکر تھیں کانڈے پر تھیں تھارے تھارے کوچیں جتنی تھی تھارے تھارے نام پر کوچیں</p> |
| <p>۳۵۰ ہو دی تو حشر ٹوٹا و امت زر گھر مرا پایہ خدا کے عرش کا ہو اور سر مرا</p> | <p>۳۵۱ کہتی تھی ہائے مان میں بچپن میں لگ گئی کیسا یہ سال آیا کہ بابا سے جھٹ گئی</p> |
| <p>۳۵۲ آن ہاتھوں کو ملا جو ہمارا جبین کہیں جے تھان اوتار آج تھیں نیرہ شان کا دھڑکے مارا تھیں چور ہا نہ ضبط کا بلانیں</p> | <p>۳۵۳ امان تھاری داری با و خنود اپیل نہیں منجھلنا دکھا و خنود پردہ کہاں کا چلے تھے و خنود گھبراہٹ کا لہر تھے چلا و خنود</p> |
| <p>۳۵۴ جلتی زمین پہ غلے کی ساعت پڑ رہی ہے جلا دگر دینوں کو کھینچے کھڑے رہے</p> | <p>۳۵۵ ہو کسی کو میرے پردے کی خبر نہیں ابھی سدھارے ایسے کہ گھر کی خبر نہیں</p> |

۱۹۰
ناگاہ غلٹھا کہ صبا کہ خواہے
سینہ پہ شاہدین کے شجر صبا کہ
راوی بیان کرتا ہے کہ نیلیا جگہ
پوچھی یہ بارگاہ حسینی میں یہ

۳۳
 پتہ چھپا کر کے کون ہو غفلت نہ کرے
 بولی غور میں آ رہی ہے جس کی
 نام کی صفت پر آئی ہوں اٹھائیں دیکھ کر
 دیکھیں یہاں کھڑا ہے کیا یہ لکھ کر

قے گرے نہ پر وہ نشینو کو کل پڑی
اور اک مظلّم تو کلے سر نکل پڑی

مان وہ ہے جسکو چادرِ ظہیر لٹی ہو
اب جسکو قتل کرتے ہو وہ میرا بھائی ہو

۵۹۲
نہد زب و نوٹہ غیلان کشتیم
رستم تھا اس خیال سے کہ تیری مہم
اگر شکوہ اسے کا توں کر تھی تو مہم
ہندو جوتے عیان پوچھتا ہی

[illegible]

نکلی تھی یوں کہ کچھ خبر دست پانہ تھی
سوزہ نہ تھا نقاب نہ تھی اور روانہ تھی

سیر کے فاطمہ کے مسافر کو راہ دو
میرے حسین بھائی کو یوگوینا دو

۱۹۵
سُخ بید تھا پہ فادہ کتنی سو گیا ہو
اور ماہ نو کی طرح گریبان چھپا ہو
بڑھتی تھی زکوٰۃ جیسے دل تھا چھپا ہو
اور اک خیال چار طرف کو بٹا ہو

۷۹
غش این سر خلیل ز یک کلام
خبر پیغمبر خدا به شریعتی که امام
قاسم علیه السلام قاضی بین من و تو
در حسین پوئے که بیدار شمع خدا

تازہ ہو کنسی کا لگا تھا حسین پر
سہی حسین کہتی تھی گر گرزین پر

آخر ترے ستم سے نہ خیمہ میں کل ٹپری
تقم جا ارے غضب ہوا زینب محل ٹپری

| | |
|---|---|
| <p>۴۹</p> <p>زینب بکری کو روئے بجا بجا رستمین جان کے بن آئے بجا بجا نزدان زینب پر ہر دین آئے بجا بجا کس سے کہوں جو کو بجا بجا بجا</p> | <p>۵۰</p> <p>لو شیوٹ بوجھو کہ نقل زینب مہر اہام ہو گئے مشت زینب نقشا و ضربوں سے تو بجا بجا بجائی ہوں پو پو بجا بجا</p> |
| <p>ہے ہر تھار دھڑک پہ تیغ جفا پھری مشکل کشا بھی آج خبر کو نہ آہ پھری</p> | <p>حضرت کو موت سے نہ رضا سخن ملی جب سر جلا ہوا تو گلے سے ہن ملی</p> |
| <p>۵۱</p> <p>وان کا تعلق تھا زاد بجا بجا حضرت ہن کے دھبہ تھے ششہ زینب ہر ضرب پر پو پو پو پو پو پو زینب زور زور ہوئے پو پو پو</p> | <p>۵۲</p> <p>بوسے حسین کو کرا لیا پاش چلیا کے ہاتھ دیکھتی ہیں ششہ زینب کا دے پو پو پو پو پو پو پو لہا نہیں جو سر تو پو پو پو پو</p> |
| <p>بے سراتار و تیغ تو اب سامنا نہیں پر یہ بتا سکینہ کا تو سامنا نہیں</p> | <p>بنیائی آنکھ میں نہیں ل غم سو بھٹ گیا اے خون بھری بدن ترا سر پہ کٹ گیا</p> |
| <p>۵۳</p> <p>لو شیوٹ بوجھو کہ ششہ زینب نہ حسین ہو گئے بجا بجا بجا زینب کی بیکاری پو پو پو پو صفا نصیب ہو گیا نہ بجا بجا</p> | <p>۵۴</p> <p>انگوٹہ بزرگ فٹے لکھنؤ خانہ زینب بجا بجا بجا بجا بجا شناختا یہ نقش ہوں وہ بجا بجا بہار زینب کا پتلا ہے خوش و علا</p> |
| <p>آنکھوں میں ہر سیاہ فلک بھی میں پر گھٹنے بھی شق ہیں استیاں بھی در حین پر</p> | <p>صدمہ سے کر ہلاک زمین تھر تھرائی ہو اب فاطمہ حسین کے لاشے پہ آئی ہو</p> |

✓
ریاضی
مختار
مختار
مختار

در کتاب جدید
مختار
مختار

ریاضی
مختار
مختار
مختار

در کتاب جدید
مختار
مختار

✓
ریاضی
مختار
مختار
مختار

در کتاب جدید
مختار
مختار

| | |
|---|--|
| <p>۴۱</p> <p>محبوب خدا خیر سوالان سلوک بہشت و جہنم میں تمنا نہ کرنا ہے میرے خزون خاطر کا غور نہ کرنا ہے اور شہرہ اخلاق میں جا کر نہ کرنا ہے</p> | <p>۴۰</p> <p>نظم پر گو نہیں شکر منور نظم پر گو سب کی دیر رخصت ہو گیا نظم پر گو کہ ہے شائع عشرت مند زہر ہے تو بیاختہ آتا ہے بھجیو</p> |
| <p>باقی رہے شیر سو شاہ شہدین کیا پختہ پاک بھی مقبول خدا میں</p> | <p>کھو دیگی یا مت کے سب اندوہ محن کو قربان کر لیگی یہ حسین اور حسن کو</p> |
| <p>۴۲</p> <p>اٹھنے کیا رہے نگین ملک خاتم پر یہ تھا نقش بھی ختم ہرگز نہ سو لوں میں کی بھی یہ بان شیب پہ بھی بہر بند نہ ہو</p> | <p>۴۱</p> <p>چلو چلو دیکھو ملک میں بھی کیا بادری بھی کیا خبری ملنا ہے ہمارا بولا ملک لکوت نہ ہوگا یہ گوارا ارشاد خدا میں نہیں تاخیر کیا</p> |
| <p>دی زیم نبوت کو رسول دوسرے کی ہر قبول انکی نبوت پہ خدا نے</p> | <p>میرا بھی وہ مالک ہی تھا را بھی خدا ہی تم بندے ہو جسکے یا سی حق کی ضیاء</p> |
| <p>۴۳</p> <p>جیسا کہ بنی خفا دیہا خفا و خجیب خفا سوسے دیا دینی طرح ریکھا وہ انکا قضا مقصود تو یا انکا قضا مطلوب وہ شمع یہ پیدائندہ حلقہ تو جیو یہ</p> | <p>۴۲</p> <p>جیسے کہ سوسے عمران ہدم گر کہہ تو نماز کی ملک اللہ پر چین ہم کوہینکے وہ راضی ہوا اور کس کا ہم موسیٰ طوت قبلہ تھکے بادل پر ہم</p> |
| <p>جس ہر نبوت سے نبوت کا ختم تھا حیدر کار سئی ہر نبوت پہ قدم تھا</p> | <p>کیا طاعت مہبود تھی کیا یاد خدا تھی سنگام قضا تھا پہ نماز انکی ادا تھی</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۴۴ باپ ہر بار زندہ حاجات ترغیبات اٹلے دھکے وقفہ ہو سیں قاضی حاجات کروں میں ذرا فقر و مادی ملاقات</p> | <p>۴۵ موی کو رنمادی ملکیت جیم خدمت میں گئے والد کے بادل جیم رو کر کہا آئے میں حاجت کیلئے جیم اب ہو کے جبار کیجے بے یونہی جیم</p> |
| <p>ان دونوں سے مل بون تو مری روح جلا ہو دان الہی جلائی ہو یہاں وصل خدا ہو</p> | <p>گھبرا کے کہا مان نے سفر کا تو ہی حال اور گھر سے تہیہ ست بھگتے ہو تم احوال</p> |
| <p>۴۶ پیر شریف خاق شمس الدین سب شہید کیے ہیں ترغیبات معلوم مصلحت و شہرہ کیسے کیا ہے جو نوم شاہ شہداء تو نے کیا ہے جو نوم</p> | <p>۴۷ گھبرا کے کہا مان نے سفر کا تو ہی حال اور گھر سے تہیہ ست بھگتے ہو تم احوال موی نے کہا کہ پندین در کا کو در مال بیوہ ہو سفر زاد سفر جہین ہاں اعمال</p> |
| <p>ہے اسطہ مظلومی شاہ شہداء کا دکھلا دے اثر موسیٰ عمر انکی عا کا</p> | <p>مالک نے بلایا ہے خوشی ہو نیکی جاہی تابوت سواری ہی کد سونیکی جاہی</p> |
| <p>۴۸ چوچا ملک لکھنؤ کو خاق شہداء بان بھن بن کر موی عمران کی لکھی جان ہوتے رہے دست کی شہر کو کر دھیا بے ذوق وادارے سے ملنے کا ران</p> | <p>۴۹ مادی کا تو دل تھا فخر شہداء کا حسرت کی گلی دھیر اور بدی کی لکھی جان بونچھا ترسے اندام میں کیوں شہداء کا موی نے کہا ہے اثر مہیبت اور</p> |
| <p>مقبول دعا کیوں نہ ہو درگاہ خدا میں جب سچتیں پاک کا ہونا نام دعا میں</p> | <p>شہداء نہ اطاعت ہوئی رب دوسر کی درپیش ہے بندہ کو ملاقات خدا کی</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۲ کیا جان کشنی کا مین دن نہ ہوا بے چین ہو بھر سدرہ بلوز خار اور او سپر کوئی پار پڑ رہی کیا اس طرح سے پہنچے کہ جلا داسی ہوتا</p> | <p>۱۳ کم ہی کہیں یہ صدمہ بھی اُس رخ و محن ہی کھینچا گیا جو نرشتہ جان میر بدن ہی</p> |
| <p>۱۴ میں نے نہ تھا غم نہ تھا غم نہ تھا یہاں سنہ پیر جی اسوار تھا جلا گر نہ پڑا جی تھا جی جی جی جی پہاڑے گنگا روئی گنگا روئی</p> | <p>۱۵ کتنی تھے صعوبات اہل مجاہدہ ہوا پر میرے مجنون پہ نہ تھے نصفا ہوا</p> |
| <p>۱۶ میں نے نہ تھا غم نہ تھا غم نہ تھا یہاں سنہ پیر جی اسوار تھا جلا گر نہ پڑا جی تھا جی جی جی جی پہاڑے گنگا روئی گنگا روئی</p> | <p>۱۷ ہو نہ ہو جی کا سنا خاندان افسات کی جابجہ کرو نصفا خاندان نظروں حسین احمد خوار کا پیسا کس طرح سے بچا جان ہو وہ پیسا</p> |
| <p>۱۸ استادہ ہر اک تیر تو بالائے زمین تھا اور تیرے کی نو کو نہ وہ جسم شہین تھا</p> | <p>۱۹ تو کسی پہ فقط نزع مین سختی نصفا تھی یاں حلق پہ شہیر کے شمشیر جفا تھی</p> |
| <p>۲۰ میں نے نہ تھا غم نہ تھا غم نہ تھا یہاں سنہ پیر جی اسوار تھا جلا گر نہ پڑا جی تھا جی جی جی جی پہاڑے گنگا روئی گنگا روئی</p> | <p>۲۱ اک روز مین لشکر نہ تھی نہ تھا اکبر سپر کوئی نہ ہوئی کا چھپا تھا جی جی جی جی جی جی جی جی جی جی جی جی جی جی جی جی جی جی</p> |
| <p>۲۲ رخصت جو سکتیہ کو کیا ہوئے گا یار کیا حال سکینہ کا ہوا ہوئے گا یار</p> | <p>۲۳ اس بھوک مین اس پیاس مین اس رخ و محن مین کس طرح سے شہر فرج ہوئے ہوئیں مین</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۰۱ آگاہ خاص مادنہ سے تلبیل بارجہ ملانے پر مانی کی کوئی تلبیل زندان میں جاس غریب ہوئی تلبیل لاشہ پر سے روز تلبیل سے کفار</p> | <p>۱۰۲ نہیں تلبیل سے رو کر لکھنا عقوبت مر سے مال سکینہ میں خانہ کعبہ میں خبر کو سکینہ جانو سے بن باب کی شفقت کر</p> |
| <p>۱۰۳ نقدیر سکینہ میں جو کہہ سلم و ستم تھا ان صدقوں سے آگاہ دل شاہ تم تھا</p> | <p>۱۰۴ غافل مر سے چون سے جو اس ن ہلوی ہو بان پاک کے اکبر کو پشیمان ہلوی ہو</p> |
| <p>۱۰۵ نہیں تلبیل سے تلبیل کیا باغوں سے تلبیل موتی سے تلبیل موتی سے تلبیل</p> | <p>۱۰۶ پاک کے پکار سے کہ تلبیل بان آکر با تلبیل پاک کے تلبیل حضرت کے سوا ناز سے کون اٹھان</p> |
| <p>۱۰۷ زخموں سے یہ حالت تھی شہ عثمان کی جو سہلی دیکھ کے بیٹی شہ دین کی</p> | <p>۱۰۸ مان باب کی دنیا میں نہ کھلا سکینہ اب لیکے بلا آپ کی مر جا سکینہ</p> |
| <p>۱۰۹ نہیں تلبیل سے تلبیل نہیں تلبیل سے تلبیل نہیں تلبیل سے تلبیل نہیں تلبیل سے تلبیل</p> | <p>۱۱۰ نہیں تلبیل سے تلبیل نہیں تلبیل سے تلبیل نہیں تلبیل سے تلبیل نہیں تلبیل سے تلبیل</p> |
| <p>۱۱۱ بان آکے جو دیکھا تو اسے پائیں ہی ہے بالین پہ تو مان بھی ہو پش پڑی ہے</p> | <p>۱۱۲ درگاہ خدا میں طلب پڑ دین ہے اب اس سے سوا حکم بھرنے کا نہیں ہے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۵۱۱ اپنے صیت سے پر کیا یہ چیز اب یاد نہ تم کیجیجی یہ کب ہو مرزا دار ہر بات پر باؤ سے نہ خند کیجیجی ہر بار وہ اکبر و اصغر کے ہر نام میں گرا</p> | <p>۵۱۲ آیتا سکینے کا اور بولتی میر رہا ہے بلاد سے عباس چاکو گھر چھوڑتے ہو تم تو چاکو چھوڑ دینا خورشید کے نام</p> |
| <p>۵۱۳ تم روٹھو گی تو اور وہ گھبراہٹ کی پیاری اچھی بھی لے بات نہ خوش آئیگی پیاری</p> | <p>۵۱۴ دریا پہ فقط لاش ہوا و رشک شام ہے عباس تو مارا گیا عباس کس کا ہے</p> |
| <p>۵۱۵ زینت کو جہان ناز ہوا جہان نام کو اور بعد مگر آئیے فرزند بہت پیار ہو دیکھا مگر سے مریخ میں کیجیجی ایک ایک کو کبھی کیجیجی</p> | <p>۵۱۶ آیتا زینت صفا ہو گئے پیار جس کوئی میر عمر نہیں جس کے اندر یہ میری دل تھا کہ بناتا قاتل اصف</p> |
| <p>۵۱۷ بھائی سے نہ مان سے نہ بہن سے نہ بھوٹی اب بعد مرے بات بھی کرنا نہ کسی سے</p> | <p>۵۱۸ گو فوج نے سب پیاسو کو تہ میر مارا بچہ کوئی اصف سار نہیں تیر سے مارا</p> |
| <p>۵۱۹ اپنے پر و سو کینے اب کیچنا آئندہ زمین بھی تو غریب کیچنا کیا تم سے اس سن میں جا رہا ہے ہونا لاشہ و ترے کا بہت کیچنا</p> | <p>۵۲۰ نیر سے کو لکھنے لگا قاتل کٹر میں اسکا ہونا قاتل جو تھا چل پیر غوث میں وہ فقیر تھا اور خلق میں پیر اور قاتل کا صبر تھا اکبر میں ملیر</p> |
| <p>۵۲۱ گر چا ہو مری ریح نہ ہو شاد سکینہ تو غم میں مرے کیجیو فریاد سکینہ</p> | <p>۵۲۲ نہ ہوا دے کو شہنشاہ کو مارا مارا جو اُسے پنجتن پاک کو مارا</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۳۷ کیا لات زنی شمرنے اسے سب ڈالا مین وہ ہوں کہ دنیا کو کر دلا دیا تو آکھو بازوں سے پیچھے ہی لایا پروہ کے رخنہ کو نہیں کئے والا</p> | <p>۱۳۶ فلک نودہ ہوں کہ مے پیاں لیکھا مین وہ ہوں کہ جب پہنیں دیوہا تھا تو گونج چلا نہیں دین گویا وہ حکم تھا رہے یہی ہم ہمارا</p> |
| <p>۱۳۸ مین وہ ہوں کہ زہر کو ستا نہ ڈر دھکا مین تجھے بٹی زاد یکو اب تی کر دھکا</p> | <p>۱۳۵ تم بین کو ی پاس ہمارا نہیں کرتا مین وہ ہوں کہ شکوہ بھی تھا کہ نہیں کرتا</p> |
| <p>۱۳۹ مین وہ ہوں کہ جو تازن پیچام وہ حکم کہ روں جس کی کہ پوچھی کام وہ کام کہ روں آلی تھا میں ہوں کام اب آج سے تاخیر نہ رہ کر ہوں کام</p> | <p>۱۳۴ تو کہ کیا اٹھارہ سیکڑا مسکایا پھر سیکڑا مہر ہے جھلا آگے مری کیا کیا خوب تم کہہ کر کاٹھے دیو پوچھا بھیجتے ہیں یوں اس کو کسیر نہ پوچھا</p> |
| <p>۱۴۰ جیسا اہل جہان صبر تو پایا و کر میں گے سن سنکے غرس ظلم کو فریاد کریں گے</p> | <p>۱۳۳ دل رو تا ہے اکبر کا نہ کچھ ذکر نکالو منصف تو ہو مہر اپنا گریبان میں الو</p> |
| <p>۱۴۱ پہنکے تیرے کیا اکر نہ گئے شاہ کیا لات زنی کہنے ہو قلم کو کراہ کو میں بھی دیر بڑھا ہوں کو کراہ جو جیسے نہ آگاہ ہو موت ہو کراہ</p> | <p>۱۳۲ قطع نظر اس کے کہ مر لیا پیچھے ہے تا ناہی مارا وہ ہے کہ تم سیکڑا پیچھے تو گونج چلا نہیں دین گویا اس نفع میں مجھسا کوئی فانی نہیں گویا</p> |
| <p>۱۴۲ سید ہوں بٹی زاد وہ ہوں مغموم ہوں یارو تم لوگ تو ظالم ہو میں مظلوم ہوں یارو</p> | <p>۱۳۱ اصغر سا پسر کس نے رہ حق میں یا ہر بیٹا علی اکبر سا خدا کس نے کیا ہے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۳۳ تو غمناک عجز ہے یا ناگاہکار بس بھیا بھلا ایک پرکار نہیں ہے مروت تا ندین بن بیاں کرتے سوا این کلمہ کچھ لپکا</p> | <p>۱۳۲ اب تو کسے چھپی تلخ اگر چھوٹی ایک جلال اکا ندین چو فانی بولا سپر سحر کہ خاموش ہو فانی جو کچھ شیر کا ایک تھا جو روپ</p> |
| <p>۱۳۴ مقدور ہے سب طرح کا حذر کے پیر کو کاٹا ہے مرے باپ نے ہیرل کے پر کو</p> | <p>۱۳۱ جرات کے یہ رستی ہیں کہ پھر طیش میں اگر شیر کو کر ڈنچ تو ان سب کو دکھا کر</p> |
| <p>۱۳۵ زبون سے عجب بھی بدن پاک تو میر گو یا کہ شہادت کو سب الٹے نصیر تھا بدل شہرت پر جس کا خط شیر سیاہ تھا بر غصوں غم شیر</p> | <p>۱۳۰ بنا اب بھیا ترے حکم سے میں ندین نگو انو مرے واسطے اب غصہ پور لاتا ہوں میں جا کر یہ نا طیر کا سر</p> |
| <p>۱۳۶ ہر زخم بیان صحت ناطق کے بدن پر گو یا کہ نشان و صفت کا تھا صفحہ تن پر</p> | <p>۱۲۹ حبط بنے گامین اسے قتل کروں گا اب تو میں کسی سے نہ ڈروں گا بڑوں کا</p> |
| <p>۱۳۷ چو مستی شوق ہو میں پر کیا کیا دیکھا ہوں شیر خاکی سے زیادہ غصے سے کہ تھی آج ندین ای شاد شیر کے فریاد کا کہ عام جلا</p> | <p>۱۲۸ تلاش زنی کے چلا کھینچ کے خیر ڈرتا ہوا آیا شہسب کے سر پر شہر بولے کہ اب شیر بن نہ نہ ہوں اب بان نہ چھوڑتا نہ نہ ہوں</p> |
| <p>۱۳۸ تو کھائے کاش شیر کا سر تیخ جاسے ڈرتا نہیں غلام غضب شیر خدا سے</p> | <p>۱۲۷ اک حشر ہوا تھا ابھی زینب کی فہان سمجھانے کو زینب کے گئے ہیں بیان</p> |

[illegible]

| | |
|--|--|
| <p>مشیت نیون سے جب قلم چین مٹتی ہو بشتاق سر با دست مٹ گیا ہو رخصت طلب حرم عجب گاہ و بگاہ ہو خیمین اہل بیت کے منہ سے پیا ہوا</p> | <p>۴۴ دیا کی سمت نیلے کما کیلک پکار عباس نے اسی کو روک دیا نقل کیلک پکار کا خیمین پکار اگر نیلے لاش پیا پچھار</p> |
| <p>ہر اک طرف کو دھوم تھی فریاد و آہ کی غیر اہی تھی گور رسالت پناہ کی</p> | <p>مقل کا قصد ہے پس بوتراب کو اے بیٹا آ کے تمام لومیری رکاب کو</p> |
| <p>۴۵ کتنے تھے البیت پیہر پر اشک آہ پو دین میں حسین جہن کر چکے تباہ پو دین کو اب ستاویں کی فدا کی سیہ کی کیا بلا بین آئی میں اندک پناہ</p> | <p>۴۶ زیب بیاں تھی تو نیلے تشر فریاد حسین کی سکر وہ نوحہ جو جو حسین کے سری با جیش تشر سر فرم چو خدے</p> |
| <p>اوٹھتا ہوا آج فاتحہ خوان بھی رسول کا ہوتا ہو گھر تباہ جناب بتول کا</p> | <p>نہوڑا سر کو سیّد ابراہاروتے تھے تربت میں اپنی جبر کر اردوتے تھے</p> |
| <p>۴۷ چوڑا حرم کو خیمین سوار نہ بن گیا چکھ و شام سے باویشم شکبہ نیلے دربارے سکر ہو اور قاتل ہوا نیلے کی مٹھی مٹھی کوئی تھاق و تار</p> | <p>۴۸ ادب و الفت آئی عالم بابا سے یہ صدا اسے اہل خیمین کرد آسمان کو ذرا زیب کا اس گھڑی نظر تار تار خیمین کی بیوی سے کوئی تار</p> |
| <p>آیا کوئی رکاب بھی شہر کی نہ تھامے تب روپا حسین علیہ السلام نے</p> | <p>جنیش ہو آسمان کو زمین تھر تھرتی ہے جنت سے بیٹھی ہوئی زہرا بھی آتی ہے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۷۰ زینب کو پاؤں میں لیا غیبی اشارہ اور فوت اوس نے شاہ کا داس چلایا نہ کہنے کیا کعبہ کے رستہ منت رفتی کہانے پہنچنا ہوں مجھ کو جتنا</p> | |
| <p>۷۱ میں نایب رسول ہوں اور بایزید ہوں امت تھے عزیز ہے یا میں عزیز ہوں</p> | |
| <p>۷۲ زینب نے اس سخن کا نہ کہہ کر چاہا دامن کو نہ چھوڑا یہاں بصد شباب ہونے لگا سوا چہ زینب و ترا ب اور وقت بہت غافلے تمام کی گلاب</p> | |
| <p>۷۳ کیجئے ذرا ملاحظہ چشم پر آب سے لپٹی ہوئی ہے ہالی سکنہ رکاب سے</p> | |
| <p>۷۴ جھلک چو کی نگاہ شہ زین نے کیا کیا دیکھتا ہے ابن شہنشاہ الفقار بیتاب ہو سکنہ زمین دل پر اختیار لپٹی ہوئی ہو پاؤں سے گھوڑی تیار</p> | |
| <p>۷۵ بھرتی ہر ایک مرتبہ وہ آہ سردی اور گیسوؤں پہ او سکے پٹی کی گودی</p> | <p>کوڑا لگایا دوسکو شہ نامہ ار نے لیکن قدم بڑھایا نہ اس راہوار نے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۷۱ پیکر کونست مظلوم چھٹ گیا گھر سے اپنے کو دیکھ کر شاہ کر گیا آتش میں سکنیہ کو اپنی اٹھا لیا پتے تری بھیجے پتے سب ہو نوا</p> | <p>۱۷۲ شہ کے گم ہا یہ دھیان نہ تم چھوڑا کوئی کے نہیں تو مت مانو بڑا پیاس سیکھا پتہ نہیں گیا دنیا میں جو بھابھو جان کر یوں</p> |
| <p>۱۷۳ کیوں راہ رو کی آن کے مجھ دل ہل ل کی جاتا ہوں بخشوا نیکو امت رسول کی</p> | <p>۱۷۴ تم جاؤ گھر پر رہے شہادت کرو ہیا نہیں مرنے کے ساتھ مر نہیں جاتے جہان میں</p> |
| <p>۱۷۵ شب غرض کی سکنیہ نے پتہ چھوڑا اکی با جان تم نے اپنے چلے ہو بکھو بکھو کے کیا شاہ جس پر اب اپنی زندگی بھگتائی نہیں</p> | <p>۱۷۶ اویس کی پس تو کبھی ہو چھو گیا اور میری جان تو پتہ چھو گیا طعنہ دیکھ کوئی بھگتیاں پتہ یاری نہیں ہو تو کو دکھا دیا</p> |
| <p>۱۷۷ اس غم سے جان جاو گی مجھ نازنین کی مین گھر کیا نہ کھاؤں گی شمعین کی</p> | <p>۱۷۸ تم اوس طرف نگاہ نہ خواہش سو کہیو عباس کی قسم تمہیں منہ پھیر لھو</p> |
| <p>۱۷۹ مجھ کو چھوٹے ہر اک شاہ لگا کون میری حالت کو لگا پیچھے کون پیار سے بکھو لگا اندر سے ناز نہ کوئی اٹھا لگا</p> | <p>۱۸۰ گر کوئی رحم کھائے نری بھلا میں پتہ کچھ چھوڑے کیسے جاشی پتہ چھوڑ دینا ہاتھ کو سے چھوڑ دینا نام علی وفا طہ پتہ چھوڑ دینا</p> |
| <p>۱۸۱ سمجھاؤں کیا میں دل کو تباہ کیے بھگے روضہ بہ مصطفیٰ کے بٹھا دیے بھگے</p> | <p>۱۸۲ کتا ہوں اسیلے کہ بی کی نوا سی ہوں ناواں ہو یتیم ہو اور بھوک پیاسی ہوں</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۱۹</p> <p>نزدان میں ٹکٹ کر دین جبکہ دنیا سونا ہمارے سینے کی جھپٹہ زیاد تقدیر نے نصیب کیا نام نہاد سیر ہو چکا ہے پستی پر کو شاد</p> | <p>۵۱۸</p> <p>گر حسین ہو گئے وہ فوج بیکار اے سینہ سودہ نیر و چکان بنگار اے جان کی جگہ کے خریدار اے حلقہ جگہ کے پیر بیکار</p> |
| <p>۵۲۰</p> <p>یہ بے یلہ تو قید میں بیتاب ہو رہی جنت میں اے سیکھ مری روح ہو رہی</p> | <p>۵۱۷</p> <p>اسپر بھی دھیان تھا وہ نصیب یاد الہ کا کیا حوصلہ تھا سب سے رسالت پناہ کا</p> |
| <p>۵۲۱</p> <p>پہلے لاغور عصمت میں اس کو شاہ مکہ پہ پہلے سوار ہوئے شاہ و بیگناہ اوست وقت و اوج کی سیر ہوئے بہشت کا کہ عفو و عجز کو ڈال گیا باقی بے گناہ</p> | <p>۵۲۲</p> <p>بظالموں سے سب سے بیکار اوست غلاموں میں نصیب کی خوف کربا پانی پلاؤ ایجا و کلا خشک میں کون ہوں نہیں مجھے چاہتے ہی</p> |
| <p>۵۲۳</p> <p>اے دو الجمل جس ہی خدمت گذار کا ہو اب آخری یہ سبط نبی کی سواری ہو</p> | <p>۵۲۴</p> <p>ہے جاے رحم کشتہ و مغموم ہے حسین سید پر بیگناہ ہے مظلوم ہے حسین</p> |
| <p>۵۲۵</p> <p>گھڑی سے غرض کی کہ میں اس کو چاہا کوڑا لگا یا آپ نے میں جیتی ہوا فرمایا شاہ نے کہ چھوے ابو و خدا یکے تھے سے متصل جج انتہیا</p> | <p>۵۲۶</p> <p>نہاؤ توجہ کا تو اسے نہیں ہو نہیں شیر سلحق کا تاشا نہیں ہو نہیں زینے برتین راہ سے پیا نہیں ہو نہیں چلیں آج اپنی ہر اسانج نہیں ہو نہیں</p> |
| <p>۵۲۷</p> <p>اک غل ہو اگہ سب سے پیہر کو مار دے تیر دن سے ابن سائی کو تر کو مار دے</p> | <p>۵۲۸</p> <p>سویا ہو کون دامن پاک بتوں پر وہ کون ہے چڑھا جو تھا دوش رسول پر</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۵۲۵ معون شکستے بے ہوش و ناسمجھ محبوب کب جانی حسن اپنا پتھر چھوٹے حسب نسب تو آپ کی پوجا کی</p> | <p>۵۲۶ اسے یاد اسطر سے لے کر اب تک لکھا ۵۲۷ دانشجو کو جو شے غلط ہے اسے مصطفیٰ وان پائون اپنا منہ لگانے لکھا خیر کو جسے شکستہ پند کے روان کیا</p> |
| <p>۵۲۶ خواہش ہو یا حسین جو پائیک جام کی بیعت قبول کیجئے اب میر شام کی</p> | <p>۵۲۷ اوسدم بقول روتی تھی کس شور و غوغا سے خبر سے کہ پستی تھی گا ہے حسین سے</p> |
| <p>۵۲۷ بات شکستے کا نپ کے شاہ کو گھر سے اپنے گھر پر رہے زین اوس وقت آیت مرعین تیج کینیچر نہا سجدہ خدائین جھکنا ہو گیا</p> | <p>۵۲۷ تجربہ سے ملے سبب نبی جب غلام ہوا نہایت لڑنے کو چلا شکر جگ غیر نبی کی آل کا ہو جو جب لایا زینب کے سہ سے حسین کی لگا لگا</p> |
| <p>۵۲۷ خالق سے التجا تھی یہ ابن بتوں کی یارب تو بخشت یہ جو امت رسول کی</p> | <p>۵۲۷ آبانہ رحم کچھ بھی نہ اوس پر خصال کو سرخ لائے بلو سے من احمد کی آل کو</p> |
| <p>۵۲۷ زینب نے کی جو جہد میں شاہ و شاہ کیجا جھکا ہو جہد میں شاہ و شاہ خیر کو کھڑا ہوا ہے شہر رسیا مچال دیو کا لہجہ زینب ہوئی تباہ</p> | <p>۵۲۷ خاکت زینب کو چھوٹے جبار نامدار کوئی نہیں جانتا جھکے لگا کر تیرا گھبراہٹ ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی گھبراہٹ ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی</p> |
| <p>۵۲۷ سوسے ہر نہ دیکھ بولی دو ہائی ہے اسے قاطر اب آپ کی لٹھی کھائی ہے</p> | <p>۵۲۷ عابد تمھاری پشت پر دوا کا ہاتھ ہے دوا تمھارا بوجھ ہٹائے کو ساتھ ہے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۳۵ سیدنیان علی و محمد کی پیاریان نصیب سے نہ ہو سکتی ہیں سب غم کی ملین ہونے لڑاؤ کے اوتھوں جو نہ نصیب کیان پہنچیں جو نہ شام میں آج کی سواریان</p> | <p>۵۳۴ طیش و غضب میں ہو گیا معبود و مہدین زبان میں آگے سے ہر دم بادشاہ دین لوٹا ہوا اسکان تھسا بھی تھا نصیبین کھیلے کہہ دے گئے تھے اطفال ناہین</p> |
| <p>ابن معاویہ نے نہایت غضب کیا دربار عام میں او نصیب اپنے طلب کیا</p> | <p>قیدی تھے وہ ان حرم شہ ہر دو جہان کے زہر کی روح پھرتی تھی گرد اوں مکان کے</p> |
| <p>۵۳۳ سنگ نہ ہو سکا نصیب کی زینت کا نہ ہو سکا کیچکا کہ کانپ کے ہر کونے پہ میں ہو سکا کہ نہ ہو سکا لیا جو نہ نصیب خدا شاہ دین پناہ</p> | <p>۵۳۲ اک نوریہ لعین کا آخر ہوا خیال کو بے جو نہ نصیب دین اور مصطفیٰ کیل جبار کو بلائے وہ بولا ہے بخصال کیا احتیاج نہ ہو سکا کہ نہ ہو سکا</p> |
| <p>پڑی تو تو امیر عرب کی کہاتی ہے اس وقت میرے عرب کیوں تھر تھری ہو</p> | <p>عابدیہ بولے کیا تجھے حاجت بتاؤں میں سروسا حیدر کا تو مدینہ کو جاؤں میں</p> |
| <p>۵۳۱ نصیب نے نصیب سے اس دم بیان کیا کیا عرب تیرا حقیقت ہو تیری کیا مان کا مری خانا تو تھار اکلو بھلا اور نصیب جیتے جی کی حاجت پڑا</p> | <p>۵۳۰ بے فحش سے نصیب سنگار نے کہا اسباب البیت کا لاؤ تو جلا جا آپ پرکات وہاں سب ٹا ہوا انل حرم کو ملنے لگے قطع ہوا</p> |
| <p>اس غم سے ہی بدن میں مرے تھر تھری ہوئی دربار میں ترے ہوں کھلے سر کھڑی ہوئی</p> | <p>نصیب یہ بولی چاہیے مجھ کو روانہ میں اب تک کفن علی کے پسر کو ملا نہیں</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۵۳۲ رضعت ہو سہ زیدی بجا و نامدار اور کر بلا چلے بعد اعزاز و افتخار نفع طبیعت مصطفویٰ اور پیغمبروں نہی سیکسی ہر ایک کو جو ہر کفار</p> | <p>۵۳۱ جب بل چکا حسین کے لاشی و ناتوان پہنچا پلچے پلچے ہوئے جو کئی جوان ان کے کیا چاہا دیہ بجا رہے بیان اب جلد کھود و قبر شہنشاہ و جوان</p> |
| <p>۵۳۳ کون و مکان میں غلغلہ شور و شین تھا ہر ایک کی زبان پہ نام حسین تھا</p> | <p>۵۳۰ ہے گرو شاہ دین کے تن نازنین پر چالیس دن رہے ہیں یہ جلتے زمین پر</p> |
| <p>۵۳۴ افسوسہ قطع منازل بعد بیک پونچھو حرم کج نژدیک کیا لاش حسین خون شہید ان ان صبا حال حرم غم شہیدین عجب ہوا</p> | <p>۵۳۵ کیجئے ہر مقام و باغ و کباب نکدے کی گلی جو شہنشاہ کر بلا سرک حرم کج نژدیک کیا اس کے پر جانتے قدرت کو تھکا</p> |
| <p>۵۳۵ زینت جو بین کرتے لگی منہ کو ڈھانپ کو لاش حسین رکئی بس کانپ کانپ کے</p> | <p>۵۳۶ ہی یہ مقام دفن شہ دین پناہ کا ہی یہ مزار سبط رسول الہ کا</p> |
| <p>۵۳۶ عابد طبیعت سے دوستی یہ کیا اب پایادہ بیان سے چلو اور بیک کیا لاش حسین ہر کجا ہو بیان خاک پڑا ہر کجے پایادہ چلے صاحب غزا</p> | <p>۵۳۷ تیار ہو چکا جو زار شہ زمان لاش حسین کو لے بجا و ناتوان آئے سرے نے قرب کے ہاتھ افغان دو ہاتھ پیر ہیں کجا دفن جوان</p> |
| <p>لاش حسین پاک سے عابد جو مل گئے لاشے تمام گنج شہیدان میں مل گئے</p> | <p>عابد نے یہ بیان کیا ساتھ آہ کے یہ ہاتھ میں جناب رسالت پناہ کے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۴۳ پہرئی اوس سے عابد کو یہ صدا بجا دینی شکل کے ترانہ مصطفیٰ کو خودی کا ہے اتھوپہ لاؤ یہ مستی کا لاشہابی کے اتھوپہ بجانے رکھا</p> | <p>۵۴۴ حاضر خراج نالو جو بکر کے قون رو کر زبان حال سے بلکہ وہ دہکون نہر کی نازنین سے خدارے زمین آئے ہیں نذر اکر کواڑت انو کہیں</p> |
| <p>۵۴۵ پھر عرض یہ نبی سے بجان ملوں کی اے نانا جان لو یہ امانت بتوں کی</p> | <p>۵۴۶ آئے جوز لالہ بھی تو جنبش نہ کھائیو وامن میں اپنے چین سے اوسکو سلائیو</p> |
| <p>۵۴۷ انقصہ قریب سے غلو ہو گیا تب اپنی ہی ہے تیرے کی غلو ہو گیا اپنے تیرے تو پیکر کی نفوس کی صدا پہنچا سبب انھیں اور جاباں ہو گیا</p> | <p>۵۴۸ اب تیرا وہ کہیں جو وہ بیکر تھا سو تاجی کے سینہ پہ پانا نہیں تھا ریشک قتل لال مرچیں تھا نیز آسمان تھا فونزین تھا</p> |
| <p>۵۴۹ حالت تہا میری بھی اسوقت ہوئی ہر شعبہ خدا کی روح پروردہ میں ملے ہے</p> | <p>۵۵۰ ہم شہار اس سے پرستہ ہر وہ جان ہو یہ مصطفیٰ کی روح ہو یہ میری جان ہو</p> |
| <p>۵۵۱ اسوقت چیلن میں بھی تیرا خاک کو کہے ہو کہ پون کو کھڑے ہو تیرا حاضر نیاب سلف میں بھی تیرا ہمراہ اور خیل ملک پہنکنا ہو</p> | <p>۵۵۲ ہر جہتین شمع بستان مصطفیٰ آباد تھا اوسی کو گلستان مصطفیٰ ہر جہتین مہر دستان مصطفیٰ جو اوسکے علم سے چاک گیاں مصطفیٰ</p> |
| <p>۵۵۳ بمجا رہے ہیں حیدر صفدر بتوں کو پر ساہر ایک دیتا ہو مار سول کو</p> | <p>۵۵۴ سوئی لکھ چھوڑو گی اس نور عین کی بٹھو ہوئی میں جھاڑوں کی ترب حقیق کی</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۵۴ لاشہ سے چھوڑیں گنہگار کی کیا عسقلانیہ بھی نہیں یاد عذرا دین کی پیر کی پیر سے پیر ہر گناہ کا پیر نہیں ہے</p> | <p>۵۵ تو گری سے فاطمہ کی خوش ہو گیا غش ہو گئے نواس کے نام میں مصطفیٰ اب اسے حال غش نہیں لکھو نہیں کیا خالق کو اسے دیکھو دور کے کرا</p> |
| <p>پیدا ہو جو نہ مرے شور و شین سے اب سو یو فرار میں تاحشہ چین سے</p> | <p>یارب وعاشا تب میری قبول ہو بس کر بلا کی مجھ کو زیارت حصول ہو</p> |
| <p>بابی کتنی بھی کھینچے کاغذ نہیں لاشہ کیجی بیا علی اصغر کاغذ نہیں لاشہ کیجی</p> | <p>نندان میں پھنسے اور چاچا بچکھانے اس بن میں سے سن کی کیا یاد کیجی</p> |
| | |
| <p>بابی تکلیف میں گلاں کی جالی کا ہے اب تک نہیں طوطی پانی کا ہے</p> | <p>حاکم سے کہتی تھی کہ تو جہ کر اب جس کو ایک پیر بھائی کا ہے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>بابی بابت نظم عالمی خوش ذات ہون میں اندر چس فغان میں وزارت ہون میں</p> | <p>بابی بابت نظم عالمی راہ میں سجاد سے نام اندر چس کہ ساربان سادات ہون میں</p> |
| <p>بابی بابت نظم عالمی ملک شہر ہون میں در علم الہی کے ہون ہون میں</p> | <p>بابی بابت نظم عالمی ملک شہر ہون میں در علم الہی کے ہون ہون میں</p> |
| <p>بابی بابت نظم عالمی ملک شہر ہون میں در علم الہی کے ہون ہون میں</p> | <p>بابی بابت نظم عالمی ملک شہر ہون میں در علم الہی کے ہون ہون میں</p> |
| <p>بابی بابت نظم عالمی ملک شہر ہون میں در علم الہی کے ہون ہون میں</p> | <p>بابی بابت نظم عالمی ملک شہر ہون میں در علم الہی کے ہون ہون میں</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۴۱</p> <p>بے غم غم ہوا وہ صفتین نہان تھے خال حیرتین زیر لب شکستہ چون وہ زمین سینہ میں قلعہ دغ غم کی جگہیں</p> | <p>۴۲</p> <p>یاد آئے ہیں غم غم اتنی جگہیں چھوٹا سا دھندلا سا خط جگہیں اپنے گئے پھر گئے گھر میں جگہیں پہلے کا کھانا یاد پچھلے اور پچھلے</p> |
| <p>۴۳</p> <p>دربار میں روئے ہوئے بازار سے آئے زندان میں سر پیٹے دربار سے آئے</p> | <p>۴۴</p> <p>اب جائے میں اصر کو وہاں پیار کو ان کی اس چھوٹی سی میت کو کلیجہ پر دھون کی</p> |
| <p>۴۵</p> <p>کیا نام کوئی نام میں موت کو لکھ لکھ دیکھ لکھ لکھ میں شب بستر پر محبوب کو دس دن غم میں صاحب نہایت غم احوال ہوا اور بھی</p> | <p>۴۶</p> <p>کرا کا یہ دھندلا کہ یوں بار خدایا سب بیویوں نے لکھ لکھ دھن جگہ لکھ لکھ رہا کسی نہ گریہ تک نہ سہنا یا نہایت بھی دھندلا کا دل میں اور کھلایا</p> |
| <p>۴۷</p> <p>ہر صبح اسی دن سکے ہی صبح غم تھی ہر شب سر شد کے بے حشر کی شب تھی</p> | <p>۴۸</p> <p>دیکھا نہیں یہ حال کسی اور وطن کا کنگن کی جگہ ہاتھوں میں ہر نیل رسن کا</p> |
| <p>۴۹</p> <p>کون سا زانہ نہیں تھا بانو کا عالم تو کون سا جانی تھی دوزخ میں نہایت جگہ جگہ تھی اٹھ کے صبح کتنی غم نہ کر کے کتنا ہر رات</p> | <p>۵۰</p> <p>پیر سے زیادہ غم نصیب میں سکینہ جب کھڑے تھے قاتل جانا تھا نہیں کتنی غم کرتے نہ بیان شاہ مدنیہ سوز زمین سے میں مجرم کا نہیں</p> |
| <p>۵۱</p> <p>جاؤنگی میں جاؤنگی کہ صرب و بلا ہے اے صاحبو اصغر مرا جگل میں پڑا ہے</p> | <p>۵۲</p> <p>کس سے کون کا نون میں مرے درد پڑا ہے عاض پرے نیل طاہون کا پڑا ہے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۷۰</p> <p>بابائے بطلیا مجھے بین یاد ہوں کہ پوچھا بھی نہ کر کہ کیا تجھے گزشتہ جہی کر پائی ہے کہ جیسی ہو کر نہ خیر چوہر کا بہکین شکر</p> | <p>۷۱</p> <p>چور کے سکینہ کے کہا اور سی پاری اسوت مراد منتر بچب پاری فہم سے بیوقوف کہ کیا کرنا ہواری چادر تو نہیں لٹ جو کوئی ہاری</p> |
| <p>۷۲</p> <p>اگر کو اور اصغر کو تو ہمراہ لیا ہے بیٹی کو بھلا کس پر بیان چھوڑا ہے</p> | <p>۷۳</p> <p>ہندہ سے کہیں مجھ کو خجالت نہ بڑی ہو ارفقہ مرے سامنے تو آ کے کھڑی ہو</p> |
| <p>۷۴</p> <p>پیر کا ناموس محمد بن ابی آہ کہہ شہدائین اور از سب بڑے بچکے اذہر ہو آئے حرم سیدنا آگاہ ہوا گاہ ہو آگاہ</p> | <p>۷۵</p> <p>نفسی کی استادہ حضور کے بیٹے زیب نے پریشان کیے بال بھی منظر وارد ہوئی ہندہ بھی دان شہد بچھو اور کسی کو اسیروں کے بار</p> |
| <p>۷۶</p> <p>جر کے قریب سے اٹھو بازہ کے صف کو ہندہ کا ورود آج ہے زندان کی طرف کو</p> | <p>۷۷</p> <p>رونے کی ہو جا ہندہ تو کرسی پر کہیں ہو اور خاک نشین آل شہ عرش نشین ہو</p> |
| <p>۷۸</p> <p>ننگ دیگ کی زینگی پکاری میں کہن کیا ہندہ بیان آئی ہے چھوٹ جاوین جا اپنے سے بھائی ہو جی خدا کا ہوا ہندہ یہی ہے جیسے کہ حق ہوا</p> | <p>۷۹</p> <p>ہندہ نے غرض حریف نظر کر لیا سراسر اسیر کا خدیو نظر آیا پوچھا تو کہ یہ چو اب او سکا نپا سننے لگی ناسخ میں بیان آئی خدا</p> |
| <p>۸۰</p> <p>میں خاک نشین کج ہوں وہ تخت نشین ہے منہ کس سے چھپاؤں کر و ابھی تو نہیں ہے</p> | <p>۸۱</p> <p>کچھ منہ سے نہیں کہتے جیامہر وہاں ہے گویا نہیں ان قیدیوں کے منہ میں زبان ہے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>دیمان تاجا جادے زینب کی جاکہ زینب کی زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی</p> | <p>زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی</p> |
| <p>زینب کی خبر پوچھتے ہی مگنی زینب شیر کے ہمراہ قضا کر گئی زینب</p> | <p>چہرے پہ ہے اک دیدہ کو خاک نشین ہو کیونکر کہوں تم خاطر کی کوئی نہیں ہو</p> |
| <p>زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی</p> | <p>زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی</p> |
| <p>کسی صدا ہے مجھے تشویش بڑی ہو آگے کہیں کا نون میں یہ آواز پڑی ہو</p> | <p>ہاں خاک تو پہچانے کہ چادر نہیں سر پر اور دوسرے زینب کا بلور نہیں سر پر</p> |
| <p>زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی</p> | <p>زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی زینب کی جاکہ زینب کی جاکہ زینب کی</p> |
| <p>ہٹ جاؤ میں تنہا میں کچھ آنے کہو مگی اب گھر میں بجاؤ مگی میں جھگ میں رہو مگی</p> | <p>کیا خاک تو پہچانے کہ یہ خاک نشین ہے جس بھائی سے عزت تھی سوہ بھائی نہیں ہے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>مرثیہ اور لاش کی عریانیت کا کچھ غم نہیں لاش مرے مانجائے کا عریان پڑا ہے</p> | <p>مرثیہ اور لاش کی عریانیت کا کچھ غم نہیں لاش مرے مانجائے کا عریان پڑا ہے</p> |
| <p>مرثیہ تو خاک پہ بیٹھی ہے نہیں اسکو نہر ہے بھینا تری مادر کا بڑا سخت جگر ہے</p> | <p>مرثیہ تو خاک پہ بیٹھی ہے نہیں اسکو نہر ہے بھینا تری مادر کا بڑا سخت جگر ہے</p> |
| <p>مرثیہ تو خاک پہ بیٹھی ہے نہیں اسکو نہر ہے بھینا تری مادر کا بڑا سخت جگر ہے</p> | <p>مرثیہ تو خاک پہ بیٹھی ہے نہیں اسکو نہر ہے بھینا تری مادر کا بڑا سخت جگر ہے</p> |
| <p>مرثیہ تو خاک پہ بیٹھی ہے نہیں اسکو نہر ہے بھینا تری مادر کا بڑا سخت جگر ہے</p> | <p>مرثیہ تو خاک پہ بیٹھی ہے نہیں اسکو نہر ہے بھینا تری مادر کا بڑا سخت جگر ہے</p> |
| <p>مرثیہ تو خاک پہ بیٹھی ہے نہیں اسکو نہر ہے بھینا تری مادر کا بڑا سخت جگر ہے</p> | <p>مرثیہ تو خاک پہ بیٹھی ہے نہیں اسکو نہر ہے بھینا تری مادر کا بڑا سخت جگر ہے</p> |
| <p>مرثیہ تو خاک پہ بیٹھی ہے نہیں اسکو نہر ہے بھینا تری مادر کا بڑا سخت جگر ہے</p> | <p>مرثیہ تو خاک پہ بیٹھی ہے نہیں اسکو نہر ہے بھینا تری مادر کا بڑا سخت جگر ہے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۳۴ مقرر کی گئی کہ اگر کسی نے اور دیکھا ہے کہ اس نے اور دیکھا ہے کہ اس نے</p> | <p>۱۳۵ کہ جس نے اسے دیکھا ہے کہ جس نے اسے دیکھا ہے کہ جس نے اسے دیکھا ہے</p> |
| <p>۱۳۶ مان بہنوں سے تم مل لو کہ جلت ہو مٹاری زہر کے یہاں خلد میں دعوت ہو مٹاری</p> | <p>۱۳۷ وہ ہوتے تو تابوت بھی سامان ہو اٹھتا مردہ مری بیماری کا بڑی شان سے اٹھتا</p> |
| <p>۱۳۸ زندان میں تو فغان و غم کا دن زندان میں تو فغان و غم کا دن</p> | <p>۱۳۹ اقصیٰ کی گئی کی گئی کی گئی اقصیٰ کی گئی کی گئی کی گئی</p> |
| <p>۱۴۰ کیون روتی ہو با بترے قربان کی گئی اس شب کو یہاں اوہ ہے وہاں کی گئی</p> | <p>۱۴۱ اسباب بھی منگوادیا سب آل نبی کا اک سر نہ دیا اُسے حین ابن علی کا</p> |
| <p>۱۴۲ زندان سے روانہ ہوئی نہ ہوئی زندان سے روانہ ہوئی نہ ہوئی</p> | <p>۱۴۳ کہ جس نے اسے دیکھا ہے کہ جس نے اسے دیکھا ہے کہ جس نے اسے دیکھا ہے</p> |
| <p>۱۴۴ صدمہ ہوا پھر اور کی گئی کے جگر پر قربان ہوئی ہاے پدر کے پدر پر</p> | <p>۱۴۵ فرمایے منظور نظر آپ کو کیا ہے اس سمت مدینہ ہو ادھر کربلا ہے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۳۸ عجب کج خلقی ہے جس کو عجب کج خلقی ہے جس کو عجب کج خلقی ہے جس کو عجب کج خلقی ہے جس کو</p> | <p>۵۳۹ وہ ہے جس کو عجب کج خلقی ہے وہ ہے جس کو عجب کج خلقی ہے وہ ہے جس کو عجب کج خلقی ہے وہ ہے جس کو عجب کج خلقی ہے</p> |
| <p>بھائی کی امانت کو مین کھو آئی ہوں پٹا زندان میں سکینہ کو مین رو آئی ہوں پٹا</p> | <p>قربان گئی دفن کرو سب شہدا کو ابد دفن کرو چلے سکینہ کے چپا کو</p> |
| <p>۵۳۹ یاد رہی مختلف راوی نے لکھا عجب کج خلقی ہے جس کو عجب کج خلقی ہے جس کو عجب کج خلقی ہے جس کو</p> | <p>۵۴۰ وہ قافلہ دریا کے کنارے پہ چوڑا ادا تھا پورا ان لاف عیاس کو کیا دان و دیوان سکینہ کا بہت باؤ کو کیا</p> |
| <p>اک سمت نبی چاک گویاں کیے ہیں اور ہاتھ میں اپنے سر پھیر لیے ہیں</p> | <p>م جیسے ہشتی تھے وہ پیوند نہیں ہے شرابے ہو کس سے تو سکینہ کو نہیں ہے</p> |
| <p>۵۴۱ عجب کج خلقی ہے جس کو عجب کج خلقی ہے جس کو عجب کج خلقی ہے جس کو عجب کج خلقی ہے جس کو</p> | <p>۵۴۲ سکینہ بیان سنگ کا عجب کیا اودھن بے ہوشی لاش علیہ خاندان جہاں قلعہ طاقت ہے</p> |
| <p>زینب کو تسلی غم شہیدین دے کر خود روئے بہت کو آغوش میں لیکر</p> | <p>اس ہند میں موت آئے یارک بلالین مرکز میں رہوں خدمت شاہ شہدالین</p> |

| | |
|--|--|
| <p>یابی جو سرگنی افودہ سبب بن ہو الانہ حسین قتیبہ و فن ہو</p> | <p>یابی ماں تیرے چہلم کا نکاح دیکھو کے نسل ہو جس کی نسل ہو</p> |
| <p>یابی حرکت ہے نادانوں کو انا نہیں نفع طبعی کا پورا نہ ہو ن میں</p> | <p>یابی دانا کہ جس کے بارہ میلام بن جیانی ہے کادانہ ہو جانی</p> |
| <p>یابی لکھا ہے کہ یکین بصلہ شانیب پوستی نصیب پام پر آں شیب</p> | <p>یابی کچھ بن کر ناظر نکلا تو شیب کیا جو کہ نہی پام پر آں شیب</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۴ جنت خفاون قیامت ہوئی پیدا نہج لب عفت عصمت ہوئی پیدا اور شمع شمعان دہشت ہوئی پیدا پیدا ہوئی پسر عصمت ہوئی پیدا</p> | <p>۱۵ لکھا جو کربیا ہوئی جنت خفاون گھر ہو گیا خفاون قیامت کا سنور نفس نے کہا اتحاد مسل ہو جا کر گھر میں بیجا بی کے توڑ دی ہوئی خفاون</p> |
| <p>پیدائش زینب کی خوشی فوت ہوئی تھی سامان ولادت تھا ویاہوت ہوئی تھی</p> | <p>ہو وے یہ تو اسی تحمین پادشاہ مبارک زینب کی ولادت کرے امیر مبارک</p> |
| <p>۱۶ خداوند زمین کی تحمین پسر تھی خفاون دل چاہو نہج خفاون غضبی میں پانوں اور مٹی کے چھوڑا گھر میں بنے بنے چھوڑے چھوڑے</p> | <p>۱۷ لکھا جنت خفاون قیامت کا سنور گھر ہو گیا خفاون قیامت کا سنور نفس نے کہا اتحاد مسل ہو جا کر گھر میں بیجا بی کے توڑ دی ہوئی خفاون</p> |
| <p>تدیر ہر ناز ان خط تقدیر کے اوپر لال اس کے فدا ہوئی گئے مشیر کے اوپر</p> | <p>آگے جگر بید لاک میں صدے اسے نور گزشتہ پاک میں صدے</p> |
| <p>۱۸ خفاون قیامت کا سنور نفس نے کہا اتحاد مسل ہو جا کر گھر میں بیجا بی کے توڑ دی ہوئی خفاون</p> | <p>۱۹ خفاون قیامت کا سنور نفس نے کہا اتحاد مسل ہو جا کر گھر میں بیجا بی کے توڑ دی ہوئی خفاون</p> |
| <p>وہ مدد تھی زمین زینب کے سیر جہان تھے بس عصمت عفت کو مدد عین جہان تھے</p> | <p>صدہ ترے اے سیر بے واقف والی اے لکھ شہیر کی مدد و سائتہ الی</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۰ ایک لکے چوئے زینب کے وہ ہاتھ رقت کا وہ عالم خاک کھٹنے سے نہیں گلیہ کے گناہ قاتل نے اسے شہرِ خرم نہ رہا تیرے قاتل پر بھی کھول دیا کیس</p> | <p>۱۱ پہلے تو یہ ہو گیا سنا دیا چیمبر اور بعد کی دن کے بیگے غم سر وہ سب کی سب پہلے زنجی کو کیس وہ سب کی سب پہلے زنجی کو کیس</p> |
| <p>۱۲ باتیں بجا آپ کی سب وحی خدا ہیں لیکن سخی اسوقت کے نشتر سو ہیں</p> | <p>۱۳ پھر تفرقہ ڈالے گا فلک بھائی بہن میں ٹکڑے دل شہر کے گنے کی یہ لگن ہیں</p> |
| <p>۱۴ کیا جانے دور انکی جاوگی تاج زینب مرے اب دو کوہِ جاوگی تاج کی تکیں کہیں ہو گا علی سارے تاج پوری جی اچل خوب ہو گا تاج</p> | <p>۱۵ کیا جانے کیا جانے کیا جانے کیا جانے کیا جانے کیا جانے کیا جانے کیا جانے کیا جانے کیا جانے کیا جانے کیا جانے</p> |
| <p>۱۶ مر جاؤں بلا لیکے میں فرزند کے سر کی شوہر بھی سلامت رہے ہو خیر پیر کی</p> | <p>۱۷ جن بازو نیر و تیا ہوں بوسہ میں وہن سے بندھ جاؤں گے بازو یہی اک روز رس سے</p> |
| <p>۱۸ تب کہ مرنے کا اصرار میری پاری اسوقت تو حالت پر تیری نہ تھاری انجام پر زینب کے ہے وقت بھٹکے لاری حیات کے سدا میں فقط نالہ و زاری</p> | <p>۱۹ کا دوس سے غریب کی خدا تیرے وہ روز ولادت ہوا غنا و ثروت زینب کے فضائل بھی ہو چکے ہیں گواہ ہیں سب بھی سب بھی</p> |
| <p>۲۰ زینب سی گرفتار بلا کوئی نہیں ہے ہم بچتے ہیں پاک کی یہ سوگ لشین ہے</p> | <p>۲۱ جب فاطمہ کے غم سے دھوئی تھی زنان کو ترک کر تھی وہ شکر اکی سے زبان کو</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۱۱ منظور و نیکیوں سے نوازا ہی نہ اور صاف نام اسکا پیچھے رکھا اک سال کے بعد آیا چون ساگوار کا کی ساگوار فالجیے اور کس اتنا</p> | <p>۱۱۱ سجود کی ہر ایک حرکت میں بیکار کی حالت میں تھا نیکو عالم کی غرض تھی کہ اس کے عالم کے پیچھے نہ رہے کہ وہ نہ ہو</p> |
| <p>۱۱۲ یہ سال گزرا ہمنے تو اسے پیچھے دہن کی باتی گزرا ہے اب تری گردن میں سن کی</p> | <p>۱۱۲ ہنگام خزاں آیا ہے کب تک گزرا کیا حشر ہو ایزد یہ اب حکیم گزرا</p> |
| <p>۱۱۳ حظی میں بجز صوم و صلوٰۃ اور حاکم زینب کی عبادت پہنچی شاید بجز نام کھتا کہ اک روزہ معصوم خوش انجام شہنوں جو ان کی تلاوت میں پایم</p> | <p>۱۱۳ کیا جانے کہ کس نے جو بی بی نصیر خوشی نے کی تھی میں نے تو تیر ہلکوں کا حال کیا ہے تغیر اب ہے عالمی حال کیا ہے تغیر</p> |
| <p>۱۱۴ دل حق کی طر حروفیہ قرآن کے نظر تھی چار جو گری سر سے تو اصلانہ خبر تھی</p> | <p>۱۱۴ چراغ میں ہم آج یہ کیا قدرت رہے لے جھوٹے شام ہے نے دن جو تیر</p> |
| <p>۱۱۵ اشدر کے پس جب دفتر زبیر گو صبح تھی پہنچے خوشی کی وا زینب کے تلاوت کو دیا طول بہت سا دن دوپہر آیا تھا ہمارے پیچھا</p> | <p>۱۱۵ اصحاب حضرت زکریا کو شہین سلمان فرمایا کہ زکریا کو بلا لاؤ اور شہین پیچھے بھی گزرا میں سلاؤ حیدر کو تم بھی دعا اس کے پاس</p> |
| <p>۱۱۶ روپوشی خورشید کا باعث تو عیان تھا بے پردہ رخ و شبستان جہان تھا</p> | <p>۱۱۶ وہ عقدہ کشا ہے وہ وصی ہے وہ ولی ہے نختر سفید و سیاہی کا ہے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۱۹ سلمان کی خاطر سے جلتے پتھر پر آنے والے زہر علی بن ابی طالب مسجد بن ہو چا طوفان کو جس سے نبی نے کہا اے محمدؐ</p> | <p>۱۲۰ زہر آنے لگا جس کی خاطر اوٹھا کر دنیا جات بارگاہ کبریاں ہاتھوں کی خوش تر مریات ان ہاتھوں میں جنت پستی ہوئی سیادت سید بن نکلا انہیں سے فاضل حاجات</p> |
| <p>۱۲۱ تم بعد مرے عقد کھائے دو جہان ہو ہاں شیر خدا کہہ دو کہ خورشید عیان ہو</p> | <p>۱۲۲ استے گئے کوئی ایسا ہو تو جس کر اب جلد سیار ہی کو سفیدی سر بدل کر</p> |
| <p>۱۲۳ جو نہ کہا نبیؐ ہوں اک زندہ اختر زبانی دعا آپؐ میں انہیں کون رکھ کر فیکہ طیف ہوئے استادہ شہر زبیر علی بن ابی طالب</p> | <p>۱۲۴ یار خدا ہو قیامت ابھی بے پنج سر انہیں دیکھا ہے حسینؑ اور حسنؑ کیا کیا انہیں خاتون قیامت کرنا ناب سے می طرح ناب کی لگی خانہ</p> |
| <p>۱۲۵ کیون طالب خورشید فلک اہل جہان تھے خورشید بھی پانچ ایک بجلی و عیان تھے</p> | <p>۱۲۶ پالا ہے دکھوں سے اوجھڑ گچھ لطف اوتھالوں دوٹھا تو حسینؑ اور حسنؑ کو مین بہنا لون</p> |
| <p>۱۲۷ کی بھڑنی ہو جا باد شہر اسے جلوہ دے شہر کے جو ہیں زہر کے شہر کے جو ہیں جلی ہو خورشید بھی خورشید بھی</p> | <p>۱۲۸ جبریلؑ نے اگر نبیؐ سے کہا اوسان محبوب خدا کا ہو یہ فرمان زینبؑ تو اسی تیری خاطر کی جان شہر کے شہر کے جو ہیں</p> |
| <p>۱۲۹ ان دو تون کی خاطر سے یہ تو مہر عطا کر خورشید جہان تاب کو اب جلوہ نمک کر</p> | <p>۱۳۰ زینبؑ کی ہو خاطر ہمیں زہر کے سب سے نکلا انہیں خورشید اوسے پاس ادب سے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۲۵ اکھنڈ نور و نیکو کانی جو کہ وہ جان زینب کا یہ رتبہ تھا تو تیرے نشان اک اوردہ تھا کہ نہ یہ حال نشان ہفتہ تھا چادر تھی کہ چوہا کی سالان</p> | <p>۲۵ اور چادر تھی کہ چوہا کی سالان زینب کا یہ رتبہ تھا تو تیرے نشان اک اوردہ تھا کہ نہ یہ حال نشان ہفتہ تھا چادر تھی کہ چوہا کی سالان</p> |
| <p>راتوں کو تو زندان میں لاتے تھے سنگ دن کو سرباز ار پھر آنے تھے سنگ</p> | <p>پہنان کرو اس شمع کو فانوس ہد امین تا جلوہ خورشید ہو اب لاف سما میں</p> |
| <p>۲۶ جب کہ نہ اڑھکی راز و خفیہ خورشید نہ لگی گانہ تکلیک لک حقیقت تیری آل سے عصمت پر ستر کس طرح سے کہیے انھیں خورشید نور</p> | <p>۲۶ پھر چادر تھی کہ چوہا کی سالان زینب کا یہ رتبہ تھا تو تیرے نشان اک اوردہ تھا کہ نہ یہ حال نشان ہفتہ تھا چادر تھی کہ چوہا کی سالان</p> |
| <p>خاق نے ازل سے یہ شرف انکودیا ہو نور اکھاسد اشیت عصمت میں نا ہو</p> | <p>پوشیدہ یہاں تک رخ خورشید ہا تھا نکلا تو وہین ظہر کا ہنگام ہو اتھا</p> |
| <p>۲۷ نہ شک و نہ کیا ہو کہ نہ خاک کہ جو سے ہو کہ نہ کو دان نہ خاک نہ شریف باہر ہو کہ نہ خاک کہ چاہے کہ نہ اسے نہ خاک</p> | <p>۲۷ اور چادر تھی کہ چوہا کی سالان زینب کا یہ رتبہ تھا تو تیرے نشان اک اوردہ تھا کہ نہ یہ حال نشان ہفتہ تھا چادر تھی کہ چوہا کی سالان</p> |
| <p>وہ حق سے سخن کرتی ہو ادنیٰ ہو قرین ہو ہے بیچ میں قرآن بہت فرق نہیں ہے</p> | <p>پھر ٹکڑے جگر سید سموم کو دیکھا پھر تیغ کے بیچے نہ مظلوم کو دیکھا</p> |

۵۲

ایمان سے لاشہ کس کو کیا
زینب کے سر کو بھی کس کو کیا
خود نہیں لاشہ کس کو کیا
اور چھوڑے کس کو کیا

۵۳

کچھ بھی مولا حدیث وہائی
بازو میں جو تھیں سب وہ کھائی
کنا کھائی تو بھرتی ہوئی جانی
تو کھائی کس کو انھوں میں کیا نہ تانی

ٹکڑے ہو ادا دل داغ امام مدنی سے
سورج پڑے پشت میں نیزے کی آلی سے

اتنی تو سفارش کرو بیٹے سے ہمارے
زینب کو نہیں پاس بلا لیتے ہو واری

۵۴

اب رحلت زینب ہو لیکن نہ تھی
نجا کے ساتھ آئی وطن چو نہ تھی
خفا خانہ نہیں جو بان جوہر
دن رات وہاں اسی تھی نساہ کی پیر

۵۵

نیک سپیدی نہائی کرو نصرت
نہیں زینب کی راغز و نصرت
بے داری اور نام قہر کیجیں
نہیں نہیں کون سے نہ امیر چور

مرتا تھا جوان بیٹا وطن میں جو کس کا
روٹی تھی بیان کر کے وہ ہمشکل نبی کا

فرزند و مکی فرقت کا نہیں کچھ مجھ غم ہو
حضرت کی اور اکبر کی جدائی کا الم ہے

۵۶

دو لٹا کوئی بننا تھا تو تھی بھی بیکر
بن گیا جان سہا ہے مگر اکبر
نجا کوئی رہا تھا تو رہا تھا اصغر
سہمی تھی اب بھرتی ہوئی کس کو بیکر

۵۷

انصاف نہ زینب صدا جانی کی تھی یاد
نجا وین جاوے نہ تھی بیکر
گذری یہ خبر اور سکو نہ تھی بیکر
کس فوج ابائی کر چکا بیکر

قاسم کا سدا تذکرہ بالاسے زبان تھا
پہرہن او سے کہ اس کے رنڈے رکابیں تھا

وارث ہو یہ تیغ کمر شیر خدا کا
اب تجھ سے عوض لیگا وہ خون شہدا کا

| | |
|--|--|
| <p>۱۳۳ جسکے ہاتھ میں تھیں سوار عابد کو گرفتار کر کے جا کر اسے زنجیریں لگا دیں اور اسے جیل میں رکھ دیا۔ وہ اب جیل میں ہے۔</p> | <p>۱۳۴ اس نے کہا کہ میں نے عابد کو گرفتار کر کے رکھ دیا۔ وہ اب جیل میں ہے۔</p> |
| <p>کس بات پر معزور وہ ابن شہ دین ہے کیا پہلی اسیری کا مزا یاد نہیں ہے</p> | <p>عابد نے کہا تم تو جیل میں تھے کیا ہے مظلوم کا فرزند تو راضی بیٹا ہے</p> |
| <p>۱۳۵ یوں سن لے تھو تو تیری باتیں کیا جیل میں گیا ہے یا نہیں جیل میں گیا ہے یا نہیں</p> | <p>۱۳۶ موجود ہوں حاضر ہوں تیری باتیں کیا جیل میں گیا ہے یا نہیں جیل میں گیا ہے یا نہیں</p> |
| <p>یہ جنگ ہو کیا فوج ابھی فتح کر آئے وہ آئے تو آئے نہیں تیرے سر آئے</p> | <p>گر کام نہیں اس سے تو کمزور ہوئی ہو مل آؤں میں ہمشیر حسین ابن علی سے</p> |
| <p>۱۳۷ اقصیٰ کو روانہ ہوا وارو جو دینیہ میں ہوئی فتح پھر چلا آئے تھے</p> | <p>۱۳۸ اعلیٰ کو روانہ ہوا عابد جو دینیہ میں ہوئی فتح پھر چلا آئے تھے</p> |
| <p>پابوس ہوا حلقہ زنجیر و بار گردن میں بڑا طوق گلوگیر و بار</p> | <p>ناچار ہیں کچھ زور ہمارا نہیں پیارے ورنہ تو کسی نے تمہیں مارا نہیں پیارے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۳۳ عابد نے کہا کہ میں آپ خدا اب ہم پر تیری تنہائی جو اور غم کا زیر کی صد آئی تہ اوی کو غم زینچے کہا میں بھی ان کی نیابت</p> | <p>۵۳۴ عابد نے کہا کہ میں آپ خدا اب ہم پر تیری تنہائی جو اور غم کا زیر کی صد آئی تہ اوی کو غم زینچے کہا میں بھی ان کی نیابت</p> |
| <p>۵۳۵ جس نے گئی جانتی ہو تو کو ساتھ پھو بھی کو منہ مجھ کو دکھاتا ہے حسین ابن علی کو</p> | <p>۵۳۶ بہتر ہے یہی گھر میں پھو بھی جان ہو تم اس وقت میں باقر کی نگہبان رہو تم</p> |
| <p>۵۳۷ وادی تری تنہائی نہیں جگا گوارا سکینہ جو اقل ایک دم پر تنہا اور شام کے جا نہیں تو طلب ہے ہمارا پھر کیوں میں تو کہیں کہو دہلار</p> | <p>۵۳۸ پیکلے برآمد ہوا وہ بکین ناچار فریاد العینوں سے کیا روئے ہے کبار اک دم سہلے کرد اس میں سے کبار سہاڑ میں کھینچ عابد کو گرفتار</p> |
| <p>۵۳۹ مقدوس راہ حسین ابن علی کا زینب کو وہاں سوگ بڑھانا ہوا جی کا</p> | <p>۵۴۰ پابند مجھے راہ میں تم کیجیو یارو اور طوق بھی کروں میں پہناؤ بھئیو یارو</p> |
| <p>۵۴۱ نہیں بھی ساتھ لیا تھا چھواری پابند مجھے دیکھ رہے تھے غم غماری جہاں چلو گی میں عنان تھا جو تھاری پہنچے جو حقیقت کوئی شہر تھاری</p> | <p>۵۴۲ عابد نے سن کر کوئی خاطر میں لایا ناتھ پادشہ کی شکل سے بیکس کو چلایا اور دیکھنے کو نے اس کو چلایا ناگاہ پا کر شخص نے عابد کو سنایا</p> |
| <p>۵۴۳ کہنا کہ عز اور حسین ابن علی ہے ایک کپ پلا سوگ بڑھانے کو چلی ہے</p> | <p>۵۴۴ کیا بیٹھے ہوئے تھے یہ ذرا دیکھو ادھر کو ہم شیر حسین آتی ہے کھوڑا ہوئے کو</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۵۵</p> <p>تجارت کی کیا نظر آتا ہے احوال میں منتظر رہنے پر نشان کیے بال جلالی ہے یقیناً مسل و کچھو ماحال قیدی ہوا مسئلہ اسے جانی کا چال</p> | <p>۱۵۶</p> <p>درا کر کیا نہیں کر اور عاشق باری جب آگے نہ جاسکے تو پھر بھی باری اوپر سے پوچھیں کہ پھر بھی باری جس کے گلے میں ہے اور بھی باری</p> |
| <p>۱۵۷</p> <p>امت سے ذرا پوچھو تو کیا میری خطا ہو بن باپ کے فرزند کو پھر قید کیا ہے</p> | <p>۱۵۸</p> <p>تم قید ہوئے میرا نکلتا بھی بجا ہے کیا صبر مرا فاطمہ زہرا سو ہوا ہے</p> |
| <p>۱۵۹</p> <p>نیا جو کی دفتر نہ رہا کیا تھائی زمین اور کیا حلقہ غفار عابد کو خبر پہنچی سر کو چرخ بجھا سے زیب کوئی نہ تھا</p> | <p>۱۶۰</p> <p>بیکے بیکل آیا وہ مجبور لاچار نوازا بیکے بیکل سے کوئی نہ تھا دہر میں کیسے سر کو رہا سر کو رہا نوازا بیکے بیکل سے کوئی نہ تھا</p> |
| <p>۱۶۱</p> <p>مرقد ہے سر راہ حسین ابن علی کا زمین کو وہاں سوگ بڑھا تا ہی کا</p> | <p>۱۶۲</p> <p>بس قید تھے راہ میں تم کیجیو لوگو گردن میں مری طوق پہنا دیجیو لوگو</p> |
| <p>۱۶۳</p> <p>شہید بنے بھی ملک کی تھائی باری میں سے کیا نہ مطلوب ہماری میں سے کیا نہ مطلوب ہماری میں سے کیا نہ مطلوب ہماری</p> | <p>۱۶۴</p> <p>لیکن کوئی اس کو قافہ نہ تھا جلیج وہ بچھا تھا اسی طرح بچھا دور سے نہ دیکھو تو قافہ نہ تھا نوازا بیکے بیکل سے کوئی نہ تھا</p> |
| <p>۱۶۵</p> <p>گویا کہ عزادار حسین ابن علی ہوں میں کر رہا ہوں سوگ بڑھا تا ہی ہوں</p> | <p>۱۶۶</p> <p>اب انکھ اٹھا کر ذرا دیکھو تو ادھر کو زمین کر رہا ہے چلی آتی ہے کھوٹے ہوتا کو</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۵۵۵</p> <p>زینب کو آفت کے وہ لڑکی کو شام وادیوں کے بجائے خون منسل شام کرکے بن گئی تھی ہوئے جان بکام وہ رات بھی زینب کیلئے ہوئی پیار</p> | <p>۵۵۵</p> <p>اوسنات کو زینب ہی مشغول انجانات ناگہ کھینچ لیا یان ہوئی آسبات بجا دے دروئے زینب کی کج بات لوگو کو مبارک ہو براہ کی ملاقات</p> |
| <p>۵۵۶</p> <p>اللہ سے کہتی تھی وہ ہاتھ اپنے اوٹھا کر کیا شام کے بلوے کو مین پھر دیکھو لگی جا کر</p> | <p>۵۵۶</p> <p>کس دروئے کل آپ تھیں مشغول بکامین مقبول دعا ہو گئی درگاہ خدائین</p> |
| <p>۵۵۷</p> <p>باب بھاس شب کی تو نہ دکھاتا پہلے پہلے ملک میں بکھو پھرتا سورج پہلے شام کا وہج اوٹھتا پروا پہلے شام کے ہو اتھا میرا</p> | <p>۵۵۷</p> <p>زینب نے کہا صدف تو کوئی دیکھ گیا بان آج میں دیکھوں گی جمال کیونکہ یہ ایسا راز گھڑا ہویدا عاجی نے کہا اسے مر و خوارین لیا</p> |
| <p>۵۵۸</p> <p>اب پیش نظر بھائی کی تصویر نہیں ہے اگلی ہون میں تنہا سر شہیر نہیں ہے</p> | <p>۵۵۸</p> <p>کہتے تھے بڑا غم ہے حسین ابن علی کو کل دوگی پرویس میں تم اپنی بھو بھی کو</p> |
| <p>۵۵۹</p> <p>پلا بھڑا واسطہ شاہ مدنی کا صدیقہ پسر فاطمی کی بطنی کا ادھ واسطہ عابد کی غیبی بطنی کا صدور و منہ مظلوم کی تشدد بطنی کا</p> | <p>۵۵۹</p> <p>زینب نے کہا آپ تصنیف بکھے آیا پوست کا اتنا پتھر ایک نہیں لیا اب آگے جو عجز اخبار نے لکھا اس بلوغت میں بجا خواہاں لکھا</p> |
| <p>۵۶۰</p> <p>زینب کی طرف شاہ یہاں سرزدان ہو کل نصح ملاقات رام و جہان ہو</p> | <p>۵۶۰</p> <p>گلشن کی روش پہلے سے کھو رہا تھا تھا باغ یہ وہ خار گلستان جفا تھا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۶۱ حال دہشتہ آند زینب کا جو سارا زینب کے تین آیا وہ میر قضا کا بہن شیت زینب کے وہی لپکا را اس ظلم کے واقعات میں کہنے کا یا را</p> | <p>۵۶۲ اگر کشمیں عابد سے لایا تو غنیمت بخشہ ہو وہ دیکھا تو روانہ ہو گیا بجاد خیر دے کے پانی دہان لایا زینب ان اشارے سے عابد کو منایا</p> |
| <p>۵۶۲ زینب نے کہا ہو گیا سامان قضا کا مشکل مری آسان ہوئی شکر خدا کا</p> | <p>۵۶۲ پانی نہیں پیئے کی مین گو تشنہ دہن ہوں پیا سا بچے مرنے دو میں پیاسے کی بہن ہوں</p> |
| <p>۵۶۳ قاتل کی طرقت کی جھک زینب نے منایا گردن کی مٹائی کو عبت تو نے ستایا اگے بھی بچے نہ نہ دے دعا لگا یا اس بچے کا ترسے ہاتھ سے کھایا</p> | <p>۵۶۳ یکے کیلے تیکم اور ہاتھ بڑھائے عابد نے کہا کیا ہے تو کیلے پلائے اصغر کو لے گود میں بھائی موی آئے ساتھ اپنے بہن بھائی کے کو آئے</p> |
| <p>۵۶۳ جب شمر کے دن شمر کی فریا کروں گی میں حق سے بیان تیری بھی پیدا کروں گی</p> | <p>۵۶۳ پھیلائی ہوں میں ہاتھ کہ چھاتی سے لگا لوں اصغر مری جانب کو تھکتا ہے بلا لوں</p> |
| <p>۵۶۳ پتہ نہیں جو بوت کی تاج پوری طاری عابد سے کہا لپکا را کشمیں داری تو بان چھپی کرتی ہو پانی ناز داری اس شمر کی زینب کا وہی لپکا را</p> | <p>۵۶۳ یکے کیلے پھا کلے سوئے خلد ساری خاموش آج پر کہ تو وقت بھول گاری کہ عرض زینب سے کہو خاص داری اس شمر بچا پتا ہوں مہنگاری</p> |
| <p>۵۶۳ روشنی ہے جا حال شمشاد زمن پر تھے زخم کئی سو مرے بھائی کے بدن پر</p> | <p>۵۶۳ اگر کا تصدق یہ کو شاہ ام سے ہر دم بچے دل شاو کریں اپنے کرم سے</p> |

رباعی
 رتبہ جیسے دنیا میں خدا دیتا ہے
 دل میں وہ فرقہ دیتی کو جادیتا ہے

کرتا ہے فی سبب شفا آپ اپنی
 عیون کہ خالی ہے خدا دیتا ہے

رباعی
 شریک تھے عباس سامع و زما
 کیا انک نظر کیوں پہ چاؤ نہ زما

یکن سنگی تاب تو ان شہید
 اوس ہاتھ سے کیا ہو جیسا بازو نہ

رباعی
 چو پہ کرم حضرت باری کا ہو
 مقدور کے شکر گزاری کا ہو

دی ہو خدا نے سفر زری ہو
 غریب نہال خاک ساری کا ہے

| | |
|--|---|
| <p>۴۴</p> <p>مشرق کا شرف ہے بیابان کرلیا حاکم کا پردہ پوش جو امان کرلیا صفحہ زمین پر ہے خرمیاں کرلیا پو بسجدہ گاہ مہر سلیمان کرلیا</p> | <p>۴۵</p> <p>مہر خاں اسبغین زمان ہوئے بن نیکے دانے بج کے طلعت افروز ہوئے سج چھپے زمین پر ستار عیان ہوئے نور بساؤس کے ار کے نور اسباق ہوئے</p> |
| <p>۴۶</p> <p>جسکی زمین ہے عرش یہ وہ آسان ہو اسکے لیکن کے زیر نگین ہر مکان ہے</p> | <p>۴۷</p> <p>مضمون خاکساری حیدر کے چھون گئے فکر خدا کی واسطے تسبیح بن گئے</p> |
| <p>۴۸</p> <p>میرا ہے چشمِ شفا خاک پاک ہو صحت کو درد و تودہ اخاک پاک ہو اور آفتاب تاب بقا خاک پاک ہو روشن ہے سب پر نور خدا پاک ہو</p> | <p>۴۹</p> <p>وہا کو جب صوفیہ دیار دام ہے مہر نکات صوفیہ خاک ایاں ہے کیا بخشش حسین علیہ السلام ہو سیکھ لٹ چکی ہے گوشتیں عام ہو</p> |
| <p>۵۰</p> <p>اس خاک پر یہ رتبہ خدا کو پسند ہے مثل اذان نماز کا رتبہ بلند ہے</p> | <p>۵۱</p> <p>سب کو خزانے دولت ایاں کے مل گئے بے رنج و ترس کی شہیدانِ کمل گئے</p> |
| <p>۵۲</p> <p>گلگونہ خاک پاک ہو خدا کی پاس ہو خانہ درخانیان خوش بایں کی پاس ہو آسیب و عیب سے بھان کی پاس ہو حور و نہ چنی چنی برون افشان کی پاس ہو</p> | <p>۵۳</p> <p>حق سے دین کا بعد اسکو شرف کیا پیدا کی جازا میں پیر شرف کیا پانی زمین کے جسے جسے حبیب کیا کھانا ہر خواہ کر کیا پیر کیا</p> |
| <p>۵۴</p> <p>کل آبرو سے زار شاہ زمین ہے یہ مرنے کے بعد شیعوں کو عمر کفر ہے</p> | <p>۵۵</p> <p>یکتا ہوں کائنات میں اور بے عدیل ہوں یعنی زمین خاں رب جلیل ہوں</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۴۸ پونچا خطاب حق کی توجہ سے بیکار کیا کہے نہ ہوئی جو کے زورہ اور کے سلسلے میں</p> | <p>۴۹ لازم نہیں تھا کہ بلا واجب ہو خدشت میں بارگذاشت جو ایسا ہو</p> |
| <p>۴۹ یکتا وہ بارگاہ ملا یک پناہ ہو آرام جان فاطمہ کی جائیگاہ ہو</p> | <p>۴۹ گر کی برابری مرستہ کہ شہر ہو دو رخ میں ہر نگون تھوڑا لینگے قہر سے</p> |
| <p>۵۰ شاہ نجف کا مال جو نجف ہو معلوم کر لیا ہو کہ اسکا قصد ہو بیکار بنی کا سیر کی کا خط ہو</p> | <p>۵۱ لوا حنیف شرف کر لیا ہو صحت ہوئی کہ رتبہ خان غایہ ہو کیسی میں ازہر کم بلیا ہو</p> |
| <p>۵۱ وان روشنی بنی کے ساتھ تکی ہو تکی تربت ابو تراب کے پیاروں کی ہو تکی</p> | <p>۵۱ زندہ ہیں شاہ و رحمت پروردگار سے مرد و نگو بھی پناہ ملی ہے متار سے</p> |
| <p>۵۲ تو پناہ کے بعد اٹھائی ہو پناہ وہ ہوئی سیر عیش کی خوشی ہو نواہی کی آہ ہوئی کہ سیر ہو</p> | <p>۵۲ روشن چیل چیل کی توین شمع ہو نعلین تارے ہیں زار ہو نقل کلیم کہتے ہیں سب خار کا ہو</p> |
| <p>۵۲ لاکھوں پھرین جو حلقہ سوزن تو تم ہو دیر کا ہو وہ طرف کہ قطرہ بھی کم ہو</p> | <p>۵۲ کرسی نشین فلک پر جو عیسی پاک ہیں اک وہ بھی کر بلاے معلی کی خاک ہیں</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۴۱۷ کہ بلبلین کی طرح بے جا کہ گرس خاتمہ بیان کہ شور و آوازیں گاہ پر تباہ کہ زخمی سر کے زائغہ سے زنبور بیان</p> | <p>۴۱۸ نورانی اک جوان بولکے کی کہ لاکڑے حسین کے حجام غار کہ زخمی سر کے زائغہ سے زنبور بیان</p> |
| <p>۴۱۹ دان اتقیا گھردن سی اگر چہ کو جتاہن یان اٹھیا طواف کو جنت سی آتے ہیں</p> | <p>۴۲۰ تو بھی تر ارادہ بھی بھونچا خدا تک مشکل ہے آنا قبر شہ کر بلا تک</p> |
| <p>۴۲۱ کہتے ہیں صدف کہ صلیب تھا شہید یعنی شہید کرتے تھے زوار و کاویلید مایہ کا اک شہید تھا ابو ترہ سعید سلیمان نے لٹیں جنت میں جید</p> | <p>۴۲۲ شہنشاہ فوج آجیں مارا جیکبار بسلی ہوئی اسید پھرا بابا بیکبار چوڑی کھنچ کر کھنچا کو فزا بارگاہ ملاوی میں جید</p> |
| <p>۴۲۳ خود رفتہ بہر خاک شفا وہ جوان ہوا کونے سے کر بلا کو ہستی دان ہوا</p> | <p>۴۲۴ نعرہ کیا کہ اب بھی نہ قصد طواف کر زائر حسین کے لیے پھر جانا کر</p> |
| <p>۴۲۵ بان آکے ایک گونے میں غم نام کہ زخمی سر کے زائغہ سے زنبور بیان کہ زخمی سر کے زائغہ سے زنبور بیان</p> | <p>۴۲۶ زخمی سر کے زائغہ سے زنبور بیان کہ زخمی سر کے زائغہ سے زنبور بیان کہ زخمی سر کے زائغہ سے زنبور بیان</p> |
| <p>۴۲۷ پھونچا قریب قبر تو معذور رہ گیا پاس ادب سے نجات رسا دور رہ گیا</p> | <p>۴۲۸ ہوتا ہے مجھ پر حیرت میں بے اختیار ہوا روکا ہے قاعدہ سے مگر شہر سار ہوا</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۷۵ نازِ بیکار آریں بیکار مگر کھو گئیں آپ کو دل میں کھو گئے ہیں آپ کو دل میں کھو گئے ہیں آپ کو دل میں</p> | <p>۱۷۶ ہوشی چلی گئی ہے شہرِ ناز میں نئے میں کچھ خوف ہیں بیکار میں نئے میں کچھ خوف ہیں بیکار میں</p> |
| <p>۱۷۷ تیرے درِ درہ سہرہ شمشیر ہو گیا گر ہو گیا ادب لا تو اندھیر ہو گیا</p> | <p>۱۷۸ وہ نومہ تو سنے تو نہ پھر دل کو کل پرک آہوں کے ساتھ منہ سے کلیجہ کل پرک</p> |
| <p>۱۷۹ کون سے نقشِ تن پہنچے ہیں نقدِ درہم میں کیلچہ عیاں ہیں بیاں دہنوں کے خوف سے کھلے ہیں صاف ہی روک روک سے کھلے ہیں</p> | <p>۱۸۰ ہوشی کے ساتھ قادیانی قادیان نوبین لڑائی میں شہرِ ناز میں ہوشی کے ساتھ قادیانی قادیان</p> |
| <p>۱۸۱ زارِ ہمت بتول کے پیار کو پیار ہیں پھر آپ کون روکنے والے ہمارے ہیں</p> | <p>۱۸۲ سب سے صد طلبہ جو ماتم میں ہوتی ہیں نہ ہمارا کی روح حلقہ ماتم میں ہوتی ہیں</p> |
| <p>۱۸۳ اچھی لکھنا ہو کبیر کا نام راتِ ناز و حسین کے زمانہ میں راتِ ناز و حسین کے زمانہ میں</p> | <p>۱۸۴ ہوشی طبعی صبح کا نور ہیں بالین ہا آسمان پہنچے ہیں ہوشی طبعی صبح کا نور ہیں</p> |
| <p>۱۸۵ پیغمبرِ جلیل وہ عالی صفات ہے حصے میں اُنکے آج زیارت کی صفات</p> | <p>۱۸۶ زارِ بھی اور مجاورِ شاہِ احم بھی ہیں زوارِ خادموں میں تیرا یک ہم بھی ہیں</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۵۵ جنت کے ساتھ تھوڑے تھوڑے زمین پر زمین پر زمین پر پہلے چکا تھا خاک زمین پر کا بیان ہے تھوڑے تھوڑے باخاکس کی بیان</p> | <p>۵۴ بار و بار دیکھ کر اس کا ایل مکتور و مکتور سے اپنے زمین پر کا بیان مکتور و مکتور سے اپنے زمین پر کا بیان مکتور و مکتور سے اپنے زمین پر کا بیان</p> |
| <p>۵۶ جولان سمند تھوڑے پاش پاش پر زمین پر بال کھولے تھوڑے پاش پر</p> | <p>۵۵ جسکی لحد کے گوت سام انبیا پھرین سرسکا پر چھپو نہ پلے اشقیا پھرین</p> |
| <p>۵۷ دو کام حق و سونپ زمین اچھی زمین آقا کا سوگ خدمت زوار شاہ زمین زار کے ہی غلام کو نذر اور زمین زمین کو مہم یہ خدا زمین کتا ہی زمین</p> | <p>۵۶ یوں وہ ہیں کہ بے وسالان زمین سرکھٹے سے زیادہ بے شان زمین ہر دم کے انقلاب حیران زمین زمین صاحب کبریا شاہ و سیدان زمین زمین</p> |
| <p>۵۸ دامن تو آپ گریہ کی دولت سچ ہیں اور زاروں کے قافلے کو نذر کر زمین</p> | <p>۵۷ کتا ہے دل بلند کر و شور و شین کو تاکہ یہ عمر کی نہ رو نا حسین کو</p> |
| <p>۵۹ سرخسچہ کا وقت ہے مصیبت جسکی عمارت کے پھرنے کے انبیا جسکی عمارت کے پھرنے کے انبیا جسکی عمارت کے پھرنے کے انبیا</p> | <p>۵۸ سرکی گنج گشت کی پابند کیا رستہ کی دار و رات شاؤن کہ زمین زمین شدت وہ دھوپ کی دنیا جی زمین زمین جانی کی موت اور سیر جانی زمین زمین</p> |
| <p>۶۰ سرتاج عرش قبر کا جسکی غبار ہو پامال را ہوار سے وہ شہسوار ہو</p> | <p>۵۹ شہروں کھنچا کھنچا پھر اکنبہ امام کا کونے کے داخلہ میں لکھن یا کہ شام کا</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۲۷ داغ جگر نوا نہیں بانیل دماغ چھل ہی نشان لیکھو بایں دھپول سے کھائی رہا تو کو وہاں لہ قلم سے جو غدا تو کو</p> | <p>۱۲۸ کوئی بھی کوئی نہیں تو ایسی غنائیں بالک بھی ہے قصور میں ناغہ انہیں تو غلام ہوئے ہیں اور خطائیں چہرہ میں سیرا کو میر غدا نہیں</p> |
| <p>جس کو نے کے امیر جناب امیر ہے اسی میں آلی پیر اسیر</p> | <p>آدھا بدن ہے فاقہ سے ہر اک قریب پورا نہ کس طرح سے ہو لکھا نصیب کا</p> |
| <p>۱۲۹ فرانی ہیں میرے کب میں غم کو فکے قید خانہ میں جیل کے اشارت از دیوانہ زکھا دیوانہ جھوٹوں نہ پوچھا کھا دیوانہ</p> | <p>۱۳۰ کھینچ چھٹ کر جاہل اپنے پیر ابو بھائی غلام کے ہیں خطا میں پنجہ میں نہ کے ہیں بلکہ خطا میں اتارنے کی مجال نہیں خطا میں</p> |
| <p>آیا نہ کوئی پرے کو بھی بھائی جان کے گویا لگنا ہمارے سارے جہان کے</p> | <p>پیارو کی داغ تازے ہیں دیکھو کل پر ہے ہے غصہ کے قید میں پہلے پہل پڑی</p> |
| <p>۱۳۱ پر نہ بان و کج جوتی از غنچین سرکشی غنچین کج و کج کے درم غنچین دین خیال نیا مصیبت کا غنچین از دین کی سببیتی یہ باجم غنچین</p> | <p>۱۳۲ زندان میں بھی نہ رشتہ دار خوش مسجد میں یا دھوم سے جانہ کا سپر غنچین غنچین غنچین غنچین نازان غنچین غنچین غنچین غنچین</p> |
| <p>غیر ذکر بس میں کیسے ذلیل و حقیر ہیں ہم نم اسیر جیسے ہیں یہ بھی اسیر ہیں</p> | <p>بہودہ گولے خطبے میں کھولا زبان کو گویا خدا کے گھر میں ملابت جہان کو</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۳۳</p> <p>بسیب طغیان ہاں الیٰ حبیبی حریف تھا وان اک محبت فاطمہ ابن عقیل تھا علی شہر اس جباب ام شریف تھا پیش پو جوان تھان میں ضعیف تھا</p> | <p>۳۳</p> <p>حقار کے حضور اپنے بیان کیا تھا اس خدا کا جس نے کہ حق کو بیان کیا نیچے علی کا چاند زمین میں نکلان کیا ابن سعادہ کو امیر جان کیا</p> |
| <p>۳۴</p> <p>مشتاق سیر فلد ہفت چشم امید سے برہمن کفن تھا نور کا سوے سفید سے</p> | <p>۳۴</p> <p>دعویٰ کیا تھا مثل ہم پر عسکر کا کیا ہی مرزا حسین نے پایا فریج کا</p> |
| <p>۳۵</p> <p>عقیدہ جو کی اکھ میں سے چشم کی اک اکھ کو حل میں شارب علی کیا معدن میں ایک اکھ کو معدن میں کیا میں ایک تھا اکھ میں کیا</p> | <p>۳۵</p> <p>اس فتح سے عرب میں کی گئی راہ لکھو خنجر پاک پوچھتی دولت اور بوزار سب کی خاک ہو گئی</p> |
| <p>۳۶</p> <p>آنکھوں کو کھوکھلے عین دت حصول کی خود پتلیاں یہ بنگین چشم بتول کی</p> | <p>۳۶</p> <p>مکہ میں اور مدینہ میں بجلی گرائی ہے تلوار بوسہ گاہ نیا پر چھرائی ہے</p> |
| <p>۳۷</p> <p>روشنی دال حسن کا املا ہو گیا اچھا ہو اگر دور یہ جب ہو گیا بیار اسبج خوش احوال ہو گیا بچے شہر حیدر کرار ہو گیا</p> | <p>۳۷</p> <p>ایک ہی اس شمع کے کلمہ ہو گیا سینچ ہین کہ در کلمہ ہو گیا کینچہ انھیں بیان کر دین ہو گیا وہ کہیں ہاں کہیں ہو گیا</p> |
| <p>۳۸</p> <p>روشن ہے قدر اوج میا جہان پر عیسیٰ یہ آنکھ تھے سو گئے آسمان پر</p> | <p>۳۸</p> <p>پٹو یہ دھیان کر کے مگر اس بیان پر وہ کیا سخن تھے جو نہیں آتے زبان پر</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۲۱ چہرے کو عین عشق سے عجب ملا اور عین رعب سے نہ تھک ملا کھولے ہو آکھ اس کا صلب عجب ملا بے عین عجب سے جو بول اس ملا</p> | <p>۱۲۰ یہ سرفراز راہ عقل خضر و شکر چلایا دوار گشت سے عجب ملا بس میں اس کو خفی از غافل و شکر کذاب ہو گیا تو عذاب با تارا ملا</p> |
| <p>۱۲۲ بیٹا ہے وہ جو عارف اسرار غیبی جس آنکھ میں نہ ہو یہ ہنر عین عیبی</p> | <p>۱۲۳ حق پر دروید پڑھ کے لکپاؤں تیرے یہ آنکھ حق میں منہ سے تر و پھول تیرے</p> |
| <p>۱۲۳ گل و چمن خیمہ زینت اقبال کا باغ و ناز گلے شکوہ بیکس کا شہر ہے ان صلیب بود و کمال کا چہرہ بیکس کا لال و جلال کا</p> | <p>۱۲۴ تیرے ہیں چمنی شان و کمال کا مہر آبی شان و عین بیکس کا مہر آبی شان و عین بیکس کا مہر آبی شان و عین بیکس کا</p> |
| <p>۱۲۵ مردم عبت ہیں آنکھوں کیان شوق میں ہوسے نہیں چراغ مہ نو کے طاق میں</p> | <p>۱۲۶ بے مثل نیکو نہیں جنھیں کبریا کے مجلس میں تو انھیں سر مہر پر کے</p> |
| <p>۱۲۷ آنکھوں کا اکو غدا عین ثلث کا لہجے نہ کیا کہنے میں نہ بیکس کا لہجے نہ کیا کہنے میں نہ بیکس کا لہجے نہ کیا کہنے میں نہ بیکس کا</p> | <p>۱۲۸ لے تو ہی کہ عین عین کا کون مہر آبی شان و عین بیکس کا مہر آبی شان و عین بیکس کا مہر آبی شان و عین بیکس کا</p> |
| <p>۱۲۹ غیر شکن کے شیعو نہیں یہ صفت شکن ہو خود شیر تھے سو چشم کے آہو ہرن ہو</p> | <p>۱۳۰ فوجوں نے مارا تیر و سناں حسین کو زخمی کیا ہے تو نے زبان سے حسین کو</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۵۱۵ منبر کا اور وعظ کا پھول خوش خاں جو حضرت حسینؑ کی خانہ عیان منبر کا اور وعظ کا پھول خوش خاں</p> | <p>۵۱۶ آخر نباد و وعظ بن کیا جو عیان کیا تیرے حق آل عبا پر عیان نبرد سے کہ جس سے تیرا ہو عیان نبرد میں علی کا صلہ ہو عیان</p> |
| <p>نانا ادمر وہ نانا کا پیارا ادمر گرا خورشید اس طرف کو ستارہ ادمر گرا</p> | <p>قرآن کیا ہے مدح علی و قبول ہر ایمان کیا ہے الفت علی رسول ہر</p> |
| <p>۵۱۷ چلیا کے ہاتھ دور و نشانی کہیں کسی کہیں آوازین راؤ چہی بے کجی چم لہ حسین راؤ چہی بے کجی چم لہ حسین</p> | <p>۵۱۸ کہیں کہیں تیرے سر گبر کا ہوا کہیں کہیں تیرے سر گبر کا ہوا قرآن کو کیا جھکے تیرے سر کا ہوا قرآن کو کیا جھکے تیرے سر کا ہوا</p> |
| <p>آنکھیں نہ ڈبڈباؤ ہمیں رنج ہو تو ہیں لوہنس دو واہ شیر کہیں گر کوہ تو ہیں</p> | <p>مرقد سے ننگے سر خدہ لولاک تو ہیں سر پٹ کر نو اسے کر گھر گھاتی ہیں</p> |
| <p>۵۱۹ بھگین ملکے نانا سے شاد کیا نشانے گلے میں ڈالے بے کو نہین بے کو نہین بے کو نہین بے کو نہین بے کو نہین بے کو نہین بے کو نہین</p> | <p>۵۲۰ اولاد ہے ہمارے وفا کا کیا لین آج انتقام بی فاطمہ بیگان بانی ہے کیا حسینؑ و خال ہو جان چرا نام تیرے بیجا شہر نان</p> |
| <p>صدمہ ہوا اسکے صدمہ سے مین اسکر چین یار حسینؑ مجھ سے ہرور میں حسینؑ سے</p> | <p>ہے ہے عوب کا صاحب شمشیر اٹھ گیا بیٹھا نیزہ تخت پر شیر اٹھ گیا</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۷۵۵ ہر شے کے لال ہو گیا یہ کالہ رجا پہ کون ہے جو کشتار و حاکم نہ تھا مومن نے ہاتھ پھیر کے چھوڑ دی</p> | <p>۷۵۴ سر پہ بیا بیا بون کھنکھنایا بولا کہ کیوں غور نہیں کیا چھوٹا دیا بیان مجھے نہ تھا نہ تھے سستیں پر و بیکار و فحاش</p> |
| <p>۷۵۶ آگاہ ہو اسیل نجیب شریف ہوں اولطفہ حرام میں ابن عقیف ہوں</p> | <p>۷۵۵ بھائی بہن کو بات کوئی نہ آتی تھی کشتا تھا پاں گلاد وہاں زینب مائی تھی</p> |
| <p>۷۵۷ عزیز بیل خانہ والا خرم پیر اور کمرے کے حضرت خیر الانام پیر جو حق کا خانہ زاد ہی اسکا غلام پیر ادنیٰ محبت فاطمہ نیک نام پیر</p> | <p>۷۵۸ حاکم نے مجھے با بے بن پر کیا لاؤ جو کھرے باز کھلے کھینچ کر کیا بولا کوئی خطا ہو تھی اسکا میں خطا میں اکبڑا رنجش صدر سے بھڑا</p> |
| <p>۷۵۹ برسوں کا خادم حسن نامدار ہوں پر آج کل حسین کا میں سوگوار ہوں</p> | <p>۷۶۰ باندھے گا کون ہاتھ وہ کیا زمر سے ہے مشکلاکشا کے شیون کا وان بندہ ہے</p> |
| <p>۷۶۱ اسے بسا و لون اشاد کیا کہ کیا لاؤ اسے حضور ہمارے نشان رنبوہ نور پر کیا خلعت نے ناگمان جس کی مدد کو آئے تھے حیدری جوان</p> | <p>۷۶۲ القضاۃ ان کا گجری زبان بیان کہ بلکہ کا سامان پھر عیاں بیان بھی بدست ہر عام سے جوان غل تھا کہ بے سبب سے جوان</p> |
| <p>۷۶۳ مسجد سے اپنے گھر یہ سعید ازل گیا بت رہ گیا خفیں حرم سے نکل گیا</p> | <p>۷۶۴ وان غم ہے شہ کے مزیکا اس بہت عید ہے وہ لشکر حسین یہہ فوج یزید ہے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۰۱ غالب فاکٹ کے کفر یہ ابان ویا مصورا بلایت کے عاشق گھر کیا دور کر سیاہ نے گھر بن کر کیا</p> | <p>۱۰۲ جین پیر کے بیٹے چھوڑ دیا والے ٹکٹ ہی خالیوں کو کیا نہر سے نکال دیا حاکم سے پوچھا کیا فدا ہے بن جان ان جین کیا</p> |
| <p>۱۰۳ ابن عقیف شاد تھے اس اروت میں ناد علی زبان پہ بقی بستیح ہاتھ میں</p> | <p>۱۰۴ بابا کو میرے نام ہمیر یہ چھوڑ دو قربان کر کے مرقد حیدر یہ چھوڑ دو</p> |
| <p>۱۰۵ کھا چکا کتہ کس بختی گناہ جیسے سلیمہ ناشی شاہ و فاکٹ شاہ بہین اہل لمان لئے آئے ریاہ سہی ایک دور کے لپٹا دہ شاہ</p> | <p>۱۰۶ کو نہیں سسر میں جاؤ تاروئی ملاں شکلات کو روک پکاروئی بابا کے کام آؤ کی عقیلی سواروئی پلیچ پھری میں جو چھوڑ دیاوئی</p> |
| <p>۱۰۷ منہ سے ہاتھ جوڑو ہو سکو تکتی تھی سکتا تھا مارے خوف کے پچھ کہ نسکتی تھی</p> | <p>۱۰۸ جاؤ جناب حضرت عباس کے لئے لہذا بن فاطمہ کی پیاس کے لئے</p> |
| <p>۱۰۹ آخر زبان سے نکلی ہمتیہ صبا نیکو جناب فاطمہ زہرا کا واسطہ کیا کس سے لڑو گے حال کی پیر کیا منورہ دونوں بھائیوں کو کیا</p> | <p>۱۱۰ مانا نہ کوئی واسطہ آئے بڑھ چکا منہ رکھنے پہنچا کیا بولتی تھی کیا شہر کی فضا میں بھینچ گیا کیا نہر پہری آئی تھی فضا میں کیا</p> |
| <p>۱۱۱ گھر لوٹا پیرانے بچکان کی راہ دو صدقمہ بنی گا باپ کو میری پناہ دو</p> | <p>۱۱۲ کس کو بلاؤں بھر دواہ کیا کریں الشکر کیا کروں جسے الشکر کیا کریں</p> |

۱۰
الفت پانچ بی بی کی رو باد و ملک
بولاکہ صبر سے لکھے بعد کائنات
اب سانس ہے موت کا آخری وقت
ظلال کے باطن میں تیار ہونے والا

۱۱
شمس غلاف کی چمکی
نور سے روشن غلاف کی چمکی
نور سے روشن غلاف کی چمکی
نور سے روشن غلاف کی چمکی

مضطرب ہو کہ لطف خدا ہر شہر ہے
اٹھتا ہے میرا سایہ تو اللہ سر پہ ہے

یہ سر پہ تیغ مدنگہ اس گھڑی ہوئی
زندہ و نکسے سر پہ اوسکی قیام گھڑی ہوئی

۱۲
کیا اپنے شاہزاد کی تہ کو نہیں
وہ تھا بس سکینہ کو ہر اور نہیں
نہ گھر میں ہو خور و کی نہ گھر میں
کے بوند بانی پتھر کو دودھ نہیں

۱۳
نہا میں غلام کا آنکھ دہر نہیں
نہا میں غلام کا آنکھ دہر نہیں
نہا میں غلام کا آنکھ دہر نہیں
نہا میں غلام کا آنکھ دہر نہیں

لے اب قریب لشکر ابن زیاد ہے
لاجلہ میری سیف یہ وقت جہاد ہے

کی آفتاب نے بھی نہ جو ہر سے چار آنکھ
وان ایک آنکھ دیکھنے میں یان ہزار آنکھ

۱۴
آئی جو تیغ باغ میں باز و قوتی
آئی جو تیغ باغ میں باز و قوتی
آئی جو تیغ باغ میں باز و قوتی
آئی جو تیغ باغ میں باز و قوتی

۱۵
خوار تیغ قاتل قاتل نہیں
خوار تیغ قاتل قاتل نہیں
خوار تیغ قاتل قاتل نہیں
خوار تیغ قاتل قاتل نہیں

سینہ تنہا تو پشت خمیدہ بھی تن گئی
قدرت خدا کی ہمتی کہ کمان تیر بن گئی

غل تھا کہ تیغ آنکھ لے رشع راہ ہے
روشن بغیر آنکھوں کے مدنگا ہے

| | |
|--|--|
| <p>۴۵ غل تھا یہ جو صلہ تو کسی کو نہیں سر عین میں بہ طین خاک میں نہیں بولا عجب جواب کہ یہ کون ہے بے پروا کیوں ہے عجب میں نہیں</p> | <p>۴۵ حکیمیت ہو گی خدیوہم کہ قیاس کو کون میں پاؤں میں پوچھو قیاس کیونکہ عجب کیا یہ کون ہے اس کا جواب ہے کون ہے قیاس</p> |
| <p>۴۶ ہمت مری نہ جو ہر شمشیر جانیو جو مجھ سے ہو کر امت پذیر جانیو</p> | <p>۴۶ سینے پہ تیر مارے ہیں نیز لگاؤ ہیں گھر چڑھ کے میرے پاس لڑکیوں ہیں</p> |
| <p>۴۷ ناگہ شش کی لاف آج ابانہ نہ نہ دکھائیں نہ وہی دارانہ روز وصال پھر کیا غرض کہ اک بار اپنے چمکے کیا غرض کہ</p> | <p>۴۷ چوچا نہ کوئی داد تو کیا کی نہ چھپائے گھٹائی کی طرح سے غلامی نہ باران سنگ سے تیر تھا چلو وہ نہ پیچھے سے آگے باجی پڑے تیر نہ</p> |
| <p>۴۸ جلا دلنے جو گھیر لیا مرد پیر کو بیٹی پکاری رو کے جناب امیر کو</p> | <p>۴۸ جو رہیں وقت عمر سکینہ بہ وقت تھا وہ اس کثیر شاہ مدینہ بہ وقت تھا</p> |
| <p>۴۹ نہ دیکھو بام پہ کبھی نہ تھی نہ دیکھو بام پہ کبھی نہ تھی نہ دیکھو بام پہ کبھی نہ تھی نہ دیکھو بام پہ کبھی نہ تھی</p> | <p>۴۹ آخر بہا یہ خون کہ تھوڑی سی پیکاز میں پہنچ کو تھوڑی سی قفس کو سر پہ رکھ لیا وہ باجی میں کبھی نہ تھی</p> |
| <p>۵۰ آگاہ ہو کہ آپ کی طبیعت میں شرمین اس دم وہ قتل ہوتے ہیں تم کو شرمین</p> | <p>۵۰ ہے ہر کسے مختاری مدد کو ہلاؤں میں پانی پیو تو پھر کے کٹو رائے و ان میں</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۴۴۴ سونہا کے حضور نے مجھ دل ملو کو مڑا کر کس ابد نے خواب بٹول کو</p> | <p>۴۴۴ سونہا کے حضور نے مجھ دل ملو کو مڑا کر کس ابد نے خواب بٹول کو</p> |
| <p>۴۴۵ سونہا کے حضور نے مجھ دل ملو کو مڑا کر کس ابد نے خواب بٹول کو</p> | <p>۴۴۵ سونہا کے حضور نے مجھ دل ملو کو مڑا کر کس ابد نے خواب بٹول کو</p> |
| <p>۴۴۶ سونہا کے حضور نے مجھ دل ملو کو مڑا کر کس ابد نے خواب بٹول کو</p> | <p>۴۴۶ سونہا کے حضور نے مجھ دل ملو کو مڑا کر کس ابد نے خواب بٹول کو</p> |
| <p>۴۴۷ سونہا کے حضور نے مجھ دل ملو کو مڑا کر کس ابد نے خواب بٹول کو</p> | <p>۴۴۷ سونہا کے حضور نے مجھ دل ملو کو مڑا کر کس ابد نے خواب بٹول کو</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۴۵ ابن عقیف نے کہا اویا نے سب سے ترکین نہیں ہیں درندہ کمانی حکیم نہا ہی ہو گا کہ وہی ہو شادی اب علم جب علی بھی ہوئی ہو چو کوئی حکیم</p> | <p>۱۴۶ پیدا نہ تو ہو اٹھا کہ میرزا دیر پو برترین خلق کے ہاتھوں کو نشا خدا کہ آج ملے گا وہ دس جلد سے تنہی کو نہ دے گی حلا</p> |
| <p>۱۴۷ یہ ذائقہ تو شہ کے مولیٰ سے پوچھ ابن حرام اس کو حلالی سے پوچھ لے</p> | <p>۱۴۸ نارا ان ہے یہ دلاسے شہ نامدار پر تنبیہ خلق کے لئے کھینچ اسکو دار پر</p> |
| <p>۱۴۹ بے دروازہ درد کا کشتیاں زخم زخم کا جلوہ لال ہے جس سے دل کے کھانچے ہو جائیں زہر کے دل کے کھانچے ہو جائیں</p> | <p>۱۵۰ دار شاٹھا ہر شیعہ کو شکر کیونکہ نہ بلبل سے بلبلوں یہ گلیاں انگلے جبکہ قفس ہو وہی عاشق سور و نوح بھی اندیکہ یہ سیاہ</p> |
| <p>۱۵۱ باندھے گوہن آج ہی اس میں ٹا کر ہاتھ عاشق سے سن میں نیل عبا کو ہاتھ</p> | <p>۱۵۲ بٹی بھی اسکی لاش پہ گریبان ہو گئی آئی نہ کہ روح قبول اسکو دی گئی</p> |
| <p>۱۵۳ عاشق چہ میرا بیٹا تو رہا کہیں نہ اب کہیں نہ تو کھلے موجود ہوں میں تیغ و خنجر تجربہ کو نہ کاٹو نہ ایسے دگر ہمارا</p> | <p>۱۵۴ دستِ مادی بر اٹھ قلم کی طرف ابن کہہ رہے ہیں غرار اصف ابن عقیف کا پوچھیں کہ یہ قسم ایسی بناویں ہیں جی لانی ہر قسم</p> |
| <p>۱۵۵ کیا کیا نہ سچ آل ہمیں اٹھا چکے کو نہ سے کر بلا کو کھلے مر تو آپ کے</p> | <p>۱۵۶ عصیان سے پاک معتقد نہیں ہیں جو آج رو رہی ہیں ہر کل خندہ دل نہیں</p> |

۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰

| | |
|---|--|
| <p>۴۱ کیا خلق حسن تھا حسن بنی کیا خوب فضا بنی خوشنود فاضل سر سجده حق بنی نودم و نودین دل باد خدا بنی نوزبان و نوزدین</p> | <p>۴۲ آنگھوں کی سفیدی بیاہی بیاہی دیکھو سحر و شام تو سیر جی بیاہی مجاہدات بیاہی سفیدی بیاہی</p> |
| <p>انکے لیے قرآن تھا وہ قرآن کی خاطر سینہ سپر حفظ تھا ایمان کی خاطر</p> | <p>دنیا میں جو کہہ ہوتا تھا ہر شام سو میں وہ حال شب روز تھا سب انکی نظر میں</p> |
| <p>۴۳ نفس نشہ اجڑا تو خوش بازو تھا ہر اک قوت بازو داشت منظریہ نظر چشم کو مردم پر عقاب اور دست کمر بار کو دست و شوق داشت</p> | <p>۴۴ دندان جو کہ ہر تھا دین معن داشت نظر بھی سبک در شہلے سے تیر پیر ہر سے تیر سے جو کچھ ہو اکبر اور دست کمر بار کو دست و شوق داشت</p> |
| <p>زقار نے یہ سہل کیا تھا رہ دین کو عنیک تھا ہر اک نقش قدم بل زمین کو</p> | <p>یا قوت ساہر لخت جگر سُرخ ہوا تھا اسوق دہن معدن یا قوت بنا تھا</p> |
| <p>۴۵ کھا ہے سر ایک سی تاپا سے شور جھوپیا ہی سے شاہ بظاہر و شہر اور منہج و سفید آپ کا تھا رنگ و شہر گدہ دن کی صفا فقر و خورشیدی تیر</p> | <p>۴۶ بچے نام حسن بنی چوہا ہلام شوق حیات ابھی ہوا یہ ہم اس فاضل شہر کا انعام تھا حکام بر قاص تھا در عام و سب کا نام</p> |
| <p>رخسار سے نسبت نہیں کچھ شمس قمر کو اک شب کو شمار اسپہ کروں ایک سحر کو</p> | <p>آنگھوں میں چاند زورید اللہ بدن میں سوجود تھے کیا کیا حسانات ایک حسن میں</p> |

۸۴
 طغیانی جن کھیلنے سے بچ کر
 مار دیا وہاں سے بھاگ
 نہیں ہوئے بڑے کھوٹے دنیا
 بنانا ہے عجیب نواز سے نے کیا واہ

دو ہاتھوں سے پھیلا کے پکڑو دھم
 اور دور سے پھرتے تھے حسن چاروں طرف کو

۸۵
 صحت پر نہیں کھینچے تھے
 نانا ہمیں پکڑو تو عطا دوسرا
 حضرت ہی فرماتے تھے پکڑو تو میں
 جانتے ہو کہ ان کی پکڑ پوری نہیں

نانا سے پراسبات کا اقرار کرو تم
 پکڑیں جو مٹھیں ہم تو ہمیں پکڑو تم

۸۶
 اللہ تعالیٰ ہر توبہ دل اکٹھا کیا
 پھر دور سے تھوڑے تھوڑے
 ہنس کر کہنا تھے تعین پایا کہ نہ پایا
 وہ بولے کہ توبہ ہی گویا میں یا

بوسے دے حضرت فرما سے کہ میں پر
 پھر میں کے رونے لگے کچھ حال حسن پر

۸۷
 بچپن میں کج کھیلتے تھے بچہ
 اندری تو انانی اور اندکرا راہ
 اور بڑھتے باپ کی عالم کا خوار
 تانا خانہ مضبوط کا رتبہ بوزیادہ

پایان عبادت ہی نہ کچھ ہو دنیا ہی
 اس سے یہ زیادہ ہی تو وہ اس سے سوا

۸۸
 رب پر سارے تھے اکشن و عجا
 اکھا نظر آئے فخر اس کے بین کا
 خندان تھے اور کھا تھے کھانا
 حضرت کو جو دیکھا تو کہا ایسا شاہ

کیا حکم ہے قربان شہ جن و بشر کے
 کھانا لگے کھانے میں گھوڑا سیر کے

۸۹
 جب کھا چکے کھانا لپکا چھوڑ
 بولانا فقیر نے وہ کو بچا
 نہ سبکی طرح بیٹھ گیا
 محتاج کی شے بھی پیرا کرو تم آج

مجا نہیں مسکین غریب اور جا نہیں
 تم آج قدم رنجہ کرو میرے کائنات

| | |
|---|--|
| <p>۱۲۱</p> <p>زنا بھی نہ کر عیب نہ کہ ہم بدین اسے ایسا کر ماضی سے انفاق کے اسے بستی خفا</p> | <p>۱۲۲</p> <p>کھانے کو پوری طرح کھانے لگا حسین سے نصویر کیا ایک مونس ماضی کی خاطر تو ہے رنج و کین پوچھو کی بستی خفا غدا سے نہ بیان</p> |
| <p>لذت وہ کہاں نعمت نیا و دنی میں ملتا ہے مزا جو تری شیریں سخی میں</p> | <p>حضرت سے کہا صدقہ میں یا شاہ کھار بندہ تو غذا کھائے گا ہمراہ تمہارے</p> |
| <p>۱۲۳</p> <p>اٹنے در مولچہ سر شامہ تھان کیا خواجوں کو کھلوتے تھے کھانا شامہ انکو بھی طلب کے کب سوردا خان اور سامنے ہر اک سے کھر نون</p> | <p>۱۲۴</p> <p>اسطوب کو کھانے کا حضرت پر اچھا ماضی کی دعوت سے جو جان کو بھولا خادم کے کھانے کی چار بجی تھا مہمان سے فرمایا کہ تو اپنی کرا</p> |
| <p>وہ خوان گرم مثل فلک پیش نظر تھا جو ظرف تھا وہ غیرت خورشید قر تھا</p> | <p>ہمان نے جو دیکھا کہ غذا اور نہیں ہے تھوڑا سا نمک سوکھی ہوئی نان جوین</p> |
| <p>۱۲۵</p> <p>وہ خوان تھان لیا فیاض کشادہ اور جو صلی سے غرق کہ تھان تھا شمع پانی کے ساغر لیے غلام سادہ اور صرف ملاقات دو عالم کا تھوڑا</p> | <p>۱۲۶</p> <p>تھان سے حضرت کو پکے کہ رکھا وہ ہوئے خیل کھنے لگا او خندہ وال بنیان جوین کو بھی داؤ تو لے نہ ہوا بننے کا ہم تو بھی کھاتے ہیں شمشیر</p> |
| <p>باپا کا تو یہ حال تھا الطاف عطا میں قاسم کو تو پانی نہ ملا کرے بلا میں</p> | <p>کھانا وہ تکلف کا اسے فقر ہے اسے بھائی ہماری بھی دنیا میں غذا</p> |

۷۱
نہانہ حسن کھانا غلامی جوتی
مخانون کو اپنی کھلا دیا مقور
اس بان جوین سے ہے تو نیر بید
اکثر ہمیں یہ بھی نہیں جانتی

۷۲
ہنگام و منو جوتی تھوڑا کون
غشتر تھا سر پائین دم طاعت
تھی عبد نماز دیکھنے کے بھی گفتار
موجود نہ سہا سہی جوتی

لذت جو ہر اس میں وہ شانی نہیں جاتی
بُز آمل بنی اور سے کھائی نہیں جاتی

عقد و مرے حکمر مرے عصیان کمال
تو میرے گنہ اپنی نکوئی سے بدل کر

۷۳
بہ والد ماہ کو کراہی جوتی
پایا پوچھ نہیں نک بھی نہیں جوتی
روزے کو علی نے کیا ہے پتہ
کھتے ہیں حساب کجا بھی نہیں جوتی

۷۴
گھر آپ لٹا یا رو معنی سبب
مال و زر و اسباب تہ باقی رہا
اک عالم نفسدے کھائے شہ ابرار
اسراف میں تو غیر نہیں کہتے دندار

طالب ہوں ہر اک لحظہ غریبوں کی خوشی کا
غم کھاتا ہوں محتاجوں کی سین فاقہ کشی کا

حضرت نے کہا خیر میں اسراف نہیں
اصراف سن ہے مجھے انصاف نہیں

۷۵
کلیڑ و طعام اسکے لئے شہ کھلایا
اشفاق سے الطاف سے ہمارا کھلایا
نہیں فیض کا اک چشمہ کسی نے بھی پایا
پہلو خداداد نہیں کھتے ہیں پایا

۷۶
اکثر یہ بھی کرتے تھے اچھا بھلا
ایسا بھی نہ کیا میں نے صاف تو قیر
نانا ابو بھی کجا پوچھا شہ کھلایا
واکسر کوئی نہیں خبر پوچھ کر

گو جسم بھی اللہ کی قدرت سے بنا تھا
اور دل تو فقط آپ کا رحمت سے بنا تھا

باعث مری زینت کے یہ و ماہ جبین ہیں
ایسے کسی ناما کے نواسے تو نہیں ہیں

| | |
|--|--|
| <p>۲۵ کھانجہ کی بجائے کھانجہ کی بجائے بیلین عیادت کی گئے تھے بیلین عیادت کی گئے تھے بیلین عیادت کی گئے تھے</p> | <p>۲۵ کھانجہ کی بجائے کھانجہ کی بجائے بیلین عیادت کی گئے تھے بیلین عیادت کی گئے تھے بیلین عیادت کی گئے تھے</p> |
| <p>بیمار کی بالین پہ نہیں روتے ہیں مادر اب کھر مین چلو تم کہ بنی سوتے ہیں پیار</p> | <p>بیمار ہیں یاں قد خوش اوقات ہمار چھو پچانے کو چلنے تھے بنی ساتھ ہمار</p> |
| <p>۲۶ پھر</p> | <p>۲۶ وہ شب شب یک تھی اور شیشی تھا رکھ کا غل تند بوبق در شان عجائز سے پرکے تھیا تھا یہ سامان رک نور تھا شعل کی طرح آگے لایا</p> |
| <p>بیمار ہوں تب نے مجھے کم زور کیا ہے وسواس سے تلو بہنیں گودی میں لیا ہے</p> | <p>بارش کی بھی تکلیف سے محفوظ بدن تھا ایک ایک قدم ابر کرم سایہ فلک تھا</p> |
| <p>۲۷ پیارا بچہ تم دونوں ہی فرشتے تھے پیارے بچے خوش آبا چھو کو دوا پیارے بچے خوش آبا چھو کو دوا پیارے بچے خوش آبا چھو کو دوا</p> | <p>۲۷ یون گھر کھیر دانتے تھے باجھم چاہ کے کرتے تھے سنے تھے تھے تھے تھے وہ راہ بنائے دو جان بھولے گئے راہ اور بھولے گئے اک باغ میں پناہ</p> |
| <p>پہلے تو وہ رویا کے بالین سولی پر پھر پہلو میں وہ سو گئے نانا سہم پر</p> | <p>وان سو گئے وہ طالع بیدار سار رستے میں تھکے تھے جو وہ دلدار</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۳۱۳ بان گھڑین محمد جو چو نہو لکھ پوچھا کہ کمان پین میں کیا کر دلا بان آپ بھی تپا ہے بان فاطمہ جان اس عرصے میں دیور بھی ملک میں آیا</p> | <p>۳۱۳ دروازے سے نکلتے ہو جی فاطمہ جان اک رخ ملا سستے میں جو روشنی طور وہ نور فقط راہ نامی پہ تھا معبود میں نور آجی بھی ملا غیب نور</p> |
| <p>۳۱۴ کہتی تھی کہ آنے نہ دیا چو گاہی نہ پیاروں کو سلا رکھا رسولؐ جانے</p> | <p>۳۱۴ دیکھو تو ذرا شان جنابِ حدی کو وہ نور اسی باغ میں لے آیا جی کو</p> |
| <p>۳۱۵ شیر کے اندوہ تو بین شہر کیا دیکھو تو شہنشاہ بھی پیر کیا محل سات برس کے تھے اور چو چو کیا جو بوجھ تھا زخاں رساں کیا</p> | <p>۳۱۵ جب شہل صبا آپ پہرے میں کیا خود میدہ نواسون کو عجبان کیا باران تو برستا تھا پیر میں کیا سایہ کے لئے ابکار میں کیا</p> |
| <p>۳۱۶ بھوکے وہ بیان آئے تھو مان باپ گھر سے کیا جانے کس سمت گئے آپ کے گھر سے</p> | <p>۳۱۶ شہنشاہ کا تھ ہاتھ ہے شہر کے گلے میں اور ہاتھ حسن کا ہے برادر کے گلے میں</p> |
| <p>۳۱۷ گھبرا گئے اسی شہنشاہ کی خبر سے اس واقعہ سے بھول گئے شہر کے پیر اور رقص کے سب قلیہ بجائے تھے باب کمان سے گئے تھے پیر</p> | <p>۳۱۷ اک مار سے بھی جی شہر کے پیر سے پین صوفی نے موڑ دیا ان کے سر سے اور قدرت شاندر سے موڑ دیا پیر سے اک پہرے بچا جان جین سے</p> |
| <p>۳۱۸ آئے تھے محمد کی عبادت کو نور سے ہے تخت مجھے شرم بتولِ عدل سے</p> | <p>۳۱۸ تکبر کہی احمد مرسل نے خوشی سے وہ مار کھارے ہوا آواز جی سے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۴۱۱ پھر کھانکے لکھا مال انیا لکھا اعجاز بوج وہ فوراً بدو گیا بین یک پہون خباثت کا اثر الہ کہ آیہ قرآن کی تحقیق کو بھیجا</p> | <p>۴۱۲ حیدر نے کہا جیسے نہ ہر کچھ دروازہ دے وہی جی ہر کچھ اور ہر دے جی ہر کچھ حیدر نے کہا کہ وہی جی ہر کچھ</p> |
| <p>۴۱۳ اس دم ہے فقط میرا گزرا کی جانب دل آپ کی جانب ہر نظر آپ کی جانب</p> | <p>۴۱۴ پرت سے ابھی صفت ہے شہر تیر کو شیر کو تم سے چلو درجہ تیر کو</p> |
| <p>۴۱۵ وار دجو بوجا بن نند آئی ایک بار کیون جانا تو نے بین بیان خود بخوار اس باغ میں سو ہیں اس وقت دلار فزینہ دے زبیر کے خبر دار فزیر</p> | <p>۴۱۶ حیدر نے کہا کہ وہی جی ہر کچھ حیدر نے کہا کہ وہی جی ہر کچھ حیدر نے کہا کہ وہی جی ہر کچھ حیدر نے کہا کہ وہی جی ہر کچھ</p> |
| <p>۴۱۷ اس وقت تلک تابع مسلمان خدا ہوں گنجینہ زعفران کا نگہبان ہا ہوں</p> | <p>۴۱۸ حیدر نے کہا کہ وہی جی ہر کچھ حیدر نے کہا کہ وہی جی ہر کچھ حیدر نے کہا کہ وہی جی ہر کچھ حیدر نے کہا کہ وہی جی ہر کچھ</p> |
| <p>۴۱۹ حضرت نے دعا دی کہ وہی جی ہر کچھ کا زہریہ فو اس کو چپ کر دیا گیا اس نے نکلے تھے کہ حیدر کو بھیجا چھپ چکا کوڑا ہلے ہی کیا گیا</p> | <p>۴۲۰ اب یاد کرو عادیہ کی وہی جی ہر کچھ وہ عادیہ کی وہی جی ہر کچھ وہ عادیہ کی وہی جی ہر کچھ وہ عادیہ کی وہی جی ہر کچھ</p> |
| <p>۴۲۱ آگاہ کرو فاطمہ زہرا کی خبر سے وہ دھونڈھنے کو انکی تو مکی نہیں جھڑ</p> | <p>۴۲۲ کیسا ہن شہاد تمہیں صیت میں ملین ہر مرتبہ تمہیں شہاد میں ملین</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۴۳۳ نقاد و دقن تھے نہ مفلکوں کی طرح گوئی کہ ہوے وہ درویش و سبط پر باز گشتی زینت کس زینت تھی باز گشتی زینت کس زینت تھی</p> | <p>۴۳۴ کھا چھوڑا دین جھلنے نہ جھلکا اور صلیب سے نہیں کہ سنا قس جھلکا جو دوست نہ تھا ہر دین ہر دین نہارت کو چھوڑا نہ جھلکا</p> |
| <p>۴۳۵ گر نیز لگے دل میں شہ تشہ دہن کے نقہ تیروں کا برس ہے خازن چش کے</p> | <p>۴۳۶ بیعت شکنی ایک طرف دشمنی کی مانی نہ کوئی بات امام بدلی کی</p> |
| <p>۴۳۷ شہنشاہ کے اندر تو چہ شہنشاہ کی کیا کچھ کر شہنشاہ کی شہنشاہ کی کیا کل سات کچھ شہنشاہ کی شہنشاہ کی کیا بہانے گرفتار سن باپ کو</p> | <p>۴۳۸ کیونکہ شہنشاہ کی شہنشاہ کی کیا کچھ کر شہنشاہ کی شہنشاہ کی کیا کل سات کچھ شہنشاہ کی شہنشاہ کی کیا بہانے گرفتار سن باپ کو</p> |
| <p>۴۳۹ جی بھر کے بھی مان کیلئے روڑ نہ بہان جو ہو گئے بن باپ کے ماہ رمضان</p> | <p>۴۴۰ لی آ کے عباد و شہ سے شاہ دوسرے کے سجادہ تاک لیگئے حضرت کو گرا کے</p> |
| <p>۴۴۱ جب زینت تخت امانت کی ہو کر جا اعدا میں ہو آشورہ قتل کی جا دیندار تھے علم اور بیت علی کی جا دیندار تھے علم اور بیت علی کی جا</p> | <p>۴۴۲ ناموس شہنشاہ کی شہنشاہ کی کیا کچھ کر شہنشاہ کی شہنشاہ کی کیا کل سات کچھ شہنشاہ کی شہنشاہ کی کیا بہانے گرفتار سن باپ کو</p> |
| <p>۴۴۳ شہنشاہ کے تو ساتھ بہشت رفا تھے دو چار بھی ایسے نہ بہان اہل وفا تھے</p> | <p>۴۴۴ بہشت درازی ہے شہنشاہ عرش شہنشاہ سجادہ ملک چھن گیا بیٹھے ہین مین</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۴۵</p> <p>نہا جی بابا سے زینب علیہا السلام دورانِ شہادت میں جا جا کر</p> | <p>۴۶</p> <p>مولا کے فرزندِ انجیل میں کیا کموں جو کلمہ سے اس قدر میں</p> |
| <p>کیا آج یہاں معرکہ کرب و بلا ہی کیا آج حسین ابن علی قتل ہوئے</p> | <p>قاتل کو نہ کچھ منہ سے کہا شاہِ زمیں نے پر قتل کیا اسکو رفیقانِ حسین نے</p> |
| <p>۴۷</p> <p>عبدین بنی شہید کی کوچی اور ان سے مجاہد طاعت کی اگر نہیں کہ کوئین عبا جکو ہنسا اس کے کاہ سے عبا کو ہنسا</p> | <p>۴۸</p> <p>انفصافِ دین و دنیا کھڑی ہوئی ساداتِ علیہ السلام فرشتوں کے دروازے پر نہیں</p> |
| <p>تم اسکو ستاؤ گے اگر نفیِ حسد سے نانا کی مرے پیٹھ لگے گی نہ حد سے</p> | <p>ہوتا تھا جو صدمہ اثر نہ ہر کا جی پر جا جا کے تر پتے تھے حسنِ قبر میں پر</p> |
| <p>۴۹</p> <p>گنجی اکبر سے ناموس کو بھی حکمت نہیں کہ کیا سوار اس گل کے مددگار کے</p> | <p>۵۰</p> <p>غبارِ دیارِ ہرچیز مٹا کر آتشِ کدو انجین پانی میں لاس پائیا اس پانی کے شیشے پر ابھیرا لو اس پہن تقدیر سے تم</p> |
| <p>چھپے تو حرمِ محل و ہونج میں نہاں تھو اور گھوڑیہ آگے شہرِ ابرار روان تھو</p> | <p>پانی تھا کہ آبِ دم شمشیر پیاسے پانی نے تو سو کر رہے تھے کو کیا ہر</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۵۵ مکتوم سے فرمایا جاں نجات زینب کے کماٹنے کا خیر کیا فاسم سے بد کرد کر اور بیاں جاں بچا جان کو بیاں</p> | <p>۵۵۴ تلتے ہی گئے بجائی کے لٹے اور دے کے کماٹنے کا خیر کیا حضرت نے کماٹنے کا خیر کیا نہم جا جان کو بچا جان</p> |
| <p>یہ حال سنا مانہ چا جان کو اپنی پر پاک ذرا کر تو گریبان کو اپنی</p> | <p>زینب نے کہا سانسے اس شستہ کو لودیکھو ہم سب مکرے ہیں فی کو کر کے</p> |
| <p>۵۵۶ چشم نو علی جانب زینب فرمایا بان شستہ کے سانسے زینب فرمایا چشم نو علی جانب زینب فرمایا بان شستہ کے سانسے زینب فرمایا</p> | <p>۵۵۵ ناگہ نظر آئی وہ زینب فرمایا چشم نو علی جانب زینب فرمایا بان شستہ کے سانسے زینب فرمایا چشم نو علی جانب زینب فرمایا</p> |
| <p>بیہوش ہو جاتے تھے اندر وہ دھن غش میں بھی لہو بہتا تھا حضرت دھن</p> | <p>سوچو تو شریعت میں کہ کیسی یہ قضاہر اب کون بیٹوں کا مری تیرے سوا ہے</p> |
| <p>۵۵۷ ناگہ دھن میں لہو بہتا تھا حضرت دھن غش میں بھی لہو بہتا تھا حضرت دھن</p> | <p>۵۵۶ کس شوق شہادت پر گزر دلوں کو تا بولتا تو کانپے بلادر کا اٹھا</p> |
| <p>ہر چند مرے مرنے کا غم کھائیگا شیر ان ٹکڑوں کو دیکھیگا تو مر جائیگا شیر</p> | <p>۵۵۵ جبریل نے جب محضر خون تکو دیا کس شوق سے مضمون شہادت کا پڑھا</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۲۵ شہید کی شہادت کی آواز زہرا کی ہونے والی شہادت حضرت شہید کی شہادت</p> | <p>۱۲۴ ہرگز نہ ملے گا یہ دنیا کی دنیا اور نہ ملے گا یہ دنیا کی دنیا ہرگز نہ ملے گا یہ دنیا کی دنیا</p> |
| <p>۱۲۶ نواہل و فاضل صاحب تو قریب ہی زہرا فدیہ شہید ہی</p> | <p>۱۲۳ مراد ن کا جب میں تو بہت روگیا لاشے پہ تھارے نہ کوئی ہو گیا</p> |
| <p>۱۲۷ قاتل کو نہ تلافی ملے گی ہرگز نہ ملے گا یہ دنیا کی دنیا ہرگز نہ ملے گا یہ دنیا کی دنیا</p> | <p>۱۲۲ ہرگز نہ ملے گا یہ دنیا کی دنیا ہرگز نہ ملے گا یہ دنیا کی دنیا ہرگز نہ ملے گا یہ دنیا کی دنیا</p> |
| <p>۱۲۸ زہرا کی شہادت پر تو سوت عمل کر فقیر جو کہہ کی ہو حسن سے وہ بھل کر</p> | <p>۱۲۱ پر مادر قاسم کو بڑی شرم حیا اک کو نے میں بیٹھی ہوئی مشغول</p> |
| <p>۱۲۹ وہ کہنے لگی آپ تو مصدق ہیں عصیان بھی ہیں آپ خطا سے ہیں اب باوجود میں شہید کی شہادت</p> | <p>۱۲۰ کہتی ہیں کہ میں شہید کی شہادت اب باوجود میں شہید کی شہادت اب باوجود میں شہید کی شہادت</p> |
| <p>۱۳۰ نکلے تو فقط سوگ نشین ہونا ہی بچے مرے کم سن ہیں ہی دہائی</p> | <p>۱۱۹ موت اپنی طلب کرتی ہی سہمہ فدا تم زہر سے مرتے ہو وہ عرق ہی جا</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۴۴ میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد</p> | <p>۴۵ میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد</p> |
| <p>۴۶ میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد</p> | <p>۴۷ میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد</p> |
| <p>۴۸ میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد</p> | <p>۴۹ میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد</p> |
| <p>۵۰ میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد</p> | <p>۵۱ میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد</p> |
| <p>۵۲ میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد</p> | <p>۵۳ میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد</p> |
| <p>۵۴ میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد</p> | <p>۵۵ میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد میں نے اپنے ذرا پوچھیں بھائی مراد</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۷۷ مردن بجائے جو کہ تو کہی ہو پیشہ چھوڑ کر کس کو کہی ہو مکھو دی نہ کر کے کس کو کہی ہو واللہ کہ میں بھی ہوں کس کو کہی ہو</p> | <p>۱۷۸ کہ دفن بقعہ میں کرو کہی ہو ان کا بھی بلیوئے نانا کا بھی ہو نیک کہی کے روضے کو بکا کہی ہو نابھاپہ بدن نانا کہ نہیں کہی ہو</p> |
| <p>۱۷۹ غصے میں پروہ لون گا اگر تیغ علی کو واللہ کہ باقی نہیں رکھنے کا کسی کو</p> | <p>۱۸۰ جی چاہتا ہے میں بھی کروں کہ وطن کو اُس روضے کے قابل کوئی سمجھا نہیں کو</p> |
| <p>۱۸۱ نہا کر رخسار سے کہ غنیمت نہا کر عالم تھا کہ غنیمت لڑنے پہ تیار تھے شہنشاہ عالم عباس یہ تھے کہ غنیمت</p> | <p>۱۸۲ آواز ہوں قبر میں سے یہ کیا نیک پہ بکری جانی کی صدق ترانا ابن قین میں جانی کے کہ نہ تیار چاہیے بلکہ اپنی جانی کو تیار</p> |
| <p>۱۸۳ زینب سے یہ نوداد کسی زوجہ کی تھی ڈیوڑھی پہ کھڑی سینہ سپر رہی تھی</p> | <p>۱۸۴ نوبھائی کی میت کو حد میں چودھر گیا نانا بھی وہیں آکے انھیں پار کر گیا</p> |
| <p>۱۸۵ تا بوقت شہادت صلائی ہو گیا پیشہ خدائے حق کو گھڑی صفا کہ نہ بھی ہوا کہ حق کو گھڑی صفا کہ نہ بھی ہوا کہ حق کو گھڑی صفا</p> | <p>۱۸۶ کہا دفن کا کون نہ جانتا میر میر و مامین او دیر پیر پیر بے بیانی زینب خورشید میں چوڑو کہ رنجی محبت میں عطا کیا ہے نورو</p> |
| <p>۱۸۷ عزت کی تباہی کا نہ سلمان کر دم قاسم کے نوچین کھیرت حیان کو دم</p> | <p>۱۸۸ بہتر ہے غلامی تری سو غوثی تری کوشش مری باز ہے کشش تری تری</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۴۱ جب کہیں پوستان پیر پیر نقد صواب ناب حیدر ہوا تباہ سیدیان تباہ ہوئیں گھر پو تباہ سورازن ہو گیا لشکر پو تباہ</p> | <p>۴۰ مترار چھو گئے کہ سعدی تمام ادو آ کے ابن سعد سے کر نیکے کلام جی پانہا ہے اب کہ شاہین جی نام یاق تری صلح سے کما را نام</p> |
| <p>۴۲ مجنوس فوج میں حرم محترم ہوے شب باش قتل گاہ میں اہل تم ہوے</p> | <p>۳۹ تجھ سے شفی کا ساتھ دیا آہ کیا سید کا ماننے خون کیا آہ کیا</p> |
| <p>۴۳ کہتے ہیں راہبان جگہ سوز بیکلام آتش میں ہوا چار گھر خان پو اتمام لشکر سے ابن سعد یہ بولا بوقت تمام نقد ہر چین کہ سیدین ج پو تمام</p> | <p>۳۸ وہ بولا کہ کچھ شفق سے غار کی فرود اب کیا کہ بکا نام جی نو شاہ کا چھو نکس بالفرض تکیو سید شہید پو نکس</p> |
| <p>۴۴ اک خیمہ ایستادہ حضور بگاہ ہو شب باش اس میں آل سال پناہ ہو</p> | <p>۳۷ سیدانیوں سے آب طعام اب جو دور ہے بیجاری بیبیوں کا بھلا کیا قصو ہے</p> |
| <p>۴۵ اک غیمت علو زینت جاپو اس میں جو نفیم کس نے کھانا کھا پو اس شب کارا دیوں میں کھانا کھا پو تجربا طعام بھرے کھانا کھا پو</p> | <p>۳۶ پیر تم ہے عو سکی جی کنو قوم عرب میں دوتا ہو کا غریب کھانا اسے کھانا تے ہیں کھانا کھا پو اور ماضی بھی کھانا کھا پو</p> |
| <p>۴۶ آسائش اسام تھی ہر بھصال کو اور فاقہ تیسرا تھا محمد کی آل کو</p> | <p>۳۵ بھوکا ہے تین روز سے کنبہ بول کا فاقہ نہ تو ٹا آج بھی آل رسول کا</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۰ تو جاکسار پیش کا توپ کو کھانا پھینکا انکے کامین کے لیے زیادہ پھینکا</p> | <p>۱۰ نہیں کہو جو اسم کا کلام نہیں کہو جو اسم کا کلام نہیں کہو جو اسم کا کلام</p> |
| <p>۱۱ میں نے کیا شہید شہر مشرقین کو میں نے کیا شہید شہر مشرقین کو</p> | <p>۱۱ آل غمی کے واسطے فکر خدا نہیں نہیں کہو جو اسم کا کلام</p> |
| <p>۱۲ انکار کجیہ پائے ان کی کجیہ انکار کجیہ پائے ان کی کجیہ</p> | <p>۱۲ پیدا کرنا چاہیہ پندیر پیدا کرنا چاہیہ پندیر</p> |
| <p>۱۳ شوہر تر ہے نہ یہ شہر مشرقین کا دینا تو شہر بانو کو پر سائیں</p> | <p>۱۳ مادر سے رو دیا تودہ بی آس ہوگی آخر وہ کھانے کیلے رو رو کر ہوگی</p> |
| <p>۱۴ جاننے مستعدوں کی جگہ پر جاننے مستعدوں کی جگہ پر</p> | <p>۱۴ پیدا کرنا چاہیہ پندیر پیدا کرنا چاہیہ پندیر</p> |
| <p>۱۵ خواتون کے گرد و پیش پایہ تمام مجلس کی روشنی میں وہ خوان تمام</p> | <p>۱۵ پیاروں کو انکے سامنے تیرہ گالین ہم اور عاضری بھی انکے لئے لیکے جائیں ہم</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۰۰</p> <p>نہا کے آگے نہ ہونے دینا بچہ بچہ مہر کے جوڑے ہو گا کہیں کوئی بھی غیب میں پائی نہ پاتا کہیں سے کبھی نہ پوچھو گی پوچھا</p> | <p>۱۰۱</p> <p>تجربہ ہمارے گات کیلئے بچا نہا کے ان بھون اچھا ہو گیا خدائے خدا ہم نہیں کر چکے کچھ نہ نہ ہون میں نہا کے سر ہر کر گیا</p> |
| <p>۱۰۲</p> <p>بات کہے ہوئی ہے مشغول ہ میں اصر ہے قتل گاہ میں مین خیمہ گاہ میں</p> | <p>۱۰۳</p> <p>اس سے نمہ بھار کے کسے منہ چاہتا قرآن پڑھ میں ہے نہ ہم بھاگ جائیگا</p> |
| <p>۱۰۴</p> <p>شعل کا لکھنا پہ جڑ سے لگا بولی کہ نہ پوچھو گی پھینٹنے سپاہ کھڑے سطح پکاری ہو چھپے کیا نہ کہو دودھ خدا کے غصے سے بچو</p> | <p>۱۰۵</p> <p>بیات سنے دھڑ دھڑاتی پودہ اٹھ کے خیمہ میں آئی وہ پائی جواہ ساری زمین میں ہو گیا خدائے عالم کھیلے خیمہ میں جا گیا</p> |
| <p>۱۰۶</p> <p>کوئی بھی پوچھتا نہیں اس واردات کو لوٹے ہو وہ کو لوٹنے آئے ہور ات کو</p> | <p>۱۰۷</p> <p>سب غور تو کی شکل تھی پہنان نقاب سے زینت سے نہر شجکا لیا اپنا حجاب سے</p> |
| <p>۱۰۸</p> <p>گراؤ پھیلان ہو تو کہ نہ ہو بجا کا نہیں ہے کوئی تھا رگہ کار بیجا کا بے جا ہیں نہا کے قصہ دار اس تو ہم بھون کو نہ پوچھو گی</p> | <p>۱۰۹</p> <p>زینت بھر خیل کو نہ پوچھو گی ان خدانوں میں یہ نہ پوچھو گی ناگاہ بولی زوہر صریح اس آن کہ زوہر سلام کر دی ہوئی کہ نہ</p> |
| <p>۱۱۰</p> <p>کل ہکو لوٹ لیں اب کیا ضرور ہے تے قیدی بھاگے جا رہیں میں دھوکے</p> | <p>۱۱۱</p> <p>میں عاشق حسین کثیر قبول ہوں میں زوہر مرا دل سپار قبول ہوں</p> |

۷۷
آری زبان زود تری ہو بلکہ
تجربہ سیکھ رہی ہو وہ جو ان کی
بولی نہ سیکھ سکا زود تری ہو
حق نشانی کے گرد وہ عجیب کر رہی ہیں

۷۸
زینب کی سنت کیلئے کے بانو زکیا
اکبر کی مان بھی بینہ اٹھا خالیا
ادار کے ہونے رانی کو سپاہی کی
خجانیہ نغہ قابل ہنسی لفظ

۷۹
پہلے خبر نہ تو نے کی زہر کی جانی کو
سہرت لے آئی در پہ تری پیشوائی کو

۸۰
زینب کے ساتھ رو علی اکبر کیو
ہمراہ میرے رو علی اصغر کیو

۸۱
یہ لکے اسکو اپنے بابا بھائی کی
بیانیہ تمنا جو دعا ہے کہ اس کو
پہ سائیں مر کا دینی ہو تو اس کو

۸۲
جواب چپ کے خواہش زینب کی
زینب نے پوچھا کہ ہون فضا کیو
جہاں پہ آپ مرا بھائی ہلو

۸۳
وہ رو کے بولی نام نہ لو اس غلام کا
مین تکو دینے آئی ہوں پر سا امام کا

۸۴
زینب پکاری عاشق شاہ زمین کو
کلتوم ہے بن مری یا اک بن ہر تو

۸۵
بانو نے مری زود تری ہو بلکہ
بہر دین تھاری ہوں بھی ہو
بانو کی شکلیں کیلئے کے بولنے
دانشور دل میں خود تھری ہو

۸۶
جہاں تو نہ سید ہوا غنیمت کیلئے
عمرہ آگیا تو احوال ہی نہ
جہاں کا دل نہ پوچھ سکا کوئی
ہمراہ کے غم میں صبر کیلئے

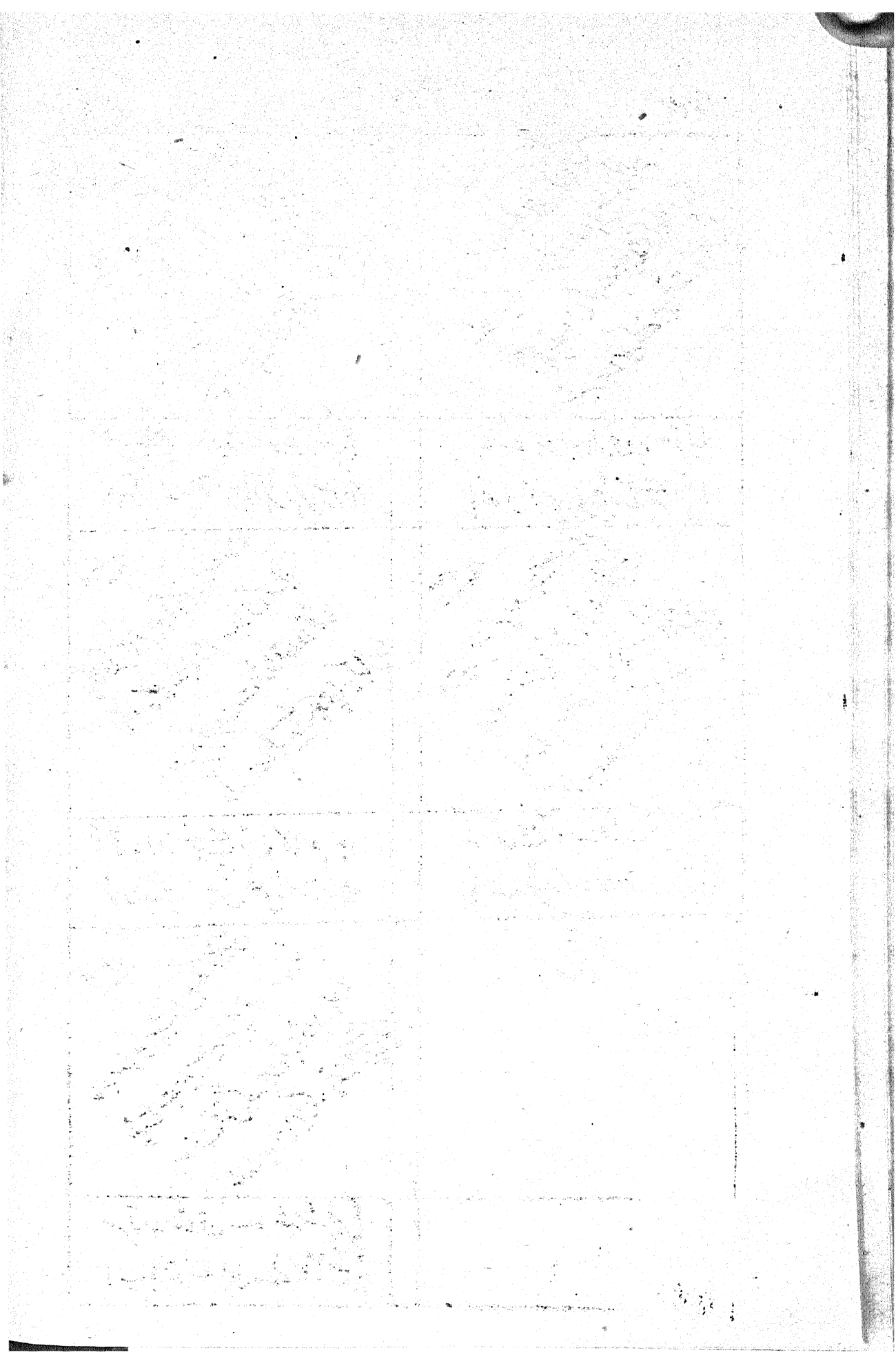
۸۷
اکبر تھا مال آب کا انعام سال کا
برسہ تو بھر سے ہے اس خوشنماں

۸۸
ہنستا ہے شمر سن کے مری آہ مری کو
اس سے بیان تو کیو بھائی کر ڈو کو

| | |
|--|---|
| <p>۴۵</p> <p>زینب کے زود بختی کی بار و تھارے آنیکا یان کیا سبب کی عرض نے فوری کی قسمت ہوتی بھیجے ہیں بن سحر یہ غلام پندرا</p> | <p>۴۴</p> <p>انصاف کر تو پانی پون میں کاشتن نہیں نظر ہے بجائی کی سوئی تھی زبا پیاسا و حنین کا فرزند نوجوان کیا ایسا بون مرزا تھا اصغر علی اللان</p> |
| <p>۴۶</p> <p>کنے سے اس کے کھانے کے ہوا آئی ہوں یہ ماضی حسین کے مرنے کی لائی ہوں</p> | <p>۴۳</p> <p>جب تک قضا نہ آئے کی مجھ جو ہر کو رو و ن کی پیاسے بجائی کو لائے ہیں</p> |
| <p>۴۷</p> <p>سختی نام ماضی شاہین زینب کا سنبھال گیا تھ گیا بدین بولے کہ پاسے اور سے آجائے ہیں اس ماضی کو کھائیو جی نہیں</p> | <p>۴۲</p> <p>وہی کوئی فرزند اپنے فلتے کے تو نیلے سے تو کھائے ان جھوکے پیاسے جو کھجور اگر اس حادثہ آئی کو کھلائے</p> |
| <p>۴۸</p> <p>دنیا میں یادگار ہوا سانحہ مرا تم نے نہ پاتھ اٹھاکے دیا فاتحہ مرا</p> | <p>۴۱</p> <p>اب فاقہ تو زور و روح پیسہ کیوٹے پانی بھی پی لوساتی کو فر کیوٹے</p> |
| <p>۴۹</p> <p>پین کر کے زود بختی کی افلاک کھانا تو لیکے آئی تھی پون افلاک اب دیکھو مطلقاً نہیں تو کھلم کھلا کھا ہے غم غم غم غم غم غم غم</p> | <p>۴۰</p> <p>زینب کو تھا زود بختی کی افلاک جاد کو بچا رہی ذرا اور پیسہ ہنگام زنجیر تھے تھے بجائی جانیں پانی سے تو بھیل جانا ہوا پیسہ</p> |
| <p>۵۰</p> <p>ہم سب حسین پیاسے کے ماتم میں تو ہیں گسکو کھلائیں بچے بھی اسوقت سو تو ہیں</p> | <p>۳۹</p> <p>دو فاتحہ حسین کا پانی کے جام پر صد فرمیں انکی پیاس کے اور کون نام پر</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۳۴ افقہ شہ کا فاقہ پانی چھپا زینب نے کی فاقہ کے سینہ کا پانی شانہ لالہ لالہ کے سینہ کا پانی پانی پیا اٹھو یہ پوچھو یہ پوچھا</p> | <p>۱۳۳ بانو باری کے تعلق نہ کیا پانی پوچھو نہ مٹے نہ کوئی پانی داری چاکر کمان بن کر پانی شانہ کے پانی پانی پانی</p> |
| <p>جاگو ابھی تو واسطے پانی کر دیتی تھیں کل تک تو اپنے باپ کے سینہ پوتی تھیں</p> | <p>اٹھو پوچھو یہ پانی ہے نذر امام کا اب فاقہ ہوا ہے شہ نیک نام کا</p> |
| <p>۱۳۵ پانی کا نام بابی سکینہ زینب کا اک بار زینب نے اپنی اٹھی اور کیا پانی نوٹہ بندھا کیونکہ تھیں کیا آبا بیکر واسطہ دریا</p> | <p>۱۳۴ یکے کے جام آب سکینہ کو چھپا وہ پانی چھپا کر زینب نے چھپا پانی وہ چھپا کر زینب نے چھپا تھیں زینب نے چھپا کر زینب نے چھپا</p> |
| <p>دن کو تو فوج گھیرے ہو تھی فوج کو پانی چھپا کے لائے ہیں عباس ات کو</p> | <p>۱۳۳ اٹھو رے فیض زینب عالی صفات کا توڑ دیا فاقہ جب حرم نیک ذات کا</p> |
| <p>۱۳۶ پوچھو پوچھو کھانے کا کھانا نہ کیا پوچھو پوچھو پوچھو پوچھو پوچھو پوچھو پوچھو پوچھو پوچھو پوچھو پوچھو پوچھو پوچھو پوچھو پوچھو</p> | <p>۱۳۵ اٹھو جو حرم کا زینب نے چھپا زینب نے چھپا کر زینب نے چھپا زینب نے چھپا کر زینب نے چھپا زینب نے چھپا کر زینب نے چھپا</p> |
| <p>کدو نگی مین چھپا ہے کہ تھیں خضار مین نم جو جدار ہے تو چھی پھی جدار مین</p> | <p>۱۳۲ مین مین رہی ہوں یہی اک بی بی روئی دھو نہ دھار اک طرف تھیں معلوم ہوئی</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۵۲۷ زینبؓ جو اپنے باپ کے بغیر جسدم تھا شہر سیدہ شہینہؓ پر وقت سے بول کا مفضل بن گیا گذر چھوٹا بس ان کا جان اب غمزار</p> | <p>۵۲۸ اسم رسولؐ اسے پہنچا دینا کہتے ہیں کہ فرشتہ وہ ہی سارا جان بڑا ہے باں کو جسے میں نے کی لاٹھیا نہر غدار اب کہتے ہیں غنیمت ہو چکا ہے</p> |
| <p>سنتی ہے جس ضعیفہ کے تو شور و چین کو زینبؓ کے ساتھ روتی ہو نہرا حسین کو</p> | <p>مرنے کے بعد سبط نبی پرستم کیا ہاتھوں کو میری بیٹے کے سر قلم کیا</p> |
| <p>۵۲۹ گفتگو تمام ہوئی تھی نہ مطلقاً ناگاہ کا نینپے لگا سیدان کر گیا اور ہر طرف سے شور تھا دھوا جانب سے اہلبیت پوچھا یہ کیا ہوا</p> | <p>۵۳۰ ہر خیر اقسام دوا بیت ضعیفہ کا پراسے و میرا شہر غم سے بڑھ گیا اور آہ مومنوں کی کھمبہ جمع کیا کہ یہ دعا خدا سے ہر شے بڑھ گیا</p> |
| <p>آگاہ راز غیب سے تم لا کلام ہو تم وارث حسینؑ علیہ السلام ہو</p> | <p>گردش میں گو سدا فلک کہنے جو کا یارب علیؑ کے دوستوں کی آبرو کا</p> |
| <p>۵۳۱ عابد سرناپٹ کر دے کہ کوئی نہیں پیشیا ہے میرا سنیہ نہ پوچھو یہ میرا اس وقت فتنہ کہ میں بڑا غاند ہوا نہتا ہوں میں کہ نہ ہفت عجب کی ہوا</p> | <p>خاتم شد</p> |
| <p>سر تو جدا تھا حق سے شہر مشرقین کا اب ہاتھ ساربان نے کام حسین کا</p> | |



| | |
|--|--|
| <p>۵۱</p> <p>جیب و خیم کی سکنی اٹھا سکی اور در و دل نہ خوف کے مارے سکی کھالے کھالے شکر کے شیب کی سکی نہ شکر کا کہ تبت خوش و برکت لاسکی</p> | <p>۵۰</p> <p>جیب و خیم کی سکنی اٹھا سکی اور در و دل نہ خوف کے مارے سکی کھالے کھالے شکر کے شیب کی سکی نہ شکر کا کہ تبت خوش و برکت لاسکی</p> |
| <p>رونی تو ظالموں نے بھابے شمار کی آخسر یہ جبر دیکھے موت اختیار کی</p> | <p>۵۰</p> <p>روم رکھے لگتا تھا تو رسن کھول دیتی تھی باہر جو شمر بولتا تو باندہ لیتی تھی</p> |
| <p>۵۲</p> <p>گر آہ کی تو شکر کا رشتہ بند اور جیب و خیم کی سکنی اٹھا سکی نہ شکر کا کہ تبت خوش و برکت لاسکی</p> | <p>۵۱</p> <p>قانون سے شکر کا رشتہ لاغیر بن ہوا اکثر بن سے خون جگر کرتا اثر بن ہوا آواز نہ ضعف سے نہ خیال سے کھلا تھا بویہ کی گل گل سے کھلا</p> |
| <p>سوئی جو آنسو پونچھ کے چشم پر آب سے ہے ہے حنین کہ کے وہ اٹھ بیٹھی خواہے</p> | <p>۵۱</p> <p>جاری تھے آنسو آنکھوں سے اور خون کان سے پیدا تھا شور ہا سے سینا زبان سے</p> |
| <p>۵۳</p> <p>دل میں آگیا تھا چرخ زمین کا نہ زمین چھوٹی ہے نہ آگ آگ کا نہ زمین چھوٹی ہے نہ آگ آگ کا</p> | <p>۵۲</p> <p>مرثیہ مرزا دہلوی</p> |
| <p>زینب چھو بھی بھالو کیجو دھڑکتا ہے سجاد بھائی دیکھو وہ غولی گھڑکتا ہے</p> | <p>۵۳</p> <p>کیا کیا نہ خلق کلمے فقارت کے کہ گئی یہ بیکی سے دیکھ کے منہ سب کا رہ گئی</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۰</p> <p>بن نہش تو سو تو جی پرستی میں رہنے کا تو تیرا تیرا دل دل غم کی کہ نہ کہ نہ بن شکستہ ہوا</p> | <p>۱۱</p> <p>کہا ہے ایک ایک کجی کجی کل کی گنجین جاؤ گی اس گھر پر روک دے پھینچی تھی کو تو کمان کمان درد از زمین تو قفل ہا پھینچ</p> |
| <p>۱۲</p> <p>چلا کے رو نا شمر کی دہشت سے چھٹ گیا یا نیک گلابند ہا کہ دم آخر کو گھٹ گیا</p> | <p>۱۳</p> <p>یہ کتنی تھی کہ قفل لگا ہے تو کیا ہوا زندان ہے بند روضہ رضوان کھلا ہوا</p> |
| <p>۱۴</p> <p>جب پاپس گنتی ہو کچا کو پکا رہی کہتے جو کان شاہ بد کو پکا رہی آتا ہے جب کوئی تو خدا کو پکا رہی جینے سے تنگ ہو کر قضا کو پکا رہی</p> | <p>۱۵</p> <p>زندان سے کتنی تھی کجی کجی ہو جا گیا کل ایک راہ بیان کجی بیت کسی کی کلے کی تھی جی مسجد بانو سے خطاب کجی تھی جی مسجد</p> |
| <p>۱۶</p> <p>کتنی تھی نے چچا نہ امام امم رہے شمر لعین کی گھر میں کھانے کو اہم رہے</p> | <p>۱۷</p> <p>اک تازہ موت ہو گی بنی کے گھر نے میں امان لٹو گی آج کی شب قید خانے میں</p> |
| <p>۱۸</p> <p>حال شب فکرت سکینہ ہے یادگار گویا کہ انجام گسختی کی یادگار ملتی تھی شام سے وہ گلے کی یادگار ہانسی بلابین تھی وہ ماہی یادگار</p> | <p>۱۹</p> <p>بانو پکاریں تو تیری لٹو گی کیا ہو اور نام لٹے کا تو نہیں خدا گھر پر چھاپا چھاپے گا کان لٹو گی کیا لٹے سے میری لٹو گی کیا لٹو گی کیا</p> |
| <p>۲۰</p> <p>تسلیم کو بھو بھی کی کبھی سر جھکا تی تھی تھی بھلا پہ سب سے خطا بخشوا تی تھی</p> | <p>۲۱</p> <p>زینب کی پشت نوک سان سے فگار ہو پھر میری بھی لٹنے کی امید وار ہے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۷۷۷ اب کیا نیک مال نہیں رہا آہ نہیں باعلیٰ اصف نہیں رہا رخ کو قید خانہ رہا گھر نہیں رہا باغ نہیں یہ جان نبی زو نہیں رہا</p> | <p>۷۷۷ کچھ کہ بولی پائی جاہلیان کتاب پیر میں آ کر فن کمان عالم خود زانہ نبی خوف جہان کسی کی کشتی ہو کچھ کالان</p> |
| <p>دولت ہے کونسی جسے زندان میں کھو گئی رونا تھا جسکو رو چکی اب کس کو رو گئی</p> | <p>جیتے ہی جی خبر نہ لی مرے یہ لیرگ کون بابا ہی کو کفن نہ دیا ہم کو دیگا کون</p> |
| <p>۷۷۷ کہا تو ہم اور یہ جاہلان گر مجھ کو تو نام ہے وہ بیچارہ وہ بولی سب ہنسیے سلاست نہیں کمان مان نہ کہا خدا کس سے اس کی زبان</p> | <p>۷۷۷ اب میری موت الیجی کی سحلا مرے جی کچھ قید ہے کتبہ ہو رہا جہاں ہے جہاں راد کا ہے دوا منت کو ہم دران ہو تو ہوا تولا</p> |
| <p>وہ بولی کھل ہی جائیگا امان جو ہوے گا بابا کے روئے والی کو کل کتبہ روئے گا</p> | <p>غل ہو سکیں گے کے بلا سب کی مر گئی حیدر کی پوتی مشکین آسان کر گئی</p> |
| <p>۷۷۷ غم چھڑا سہ قید کا اور بے درانی کا آگے مرے یہ طور ہو اچھ بانی کا نکلا گلا دھوک سے سجا بانی کا حاکم نہ سزا دیا نہ شہ بانی کا</p> | <p>۷۷۷ عابد سے پھر کہا جو جنت کریں عین جانا پند کرے کو خود قبر کی زمین پھر سوچے باہون کی کیسی نہیں ایسے مرنے کو سچو سچو</p> |
| <p>عرصہ کفن بہننے میں اپنے بھی کیا رہا پر حیف سر پھو بھی گا مری بے راد رہا</p> | <p>تکلیف تم نہ کرنا کہ حالت تغیر ہے بہ دفن وہیں لے گا جہان کا خمیر ہے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۷۱</p> <p>یکے مانگی گو دی میں لپٹی وہ دگر تکونونین باب فوہ بین آیا دین پور سکینے لال لال ب لومین تر سکینے ہاتھ ہم سبارک سیرج دوسر</p> | <p>۱۷۲</p> <p>واخری سلام کرو جائے کتاب جنت میں فاطمہ کی عجب تعین طلب وہ بولی بھڑو گئے شاہنشاہ عرب زیبا یحیٰ کو دیا ہون خاص میں</p> |
| <p>۱۷۳</p> <p>شہر گ کٹی ہوئی یہ کہ امت دکھائی ہے پیہم مردا سکینہ سکینہ کی آتی ہے</p> | <p>۱۷۴</p> <p>عزت سے باپ غلہ میں تجکو بلائے گا تق جائے گا تو سر ترے لینے کو آئے گا</p> |
| <p>۱۷۵</p> <p>کر سکینہ صد اسے خدی بان چچان کر سکینہ واد بابا جان تک جہر طم طم طم طم طم طم باب سرنجی میں بابا بیکے چاچا</p> | <p>۱۷۶</p> <p>یہ ہم ہیں اور بچے ہیں غشیم پڑے ہوئے اسنے کنا پد بھی مہین تھے کھڑے ہوئے</p> |
| <p>۱۷۷</p> <p>اٹھلواؤنگی گلے کو میں ہاتھ لسنے باپ کے سو ہاتھ بھی نظر نہیں آئے ہیں آپ کے</p> | <p>۱۷۸</p> <p>امان نشان غلط کرتی ہو نہیں سکی جس میں بی بی سونہ تھی میں نہیں سکی تک کنا خون بنداجی میں نہیں سکی چوہ کھڑے اور تم نے سنا ہاتھ میں</p> |
| <p>۱۷۹</p> <p>وعدے پر سر دیا تھا ترے بابا جان نے اسے بیٹی ہاتھ کاٹ لیے ساربان نے</p> | <p>۱۸۰</p> <p>شکست کے لال کو ہاتھ کیا ہوئے میں نے سنا تھا ترے شہر کے بابا ہوئے میں نے سنا تھا ترے شہر کے بابا ہوئے گو بار بان رقم سے شاہ ہوا ہوئے</p> |
| <p>۱۸۱</p> <p>ہے ہے طبق نہ ارض سما کے اٹ گئے سر تو کٹا تھا ہاتھ بھی بابا کے کٹ گئے</p> | <p>۱۸۲</p> <p>۱۸۳</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۵۷۷</p> <p>نثارِ حال ہو گیا سب کا شاہِ حال کھولے سب کوں پر سکینہ کی زبان منہ پہیچا استفادہ ہر شرف و اجلال خدا جل جلالہ کا نیریز و نوال</p> | <p>۵۷۸</p> <p>کہتی تھیں آج صیباؔ زینتِ سوا امان چھپی کی طرح سے جانی ہو شکار کہیں سے کا نہ مجھ سے وہ مجھ سے نہ شکار زیبا بین جلالِ محرابِ شکار</p> |
| <p>۵۷۹</p> <p>بلو لیں خواہیں ہے یہ سببِ شورشین کا مان سے سکینہ مانگتی ہے سرِ حشیں کا</p> | <p>۵۸۰</p> <p>میری طرف سے فاتحہ سنے کا دیجیو ہشتم کو حاضری مرے سنے کی کیجیو</p> |
| <p>۵۸۱</p> <p>پیشکے غنیمتِ عینِ محبت کا رکھا گیا جو طشتِ ملائی زمین پر سرِ عرش کا اٹا سکینہ دے دو کر</p> | <p>۵۸۲</p> <p>پہ لکے چھکا دیا شبِ سرب ادربولی جو خوابِ شکستہ کا سر اسے سر تو دی ہوئی تھی کوہِ سہل آئی اندھکھ میں بھی جا تو رہا</p> |
| <p>۵۸۳</p> <p>حسرت سے باپ بیٹی نے باہم نگاہ کی سرنے بھی روکے آہ کی اسنے بھی آہ کی</p> | <p>۵۸۴</p> <p>سر کی حسین پہ ایسی جبین دھر کے رہ گئی لکھ پڑھا بلا لیں لیں اور مر کے رہ گئی</p> |
| <p>۵۸۵</p> <p>زلفِ عجب کو کھینچ کر گنگھی لاد مہمانِ مریاں سے بانی کوئی پلاؤ دینے کو بابائے بینِ نبوت کو بیٹاؤ امان کفن کا دوسری مری کاؤ</p> | <p>۵۸۶</p> <p>جب گلِ بادِ شادِ امین بقیہ سکینہ سے دیا جامِ امین دیکھو کہ سرِ سحر کوئی دارالسلامین نہ کہ کوئی دارالسلامین</p> |
| <p>۵۸۷</p> <p>قاسم بھی پیشوائی کو اکبر بھی آئے ہیں لودیکھو گھنٹیوں علی اصغر بھی آئے ہیں</p> | <p>۵۸۸</p> <p>دنیا میں داد رس نہ ملا دادِ خیر کو جا کر نشانِ طمانچون کے دکھلاے شاہ کو</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۳۴ غل پر سبک کا عاشق کی قضا بافو نے نبض کی تپائی نہ دم زرا چلائی غصہ کے جہان مجھ سے سبک کیا انجانی نہ میری سنی آہ سبک کیا</p> | <p>۱۳۵ منڈھ جانے کا وقت پر چھپا ہوا بابا کو برسے روتی ہو نہیں چھپا چھپا کرتے سے منڈھ جانے پہلو پر چھپا امان کی مٹی امان سو آواز نونہا</p> |
| <p>۱۳۶ اصغر کو کچھ پیغام بھی میں نے دیا نہیں تم جیل بسین اور امان نے رخصت کیا نہیں</p> | <p>۱۳۷ ما تم سدا یہ گھر تھا ترے میں کرتے سے زندگیاں سونا ہو گیا بی بی کے مرنے سے</p> |
| <p>۱۳۸ بابا کی پیاری لائی چھپائی چھپائی لائی چھپائی چھپائی چھپائی مان درجی دیکھو گھر گھر چھپائی سہان بندھو گھر گھر چھپائی</p> | <p>۱۳۹ یاں کے کپڑے پٹین شہر کا نہیں بی بی کے ناز اٹھائی چھپائی نہیں نادار امان چھپائی نہیں اور غذا نہیں چراغ کھنچ کے واسطے چھپائی نہیں</p> |
| <p>۱۴۰ دادھی کرٹھنی بی بی میں زلفین سنو اردو لو اٹھو یہ پھٹا ہوا کرتا اتار دوں</p> | <p>۱۴۱ امان کے پاس رہنے کی ایذا اٹھا چکین بی بی طمانچہ کھا چکین گردن بندھا چکین</p> |
| <p>۱۴۲ اصغر کی بھولی باتیں نا اشرار اکبہ کو کر کے لاؤ اشرار سیلی کا نیل کو کھلاؤ اشرار بابا کو جا کے در پہ لاؤ اشرار</p> | <p>۱۴۳ تم نے جو شام کو کمر لاؤ یہ سہرا میں چھپائی چھپائی چھپائی آئی ہے آج سو نیکو خور میری قضا اس درد لادو کی خبر بھی نہ ملتا</p> |
| <p>۱۴۴ ما تم کے غلغلے میں نہ رو نیکیے جوش ہیں بی بی جواب خموش ہیں تو سب خموش ہیں</p> | <p>۱۴۵ آباد گود کی تھی مری خالی کرنے کو کیون بی بی آج سوئیں مرے پاس مرنے کو</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۳۳۵ در پیش تھی بی بی کو ملک عدم کا ان دزدان کا کیا زیادہ ہوتا تھا کتنی تھی بھجے شام کو بھجے تیار باد نہ بھجوا تھا اسے تو شہر</p> | <p>۳۳۶ اس کی بی بی کو یاد دیر کی جا کر کوہِ مہر سے کہ اسے آلِ مصطفیٰ احسانِ میراث کہ درختِ ویا سامانِ مجب سے بلو سکیں گے دفن کا</p> |
| <p>تجھ سے رفیق بیٹی مری آہ چھٹ گئی بچی تھیں تم میں لٹ گئی والٹ لٹ گئی</p> | <p>پردے میں شب کے سوپ دو اس نکلیات کو زہرا کی طرح دفن کرو اس کلمات کو</p> |
| <p>۳۳۷ اکبر جہان نہ ہوتے تھے بابا سی ایکدم اصغر تھے تم سے بہتا تھا میرا غم ابنا اسید ہو گئے دونوں طرف سے غم کھسار سی میری کوئی کھلا گیا غم</p> | <p>۳۳۸ آئے کئی ملازم حاکم سو دردم حاکم جو سنا تھا کہ سب ایک تکم زیب پکار رہا آلِ سولہ میں ہم غیرت تو دم کھسکا تھا پھر تکم</p> |
| <p>تقدیر کیسی ہو گئی مجھ سے حال کی وہ چھ مہینے کے لئے تم چار سال کی</p> | <p>عرصہ جو اسکے دفن میں ہو گا تو کیا ہوا بے گور باب بھی تو ہے ران میں پڑا ہوا</p> |
| <p>۳۳۹ بانو کے بینکے دم کو بے شمار سکندر کا غل چار انیدہ شہر محبوبہ کا سر بھی در انکونین قرار آغا خبر کر باب پیر بی بی ہوشیار</p> | <p>۳۴۰ مردہ کا پردہ کرتا جا باب بی بی جا مردہ جو دفن کیے ہو اس کا فائدہ انچھائی کی غریب کی میت کا اٹھایا پروا نہ کیا نہ زینت میں ذرا</p> |
| <p>ایسی کیسی موت نہوے زما نے میں سید انی بے کفن ہے پڑی قید خانہ میں</p> | <p>خیرات کو نہ لعل نہ یا قوت چاہیے نخی سی قبر چھوٹا سا تابوت چاہیے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۵۴۵</p> <p>ابن ہشام کی یہ تفسیر جو کتب و کتابت آیا ہے لوٹ میں جو بار اتر کات مچو اسے اس میں سے علم کی شاخ نکلا اور وہ در آکر اور بھی اترنا وفاقا</p> | <p>۵۴۶</p> <p>آغا اس علم کے تو سر پہ پہنچا رسول اور پائنتی کو بال کھلے روئی جو تول میں اس میں جیب علی شمس در تول سرو بیان عرش کا ہے ایک کلمہ تول</p> |
| <p>۵۴۷</p> <p>نزدان سے اپنے گھر جو سکینہ روانہ ہو بس وہ رد الغن ہو علم شامیانہ ہو</p> | <p>۵۴۸</p> <p>بھرتی ہے گرد روح شہیدان کربلا قبر اس کی صاف کرتا ہے مہمان کربلا</p> |
| <p>۵۴۹</p> <p>جب پیہم حاکم چمکے کشف ہوا اسباب نے عجیب قیامت ہوئی پیا سادات میں وہ بار قیامت ہوئی پیا کشف کے مرتبے سے ثابت میں پیا</p> | <p>۵۵۰</p> <p>اقلہ سنان کے کو تکیہ چلے مرم مانند شامیانے کے کھوے ہوئے حکم جب قبر سے شام سے آرا جیہ مرم اور قبر میں وہ مرد آرا جیہ مرم</p> |
| <p>۵۵۱</p> <p>زنجیریں پہنے اہل حرم اٹھ کھڑے ہوئے میت کے گرد آن کے چھوٹے بڑے ہوئے</p> | <p>۵۵۲</p> <p>بالا سے قبر اہل حرم روئے شور سے آواز آئی بچے کے رونے کی گور سے</p> |
| <p>۵۵۳</p> <p>کہا کہ ان کے تابوت میں کیا جینا لوں کہ جانی ہو یا سو کہ بل بافو پکارا قاپٹ کی سیر آل مصطفیٰ تلا وہ حادثہ یہ نیا جہت جیہ</p> | <p>۵۵۴</p> <p>جبکہ جبکہ کہ کیا ہو وہ تو نظر کیا شیخ ہوئے میں قبر میں سلطان کیا اصغر ہے اونکی کو دین غلام کو رو کیا زینب نے کے مگر کو باقیہ کیا</p> |
| <p>۵۵۵</p> <p>بائیں یہ یا کہ بائیں تکی کو خاک اڑاتی ہے مان سب طرح سے بیٹی کی میت اٹھاتی ہے</p> | <p>۵۵۶</p> <p>اپنی نشانی دختر خیر شکن سے لو لو بھائی جان اپنی امانت بہن سے لو</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۷۷</p> <p>بیچو کو تو بلا یا بھگے کب بلاؤ گے یاد رکھو کہ چون مجھ کو دریا بھلاؤ گے کیا ایک بھگتی سے کسی تاج بھلاؤ گے بھلاؤ گے تو میں بھی تیرا تاج بھلاؤ گے</p> | <p>۱۷۸</p> <p>بیچو کب میری خاک پہ پہونے کی تھی تو کچھ نہیں سمجھا دیا کہ یہ کیا ہے کہ جس کے چہرے پر تیرا تاج بھلاؤ گے سو تو مجھ کو بلاؤ گے تو میں بھی بھلاؤ گے</p> |
| <p>۱۷۹</p> <p>آئی اندا کہ قید کی مدت گزر چکی اب مخلصی ہے مرنا تھا جسکو وہ مر چکی</p> | <p>۱۸۰</p> <p>روؤن تری غریبی کو یا سبے نصیبی کو مرنا بھی تھا تو شام میں مرنا تھا بی بی کو</p> |
| <p>۱۸۱</p> <p>پہلے بانو گریخت کی کیا کیا اور اب دفن میں مصوّم کیا کیا بانو کو ہوش نہ آتا وہ کیسی تھی یا بی تو تیرے خزانے کی کیا کیا</p> | <p>۱۸۲</p> <p>بجائی کے عیدوں کی مانند سر بلا نہ کہ عید نے سخت نہ دینے کی کیا کیا سو نہ کو یہ مقام پہنچا تو کیا کیا اب تو عطا توں پہنچا تو کیا کیا</p> |
| <p>۱۸۳</p> <p>بجلی قلق کی صبر کے خمین پہ گر پڑی بسل کی طرح دوڑ کے مدفن پہ گر پڑی</p> | <p>۱۸۴</p> <p>بجھ کر کیا کر دنگی جھٹ کے جو شرب کو جاگئی آئی ندا سے فاطمہ میں روز آؤن کی</p> |
| <p>۱۸۵</p> <p>رواقا علیہ السلام کے دو ہائی ہے جس سے میری عمارت کی کیا کیا ہے جس سے پہلے میری عمارت کی کیا کیا ہے جو یہ تیرے غریبی کی کیا کیا ہے</p> | <p>۱۸۶</p> <p>ناگاہ آئے تیرے غصے سے یہ کیا کیا اب قید خانے کو چلاوے آل مصطفیٰ بس اور چلے نزار سے تیرے عید کی کیا کیا زینب بکری تیرے تیرے کیا کیا</p> |
| <p>۱۸۷</p> <p>مجھ سے نہ بوجھا تبصرہ پہ تھکتے لگا دے کس نے یہ خاک میں مرے ارمان ملائے</p> | <p>۱۸۸</p> <p>جائیں کمان خواں ہمارے بجا نہیں مرقد پہ فاختہ بھی ابھی تو پڑھا نہیں</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۴۴۴ وہ بولائیں یہ سنو نہ مانو لگا نہ ہمار آنکھوں تو آنکھوں نہ سنو نہ لگا نہ ہمار</p> | <p>۴۴۴ یکے پائین قبر کی بولی وہ دلفگار میں بات کا خانوٹ نہ جی بے ہی دیکار</p> |
| <p>یاں شمر رہنے دیتا نہیں مجھ اسیر کو</p> | <p>بولی بی متکو سو پنا جناب امیر کو</p> |
| <p>۴۴۴ متکو تھاری قبر کو اللہ کی پناہ بجراؤ بھی اگر مجھے آپا ملے گا آہ</p> | <p>۴۴۴ یکے پائین خانہ کی انی تقریبی راہ سب سے دیر میں کس حال میں تباہ</p> |
| <p>یوں بلمتی حضور خداؤ رسول ہو</p> | <p>یہ مرثیہ بحق سکینہ قبول ہو</p> |
| | |

| | |
|---|---|
| <p>۴۱ جہنم میں جہنم کی نظر آئے کچھ ہو گئے جہنم کی نظر آئے شاہ شمس الدین سے جہنم کی نظر آئے گردن میں لاشا نظر آئے</p> | <p>۴۰ بہن بنو گائیکہ کی نظر آئے اندھائی کی نظر آئے بہن بنو گائیکہ کی نظر آئے نور علیہا کی نظر آئے</p> |
| <p>۴۲ کہتے ہیں کہ خواہر پر مری رحم کی جا ہے میں سر کا ہوں محتاج وہ محتاج رہا ہے</p> | <p>۳۹ شیرین قمر شرمردان کی بھی نو ہے کل صبح نہ لشکر ہے نہ کشور ہے نہ تو ہے</p> |
| <p>۴۳ جان نہ بین کیا دفن شہر کی دہلائی رنگ بھو اترے تو بے گورہ بھائی زندان میں بھی قتل میں بھی توفیق آئی فیاضیہ ہر آنے کہیں دانسیا پائی</p> | <p>۳۸ بیدار ہو خواب سے ڈر کر رہ گیا وہ کیا ہو اسیدار کہ نقشہ ہوا بلیا اور صبح ہوا تھکا رہا اسے دربار اٹھام رہا جرم دیدیا یک بار</p> |
| <p>۴۴ گردن مری معیت کے نہ کرنے پہ قلم کی اب کون سی تقصیر ہے قید حرم کی</p> | <p>۳۷ پوچھا جو کسی نے سبب رحم شقی سے بولا میں ڈرا خواب میں فرزندانی سے</p> |
| <p>۴۵ پہلے کیا حکم کی نظر آئے برازد اس کی نظر آئے پہلے کیا حکم کی نظر آئے پہلے کیا حکم کی نظر آئے</p> | <p>۳۶ اندان کو رہنما انبوتہ فرادان کھلنے لگے سب فضل اور غنیمت کے دہان کھلنے لگے سب فضل اور غنیمت کے دہان کھلنے لگے سب فضل اور غنیمت کے دہان</p> |
| <p>آخر کوئی پوچھے گا یہ بیدارستم بھی مختر بھی ہے اللہ بھی ہے تو بھی ہے ہم بھی</p> | <p>ایک ایک سے فرماتے تھے عابد کو سنا حالو یا رد کوئی ہاتھوں سے مرے طوق اٹھالو</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۱</p> <p>انقصہ تمام اسیرین بڑھا کر ساتھ اپنے سر پر بٹائی کر دھو دھوا جو کر کے دیکھ کر چراغ کینے دیکھ کر</p> | <p>۱۲</p> <p>اس کی کھانسی کو خیر گئی شاہ بچاؤ دیا اس کے لیے بیک پر عابد نے کہا زینب کی بیٹی لو انھیں بچاؤ دیا</p> |
| <p>۱۳</p> <p>پانچوں میں تو زنجیر ہے زنجیر پہ سر ہے او کو نہ رہا ہی نہ اسیروں کی خبر ہے</p> | <p>۱۴</p> <p>وہ اٹھ کے پکاری کہ امام ام آئے سر نہ کہا زینب ترے لینے کو ہم آئے</p> |
| <p>۱۵</p> <p>آواز دی جانے کہ اسے خیر ہوا اب حکم دیا کہ اس کو سے بچا کر رو کر کہا زینب کے لال بچا کر کامیابی ہو کر آیا ہو</p> | <p>۱۶</p> <p>آئے تو طبق میں تھا رات شہر تیر اور اپنے ہم سلیمان بچا کر در بار میں بچا کر صاب تیر حاکم نے کھانسی دیکھ کر</p> |
| <p>۱۷</p> <p>کیا چھٹے میں آج اپنے برادر سے ملو گی اکبر سے ملو گی علی اعظم سے ملو گی</p> | <p>۱۸</p> <p>کھڑے سر زنجیر تو سجاد کھڑے تھے اور منتظر احکام کے حد اکر کھڑے تھے</p> |
| <p>۱۹</p> <p>بان باغ قلم و خط و کتابت پہ سنا کہ اس نے بچا کر رہے بچا کر ہی نہ بچا کر میں بچا کر ہی نہ بچا کر</p> | <p>۲۰</p> <p>ادھر تو بچا کر تھا جو شاہ کی کسی نے بچا کر ہی نہ بچا کر ایک شہان ہوا حاکم کے بچا کر ہی نہ بچا کر</p> |
| <p>۲۱</p> <p>لیکن مرا بھائی جو بلائے تو جلون میں شہر کا سر لینے کو آئے تو جلون میں</p> | <p>۲۲</p> <p>آواز سنی سب نے سر شاہ امم کی آہستہ کہ ہو سنا ہے زنجیر قدم کی</p> |

| | |
|---|---|
| <p>علاء اب کھو لوں گے وہ شہر کی باریا تا عینک ابا خاندن سے کیا اینا ہوا اور وہ دیکھو مضمونی کی اینا ہوا</p> | <p>علاء وہ بولا کہ کچھ اڑنا خدا را یہ بولے مگر اسے نہیں باب ہوا فی الفور کیا خاندن کو اسے انا را اور اسے لگاوت کا اسباب ہوا</p> |
| <p>تو آپ گئے کھول دے بیوہ کو بلا کر وہ بولا نصین عقدہ کشائی کر دیا کر</p> | <p>عباس کے مرستے پر وہ ہی جاہ و حشم تھا اس لوٹ کے اسباب میں بھی آگے علم تھا</p> |
| <p>علاء اسم کہا تیرے کہ چھوڑے بابا دہم شہر سے پہلے تو گھر کوں نہ بابا وہ بولا ختم ہوا ابھی سے لال خضر جا پہلے پہن سکینہ کا کھو لو گھٹیا</p> | <p>علاء جب لوٹ کا اسباب ہو چکا عابد سے کہا حکم پہنچے کہ مول بلج پورہ نہ اتنی ہر چیز نہ ہوا اگر سے کہ لوٹ کا اسباب ہو</p> |
| <p>بابا ترا زندہ ابھی اے ماہ جبین ہے بیکس ہے سکینہ کہ پدر سر پہ نہیں ہے</p> | <p>گرتا کوئی آجلا سا سکینہ کو پہنھا دو زینب کی ردا دیکھ کے زینب کو اڑھا دو</p> |
| <p>علاء بیس تے سکینہ کی غرض غلبہ ناشاد نخاسا کھول کے روئے گئے عباد زنجیر رنج سے کیا ایک کو زاراد خونت پہ لے آیا نصین کا علم عباد</p> | <p>علاء زینب پرکاری کرتا دھونگی میں ناچار پیشیاں اور نصین میں احم نہیں نہار نخا در امیر سے کیا اب خود ہون میں بخار متلاں سرفج سے ہیں ابھی تیرے ابار</p> |
| <p>وہ بولے کہ کس طرح سے اے دشمن ہیں بابا تو ہو بے گور پسر تحت نشین ہیں</p> | <p>اب تک تو میں بے پردہ رہی تیرے ستم کو پر آج سے سرنگے ہوں شیر کے غم سے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۷۷۷</p> <p>نور بادشاہ نے سید عابد مظلوم ناگاہ سر شاہ کے پیدائشی شہسوار آواز نقطہ زد کی گئی کہ بے پروا کی فضیلت کہا بی بیوں سے بادل خنوم</p> | <p>۱۷۷۸</p> <p>بانو نسکامین نے پتھر چاؤ گئی عاشق پتھر چاؤ گئی عجب عجب کر کے دیکھا کچھ کچھ کہنی اور جو کہن کہن کیا کھنکھن نہ میں کیا ہے مرادیا</p> |
| <p>چپ ہو مری بی بی کی صدا آتی ہے لوگو کچھ روح بتول اس گھڑی فرماتی ہے لوگو</p> | <p>پھر بولو یہ عابد سے ردالتو نہ اڑھا دو بہنا ہوا کرتا کوئی اصغر کو اٹھا دو</p> |
| <p>۱۷۷۹</p> <p>خاموشی سے تبصرات آتی عابد سے بیٹے نے نہیں فرما پائی بے پروا کی کبر و اصغر کی جھلکی اگر نیچوئی سب کی یہ دیر لگائی</p> | <p>۱۷۸۰</p> <p>جہان کے تار علی اصغر کا جو پایا اصغر کی طرح اسکو کھینچے لگایا کب نہ بد دل ماری الفت ہو گیا اور خون نہ بھی میں کب نہیں کھایا</p> |
| <p>اب تک کفن و گور کی تدبیر نہیں ہے کیا دفن کے قابل مرا شہسوار نہیں ہے</p> | <p>کرتے کو کیجے سے لگانے لگی بانو اور لوریان دے دے کوسلاؤ لگی بانو</p> |
| <p>۱۷۸۱</p> <p>حاکم کے حضور آج کے عابد ہو گیا تو نے بھی سنا فاطمہ نے مجھ سے کہا کیا بیٹا جو جو کہ کو تو نے پچھینا زہرا اب دے غریب تو کو کھانے لگا حاشا</p> | <p>۱۷۸۲</p> <p>حاکم کے طالب کس عابد بیمار اس بات تو یوں کہ اسکو دیکھا بیمار نہ کی کہانی کو جو لو ماہی بیمار کھا ہو تیری منج سے طلق بیمار</p> |
| <p>گو عرش بھی زہرا کے ترپنے سے لے گا شہسوار سر تو نہ ملا ہے نہ لے گا</p> | <p>مانگے گی جو محشر میں بتول اپنی زبان سے کہہ دلت زہرا کو تو لاوے گا کمان سے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۳۷ جو ظلم شر کو دکھانا سو دکھاے نیز ہے یہ کیدیں بھر انا سو پھلے ہو تو یہ پھری پھر گناہوں لگاے راوند کو جو جانکے شان ہوتاے</p> | <p>۱۳۸ کیسے پوچھو کہ کون سی بکری کیون غصے پہ اس میں جی تھاری اب اس کے اندر کی اس تھاری لش جان بھائی جان بھائی</p> |
| <p>۱۳۹ پر دس سر مول کو ملاؤن میں بدن سے گر یہ نہیں ہم سب کے بھی سر کاٹ لے تن سے</p> | <p>۱۴۰ کیا پھر یہ گلے پچون کے بندھو اوگے پیاسے کیا پھر ہمیں زندان میں بھجواؤ گے پیارے</p> |
| <p>۱۴۱ سرکاٹا دریا پھر تیر کی شوم اب میں بھی ان کو پہنچا تا ہر مظلوم یہ لوٹ جو بھرتی ہے اسے دوسرے مظلوم دیکھو زمین کی کیا ہو صلاح</p> | <p>۱۴۲ زنجیریں تھیں غصے نہ آیا اس وقت تو توں نے لوہے کو بھجوا دیا اور لوگوں کی محراب میں درون کھجکایا صابر ہو کر نہ ہو اسباب تو بھجایا</p> |
| <p>۱۴۳ گر کہ اسی مظلوم کی ایک تیغ ادھالون سرکاٹ کے تیرا سر شاہ شہر دلون</p> | <p>۱۴۴ باقی رہا شیر کا سروہ بھی سنے گا حاکم ابھی غصے میں ہے پھر آپ ہی دیگا</p> |
| <p>۱۴۵ کہتے تھے اور غصے کی تیر بھی جاری دربار میں ایک تیر تھانہ لڑ پاری سرنگے دھانگے تھیں بیان ساری سرتی تھی تیر کے خالق باری</p> | <p>۱۴۶ اسے کشتی زانی تیر کے سوا کس اسے دلت تباہی کے بیان کس بھائی تو تھیں کس کی بھائی کس اب تم کے غصے کی بھائی کس</p> |
| <p>۱۴۷ اب ایک بہترین یہ غمخوار سرم ہے سو او سرکا بھی اب طلق ہے اور تیغ ستم ہے</p> | <p>۱۴۸ مظلوم ہو تم غصہ نہ فرماؤ بلا لون ڈ لو رحم کرو ہم پہ چلے آؤ بلا لون ڈ</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۱۱ نظر آتا ہو اس سے دم آریا وہ بیمار اور بولا کہ یہ بکھو یا اپنی نہیں کار زینب نے کہا خیر کیا بنے بھی بیکار واری گئی ہے وہوں کے کوئی نہ بیکار</p> | <p>۱۱۲ کس کو نہ پتا آتی ہوں کہ تو کو کیجیو افست ہے چھپی ہوئی کھیل کو کیجیو اس وقت میری جان کے گھر اس کو کیجیو ماکر ہے چھپی جان کے در جان کو کیجیو</p> |
| <p>حاکم سے نہ سر مانگو نہ غصہ نہ خف ہو راضی رہو اب اس پہ جو مرضی خد ہو</p> | <p>یاں تو پھٹا کر تاپو ہاں طشت طلا ہے فرمائے منظور نظر کون سی جا ہے</p> |
| <p>۱۱۳ بانو نے کہا دل پر آئی جہلیات عاشق کو کیجیو بہت شاہ خورشید زبان میں لادلی دہی تھی جہلیات دیواریہ آتا تھا وہ سر سبز ملاقات</p> | <p>۱۱۴ بابا تیرے صدقہ سے اکبر کی نقدی بابا تیرے عباس لاؤ گے نقدی بابا بن کر غور کر کے نقدی قاسم کے نقدی علی اصغر کو نقدی</p> |
| <p>مخازن میں بھی در زبان ہاے سکنہ لینے کو سر شاہ کے اب جاے سکنہ</p> | <p>بند آنکھیں کیے لیتی ہوں ہاتھ کو ٹھاکر لوریا باکیجے سے لپٹ جاؤ تو اگر</p> |
| <p>۱۱۵ سچ کی تعلق لفظ کہ اچھا جلائی سکنہ ہے بھی میری تنہا دوری سر شہید کی جانب کو دھکیا ہاتھ پر رکھا چھوٹا ہاتھ کیا جبرا</p> | <p>۱۱۶ ابغا تھو گیا کوئی بغیر دکھلاؤ سر شہید کی کمرے میں چلاؤ صدقہ کی لپٹ کے بندہ نہ دلاؤ دل میں پڑتا ہو سچے سے لپٹ جاؤ</p> |
| <p>بھیلا کے پھٹی کرتی کو جلائی سکنہ بابا جلو لینے کے لیے آئی سکنہ</p> | <p>جاؤ اگر آنا متھین منظور ہو بابا میں اور ہوں اس وقت نہ تم دور ہو بابا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۴۴۴</p> <p>میر کو بیچارہ کا پیاسی آبی وہ ناچار ہر جا پہنچ کر شکر کا گود میں کیا چمک چمک کر دیتا حیدر مہدی سلیمان چمک چمک کر دیتا حیدر مہدی سلیمان</p> | <p>۴۴۵</p> <p>میر کو بیچارہ کا پیاسی آبی وہ ناچار ہر جا پہنچ کر شکر کا گود میں کیا چمک چمک کر دیتا حیدر مہدی سلیمان چمک چمک کر دیتا حیدر مہدی سلیمان</p> |
| <p>ہر کو بچ میں تھی یاد حسین آل نبی کو سب روتے تھے ہر وقت حسین بن علی کو</p> | <p>غل تھا کہ سر شاہ سرافراز کو دیکھو مظلوم کے معصوم کے اعجاز کو دیکھو</p> |
| <p>۴۴۶</p> <p>فاطمہ کو دربار نبین شکر کا مکان افغانی کہ مجھ کو ہستی ہو چنان اللہ کا خدا ہے جو در شاہ شہیدان پیر علی کہ وہ دن کھنڈہ مراد کا جان</p> | <p>۴۴۷</p> <p>غاصات بلند تھی شاہ سہیل لاریب کیا یہ دنیا سی سر پہ کیا کتنا ہے کو فاذ وہ مرید پہ بھی کیا اللہ سے سوج بسر فاطمہ زہرا</p> |
| <p>قلبی بفا اے پسر فاطمہ زہرا روحی بفا اے جگر فاطمہ زہرا</p> | <p>گوارہ قدرت میں یہ ناز دتے چلے ہیں کچھ عرش پہ اللہ سے کہنے کو چلے ہیں</p> |
| | <p>۴۴۸</p> <p>تھا بی بیون غافلہ نغمہ بہ کھینچتے تھے دودھ شہید کی تصویر بہ کھینچتے تھے دودھ شہید کی تصویر بہ کھینچتے تھے دودھ شہید کی تصویر</p> |
| | <p>میں لانی کہ ہو گومر ابکس پر آیا لو امان مبارک مری گودی میں سر آیا</p> |

| | |
|--|---|
| <p>شیریں زاد میر جو حق کی جاگید حادثہ نجات برابر شریعت و سنت احدی میں سچو سے دین قدر کی کس از غنی بانو کو دیا قدر حسین علی بن</p> | <p>شیریں زاد میر فہرست ہو گیا امام کی شریعت یا نقش حق و ہستی امام کی شریعت آقا میں کس قدر کی از غنی تقدیر پیشو کی شریعت</p> |
| <p>وہ ماہ نجم میں تو یہ خورشید عرب میں دو لون کا قرآن ہو گیا اک پر دہش میں</p> | <p>شیریں زاد میر تو عابد سا خلف ہے تو گوہر دریا ہے امامت کی صدف ہے</p> |
| <p>شیریں زاد میر اسے سو نہ دیکھو تو از اقدار تاراند خشب کبریاں در کمان بانو سے بیجاہ کسی ذرے کو ہم پہلو سے خوش کیا وہ آگاہ ہیں اس ذرہ نوازی آگاہ</p> | <p>شیریں زاد میر کیون خیر وہ فخر کو بن میں پائے خانہ جہان خواب میں جس بیجاہ ادب اب میں آوے تو ہو بیجاہ اعجاز سے فخر کو بلو اسے بھلائے</p> |
| <p>وہ فخر عجم بانو سے اقلیم میا ہے یاں ز پرنگین خاتم تسلیم رصا ہے</p> | <p>ادس رو پہ تجلی کا نہ کیون خاتم ہو آب گل جنت سے جسے فاطمہ دھو دے</p> |
| <p>شیریں زاد میر یہ تقدیر بانو سے از اقدار تقدیر وہ بیدارین تھی در غمت کا خیر یہ تقدیر بانو سے از اقدار تقدیر وہ خاتم عصمت تو عفت کا خیر</p> | <p>شیریں زاد میر ایک قطر فلک نہ کہ تقدیر کی مثال وان جلوہ غایت تھی وہ خاتم اقبال وہ بیدارین تھی در غمت کا خیر یہ تقدیر بانو سے از اقدار تقدیر</p> |
| <p>وان دولت و آسائش و تفریح و خوشی تھی یاں حکم میں سب کچھ تھا مگر فاقہ کشی تھی</p> | <p>شیریں زاد میر شیریں لب و شیریں دامن اہل جیا تھی بروانہ شمع حرم شیریں سرا تھی</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۷۷ خوشی کی سانس سے جاگتی تھی وہ آئینہ ناز میں زندہ آئینہ ہے آج خائے کو بھی چھل چھل تھی وہ تھا شاد کش لبت بدلتا اند</p> | <p>۷۸ وہ خان تخت کا پاپے سر پہ کتنی ہی جلوہ دار سلیمان سے ہیں وہ بی بی جلوس آئی ہے اس طرح کی صاحب پر بھی پاپے کی یاد</p> |
| <p>۷۹ جب کتا تھا کوئی یہ عجیب فصلت وہ ہے آئی تھی صدا صاف یہ نہرا کی ہو ہے</p> | <p>۸۰ کچھ اور پھر قدرت اللہ نہیں ہے سامان ہے شادی کا پہنوشاہ نہیں ہے</p> |
| <p>۸۱ سو جن روز و روز اسباب غلبا بکل پیشہ تھا قیامت کا بھٹہ تھا بکل سید کے بدل شہین خان بکل پایہ پیدین وہ حلقہ تہا بکل</p> | <p>۸۲ وہ تخت جو بانو کے قریب آیا فضل تس آپ کو قانون معظّم سے بکارا کسی پارسے بانو بوسہ کے پکارا افت کا اشارہ تھا قیامت کا اشارا</p> |
| <p>۸۳ ظہال کی آواز سے شرم اسکو بڑی تھی صفت وہاں ظہال کی جا پاتوں بڑی تھی</p> | <p>۸۴ سراو سکار کھاسینہ اقدس پہ اٹھا کے ہاتھوں سے بلائیں لیں کیجے سے لگا کے</p> |
| <p>۸۵ اگر کب ہوئی تھی مگر تہا بکل کیا کہی تھی خواب میں وہ عاشق غفار بالا سے زمین آیا سر فلک آتار اگر بی بی کو اس تخت پہ چون غفار</p> | <p>۸۶ پیر زلف معنی پر بلاں سکہ کا غنہ تھا بچہ رست اور سکا جو ہر شافی سے بہتر بلجھا نے اور شانے سے گیسو سے مغنہ آغاز و یہ تھا کلام سے واسے تقدیر</p> |
| <p>۸۷ وہ تخت ہے یا بخت بلند اہل زمین کا خاتون معظّم ہے شرف عرش زمین کا</p> | <p>۸۸ اٹھا دین سال آہ جو اکبر نے قضا کی تھی خاک اور تھیں گیسو دن پر کرے بلا کی</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۰۰ فاطمہ بی بی کو زینت حسن رو گنگو زینت کو زینت حسن رو اور زینت کو زینت حسن رو زینت حسن کو زینت حسن رو</p> | <p>۱۰۱ شہنشاہی شہنشاہی شہنشاہی شہنشاہی شہنشاہی شہنشاہی شہنشاہی شہنشاہی</p> |
| <p>سو کو فیون نے بغض شہنشاہ زین سے باندھا تھا اخصین بازو کو گوسے رس سے</p> | <p>طالع تو کے بیدار ہیں گو خواب میں تھے تو صاحب معراج کی اولاد ہو سہ سے</p> |
| <p>۱۰۲ چرخ فیضی تو زمین کو خوش طوار نہایت لالہ سے پرستش کو اظہار شہنشاہی شہنشاہی شہنشاہی شہنشاہی</p> | <p>۱۰۳ کافی ہے مہرین سے مہرین مہرین سے مہرین سے مہرین مہرین سے مہرین سے مہرین مہرین سے مہرین سے مہرین</p> |
| <p>شانہ بھی کیا زلفون میں شادی و فرج سے لین تھے بلائیں مری مادر کی طرح سے</p> | <p>پانی ہے جہان مہرین زہرا کے وہ سے قطرہ نہ ملا اکبر و اصغر کو غضب سے</p> |
| <p>۱۰۴ وہ بوجھ تیرا نہیں معلوم وہ بوجھ تیرا نہیں معلوم وہ بوجھ تیرا نہیں معلوم وہ بوجھ تیرا نہیں معلوم</p> | <p>۱۰۵ سب خواہیں آئے بانو ہو گئی کیا نام کے فخر و تکرار کا کیا نام کے فخر و تکرار کا کیا نام کے فخر و تکرار کا کیا</p> |
| <p>میں فاطمہ ہوں اور مرا باب نبی ہے تو مادر ہر شکل رسول عربی ہے</p> | <p>ہر چند سب اولاد علی نیک سے بانو پر ساری خدائی میں حسین ایک سے بانو</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۰ گو اسم تو کی ہو دستور اک جا بے نقیب کی بیجاں ہے بیجا نوا چھ جہان پہنچے نام تو عیشیہ زیب سی یاد ہو جس کا</p> | <p>۱۱ یہ ذکر تھلید رو با نوبہائی ناگاہ دیکھنا وہ بیچی نہ دھت خاک طاع رو سب کی سب کی سب کی سب کی سب کی رہا کچھ سب کی سب کی سب کی سب کی</p> |
| <p>۱۲ ہے سبط نبی پر وہ دل و جان نبی ہے شہزادہ جبریل ہے فرزند علی ہے</p> | <p>۱۳ اس خواب کی امید پہ سویا ہی کر دنگی اور عالم رویا میں مین رویا ہی کر دنگی</p> |
| <p>۱۴ بقدرت حق بین ہے وہ ملک سکوا ہو فتنا و بشت و سحر و ارض سما ہے مظلوم ہی اور وہی شاہ شہلا ہو مقتول تھا ہے وہی حق قضا ہو</p> | <p>۱۵ اکھٹکے جو دیکھا تھا کس کو نہ کیا اور دیکھتا تھا عشق وہاں نہ کیا زاد ہو کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کھانا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p> |
| <p>۱۶ ایسا کوئی ذی رتبہ نہ دیکھا نہ سنا ہے اب نسل میں آدم کی نہو گانہ ہوا ہے</p> | <p>۱۷ سینہ تھا ورق اور ہر انگشت قلم تھے اور شام و سحر نام شہر دین کے قلم تھے</p> |
| <p>۱۸ ذاتی و صفاتی تینا اس کی اصل محتاج ہے شک پہ نہیں پہنچا اصل میلٹ یہ ناکی ہے اور فرقہ آفانہ رکھ ہے جو رہنمائی لیا دراز را</p> | <p>۱۹ آخر اسی اندوہ میں کس سال گزرا اکھٹکے غائب ہو گیا جہاں گیا بہشتی کفر کی یاد میں نہ گیا نہا ہے سر گری با نوبہائی گیا</p> |
| <p>۲۰ بہشتی کی مری خشک غذا نان جو میں ہے یہ بھی ہے کبھی اور کبھی وہ بھی نہیں ہے</p> | <p>۲۱ کستی تھی کہ طاقت نہیں جواٹھ کر کھڑی ہو میں فرقت شہیر میں بیمار پڑی ہو</p> |

| | |
|--|---|
| <p>صلی اسے قافلہ فانی کی طرح سرور کو دیکھو بہا قلیاں کو دیکھو درویش کو دیکھو پتہ چان نزد کا کل پر درویش کو دیکھو گرہ می فغان نفس سرور کو دیکھو</p> | <p>صلی نیراٹھ کما کیا ہے درویش کی طرح بانو نے یہ کی عرض کشمیر کی نصو رست کشمیر جاکر ہے حق میں کی طرح زیلہ کے کما فیہ بیان کی طرح</p> |
| <p>جز نام حسین اور کوئی یاد نہیں ہے فریاد کہ اب طاقت فریاد نہیں ہے</p> | <p>نظارہ شیر بھی خوشنودی رہے منظوری اسلام پہ حاصل ابھی رہے</p> |
| <p>صلی نام اپنے جگوشہ کا تو جگوشہ آیا اک نام کے جگوشہ کا تو جگوشہ آیا یہ نام بھی کر کے جگوشہ آیا سوارین مردہ ہوئی سو جگوشہ آیا</p> | <p>صلی یا تو دل جان سمیٹوئی اسوئی کما آکھوئے حجاب کما اندر کما ہاگاہ قضا اور قدر کو ہو افسان یاں اب جگوشہ کما</p> |
| <p>تقوید دل غمزدہ نام شہ دین ہے آکھوئی تسلی کو مگر کچھ بھی نہیں ہے</p> | <p>کو حسن ہے پوسف سووا ابن علی کا دکھلا دے غریبی کہ یہ حصہ ہاسی کا</p> |
| <p>صلی ایسا کچھ دیکھو کہ تو باغی حاصل اسد خان کی بیوی کی کچھ حاصل یہ عمر کی کچھ حاصل جست کی کچھ حاصل</p> | <p>صلی یاں غلامیہ بانو سے غلامیہ کی طرح سے دیکھو بی بی طاعت است ہی کی طرح بانو نے سوار است جو کی کچھ حاصل دیکھا وہ عجیب کی طرح حاصل</p> |
| <p>کچھ وجہ بھی کیوں خادمہ کی یاد بھلا دی حضرت نے مجھے درد دیا اور نہ دوا دی</p> | <p>قامت تو ہے وہ جسکے لیے اصل علا ہے برسا پنچے میں منظر لومی و غربت کو بھلا ہے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۳۵ ہر گھونگہ کی جی کی سب آواز بیاوردی اس کو جبار کے نواز چیدہ شکم فاقہ کشی صاف نواز نذر بھینب اعضا سب سبیت غفار</p> | <p>۱۳۶ بانو نے جو شکل غلام کو دیکھا شہزادہ بھی پادشاہ ہوئی شیدا پیانہ اس عشق کا نغمہ کیا ایسا جو کھلکھلائی دماغ اجین ہر جسم</p> |
| <p>مخلوق جو کچھ درجہ غریبی کے کیے تھے وہ سب شہ مظوم کو خالق نے دیے تھے</p> | <p>پایا شہ والا کو نہ پھر خیر النسا کو ہر سمت پھری دھونڈتی نقش کف پا کو</p> |
| <p>۱۳۷ بے نقل و حکمت غفی راہی کہو یہ جو گئے پوچھ اسے وادی تباہی گیکو گیکو کیاں بہر بھی نانتاہی دیکھی اہل پروردہ دینی گنجی گاہی</p> | <p>۱۳۸ نقش کف پائے دین کچھ بھی نہ پایا شہزادہ تھا بانو کے اعجاز سے گرا پایا چہرہ پر کھلے بانو نے سر کو بھی ملایا کہ آہ کی بھی کی زمین کو بھی ملایا</p> |
| <p>عنی انکو عرض عقدہ کشائی جہان سے موجود تھے بندھنے کے لیے چوب سان سے</p> | <p>رو نام تھا بس اور نام حسینا بن علی تھا تسبیح بھی ذکر بھی ورد بھی محف تھا</p> |
| <p>۱۳۹ کو کتب از خدا سنیہ شہزادہ کو کتب از خدا سنیہ شہزادہ بیاوردی اس کی قلم و کلام شہزادہ کی قلم و کلام</p> | <p>۱۴۰ بند آگاہین جو شکل کے تھے تیری آہ دن رات اسی کے کھلے قافلہ نگاہ کہ ملک میں تانتا تھا کوئی قافلہ نگاہ کہ تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p> |
| <p>پانی کا نہ شربت کا نہ ہوں شیر کا شربت میں پیاس کا مشتاق ہوں شیر کا شربت</p> | <p>دریافت کر دو دل مرا ناشاد خرمین اس قافلے میں یوسف زہرا تو نہیں</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۷۷ سب سے پہلے کہ جس نے خدا کو نبیوں کی خبریں سنیں اور ان کو سچے سچے تقریر کیا تو اس کو اللہ تعالیٰ فرمائی کہ میں نے اس کو معلوم ادا کی کہ اس کو جواب کی خبر</p> | <p>۱۷۸ میں نے یہ کہتی ہوں کہ میں نے میں نے یہ کہتی ہوں کہ میں نے خط لکھ کر کہ میں نے شہزادی کے کہ میں نے سب سے پہلے کہ میں نے</p> |
| <p>گو خلق میں اب یہ یوسف و یعقوب نہیں ہے ایسا بھی خدا کا کوئی محبوب نہیں ہے</p> | <p>خود نکون یحییٰ و یونس کو نصیر اب ہے نہ ہر اکی ہو ہونے کا پر جب کو ادب ہے</p> |
| <p>۱۷۹ خوشی ہو تو تاجا عیان صبح کے ہنگام خوشی ہو تو شیدا راستے وہ کام پیوستہ دوری ہوئی جاتی تھی اس پر کچھ کہہ کر کہی تھی تھی تھی تھی</p> | <p>۱۸۰ پاشاہ بہادر راست کے نقد محبوب خدا شاہ دلالت کے نقد محتاجی خاتون قیامت کے نقد ارادہ پی ہی مظلومی و عسکری نقد</p> |
| <p>آگاہ نہ تھی شکو جھپکنے سے فلک کے تاج صبح گنا کرتی تھی تاج ہی فلک کے</p> | <p>کچھ ایسا سبب کہ تو ہم اپنی دعا سے آگاہین ملون جا کر قدم آل عباس سے</p> |
| <p>۱۸۱ کہتی تھی خیال شدہ الامین کہ آقا آگے تھی میں بدین تھیں نہ تھیں رہا ہے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی رہا ہے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p> | <p>۱۸۲ کیا عقداں ابی فاطمہ کا نام ناگاہ دین میں کیا فاطمہ کا نام رہا ہے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی رہا ہے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p> |
| <p>ہاں سچ ہے نہیں قابل لطف شہ دین ہوں شہزادی ہوں بیشک میں بنی زاوی نہیں ہوں</p> | <p>بالوں کے محل میں بھی عجب لوٹ پڑی تھی در بند کے حجرے کے حیران کھڑی تھی</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۴ افقہ حبیبی کے فانی کو بند بلطون ملاسل کر یا ابو جعفر اس محل شریک سے کر یا اسوا پہلے جو ہوئی قیدی بنی تھی مار</p> | <p>۵۳ نہر سے جو سن پایا تھا نام نہور اس کو دین و عمارت کی بنیاد کرتی تھی علی و موسیٰ مثل کرد آسان آئی تھی صد افاغہ نہ ہر جا نگہبان</p> |
| <p>آخر کی اسیری تو قیامت تھی بلا تھی تافے پہ نہ ہو دج تھانہ بانو پہ رد اٹھی</p> | <p>اللہ سے اعجاز حسین ابن علی کا بانو کی طرف ہاتھ نہ اٹھتا تھا کسی کا</p> |
| <p>۵۵ تین تین جی جی جی جی بانو کی تین تین تین تین تین تین بی بی پھر تین تین تین تین تین تین بانو نے کہا تین تین تین تین تین تین</p> | <p>۵۴ زور دیا بانو نے اپنے اور تھوڑے سے بھی دیا اور تھوڑے سے یعنی کہ تھوڑے سے اور تھوڑے سے کا زور کیا پائیں سلمانوں نے کیا کیا</p> |
| <p>۵۶ بانو یہ چلین ہاتھ کھلے ساتھ تھا بے گریہ نہیں تو باز نہ لو تم ہاتھ بہا بے</p> | <p>وہ کہا کہ گو تھے رسول عربی کے ٹوٹا تھا اسی بانو کو جنے میں بنی کے</p> |
| <p>۵۷ نہ اسے تھکے سنی اور جی جی جی بانو کی تین تین تین تین تین تین اللہ سے لطف کر ہم بانو کے جی جی کھلا دے ہاتھ اپنی تین تین تین تین</p> | <p>۵۵ اسلام جی بانو کا جی جی جی جی جی پائیں جی جی جی جی جی جی جی نہر کی جی جی جی جی جی جی جی شہر جی جی جی جی جی جی جی جی</p> |
| <p>۵۸ میتاب ہوئی ہو گئی کیا روح بدن میں کبر او سکینہ جو بندھی ہوں گی رسن میں</p> | <p>۵۶ کچھ لٹکے کوئی کا نہ ادب تھا زور کے لیے تیرے لگاتے تھے غنیمت تھا</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۵۴ دیندار شیخ کو بیخیزم و خود نیز بین سب از قطع ناز و نیاز سجد بین سب ان عجب سر کیا و تخلص کا ابوسعد جو اس وقت کا مال</p> | <p>۱۵۵ اس بات میں کمزور ہر اک فہم قوی تھا حاضر نہ وہاں باب علوم نبوی تھا</p> |
| <p>۱۵۶ اور بابو کے اندام میں غصہ تھا سب کو اور بابو کے اندام میں غصہ تھا سب کو سب سے بھی بڑی بیخیزم و خود سب سے بھی بڑی بیخیزم و خود</p> | <p>۱۵۷ مردہ بھی مری فاطمہ کا شب کو لوٹا ہے بلوے میں ہوا وہاں کی ہے کب یہ دوا ہے</p> |
| <p>۱۵۸ حاکم نے ارادہ کیا دیکھنے تک تب بولی زبان عجبیہ بن چکا سب کو کھانے تخت و کلاہ اور خاک سب کو کھانے تخت و کلاہ اور خاک</p> | <p>۱۵۹ بس تلو کو ہدایت سے شکر ہے بی بی اب عقد کی لپٹے تو ہی مختار ہے بی بی</p> |

۷۵۵
بانو نے کہا غریب نظر کے بیخ شاہ
یوسف دریا بکھل کر شہید کی لاش
پڑ کر خاک شہید جو دریا دوسے ہوا گاہ
بانو نے بھین دوسرے پہچان آہ

حید سے کہا آپ کا محبوب یہی ہے
مقصود یہی ہے مرا مطلوب یہی ہے

۷۵۶
پھر تمام سرت حسن میں مل جانے
بانو پھر والدی شاہ دوسرے
پھر با بصریہ عقدہ عقدہ کشانے
پھر مبارک ہو نادری چلانے

کیا مہر میں بانو کے ہوئی مہر خدا کی
باقی جو کچھ نسل امامت سوعطا کی

۷۵۷
کھڑکی چلے بانو کو چہر حیدر اکبر
سب زینت و سوت حیدرین بنک جلاؤ
اور ہر گھر سب کثیر ان خوش طوا
خود رخ توبل کے خدا ہوئی تھی ہمارا

بہا ج کے جو آنے کی خوشی ادسکو بڑی تھی
زینب بیان مہر و زینب مشتاق کھڑی تھی

۷۵۸
داخل حشر حسین ہوئی بانو فی بجاہ
زینب نے بلالین بین بصریہ شہید
چو درخت چکے سب پھوٹتے تھے چرکین
امان مری تھکوں نے چرکین

مرتے ہوئے حسرت جو اوٹھیں تھی تو یہی تھی
اس دوزگی کیسی مری امان کو خوشی تھی

۷۵۹
افسوس کی دریا میں تیرا
جس موتی چھلکی گئی اور تیرا نہ تھا
اسم تیری کہتی تھی کہ راحت دے
دو بیویوں کا ایک بھی سہرا نہ دیکھا

اب گھر میں ہوائی ہے خالق کی مدد سے
امان کو میں کس طرح اٹھا لاؤں لحد سے

۷۶۰
مٹا زبوا ہوئی عقدہ شہیدین
بانو تھی شہزادہ حیدر میں سے
خصلت میں شاہ تھی شہزادہ میں سے
مظلومی غریب تھی عیان حیدر میں سے

ہر دھن میں ہم رہتے شاہ شہدا تھی
کیا زہدہ شیر بھی مقبول خدا تھی

| | |
|---|--|
| <p>۱۱۷ یون اوئی شیرین خن کی تہا ارشاد بانو کی کنیزین میں غمیت شاد کتنی تھی کہ پیدا ہوئے جسے حبیب تاجدار نیرنگ سوا سب کو کیا اپنے آزاد</p> | <p>۱۱۸ بانو نے صاحب کلام نہ ابرار شیرین ہو چارادوس خن تقدیر دنیا اور اپنے پیچھے کا دیا خلعت زرار تہہ بین ہو غلام حبیب و گرانبار</p> |
| <p>۱۱۹ مشہور ہے شیرین بختی شاہ ہدا کی شیرین کی بھی اکدن لب شیرین شمس کی</p> | <p>۱۲۰ کہتے تھے کہ لے خون جہنم کا بھی کیا ہے آزاد تجھے مالک جنت نے کیا ہے</p> |
| <p>۱۲۱ بانو نے سوار ادا دیا شیرین خود یوید بلبلو بچا باو سے اپنا پیش نہ دین لاسے بولی بختیار موج ہے شیرین اسے چین بختیار</p> | <p>۱۲۲ خونچے کہا لوندیان کو سب کی بانو بختین کیوں نہ غصہ پیچہ بی وہ بولی باوق جو میں کہے بختیاری وہ لوندیان بختین میری لوندی بختیاری</p> |
| <p>۱۲۳ جیسے مری طاعت میں اسے عذر نہیں ہے بانو بھی یوہین دل سے کنیز شہ دین ہے</p> | <p>۱۲۴ ان بکور باد ختر کسری نے کیا ہے آزاد اسے دلبر زہرا نے کیا ہے</p> |
| <p>۱۲۵ شیرین غلام کو جاری ہو انو چشم شہ کو جو جبار شہ کو کتنے گئے کو جو جبار شہ کو توزیب کلمہ کی تو زیب ہو کو میر تیرا قبول ہو کو زار نہ کو</p> | <p>۱۲۶ کہ شہ شیرین بولی بچہ تیار انکھ سے اتھائی حضور شہ ابرار چہاں سے لگی کچھ کراہ دہ خادار ادارے کے کب کی ہو جلد کرانگار</p> |
| <p>۱۲۷ تو نے دیا اور میں نے لیا اس کو خوشی سے ہم نے گرا کر اس کو خوشی سے</p> | <p>۱۲۸ غیر دن ہم کرم کرتا ہوں اپنوں سے میں ہوا ہو انگنا ہو مانگ سے جو گنا ہو کہہ نے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>شیرین کہانشان در پستو مجھ جانا در غرض جی سے درلود کیو جلانا اور پادشاه کی کمرے مجھے پہلے بلانا شہزادہ کا گھر تاراج کیا پورا</p> | <p>۱۷۷ کہتا ہے پادشاه کی پگھلا دینا کا مابین یہ میل سے عجیب تھا رستے وہ فریاد تھا سکوہ و بہا تھا ایک ہی کا دوان مسکن ہوا</p> |
| <p>۱۷۸ شیرین کہتا ہے کہ اگر میں جان میں کھو نہ پڑتا تو میں نہ دیکھتا نہ نے کہا چھٹن کانین دیکھ کر شہزادہ کے تاراج کیا گھر</p> | <p>۱۷۹ توریت کا حافظ تھا عزیز اوس کا لقب تھا وہ فریاد جو تھا حکم میں اوس شخص کے سب تھا</p> |
| <p>۱۸۰ کچھ آل بنی ہدیہ و ستفہ ترا لیں گے اور ہم تجھے کھانے کی بھی تکلیف نہینگے</p> | <p>۱۸۱ موسیٰ نے عیان اوس پر وہ دین خدا کی اور دولت اسلام محمد نے عطا کی</p> |
| <p>۱۸۲ شیرین کہتا ہے کہ وہ نہیں کیا نہیں کیا اگلے دو نہیں کیا ایک دیکھو چھوڑا کو مجھے سو گیا خصیختی شیرین کی کمرے میں</p> | <p>۱۸۳ چھوڑا میں اس کو مجھے گویا تاری کو کبیر سے لے لیتے جا پوچھو چھوڑا کہ اسے عقد کو دیا نہیں چھوڑا کہ اسے عقد کو دیا</p> |
| <p>۱۸۴ ستے میں ملن تھا سخن شاہ احم سے شیرین کو حیات اپنی غرض تلخ تھی غم سے</p> | <p>۱۸۵ بجھو خط آزادی دوزخ دیا احم نے اور اس کو بھی آزاد کیا شاہ احم نے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>بولا بے غش سے شرف آدم و حوا سب کا ارشاد کیا دل سے پذیر بیدار حسین کے سے بھی جاکوین نیچے یہ کھر چھوٹے بھگے بولکا</p> | <p>جواب نے خبر نہ لگا نہ بزمین باجر سے سر کا پھر بزمین اور سر پر ریشم پھر بزمین نہیں سے تاخیر کھر بزمین</p> |
| <p>پتیر کا سر آسینگا یان اور سرم بھی زہرا بھی حسن بھی اسد اللہ بھی ہم بھی</p> | <p>مجھ کو بھی قلن سے ترے اندوہ دلی ہے کیا کچھ خبر بد مرے آقا کی سنی ہے</p> |
| <p>معم عقد بواج سے ناگشہ خاد بان گھر سے کیا لینے کو شیرین پایہ اور بد نعلی اپنے گھر آراو سے تیکر تقاضا دلین کے آو عدہ شہر</p> | <p>وہ بولا خدا جوت کی سچ نا جو سرم کوئی جانی بے گور پایہ بارگاہ کو نہ میں سے گور پایہ نہیں سچ باب منضول پایہ</p> |
| <p>بن یار میں زلف درخ سلطان عرب کی شب صبح کی اور صبح اوسی یار میں شب کی</p> | <p>کوئے سے بھی اور شام سے بھی فنج چلی ہے تسطور تباہی حسین ابن علی ہے</p> |
| <p>شہر سے پہنچنے کیا کرنی تھی نقد لینا جو ہو خبر آد کہین پتیر انشاء کے جلد رسا ہو صاحب پتیر آئے یہ عفت پتیر صاحب پتیر</p> | <p>پہنچنے ہی زدنی نہیں چھالی پھر بولی خبر پتیر نے اورانی پتیر نے است نہیں کرنے کی رانی چھو کا نواسا ہے پتیر خدا کی</p> |
| <p>تو دیکھ چکا خواب میں نصویر بنی ہے اب دیکھو اکبر کو کہ بالکل یہ وہی ہے</p> | <p>کلمہ پڑھین گے دم بھی محبت کا بھینگ اور خون بھی احمد کے نواسے کا کر سینگے</p> |

یہ تو کیا سنگین عکس نے پانی
اکدن خبریں عورتیں ہیں پانی
پوچھیں ہمراہ جس سے پانی
نہیں پوچھیں پیرا کی لڑائی پانی

سیدنا یوسف کو غلام بنانے لگا ہے
زینب کی راجہ بین کی چوٹی لگا ہے
اور شہت پیرا کے قہقہے بھی لگا ہے
اور دستِ خفا و تر سر در پیرا لگا ہے

دریا کو تو سب ظالموں نے چھین لیا ہے
پانی سپر فاطمہ پر بند کیا ہے

جہر تھے بہت پیار حسین ابن علی کے
پیلے ہوئے رخسار طماچون سے اسی کے

سچے
عجیب کو لڑائی غصہ میں نہ نہیں پانی
یان کرکٹ بلابین پھر گرفتار بلا پانی
جس روئے دار دیو نے اس لڑائی
گر فرق تھا پانی کا گئے زخم گراہ

سچے
اسوار کیا اونٹ پیرا کے شہر میں
مٹل میں دکھایا ہے جو روئے میں
پانے نہ بیا بانی کے لاشے ہیں

آفت کا ہر اک ن تھا ہر اک ظلم کی شبِ حق
سبے امین تو عین پر شب عاشوہ غضب حق

خاقان نے جسے عہد امت کا دیا ہوتا
اعدائے شتر بان او سے تجویز کیا تھا

سچے
ہر دم عاشوہ راہِ حیدری
دسویں تو سب لڑائی ہر لڑائی
ماہِ غصہ و غم پہ شام نے لڑائی
پیرا کے شہر میں پیرا کی لڑائی

سچے
پیرا صادق نہ کوئی پیرا شہر
اک عہد تھا شہر اور اک حق تھا اور
سچے وفا نہ کیا و عہد غفار
پیرا کے شہر میں پیرا کی لڑائی

بس عمر کے تو وقت کٹا سر شہر دین کا
اور شام ملک لٹ گیا سب گھر شہر دین کا

لا شام کا کہیں ہاتھ کہیں پاؤں کہیں تھے
لیکن قدم نیرے سے راہی شہر دین تھے

| | |
|---|--|
| <p>۷۷</p> <p>مقتل شد مظلوم کا جہاں سنا تھا جو شہید تیرا خراج آس کی گنا تھا ایک ایک علی گنا قصاص شد انا رستے میں غوغا کیوں کوفت بڑھا</p> | <p>۷۸</p> <p>اک لیلی باغ و صوبہ کی تھی بات شیرین تو بہن تھانوی کی شیریں بات نہ خلق نہ خاطر تو وضع نہ مدارات سراپا بھین شیریں اور ملاقات</p> |
| <p>۷۹</p> <p>بستی میں نہ لیکر نہ اُرتتے تھے سرم کو تاشیعہ نہ لیجا میں اور بھین مار کے ہم کو</p> | <p>۸۰</p> <p>بانو کی تجھے عزت و توقیر نہیں ہے ہاں حق ہے وہ ہو خواہر شیر نہیں ہے</p> |
| <p>۸۱</p> <p>شب بیتی کی فوج بان کے قضا شب بیتی کی عمارت تھی لارا جب چلی شیریں کی عمارت کو اوارا سگن کے قلعہ اسیر دن کو اوارا ہو حفاظت پہ لشکر اوارا</p> | <p>۸۲</p> <p>شیرین اٹھی اور خواب شیریں کو بگایا اور خواب شیریں تمام کے کھلایا وہ بولایا خواب شیریں نے کھلایا کتنے تھے نبی اٹھ کر دوسرا اڑایا</p> |
| <p>۸۳</p> <p>تیرے تھے کُڑے نوکون پہ سر تھے شہر کے اور اُن کے تے سر تھے کھلے آل عبا کے</p> | <p>۸۴</p> <p>سب کہتے تھے قلعہ مرارو تہا ہے بھائی اور چین سے اس رات کو تو سوتا ہے بھائی</p> |
| <p>۸۵</p> <p>شیرین بھی سوتی تھی غور کیا شیرین بھی سوتی تھی غور کیا شیرین بھی سوتی تھی غور کیا شیرین بھی سوتی تھی غور کیا</p> | <p>۸۶</p> <p>یہ کہتے تھے قلعہ مرارو تہا ہے بھائی اور چین سے اس رات کو تو سوتا ہے بھائی</p> |
| <p>۸۷</p> <p>ہاں قدیو اس کشتہ شیر کو روؤ مظلوم کو روؤ مرے شیر کو روؤ</p> | <p>۸۸</p> <p>سر زلف بندھا تیرے جو خون میں تر ہے ہم قیدیوں کے قافلہ سالار کا ہے</p> |

۹۹۱
وہ بدلا کچھ نام نہ کر کے لب تقدیر
بلکہ سر شہزادہ جہاںگیر کے تاج تقدیر
قدیرین جہیز زہد جہاںگیر کے تاج تقدیر
کر اس سے حسین کیجئے اور کبکین دلیگیر

۹۹۲
اقرار کے بعد جہاںگیر نے خود منجہ بان
کھانا نو کھانا بن گئے گریہ چلے جان
نہا تختین منظور تھا ان کے اور سے سلطان
دعوت کے غول بے دین اور کرم سیلان

ہستی نے نہ اُست نے نہ دینا نے وفا کی
پرو وعدے پر بکتے تھے آقا نے وفا کی

اب حاضری آقا میں تھے مرنے کی لاؤں
دعوت میں ہی تیرے بیٹوں کو کھلاؤں

۹۹۳
کون گوارا تھا کہاں شہنشاہ کی کیا
شہزادہ کی چھپ چھپاتی تھی کیا
شہزادہ کی چھپ چھپاتی تھی کیا
جہاںگیر کے چھپ چھپاتی تھی کیا
حاضر جہاںگیر سے سید مراد

۹۹۴
پھر فیروز کے سہمے جہاںگیر کو کھولی
اور پہلے جہاںگیر کے سہمے جہاںگیر کو کھولی
اور پہلے جہاںگیر کے سہمے جہاںگیر کو کھولی
اور پہلے جہاںگیر کے سہمے جہاںگیر کو کھولی
اور پہلے جہاںگیر کے سہمے جہاںگیر کو کھولی

لکنت جو زبان کرنی ہو کیا شہنشاہ دہان ہو
آقا مراد جہاںگیر سے کیا شہنشاہ دہان ہو

چونکہ اوستی ہو ہر بار پدر لکے زبان سے
وہ کہتی تھی لاؤں تو سے آیا کو کہاں سے

۹۹۵
شہزادہ جہاںگیر سے کیا شہنشاہ دہان ہو
شہزادہ جہاںگیر سے کیا شہنشاہ دہان ہو
شہزادہ جہاںگیر سے کیا شہنشاہ دہان ہو
شہزادہ جہاںگیر سے کیا شہنشاہ دہان ہو
شہزادہ جہاںگیر سے کیا شہنشاہ دہان ہو

۹۹۶
چہاں جہاںگیر سے کیا شہنشاہ دہان ہو
چہاں جہاںگیر سے کیا شہنشاہ دہان ہو
چہاں جہاںگیر سے کیا شہنشاہ دہان ہو
چہاں جہاںگیر سے کیا شہنشاہ دہان ہو
چہاں جہاںگیر سے کیا شہنشاہ دہان ہو

شہزادہ جہاںگیر سے کیا شہنشاہ دہان ہو
شہزادہ جہاںگیر سے کیا شہنشاہ دہان ہو

بانو وہی ہوں پردہ حقیقت بہنیں اب ہے
میدی تو مرا نام ہو اور بیوہ لقب ہے

| | |
|---|--|
| <p>۹۹ اکدن دختانیر نے بیو بی بی بچایا اکدن دگر دند سا کہی نے شور چلایا سر پانویں رکھ شیرین نے شور چلایا سکاپا کے بر وقت مری بی بی بچایا</p> | <p>۱۰۰ تیرے گزرتے ہیں جی جیسے چھوڑ تیرے دیکھنے کی دیر میں ہر طرف پوچھا کہ یہ کبھی چھوڑ چکا ہے وہ بولی کہ سب کچھ چھوڑ چکا ہے تو بولی کہ چھوڑ چکا ہے</p> |
| <p>یا تو وہ شرم و دولت و زلف تھا اور پر یا ایسی ہو محتاج کہ چار و نہین سر پر</p> | <p>پر شرم ہے یہ سبط پیر کیا مارا جیتی ہو بہن اور برادر کیا مارا</p> |
| <p>۱۰۱ پھر بولی کیسے کہ عدل نہ جان شہزادی کے گھر میں بستر سلوان بلوں پہ چپا کرتے کیا کرتے بیخاؤن وہ بولی کہ کیا حال ہو گیا تباؤن</p> | <p>۱۰۲ بانجائی کا لاشہ مر گئے بولیاں بکھلتے ہیں کوئی خدا جان بولیاں دم تار کے زانو پوسے دونوں بولیاں اور لاشہ اکبر پیر بولیاں</p> |
| <p>پنجان یہ پٹے کرتے مین میر تو بدن ہے بھائی چھ مینے کا تو محتاج کفن ہے</p> | <p>کافور کے لیے بھی تھا مقام اسپہ ترس کا مازا اُسے اُمت نے براٹھا ابرس کا</p> |
| <p>۱۰۳ شیرین زکما لے غضب کی بانی ناگاہ صدائی کہ ہو کر مست بھائی گردن میں شیریں بر سر است بھائی بانو نے سہار دی جو ہر کی بانی</p> | <p>۱۰۴ شیرین ہی تیرے سوا کون رہی عورت بانو تیرے گھر میں تیرے ہی بخت بھائی کیلئے رولان بھلا تیری بخت مین ہوئے بنی زاد ہی کوئی بخت</p> |
| <p>شیرین کہا اذن کے مین صدقے وہ کہاں ہیں بانو نے کہا دیکھ کے مجھ کو وہ کہاں ہیں</p> | <p>اک شب تو بھلا وہ گرگان شاہ ام پر وہ ہر کی صدائی یہ احسان ہے ہم پر</p> |

| | |
|---|--|
| <p>سید شیرین نے طلبا پر سحر کو اکابر شہر سے سنگا بھیجے کہ غلطی نہ بار دیکر سحر کو پھیل دی وہ ہمار میں فقط اک بات کی ہو نہیں</p> | <p>سید آقا مرزا جان ادا سید سید اور طور مجھے مریکی دھوکے تباہ کالی سقنی لاکے مجھے جلد چھپاؤ اس نوید کو تانا کاغذ اور ربناؤ</p> |
| <p>اک شب کے لیے تو سر شاہ شہد ادا جانے کی مرے گھر میں اسیر و نکو رضاے</p> | <p>رورو کے ہی کہتی تھی زینب یہ حرم سے اتنا بھی ادا حق ہوا بھائی کا ہم سے</p> |
| <p>سید راخی و سحر ہوا تنکے پر تھپیر چمکے چمکے چمکے عاشق تھپیر شیرین کا سر چمکے صاحب تھپیر ہر وہ یاد ہے گھر میں پانی تھپیر</p> | <p>سید سجاد پیر کھدیا شیرین پیر سید انون کے ساتھ کیا دنیا بیا مان بابو نے سکینے سے کہا اسے مری دان وختنا بھین و بابوین دلوین بیا</p> |
| <p>گھر سے جسے شیرین نے آزاد کیا ہے سید انون سے اوس نے سلوک آج کیا ہے</p> | <p>رونے کی رضا شام کے شکر میں نہیں ہے بکیں نے کہا شمر تو اس گھر میں نہیں ہے</p> |
| <p>سید سید انون نے ہونے میں سید انون نے ہونے میں سید انون نے ہونے میں سید انون نے ہونے میں</p> | <p>سید شیرین نے ہونے میں شیرین نے ہونے میں شیرین نے ہونے میں شیرین نے ہونے میں</p> |
| <p>شیرین کے بیان شاہ ائم آئے ہیں لوگو گھر میں مرے زینب کے قدم آئے ہیں لوگو</p> | <p>دھوت کو نہیں رد کسی ہمان نے کیا ہے پانی جو پیا اوس نے وہی میں نے پیا ہے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۰ ہر گز نہ گئی دھوڑنے کیلئے وہ فقط کیا ہو گئے بھلا علی صغیر</p> | <p>۱۱ شیرین نے سیکھ لیا پانی کا ساغر رانہ تو لیا ہاتھ سے پر نہ کئے نہ</p> |
| <p>۱۲ جب تم تھے تو پانی نہ تھا خالق کی دہائی</p> | <p>۱۳ پانی ہے تو اب تم نہیں ہو ہو رہے بھائی</p> |
| <p>۱۴ کہیں نہ ہو رہے باب میں کہا دیر ہے آقا واللہ سو آپ کے کوئی نہیں بے</p> | <p>۱۵ اب صبح کے حالات پیر آگے کہوں کیا شیرین نے دین دین کر گئے اعدا</p> |
| <p>۱۶ بھجوائیے عبا اس کو تہ مدد کو</p> | <p>۱۷ پڑھو ایسے عرضی مری اللہ احد کو</p> |
| <p>تمام شد</p> | |

Handwritten text, possibly a signature or initials, located in the upper left corner of the page.

| | |
|--|--|
| <p>شیریں کس شیر کی سر کرکے کناپ با ہے دن اکھن جج بہمن کناپ با ہے شیر کا بن زید سلاطین کناپ با ہے</p> | <p>۴۴ خود فتنہ دشمن ہے فاختہ شیر کتے میں انابعدنا العبدین دیر جان عزیزین غیر سکان مجھیں غیر خیزاں رخ فوج دازا تھا کوئی طبع</p> |
| <p>شمش یکن دیکھ کے جیڈر کے پسر کو جبریل رزتے ہیں سمیٹے ہوئے پر کو</p> | <p>سکتے ہیں فلک خوف سے مانند زمین ہے جز طالع اعدا کوئی گردش میں نہیں ہے</p> |
| <p>۴۵ عین بن یون کو سکتے ہواڑے کیا ہواڑے تاج ہاشا یون کے سر سے تاج ہاشا کے سہل سے جاجا عوں کے پانچ بے رخ و زلف فتنہ دیر سے</p> | <p>۴۶ جھکا کے منہ خود زقر کی عصا کو کیا تے میں جھکا کے منہ فتنہ کو عدا کے سر سے جھکا کے منہ فتنہ کو پانچ بے رخ و زلف فتنہ دیر سے</p> |
| <p>خوشید دمہ ونے کہا چرخ برین پر اب کھول کے رکھ دو سپرد تیغ زمین پر</p> | <p>گھر لوٹ لے بغض مسد و کذب و ریا کا سر کاٹ لے کر و حسد و طمع و دغا کا</p> |
| <p>۴۷ ایک بے بین قادیان کے درند جلا و فلک ہی نظر تریکے نظربند دیر کر چرخ سے جلا کا سر بند کے بن سلطان صفت کا بر بند</p> | <p>۴۸ ہند جلا قادیان کے سر بند اور چرخ سے جلا کا سر بند تھا بے بین قادیان کے درند کے بن سلطان صفت کا بر بند</p> |
| <p>زنگت پہ عطارد سے قلم چھوٹ پڑا ہے خوشید کے پنجہ سے علم چھوٹ پڑا ہے</p> | <p>جس شیر نے شیر و ن سے سدا پنجہ کیا ہے جنگاہ میں آج اس نے قدم پنجہ کیا ہے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۷۷</p> <p>پیش کے سودور ان خوش کاوا دنیا کے سدا مردان کو یہ بھلاوا پیغمبر کی عینا صر سے علادا اند کی قدرت جو چیل بل بھلاوا</p> | <p>۷۸</p> <p>کھا ہر سوختے کر کے دولاور ہفت ہر سوختے خایان صفکار زمین من گھڑی نہ لایا تھا زمین من گھڑی نہ لایا تھا</p> |
| <p>طاووس پر سیاہ پر عنقا ہے ہوا ہے و آہو ہے فرشتہ ہے پری ہے کہ ہما ہے</p> | <p>حاضر یہ جلو فوج تھی ڈنگا تھا نشان تھا جاگیر کے لینے کو سوئے شام روان تھا</p> |
| <p>۷۹</p> <p>اس خوش کو عباس نے بھٹائے کوسن الملک بجانے بھٹائے اک تیج گد سب پر لگانے بھٹائے ہمکیر سے سو کو بھگائے بھٹائے</p> | <p>۸۰</p> <p>تھاپو اسکو شب بھائی لائی خلوت میں عمر نے پوسے بات سنائی سادات کو دیش میں جی ہے غرائی وان چنن خند بیان ساری غنائی</p> |
| <p>کھینچے ہوئے غصے سے ہر ارد کی کمان کو اورتانے ہوئے پلکوں کی ایک ایک سناٹ کو</p> | <p>ہم کو تو نہ اکبر کا نہ شپیر کا ڈر ہے دولاکھ کو اللہ کی شپیر کا ڈر ہے</p> |
| <p>۸۱</p> <p>ناگاہ ہوا غل کہ ملار وہ آیا سخت جگر تیر سرار وہ آیا غصہ و غضب حضرت جبار وہ آیا فرزند پیکر کا وہ گار وہ آیا</p> | <p>۸۲</p> <p>بولا وہ لرز کر کہ ہوا جگو جی لیس شمشیر خدا کوں عم بولا کہ عباس وہ بولا کہ چرخ کی سب کو کہ عباس یہ بولا کہ دور در سے عباس</p> |
| <p>ابجا بون کے بچے کا کوئی طور نہیں ہے عباس ہے عباس کوئی اور نہیں ہے</p> | <p>ہم بھی ہیں سپاہی نہیں ملتے ہیں کسی سے پر روح لرزتی ہے تو عباس علی سے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۵۱۷ یہ کہ تھوڑے شے جو میدان میں آیا اوس کو چیکے سے ٹکے یہ سنایا انڈیہ تھا جس کیلے دیکھ آیا اوس کے لئے نہ فوج کی جانب سے چلا</p> | <p>۵۱۸ نیز کو بلایا کہ جی چاہی کبھی سنا پوچھنے کے لئے نہ فوج کی جانب سے چلا عالم کے لئے نہ فوج کی جانب سے چلا لولا میری بہت فوج کی جانب سے چلا</p> |
| <p>۵۱۹ دیکھا تو لڑکر کہا اوسن اہل جفا سے بندے سے لڑا تا ہے ویا قہر خدا سے</p> | <p>۵۲۰ اُمّ بیچہ نہ رستم ہے نہ سہراب ہے میرا مرحب بن عبد القمرا القاب ہے میرا</p> |
| <p>۵۲۱ کچھ بھی گاہ کہ گبر سنگار کچھ بھی گاہ کہ گبر سنگار کچھ بھی گاہ کہ گبر سنگار کچھ بھی گاہ کہ گبر سنگار</p> | <p>۵۲۲ فرا کہ میں سزا دھن کی دینا نچھین سزا دھن کی دینا نچھین سزا دھن کی دینا نچھین سزا دھن کی دینا</p> |
| <p>۵۲۳ نصے کی حرارت تھی عجب طبع لعین میں جو بیٹھتے ہی آگ لگی خسانہ زمین میں</p> | <p>۵۲۴ جو جو تھے بلان کہن اس ذرہ نو میں تن ادا کے نہ خاک میں سر میری جلو میں</p> |
| <p>۵۲۵ اس خطے میں نہ تھی موت کی گھبراہٹ جو سایہ بھی ساتھ سے اس کے فرائی گرد و غبار کی تھی نہ تھی نہ تھی گرد و غبار کی تھی نہ تھی نہ تھی</p> | <p>۵۲۶ انسان کا کیا ہو جیو جیو ہے کہ جیو جیو کہ جیو جیو جیو جیو جیو جیو کہ جیو جیو جیو جیو جیو جیو کہ جیو جیو جیو جیو جیو</p> |
| <p>۵۲۷ زندہ بھی ہے سیر نہ کہ رن میں کھڑے تھے سرموہن کی تیر نہ تھے تماشے کو بیٹھے تھے</p> | <p>۵۲۸ بہن کو میں اور گیو کو ہون مور سمجھتا میں رستم ستان کہہ نہ کہہ سمجھتا</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۵۹ بیاں سیف زبان سیف لہجہ ملک کی نویاں پرے آگے یہ تقویٰ ملک کی گردن کے کیا کچھ تو زبان صاف ملک کی سوزینچ گردن میں درازیاں ملک کی</p> | <p>۶۰ شب پر تو ہم صبر جانتے تھے شکر کے ان شکر کے تھے ہیں اور ان کے تھے ازر کو در سے تھے تھے تھے تھے خیر کے تھے تھے تھے تھے تھے</p> |
| <p>طاقت ہے ہماری اسد اللہ کی طاقت پہنچے ہیں ہمارے ہے یہ اللہ کی طاقت</p> | <p>شکر کے ہر دم سے ہیں تو شمشیر خدا میں شمشیر خدا میں سپر آل عباس میں</p> |
| <p>۶۱ تو تو خدا جانتا ہے شمشیر شمشیر شب میں زلزلہ کو اور شمشیر ہم چاہیں تو سبز کرین شمشیر معلوم مرغا قلہ ہے ہرچیز شمشیر</p> | <p>۶۲ خدا کو خدا جانتا ہے شمشیر شمشیر شب میں زلزلہ کو اور شمشیر ہم چاہیں تو سبز کرین شمشیر معلوم مرغا قلہ ہے ہرچیز شمشیر</p> |
| <p>جب قبلے کو ہمے رخ اسید پھرایا شرق کی طرف شام کو خورشید پھرایا</p> | <p>کیا جانے یہ تو سب شرف آل عباس میں وہ میں نہ جدا ہم سے نہ ہم ادھ سے جدا میں</p> |
| <p>۶۳ عبد القہر کا تو دل بیکر جلیب ہے عبد القہر کا تو دل بیکر جلیب ہے عبد القہر کا تو دل بیکر جلیب ہے عبد القہر کا تو دل بیکر جلیب ہے</p> | <p>۶۴ اس کا تو دل بیکر جلیب ہے عبد القہر کا تو دل بیکر جلیب ہے عبد القہر کا تو دل بیکر جلیب ہے عبد القہر کا تو دل بیکر جلیب ہے</p> |
| <p>تو غول بیابان میں سلیمان علی ہوں تو رویہ ہے میں شیر نیستان علی ہوں</p> | <p>نقرین میسر نے کی حسین عمر نے مجر کیا عباس کو یان فتح و ظفر نے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۵۱۵ غل غل خاکہ دل آن عیا توڑ لگا کر بند بگدہ شہید خدا توڑ لگا کر ادب بازو سے شاہ خدا توڑ لگا کر گور گور سنگ جفا توڑ لگا کر</p> | <p>۵۱۴ پیکر گزشتہ چینی جہر سب کا بنیوں سے کما کما کما کما کما مرتب سب عیاں سے آیا ہے مرثیہ سب اہل دم نے کما کما کما کما</p> |
| <p>یہ خار وہ گل ہے یہ خزان ہے وہ چمن ہے وہ چاندیہ مقرب ہے وہ سورج یہ گمن ہے</p> | <p>یہ غم نہ دکھانا تو شہنشاہ امم کو مرتب یہ ظفر دیکھو سقاے سرم کو</p> |
| <p>۵۱۳ یون بڑھ کے لکھنویں شہنشاہ کو لو لٹا ہے رست ز برکت تھارا اب دیکھتا ہے رست او جی جانتے مارا لو لٹا ہے ہزار کا ہے تن پہ آرا</p> | <p>۵۱۲ اس عرصے میں مجھے مرثیہ بڑا لکھا ایک عجیب سی پنجابی بڑا لکھا آری ہوئی تلوار و ناری ہو اٹھ لکھا پکا ہوا اسکا ہر ایک بڑا لکھا</p> |
| <p>آفت کا ہو اسامنا عباس علی سے اب تک نہیں بچھیرا ہے مرتب نے کسی سے</p> | <p>تب تیغ کو بھینچا کے رخ پاک پہ کھینچا تھرا کے یہ اوٹھا تو الف خاک پہ کھینچا</p> |
| <p>۵۱۱ خونہ کما کیا رخ علی اتنی ننوگی کیا رخ حسن نے جلتا اتنی ننوگی جنت میں خیر عالم سے پائی ننوگی کیا رخ بجا غلامین کبر اتنی ننوگی</p> | <p>۵۱۰ تلوار جو عاری ہوئی تخت کی کج غلاموں نے لیا پنجبندی کو کج خیر کا دھڑ سے چلا تلوار دھڑ سے موت ہو آئے کسی پنجبندی دھڑ سے</p> |
| <p>اعداد پر عیاں زور خدا کو سنے ہیں عباس سن لینا ابھی جنگ میں کیا کرتے ہیں عباس</p> | <p>اسوار کے سر پر جو پڑی بانپ کے بیٹھا تھرا کے یہ اٹھے تو فرس کانپ کے بیٹھا</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۰۱ اس بچے پر جگ سرقاٹ کیا تھا ہرقاٹ میں گھر بیچنے سے ساقاٹ کیا تھا منصف نے عجیب طرح انصاف کیا تھا مطلع نے پتہ شریعت علی جان کیا تھا</p> | <p>۱۰۲ ایمان اچھل کر گناہ کو مارا وردن سے نبی پڑے یہ ہے فرشتہ مارا قدرت سے صدی کی یہ جند مارا حیدر نے کہا یہ میری تپکی کا ہے تارا</p> |
| <p>جب خون میں ڈوبی ہوئی ابنوہ سے نکلی تھا شور کہ وہ لال پری کوہ سے نکلی</p> | <p>پروانہ شمع رخ تابان ہوئی زہرا محسن کو لیے گود میں قربان ہوئی زہرا</p> |
| <p>۱۰۳ لڑیا ہوا دریا میں دلاور جو در آیا دی فخر نے آواز علی کا پیر آیا دو بیابان ہوا شور کہ عالی گھر آیا تھج دھوم ترائی میں کہ وہ شیر آیا</p> | <p>۱۰۴ اصف گری نفع نہ سکا دیوارا سید گری سیر توات کر دیوارا بہت کرد سے مارا تو پٹ کر دیوارا پوچھا دے مارا کہ بھی کر دیوارا</p> |
| <p>۱۰۵ سکتے یہ ہوا خضر کو الیاس نے دیکھا پانی کو اتر گھوڑے سے عباس نے دیکھا</p> | <p>۱۰۶ اندھری صفائی کہ ذرا خون نہ بھرا تھا یہ کاٹ کے نکلی بھی تو سرتن پہ دھرا تھا</p> |
| <p>۱۰۷ سو کچے ہوئے اشد شکر کا بھر کھولا دمانہ ادھرنے لگا جھکے وہ ستیج زمانہ اندھنے کیا دور سے بیرون کا شانہ ادھو مریا حیدر کرار نے شانہ</p> | <p>۱۰۸ نوح کا کہیں جلی ہون ہوا ہون مولا کا کہیں سینا ہون ہوا ہون وہ بو لائیں طاووس ہون ہوا ہون منسکے کیا تیج سے تین ہون ہوا ہون</p> |
| <p>فرمایا کہ کیا کیا مجھے خوش کرتے ہو عباس پانی مرے پوتے کے لیے بھرتے ہو عباس</p> | <p>گھوڑے نے کہا لا شو گومین روند کے کلون شمشیر پکاری میں کہ صر کو ند کے کلون</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۵۵۵</p> <p>دی سیکسین کو عداوت مدرہ پاشاہ عریب باغ با وقت مدرہ دنیا سے بیجا بنا با وقت مدرہ اور روح سعادت کی جا وقت مدرہ</p> | <p>۵۵۵</p> <p>دریا سے چکا وہ دیا اللہ کا جان غل غل کی پودہ اب سہلے چلا پانی سفاہی سکین کی پکی مریدانی سب ان کے سب نوٹ پیکر کیانی</p> |
| <p>۵۵۶</p> <p>یا سبط رسول الثقلین آئیے جلدی فدوی ہے سر راہ حسین آئیے جلدی</p> | <p>۵۵۶</p> <p>قبر بنی وحید روز ہرا کی ہلا دین سب بچھیون کی نوکین گلچے سے ملا دین</p> |
| <p>۵۵۷</p> <p>اس قدر کی آواز نے دل شکا ہلایا غماتے کو لبو سہرا قدس سے گدایا رود کے قدم جانب عجاہ بڑھایا اس طرح سے رود کے تلبا کو بنایا</p> | <p>۵۵۷</p> <p>واحت و در در کسچ پیچنے آکر اک گز رنگا کہ چلے غنچین نہا کر پساختہ دیکھا جو دریغ پیچ کر زینچے کہا باغ کو قبلہ آٹھا کر</p> |
| <p>۵۵۸</p> <p>لوماہ نبی ہاشمی آئے ہیں ادھر کو گھیرا ہے کسی نحس ستاروں نے قمر کو</p> | <p>۵۵۸</p> <p>اے رب ہدا شہ کی فدائی کو بچانا شہ نے کہا یا رب مرے بھائی کو بچانا</p> |
| <p>۵۵۹</p> <p>جلانی سکینہ کھنڈارا اسے لوگو تبلانہ زمین کا یا را اسے لوگو بابا کو ابھی کسے پکارا اسے لوگو کیا میرے بچا جان کو مارا اسے لوگو</p> | <p>۵۵۹</p> <p>وان خستہ پڑ گئے بازو سے علدا گلنگ ہوا سنبل گیو سے علدا نہیں تھے آئے تھو عدو کو علدا مکڑیے ہوئے اٹنیہ پہلو سے علدا</p> |
| <p>۵۶۰</p> <p>لنگون تو خفا ہوتے ہوتے آئیے بابا سرنگے مجھ دیکھو کے جھنجھلائیے بابا</p> | <p>۵۶۰</p> <p>تھے شیر ترانی کی طر پھر پڑے عباس یا حیدر کمرار کہا گر پڑے عباس</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۴</p> <p>مظہر موم ہونے کا سبب جو جانیں بائیں مدرت کی نظر موم کو دکھانے نہ بائیں آئین جو حسین بن علی نے نہ بائیں غنیہ حسین بن علی نے نہ بائیں</p> | <p>۵۵</p> <p>جنگ جہاد کے شوق سے غمزدار ہو گیا فون پوچھنے کے بارے دلاور ہو گیا پہلو سے علمدار دیکھ کر بھی ہو گیا مگر روح دیکھ کر بھی ہو گیا</p> |
| <p>مہلت کوئی دم شہ کے فدائی کو ندینا ہاں کاٹ کے سر بھائی کا بھائی کو ندینا</p> | <p>ہمارے کیے پیسے غازی سے لپٹ کر منہ منہ سے ملا خوب غازی سے لپٹ کر</p> |
| <p>۵۶</p> <p>کے تھے گئے شہر کے تھے گئے شہر کے تھے گئے شہر کے تھے گئے شہر</p> | <p>۵۷</p> <p>لے گئے پھر اٹھ دیں ولی نے چچاں لیا شہ کو سعید ازی نے ہنسکے کہ گرفت عباس علی نے میتا کر کیا سبدا رسول عباس نے</p> |
| <p>بند آنکھیں کیے یکسو بے یاس کو دیکھا غشتمین شہ مظلوم نے عباس کو دیکھا</p> | <p>عباس شہنشاہ غازی کے قصد اس پار کے اس بندہ غازی کے قصد</p> |
| <p>۵۸</p> <p>دیکھا کہ حسین بن علی نے پہلو سے علمدار دیکھ کر بھی ہو گیا مگر روح دیکھ کر بھی ہو گیا مگر روح دیکھ کر بھی ہو گیا</p> | <p>۵۹</p> <p>کہتے ہیں کہ سرفراز عباس کہتے ہیں کہ سرفراز عباس کہتے ہیں کہ سرفراز عباس کہتے ہیں کہ سرفراز عباس</p> |
| <p>ترے لیے تو علمدار غنی لا شہ دینے منہ چھیر کے پھر ترے لا شہ دینے</p> | <p>کیا کیا نہ قلق دل پہ خیالت سے سہو لگا پوچھ لگی تو کیا ہے میں بھوج سے کو لگا</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۵۵۱</p> <p>تیرے تھے لاشہ علی گڑھ گشتار جو نوہ سنار و عباس کا اکابر اسے پیچہ رنڈے کا جو رگڑیہ غل کیا ہو اسے گلے کیا بخین غلام</p> | <p>۵۵۱</p> <p>فکھتہ کی روتی ہوئی اور پیتی آبی تغالب پہ پیکر کر دو دہائی ہو دہائی سینہ بین مارا گیا شہید کا بھائی حیدر کو کھلے گھر کی ہوئی ج صدفانی</p> |
| <p>۵۵۲</p> <p>دریا پہ جواب ہاے برادر کی صدا ہے شہ روتے ہیں دالی کو مرے قتل کیا ہے</p> | <p>۵۵۲</p> <p>ہر سمت نظر لشکر غم آتا ہے لوگو عباس نہ آئینے غم آتا ہے لوگو</p> |
| <p>۵۵۳</p> <p>میں رائی ہوئی دل مراد نیا گوی بریں تباہی سے بچتی تباہی پس آدھ سر سے دو لاکھ سیاہی سرس زلزلے و بغیر غم امی</p> | <p>۵۵۳</p> <p>ہر کو پہ بھانج کر زانیہ کا باہم پس کیلپا تکیا بس و عالم عباس کے چہرے میں چھپا دوسرے کا باہم روشن ہواں بے بدلیاں کھلے باہم</p> |
| <p>۵۵۴</p> <p>جہاں سے پہو کوہ غم جانکاہ گرا ہے بامشک چھری یا علم شاہ گرا ہے</p> | <p>۵۵۴</p> <p>پردیس میں غم سے چھٹی ہاے سکینہ تھاموں اسے ایسا نہو مر جائے سکینہ</p> |
| <p>۵۵۵</p> <p>فکھتہ سے کہا بڑا اسوت بکریاں چاہے سے روئے میں لہو پہ چہرے چہرے بچھڑے ماتم کا نظر آتا ہو سانس لارے سے دلی کی خبر تیرے تو کیا</p> | <p>۵۵۵</p> <p>پیش گ کیا بالو کا ہوا حال مکہ سچو لیا چھپکی سے ایک سے چادر وہ کیا عباس کے ہاتھ میں تیرے بچھڑے سے دیر مرے دیوے دیر</p> |
| <p>۵۵۶</p> <p>دریا پہ ہیں یا شام کی بدلی میں نہاں ہیں دیکھ آگے سکینہ کو چچا جان کسان میں</p> | <p>۵۵۶</p> <p>سقاے سکینہ نہ تا بان مہرشتی جواو ترے عدتے ترے قربان ہرشتی</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۱۱ اس حال میں کہ جس کو دنیا میں چاہیے اور جس کو دنیا سے چاہیے اس کے لئے دنیا دار سے یہ کہہ دیا جائے گا</p> | <p>۱۱۲ دنیا میں جس کو دنیا سے چاہیے اور جس کو دنیا سے چاہیے اس کے لئے دنیا دار سے یہ کہہ دیا جائے گا</p> |
| <p>۱۱۳ اکبر کی قسم تم کو سفر کر گئے عباس بانو نے کہا پیٹ کے سرم گئے عباس</p> | <p>۱۱۴ بیات سے رہے پانی نہ بیا نہ رہے جا کے صدقے تری سقا لیکے قربان وفا کے</p> |
| <p>۱۱۵ جاگہ علم کا چیتا ہوا آیا نام نہ تھا کہ چیتا بھی لیکتا ہوا آیا تشنگی نہ چھوٹتی تھی کہ چیتا ہوا آیا اور خون بھی کھینچتا ہوا آیا</p> | <p>۱۱۶ ناشاد سکینہ کا چیتا تھا علم کی نام نہ تھا کہ چیتا بھی لیکتا ہوا آیا تشنگی نہ چھوٹتی تھی کہ چیتا ہوا آیا اور خون بھی کھینچتا ہوا آیا</p> |
| <p>۱۱۷ لشکر کی جو زینب کو فضا لوٹ گئی تھی صدے سے علم کی بھی کمر لوٹ گئی تھی</p> | <p>۱۱۸ یہ تشنگی جگر قابل تغیر ہے لوگوں کا کیون پانی کو بھیجا مری تقصیر ہے لوگوں کا</p> |
| <p>۱۱۹ غما سے ہو واماں علم کی جگہ پر خون نہ تھا کہ چیتا بھی لیکتا ہوا آیا تشنگی نہ چھوٹتی تھی کہ چیتا ہوا آیا اور خون بھی کھینچتا ہوا آیا</p> | <p>۱۲۰ اب کون سا علم کا چیتا ہے کون سا علم کا چیتا ہے کون سا علم کا چیتا ہے کون سا علم کا چیتا ہے</p> |
| <p>۱۲۱ معمول پر قاضی ہوئی اس جاہ و شہر کی بس آخری ہے آج زیارت بھی علم کی</p> | <p>۱۲۲ رو کو نہ کوئی واسطے دیتی ہوں خدا کے اب جا کے میں سپرد شوں گئی لاشے پہ چچا کے</p> |

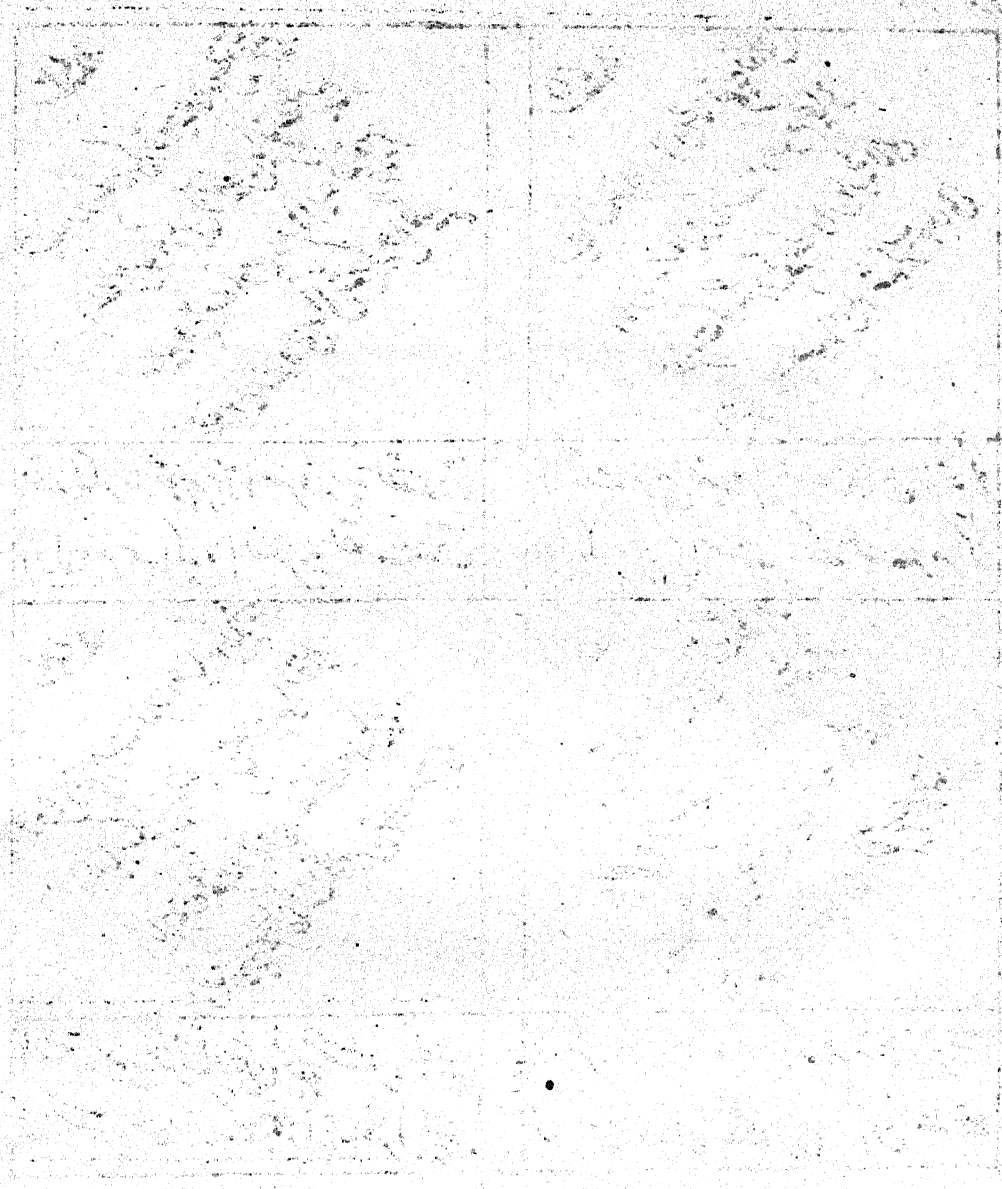
| | |
|---|--|
| <p>۵۷۵ اوش تو دین نیجے کما تھے کہ جاو اب زیر علم سر عبا سس کو بلاو زینب نے کہا باؤ کے سیکس ہو تو زینب سالہ چچاؤ پیلچہ جو مناسب ہو تو زینب سالہ چچاؤ</p> | <p>۵۷۶ چچا کرے گیلے دیکھنے وہ سیکس ناچار معاویہ کو صاف کہہ لاش عیلا زینب نے کہا سنیہ میں گیلے یاد دل زار ما سیکس ہی ہو تھو تھے چچا کی بار</p> |
| <p>۵۷۷ تقدیر سے لوٹا اوسے آفت کے سفر میں اک دن تھا کہ یہ بنے دو لہن آئی تھی گھر میں</p> | <p>۵۷۸ طاقت یہ نہ پائی کہ گرے جا کے علم پر غش ہو گئے سر رکھ کے سکیڑے کے قدم پر</p> |
| <p>۵۷۹ لے آئیں سوسپان سرتی موئی داری جلانی سیکس چچا جان میں داری سکھو تو ذرا خون جگر کر رہا پاری وہ زیر علم خاک پر گر کر رہا پاری</p> | <p>۵۸۰ چچا نش سے ذرا شوش جو اس میں کھایا زینب نے اوسے ڈر کے چچا تھے کہ بلایا شہید پر توب خواہاں سیکس سر بلایا اور کان میں آسنے یہ اور وکوستایا</p> |
| <p>۵۸۱ مشکیزہ تو دیکھا پر تن پاش کمان ہے بتلاؤ کہ وارث کی مرے لاش کمان ہے</p> | <p>۵۸۲ بیوہ ہے زیادہ اسے پڑا تھی ہوز زینب زند سالہ کا جوڑا نہیں پہنائی ہوز زینب</p> |
| <p>۵۸۳ ہے سیکس اوشی خاک سے روئے ہو کمر تو مسند پر لٹایا علم اور ڈال دی چادر بجائے سے نفرت کیا کہ ہے سیکس مضطر مجبور تھا دریا سے نہ لین لانا میں پیر</p> | <p>۵۸۴ زینب نے جوڑ سالہ کو چور کیا ستانام وشتہ ہو غم سے گئے کا بننے اندام زند سالہ بھلاؤ گی اگر تبت وہ نہ کام سادت سے روئے ہو غم میں پیر</p> |
| <p>۵۸۵ لاشہ نہ اٹھانا یہ وصیت تھی اخی کی ڈ تجھو کہ یہی لاش ہے عبا سس علی کی</p> | <p>۵۸۶ سب کہتے تھے مٹا ہے نشان آج علی کا فوز زینب دست ہے احمد کے وصی کا</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۵۷۷ جب روئے کی ازوج عباسی تھی اسے پیو پیو تھیں تو نہیں بانو غلامی سایہ سپہا اور سپہ مراب کی جیون صدوی سال تھی کیونکہ</p> | <p>۵۷۸ جنگ خداداد و نوا تھی گانی اور بائے علم ایک اور صوم غلامی حضرت گوگرد کی کے و انجانب لائی تقر چلی میدان کو تہ کر و بلای</p> |
| <p>۵۷۹ صد شکر کہ شوہر ہو اس رو بہ تصدق اولاد میری اکبر و اصغر بہ تصدق</p> | <p>۵۸۰ طاقت نہ رہی ضبط کی سلطان ام کو اللہ نگہبان کی شہر کے حرم کو</p> |
| <p>۵۸۱ روئی تھی بہت حضرت عباس کی فرمایا سکینہ نے بہن مسیہ انتقاد آیا یہ عمر و نون کے نصے میں ہے تو نہ بکراں لگا بین کے منجھ</p> | <p>۵۸۲ خوشی تھی کہ نہیں طاقت گشتا میرزا علی بر شہر سلک در شہر بہ نکل کو تہ آیت بیست و یکار تو عود علمدار تہ تقر چار و تار</p> |
| <p>آفت میں گرفتار ہیں مجبوس بلا ہیں عباس علمدار کے ہم اہل عزاء ہیں</p> | <p>روشن ہے یہ سب بر کرم شاہ زمین سے کیا گوہر مضمون نکلتے ہیں دہن سے</p> |
| <p>تمام شد</p> | |

1115

1115

1115



RECEIVED

| | |
|--|---|
| <p>۴۱ میں نے یہ سید کی طرح کیا ہے بہترین صفتیں بنائیں آپ کو جو زبان ہے سید کی طرح فروغیہ نور سے عمر آگئی ہے نیچوں کی جہانوں پہ طوفانی آگ</p> | <p>۴۲ فخ و نظ و نصرت و شہرت و سربلندی توڑا جن کو بے شک و شک سودا کی پیر اور فلک و غمت کی پیر افضل خدا اور نظر فیض ان کی</p> |
| <p>جن سیر کو فلک تھے یہ رستی کے مڑے ہیں پروہ کی طرح ہوش سلیمان کے اڑے ہیں</p> | <p>ہمیت ہے یہ بندے کی ویاخون خدا ہے سرخود سے دل سینے سے جان تن سے جلا ہے</p> |
| <p>۴۳ مطلع چانی ہے آگ فانچہ سیر کی صفہ کرکھو رہیں گے تیری صفت پر کس کی جگہ صفت و شرف و فخر کے کس کی جگہ غیاث ہمد اسبیلہ کی جگہ</p> | <p>۴۴ نہ چن کر تو کس کا شوق تھام دو سیکھ کر وہ گروہ و عشقہ ملا گم بوج کر کرش بن گویا بیکر و خیم میلے آدھی بن جاؤں شہ</p> |
| <p>بیشانی جنات و ملک فرش زمین ہے چتر سرا قدس پر جبریل این ہے</p> | <p>خالی ہیں رگین خون سے اور خون رگون سے ناموں کے حروف اڑتے ہیں مہر و مکے رگون سے</p> |
| <p>۴۵ نوشہ جو زکوۃ نوشہ ملک و کھنڈ افغانی کہ سید خفاک کے پورے پانی ہوئی غلغلی شاد و صاف کے چوکا بک بک بک بک</p> | <p>۴۶ دیتی ہے فقط خبری کی خبر آگ یان شور و بان غل و غل و غل بالا سے شرافت سے تو پیش نظر آگ اسبیلہ میں دم کی خبر آگ</p> |
| <p>ثابت ہو کہ سیارہ ہراک ماند ہوا ہے سیارے میں کیا شہر بدر چاند ہوا ہے</p> | <p>ہر تن کو ہے دشوار بچانا دل و جان کا آناشہ والا کا ہے جانا دل و جان کا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۰ جسکو داغِ افسانہ پر نورِ خورشید آوازِ آنا العرش کی پیداوار میں پروانیاوش فرشتہ کی جیبت میں افقت پہ قدم گاہِ شورش میں</p> | <p>۵۱ آرام سے یہ دہشت کا بیان ہے از جسم کمان پوش کمان کمان ہے تجسّس کا سبب قلعہ و دُخ کو روان ہے دفع کی غدا پر بیان جو روان ہے</p> |
| <p>۵۲ ظلمت کو اگر پائون پھسل جائیں بجا ہے پانی کے عوض نور کا چہرہ کا وہا ہے</p> | <p>۵۳ اب نقل کمان ہوش کمان فوج لعین میں سب گرد ہو کے راہِ سمندرِ شمشیر میں</p> |
| <p>۵۴ اس میں کون کون سے نور کے تار سوچ کی کرن کا کبھی ہو کبھی تار اد جابجائی جانی کی آگ کی لہریں یسوزی سے آتا ہے جلانا ہو اسید</p> | <p>۵۵ ایں پر کون کون سے نور کا کبھی تار دیکھ کر کون کون سے نور کا کبھی تار دیکھ کر کون کون سے نور کا کبھی تار دیکھ کر کون کون سے نور کا کبھی تار</p> |
| <p>۵۶ اگر اسے ہے راستہ مجیب کی صورت تو گھر باندھی ہے جاروب کی صورت</p> | <p>۵۷ سب تیر جفا کیش ہیں پر ہل نہیں سکتے سو فاریہ نالان ہیں کہ پر ہل نہیں سکتے</p> |
| <p>۵۸ وہ گھر جس میں شمع ہے شمع عدا شدہ والے کی پاس کو برابر اک شعلہ ہے اک سکہ جاکس شمع اک حکم ہے اک مر جاں شمع</p> | <p>۵۹ اقبال جلو دار ہے تقدیر جلو دار چار آئینہ جو گرد ہے شمع جلو دار نیش کا فادہ خاک ہے جلو دار سکہ ہے کادور شمع جلو دار</p> |
| <p>۶۰ ہے دو تون جہان میں یہ امامِ انقلاب جس طرح خدا ایک ہے اس طرح حسین ایک</p> | <p>۶۱ اور لہجہ پر حسرت کی نگاہیں ہیں حرم کی تہائی میں یہ فوج ہے سلطانِ اہم کی</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۰۰ تو سجدہ تہران جو کہ طین جو گرد چو کہ ہے ملا دیتا ہے کوہ سہ قارون غفا جو نشان سحر کا ہاگل جالون شہرون بین یلیلی جو سیلاب انومین</p> | <p>۱۰۱ سیاہ تپس کن کی شامی سے تھن جاہون سحر لبس جو کہ شامی سے تھن سحر لبس کا دستا سحر لبس سے تھن خون سحر لبس کا دستا شامی سے تھن</p> |
| <p>۱۰۲ منہ پر کبھی سوچ کے کبھی چاند کے دوڑا گم عرش پہ گردون کا محل چاند کے دوڑا</p> | <p>۱۰۳ ہر جزو بدن پر زسے ہے ہر عضو جدا ہے دفتر میں شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p> |
| <p>۱۰۴ ہر عدل میں تو ہے کی لکھ عین پہلو ہے دریا میں یہ کجی برہمن پہلو ہے دریا میں یہ کجی برہمن پہلو ہے دریا میں یہ کجی برہمن</p> | <p>۱۰۵ پہلو ہے دریا میں یہ کجی برہمن پہلو ہے دریا میں یہ کجی برہمن پہلو ہے دریا میں یہ کجی برہمن پہلو ہے دریا میں یہ کجی برہمن</p> |
| <p>۱۰۶ دل سپہ سلیمان کا پروانہ ہوا ہے کیسے جو پری کتا ہے دیوانہ ہوا ہے</p> | <p>۱۰۷ قابیل کو ہابیل نے جو قتل کیا ہے نعم البدل آدم کو یہ خالق نے دیا ہے</p> |
| <p>۱۰۸ کیا نسبت شہر خالق ہے ہوا ہے وہ شہر خالق ہے ہوا ہے</p> | <p>۱۰۹ کیا نسبت شہر خالق ہے ہوا ہے وہ شہر خالق ہے ہوا ہے</p> |
| <p>۱۱۰ اس درخش کے منہ پر کوئی دن چڑھ نہیں سکتا چلنے میں یہ سرعت ہے کہ سن بڑھ نہیں سکتا</p> | <p>۱۱۱ ہر صنعت حق اک رخ روشن سے عیان ہے جان قابل آئینہ میں اس روسیروان ہے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۰ اس کا بندہ مگر کلمہ غلام اس کا بندہ مگر کلمہ غلام اس کا بندہ مگر کلمہ غلام اس کا بندہ مگر کلمہ غلام</p> | <p>۱۱ کیا غلام ہے کہ سدا و غلام کیا غلام ہے کہ سدا و غلام کیا غلام ہے کہ سدا و غلام کیا غلام ہے کہ سدا و غلام</p> |
| <p>۱۲ ملکوں کا یہ احسان ہے ہر بندہ مسق پر ملکوں کا یہ احسان ہے ہر بندہ مسق پر ملکوں کا یہ احسان ہے ہر بندہ مسق پر ملکوں کا یہ احسان ہے ہر بندہ مسق پر</p> | <p>۱۳ ابر کا رخ صاف میں پر تو نظر آیا ابر کا رخ صاف میں پر تو نظر آیا ابر کا رخ صاف میں پر تو نظر آیا ابر کا رخ صاف میں پر تو نظر آیا</p> |
| <p>۱۴ برجہ حق سے میں اس شمع کو دیکھا برجہ حق سے میں اس شمع کو دیکھا برجہ حق سے میں اس شمع کو دیکھا برجہ حق سے میں اس شمع کو دیکھا</p> | <p>۱۵ شک کے قتل چاہتا ہوں میں شمع کو شک کے قتل چاہتا ہوں میں شمع کو شک کے قتل چاہتا ہوں میں شمع کو شک کے قتل چاہتا ہوں میں شمع کو</p> |
| <p>۱۶ سرمہ کی سلاخی اسے دکا رہنیں ہے سرمہ کی سلاخی اسے دکا رہنیں ہے سرمہ کی سلاخی اسے دکا رہنیں ہے سرمہ کی سلاخی اسے دکا رہنیں ہے</p> | <p>۱۷ بڑھ کر رخ روشن سے یہ گاندھے پہ پہنکا بڑھ کر رخ روشن سے یہ گاندھے پہ پہنکا بڑھ کر رخ روشن سے یہ گاندھے پہ پہنکا بڑھ کر رخ روشن سے یہ گاندھے پہ پہنکا</p> |
| <p>۱۸ گشتی ادھر کرتے ہیں انعام کو گشتی ادھر کرتے ہیں انعام کو گشتی ادھر کرتے ہیں انعام کو گشتی ادھر کرتے ہیں انعام کو</p> | <p>۱۹ انسان کہیں نہ کہیں خیر خواہ انسان کہیں نہ کہیں خیر خواہ انسان کہیں نہ کہیں خیر خواہ انسان کہیں نہ کہیں خیر خواہ</p> |
| <p>۲۰ یا ذکر ہے یا شکر اسے رب ہد کا یا ذکر ہے یا شکر اسے رب ہد کا یا ذکر ہے یا شکر اسے رب ہد کا یا ذکر ہے یا شکر اسے رب ہد کا</p> | <p>۲۱ آئینہ ہے گم رنگ کا یہ رنگ نہیں ہے آئینہ ہے گم رنگ کا یہ رنگ نہیں ہے آئینہ ہے گم رنگ کا یہ رنگ نہیں ہے آئینہ ہے گم رنگ کا یہ رنگ نہیں ہے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۱۱ بانج حاکم حاکم بن فریق زعفرانی بدو شب قدر ہے تو بان پیا ہے بیان خط کامل فتح تابان ثابت ہوا آیا ہے خلیفہ بنین قرآن</p> | <p>۱۱۲ شیریں قوس قزح میں بسا جاہا ہے ایشیائے اوردیکا نے یاقوت ککھا ہے یاقوت کاکھنار انبیا ہے جاہا ہے یاقوت سے بھلے کلینین نغرا ہے</p> |
| <p>۱۱۳ تازہ ہے یونج چشمہ امید کے مانند یک رو ہے بدونیک و خوشید کے مانند</p> | <p>۱۱۴ چوسا ہے یلب شل رطب حق کے مٹی یاقوت کا بوسہ کیا کس روز ملے</p> |
| <p>۱۱۵ ملک و دولت اگر عجب چن لایا ہے بنور شفا کو اگر الہی کا صلا ہے گروں سے بچا ہے کسی کے وارن کو صلا ہے زندان و حبس پاک دین کیا رطابا ہے</p> | <p>۱۱۶ بخور عرق من دیکھنے خوشید ہوا ہے ابد سے پیکتا ہے پراچ کا جوہر آنکھوں کی تری نغون بادام ہے عازن کا پینہ ہے گلاب گل ام</p> |
| <p>۱۱۷ ان سوتیوں کے ہستی میں یاقوت اگر میں یہ عمل وہ ہیں بنکی قرابت میں گھر میں</p> | <p>۱۱۸ ہر بوند نے اک شیشہ امید نکالا ہزار نے عطر گل خوشید نکالا</p> |
| <p>۱۱۹ اس عجب تہا نہ ہرگز نہ کیا پایا جیسے شہزادہ کی نصیبی کو چلایا جان بخشی اسات کا تو پناہ دیا ہر دم درج القدس کا کھلا دیا</p> | <p>۱۲۰ تیرے صفین جاتی ہیں دریا کی تار دیا ہے پیر سے تیرے تیرے تار ایک ایک کی کھمبہ کے تیرے تار جہاں در تھے سوزا ہے سدا ہے</p> |
| <p>۱۲۱ یوں ہونٹوں پہ تصویر سخن وقت بیان ہے یاقوت سے جیسے رنگ یاقوت عیاں ہے</p> | <p>۱۲۲ آب زن میں یہ کس موک آرا کی ہے آمد وہ کتا ہے عباس کے آتا کی ہے آمد</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۳۱ اب جو بھولتی نہ رہی تھی بابائے خدائے آسمانی سلطان الواقع کی آئی ہو اب نور خدا گرم ہو</p> | <p>۳۲ بیم ہو جاتے ہو یہ رب شہ دین ہے شہیرے انسان ملک الموت نہیں ہے</p> |
| <p>۳۳ نہایت سے بے پروا ہو کر جانیاز ہو کر بازی ہوت کوئی کار بازن کو آواز دہن کوئی کار سب کے لیے جیک کا اب حال سنو</p> | <p>۳۴ وہ بوسے کہ خود پھنڈے میں پڑ جائیگا ظالم یہ نور خدا جالون میں کب آئیگا ظالم</p> |
| <p>۳۵ کب جال میں پھنڈا یہ دریا نہایت ظالم نہایت عجب ال عباب نہایت عطر گل نہایت نہایت خدا ظل خدا</p> | <p>۳۶ چھو قتل ہے آسان پس ضعیف حق کا شہیر کا تو کشتہ ہے بہترے قلوب کا</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۵۱۱</p> <p>نشانے لگا دو جلا غصے میں آجائیں چکر لگا کر دھڑکے گا کہ ہر طرف آجائیں اور جابین فلک کہہ تھاکے آجائیں اس غصے سے کاش کہہ دین آجائیں</p> | <p>۵۱۲</p> <p>اوتنے کہانی بوجھ غصے میں آجائیں انا کہہ میں ساوت وہ قدرت میں آجائیں گنتا میں یہ تیرا مالور میں آجائیں ان میں نہ کلاوت بھیجا جانیو میں آجائیں</p> |
| <p>۵۱۳</p> <p>وان تیغ دوسرے لگی یان فوت کریں گے کیا مسرکہ میں آج بڑی موت کریں گے</p> | <p>۵۱۴</p> <p>لیکن ابھی میں جو گرام پڑا ہے اک کورے میں پوشیدہ وان پر بھی کھرا ہے</p> |
| <p>۵۱۵</p> <p>کے پیکر تلے میں دراج آریا ظالم نے بلایا اسے کان چھلکایا دیا اوتنے دھار میں خبر نہیں لایا جلا کے کوٹھار میں جب خبر نہ لایا</p> | <p>۵۱۶</p> <p>میں کا کہوں کہ خط کیسے کیا دیکھ میں جابا وہ یہ تیرا کیا وہ ایک کے بعد ایک تیرا کیا وہ باور کیا جلا نا وہ دیکھ کیا بھلا</p> |
| <p>۵۱۷</p> <p>لاتے ہیں خبر دل کی یہ ہے کام ہمارا لے آپ بھی سنگو ایسے انفسلم ہمارا</p> | <p>۵۱۸</p> <p>میں جانتا تھا ہوگی قیامت کوئی دم میں اتنی گئی جب سند شیر سرم میں</p> |
| <p>۵۱۹</p> <p>ابچین شہنشاہ شہنشاہ میں کے سونے کے حکم میں کیا جانا کے سونے کے حکم میں کیا جانا کے سونے کے حکم میں کیا جانا</p> | <p>۵۲۰</p> <p>کے قضا میں شہنشاہ میں کے قضا میں شہنشاہ میں کے قضا میں شہنشاہ میں کے قضا میں شہنشاہ میں</p> |
| <p>۵۲۱</p> <p>کے کیا کہ لائے بیان جاننے کے پرے ہیں ہم کو زمین ٹکائے ہوئے پاؤں کھرو ہیں</p> | <p>۵۲۲</p> <p>دم توڑا جو اکبر نے تو اب نہ تسلیم تھا زنیہ کے نکل آنے سے شہنشاہ کا فوج تھا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۵</p> <p>گروہ کی گزشتہ شہادت گروہ کی گزشتہ شہادت گروہ کی گزشتہ شہادت گروہ کی گزشتہ شہادت</p> | <p>۵۵</p> <p>اتنا گزشتہ شہادت اتنا گزشتہ شہادت اتنا گزشتہ شہادت اتنا گزشتہ شہادت</p> |
| <p>۵۶</p> <p>چٹ پٹ کے سینہ کر شاہ ام سے ہر بار پٹ جاتی تھی گھوڑے کے قدم سے</p> | <p>۵۶</p> <p>شانوں سے گئے ہاتھ ملا جانیسے گے داوا حضرت کے برادر کو جلا جانیسے گے داوا</p> |
| <p>۵۷</p> <p>دور کے فغان اوتھی تھی اس کا گروہ دور کے فغان اوتھی تھی اس کا گروہ دور کے فغان اوتھی تھی اس کا گروہ دور کے فغان اوتھی تھی اس کا گروہ</p> | <p>۵۷</p> <p>آگ کے سے دور داوا گھنٹا سے ملو آگ کے سے دور داوا گھنٹا سے ملو آگ کے سے دور داوا گھنٹا سے ملو آگ کے سے دور داوا گھنٹا سے ملو</p> |
| <p>۵۸</p> <p>روٹے ہیں بھی سے مجھے تم قدمو پیہ داوا لہر سے تہہ دھبہ کو منداو</p> | <p>۵۸</p> <p>برغم سے یہ رشتہ تھا تو اسی کو بنی کی جو تھا می نہ باقی تھی رکاب ابن علی کی</p> |
| <p>۵۹</p> <p>پہلو سے تار تھی تہہ دانی پہلو سے تار تھی تہہ دانی پہلو سے تار تھی تہہ دانی پہلو سے تار تھی تہہ دانی</p> | <p>۵۹</p> <p>پہلو سے تار تھی تہہ دانی پہلو سے تار تھی تہہ دانی پہلو سے تار تھی تہہ دانی پہلو سے تار تھی تہہ دانی</p> |
| <p>۶۰</p> <p>رجا دنگی ہر کم نہ کرن پسار کو اپنے کیوں روٹے ہیں لین مجھے ملو ار کو اپنے</p> | <p>۶۰</p> <p>اب بھر بھی سواری شہ ابراہیم سے گی حضرت نے کہا حلق پہ تلو اور بھر سے گی</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۴۵۵</p> <p>جہاں خنیں آجیکہ بن لایں تھانے آنا غصین لب لے کوٹا شے چارے یا میری سکیند کوٹا شے چارے</p> | <p>۴۵۶</p> <p>جگڑا کرکے شایہ نظر آیا جہاں خنیں آجیکہ بن لایں تھانے آنا غصین لب لے کوٹا شے چارے</p> |
| <p>وہ بولی تھل دم بیدار کردن گی پریا تو تم آؤ گے تو سر یاو کردن گی</p> | <p>فعل سسم تو من سے شرارے ہو کردن رن برج فلک بنگیا آرسے ہو کردن</p> |
| <p>۴۵۷</p> <p>خانیخت نمود ویکہ آید کا تزیین جہاں خنیں آجیکہ بن لایں تھانے آنا غصین لب لے کوٹا شے چارے</p> | <p>۴۵۸</p> <p>روکا شے دین نہ فرسح بقا کو جہاں خنیں آجیکہ بن لایں تھانے آنا غصین لب لے کوٹا شے چارے</p> |
| <p>ہمزیر سلج رفت کن پنے ہوے ہیں زنده نہ اچھین جان کفن پنے ہوے ہیں</p> | <p>فردوس کی رغبت نہ جہنم سے حذر ہے اسے بے خبر و تلو بھلا کچھ بھی خبر ہے</p> |
| <p>۴۵۹</p> <p>نکاح سے نہ کہہ دیکھا مارا اقبال حال اسکا پیر و پور ہے کچھ بوجھال باقی جو حال ہے کچھ بوجھال</p> | <p>۴۶۰</p> <p>نوریتین فرماؤ خالق عادل جہاں خنیں آجیکہ بن لایں تھانے آنا غصین لب لے کوٹا شے چارے</p> |
| <p>حق یہ ہے کہ رگ روئیے میں ڈر پیچ گیا ہے کیا پاؤں اٹھیں رن کہ کچھ پیچ گیا ہے</p> | <p>تنہا جے مرقد کی سکونت کا یقین ہے کیوں خلق کی الفت سے وہ نیز ارمین ہے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۵۵</p> <p>زیبا جانی خاک کے کہنا مرا مانو اس خاک کے خاکہ کیچہ مرا چھانو جذب غمی اور کد باغی جانی بیکر خان دگر ایک دم میں چھانو</p> | <p>۵۵</p> <p>زخمی جو سولان ہریشہ کی گئی بیکر خان دگر اندھیرا لا تم گئی گمراہ گمراہ راہ یاد دہے جی گئی الشد کو سب جان گئی جیکر گئی</p> |
| <p>کیا کیا مہ و غور شنید گنگا ہوں سے نہان ہوں جو صبح مرے پاس تھے اسوقت کہان ہوں</p> | <p>ہر شرک کے طوفان رُکے اپنے قدم سے بت خاک پہ سجدے کو جھکے اپنے قدم سے</p> |
| <p>۵۵</p> <p>بھگتین ایجاو دو عالم کا شیب چاہتیں تو بچے کو نہ رہیں سیم جا نانا چہ پیو پر رانا فانی ہے غریب شیخ شمس حق نے اپنے اور سکھ چھوٹیا</p> | <p>۵۵</p> <p>کشتا تھا جو کچھ کہ چلے کر اس کیلئے تبدار یا سکھ پو اب اور یہ خلا ہے پتوں کے یہ باطل ہے بیت چہ پندار عمران نے کوئی تو بیات علی ہے</p> |
| <p>بیوند ہوں میں تاج سہاں عبا کا دل بند ہوں میں دست زہر دست خدا کا</p> | <p>آخر یہی نانا فاطمہ کے بال کھلین گے چندر اس کے تھیں مشرکے دن حال کھلین گے</p> |
| <p>۵۵</p> <p>گدلا کہ بس چوڑے گنگر گروان بسا کہیں جان سپرد کر گئی میں قیس دن اس باہر سپرد کر گئی سیا زونہ پات پر کر کے بن سلکان</p> | <p>۵۵</p> <p>ترا تا ہے جو بزمین و حق کا دی کوں فراہیگا و زمین کی بھلا اور سی کوں پوچھ پچھائی نہ کہیں خدا کوں نہ کوں ملتا ہے ان شکو کو غیر کوں</p> |
| <p>ہر مصحف حق میں ہے بیان ابن علی کا میں طرح مشرک کہ نام بنی کا</p> | <p>پرستش میں اماموں کی علی چکے رہیں گے تفایل جو ہا رہے ہیں یہ وہ آپ کہیں گے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۰۰ دل نہ رضا خاک مری خاک شکر جان ہوں مجھ کے کدو شکر آئینہ خاطر میں صوفی صفا تجربہ ہم جو بد بکشت کس کو دیا</p> | <p>۱۰۱ ظفر نہ کما کچھ نہ دوس کی تقصیر مرد و پیلے جو سدا قدر بہو بھین ناہوں کس کی تقصیر اوپر اوپر ہنس میں</p> |
| <p>۱۰۲ تھا تگم مناسب مرا گھر صاف کرو تم دوین نہیں کچھ کتا ہوں انصاف کرو تم</p> | <p>۱۰۳ لو دور ہو تیغ و دوزبان کھینچتی ہے رن میں جان ہوگی بدن میں نہ زبان ہوگی دہن میں</p> |
| <p>۱۰۴ شہر میں چکر کیسے جانتے ہیں ہم غیرت کیسے دیکھتے ہیں ہم پران کیسے بھی نہیں جانتے ہیں ہم رنجی علی جو پیکو جانتے ہیں ہم</p> | <p>۱۰۵ تلاش کیا بھول گیا شکر کے سخن تقصیر نہ علی اکبر کف نور کس یون نگاہ میں کمر شاہ زمین پہلے سخن حق کی عافیت کے بیان</p> |
| <p>۱۰۶ گلزار علی ہم نے جو تاراج کیا ہے کچھ کچھ یہ قصاص احد و بدر لیا ہے</p> | <p>۱۰۷ چلائی شکست اور جگھا فوج عمر کا لو حوصلہ نکا وہ دل مستح و ظفر کا</p> |
| <p>۱۰۸ کس دن میں نکلا ہو کسین بڑا کینیہ بعد اچھے بھین گئے ہم لے شاہ نندہ نزدک میں تم گئے زانین کینیہ میرے کس خشن کا ہلدی ہو تو نہ</p> | <p>۱۰۹ شاہ کسین بڑا کینیہ بڑا یہ غلطی تھوڑے کا ہوا شاہ بڑا سیرم بھی یون ہو کر شاہ کا بڑا</p> |
| <p>۱۱۰ سرسنگ ہیں اور زیریاں پانویں چڑی ہیں سیدانیاں و رہار خلیفہ میں کھڑی ہیں</p> | <p>۱۱۱ اس حسن کا شعلہ نہ کبھی طور سے نکلا ظلمت سے سکندر بھی نہ اس نور سے نکلا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۰۰ دہ تیغ کی سجدہ تیغ کی جادو شہر سے کوئی سے نہ بے کوئی نابو منتر تھا لاپ استیقا بشت ہی لاپو</p> | <p>۱۰۱ اس قہر میں نہ غلط کی جزو فقط کی اور چھپے کو کسی غصے سے پر ہی جوت اور تیغ کی چھپنے کی سپی سپر فوج کی</p> |
| <p>۱۰۲ سب تیغ دوسرے دیکھ کے بیہوش پڑے تھے کھولے ہوئے شہر ملک الموت کھڑے تھے</p> | <p>۱۰۳ پانی نہ تھا دم خوف سے تیغین یہ کٹی ہیں تیغین نہ کو نبضین یا سون کی چھٹی ہیں</p> |
| <p>۱۰۴ قہر سے تیغ شہر سے ہر دوسرے تیغ کی گواہی بھی لے لیا تھا ایک ہیں بنی اور علی ارض سے دوسرے ہیں والدہ ایک نوحہ سے</p> | <p>۱۰۵ دم کس قہر میں جس کا جہر کیا خیال تھی ہر دن یہ وہ کس تیغ کی جہر سے ہی ہر دن یہ وہ کس تیغ کی کٹی تھی گواہ تھیں ناخن سے باہر</p> |
| <p>۱۰۶ وہ گوہر گنجینہ صاف تون زمیں ہیں دولاں پیسے کے حیثین اور حسن ہیں</p> | <p>۱۰۷ ہر کٹے سے جہر مل تک جان گئے تھے اس تیغ کے لہے کو ملک مان گئے تھے</p> |
| <p>۱۰۸ وہ تیغ ہیں کس قہر میں دن صاف تون یہ عالم میں خانہ میں منہ لاپ سے ہر دوسرے منہ لاپ سے ہر دوسرے</p> | <p>۱۰۹ سب کٹے کی شہر سے نہ رن ہیں سب کٹے کی شہر سے نہ رن ہیں سب کٹے کی شہر سے نہ رن ہیں سب کٹے کی شہر سے نہ رن ہیں</p> |
| <p>۱۱۰ دل میں کسی سے لاکھ بھی نہیں رہتی گردن کا جو نام اسے لگی نہیں رہتی</p> | <p>۱۱۱ جی دینے میں بید نہیں نے سمجھا مضر اپنا ہر کافر تاوان سے کیا سہر اپنا</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۰۰ اس تاقی نے چلائی چینی دیکھائی سستی میں رشتے میں یغینوں کی سائی نہ خور نہ خون پہ پھیلا ہے یہ سر مجھائی دھانوں کی طرح پیچھے دھانوں کی جھلکائی</p> | <p>۱۰۰ جی میں کیوں کر کرب چلو دیات دل آتا تھا آ بیگا دارن مال کمان طالب تھا دارن کا کوئی شاہ وہ جان ہر دین جو تھا نہ بیگنا تھا دارن</p> |
| <p>خود رفتہ تھا ہر تیرہ رشتہ رتی تھی اگر رائی کا لینا بھی کمان بھول گئی تھی</p> | <p>۱۰۰ لہو ار کا یہ کاٹ سنا تھا نہ کسی سے سربانوں نہ تھا بات کا بھی تیغ علی سے</p> |
| <p>۱۰۰ گر شمشیر کی نکل آئی سکھان پر پہنچے چین نکل آئی گر چین چین سے نکل آئی ناندہ اور سن میں سے نکل آئی گر دین میں بھی اور دین میں نکل آئی</p> | <p>۱۰۰ کیا صرف بھائی تھا دم جب چھام پڑا تھا دل کفر بھی سکھلا سوام نفسوں نہ چلا نقدیات سب بنام صرف اجل صاف یہ کہتا تھا عیلام</p> |
| <p>باندھی وہ ہوا جس سے تنگاہوے ناری شرائے جٹے لگ بگولا ہوئے ناری</p> | <p>۱۰۰ کوڑا نہ گھرا کچھ سر بازار بھنے گا اب نار میں ہر قلب کا دنیا رہنے گا</p> |
| <p>۱۰۰ خیمے سے نہ نکلے نہ صاف پگڑائی جاؤ تینہ دین کے شہر میں پگڑائی پیشہ میں پگڑائی میں پگڑائی نہ خور نہ خون پہ پھیلا ہے یہ سر مجھائی</p> | <p>۱۰۰ کبھی کبھی پگڑائی ہوئی تھی کبھی کبھی پگڑائی ہوئی تھی کبھی کبھی پگڑائی ہوئی تھی کبھی کبھی پگڑائی ہوئی تھی</p> |
| <p>قالب نہ زرو میں تھا نہ دم اہل ستم میں دم بھاگنے کے واسطے ٹھہرا تھا قدم میں</p> | <p>۱۰۰ گلگون تھا نقط خون کی افشاں مانتھا قبضے کے بھی ہر ٹھونپہ لکھوٹا سا جانتھا</p> |

| | |
|---|--|
| <p>صفحہ ۱۰۰</p> <p>انقص ہوا نہ کی جھپکی کی زینب کے کمر کی کار سے گزرتی ہے پہنچتی ہے من میں چلے گئے ہیں چھوڑ چھوڑ چھوڑ چھوڑ</p> | <p>صفحہ ۱۰۱</p> <p>سوار کج کج کے غائب کی تیر چھوڑ چھوڑ چھوڑ چھوڑ کیاں گیاں چھوڑ چھوڑ چھوڑ سیر سیر سیر سیر</p> |
| <p>سید ایندین و صوم قیامت کی بچے گی گریہ نہ کیا جان کسی کی نہ بکے گی</p> | <p>بھولو نہ مرے آگے تریب کے ادب کو سرنے مرے بعد پھر ایسی سب کو</p> |
| <p>صفحہ ۱۰۲</p> <p>اب غول مذہب پر اس کی پکار زینب کے بجائی کو بھی بھڑا سیرنی ملی پتی ہے سے بھڑا فضیلت کا جھوٹا دھرم تو بھڑا</p> | <p>صفحہ ۱۰۳</p> <p>پکچھ جو بڑے ناسو میں کرم ارشا خدا نے کیا اظاف کرم روشن مارا دیا کر بڑے بھندرم بھول چھوڑ چھوڑ چھوڑ</p> |
| <p>خاق زکریا جب اس سے یلگی لڑے گی زمین تیر میر کی ہے گی</p> | <p>مین جانشا ہون مرے بے دکھ میں پر ہون لواؤ مرے عرش کے ہلوین کھڑے ہون</p> |
| <p>صفحہ ۱۰۴</p> <p>مب ٹوٹتی ہو طوبی اور زندگی عجب ہو لڑاؤ زنا و بھج بھجانی خفرت کی صرافچ کے طے سیانی بیک خباب اسد اللہ جانی</p> | <p>صفحہ ۱۰۵</p> <p>سولانے غلام بھیری کی گھوڑے اور کر کے لاس دیان فرما کر اقا خدا کے سوسان بیک بین ملکبان اب ملکبان</p> |
| <p>ایسا نہوان سب میں میں شرمندہ ہون چہ گھر سے نہ نکلتا ابھی میں زندہ ہون نہ</p> | <p>کیا جانے کیا بعد مرے حال ہو یا رو اغلب ہے کہ تم گھوڑوں سے پا مال ہو یا رو</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۹۱ نور اللغات و نور اللغات نور اللغات و نور اللغات نور اللغات و نور اللغات نور اللغات و نور اللغات</p> | <p>۱۹۲ نور اللغات و نور اللغات نور اللغات و نور اللغات نور اللغات و نور اللغات نور اللغات و نور اللغات</p> |
| <p>اب رکن ترے عرش کے قائم نہیں گے اب فاطمہ کے دودھ کے غوارے نہیں گے</p> | <p>دیتی ہوں تجھے واسطہ زہرا دہنی کا مجھ پر گھرے خون حسین ابن علی کا</p> |
| <p>۱۹۳ اسم شریف نور زینبہ اوصاف اسم شریف نور زینبہ اوصاف اسم شریف نور زینبہ اوصاف اسم شریف نور زینبہ اوصاف</p> | <p>۱۹۴ آواز دی تھی تیری آواز آواز دی تھی تیری آواز آواز دی تھی تیری آواز آواز دی تھی تیری آواز</p> |
| <p>بس اس سر قاطر ہی ازام بڑے ہیں ٹوٹی ہوئی سیدائیں بھول پڑے ہیں</p> | <p>واقف ہے تو کیا شاہ شہیدان کے اوصاف اللہ سمجھتا ہے زیادہ انھیں سب سے</p> |
| <p>۱۹۵ نور اللغات و نور اللغات نور اللغات و نور اللغات نور اللغات و نور اللغات نور اللغات و نور اللغات</p> | <p>۱۹۶ نور اللغات و نور اللغات نور اللغات و نور اللغات نور اللغات و نور اللغات نور اللغات و نور اللغات</p> |
| <p>نور اللغات و نور اللغات نور اللغات و نور اللغات نور اللغات و نور اللغات نور اللغات و نور اللغات</p> | <p>تینوں کے تے رن میں کیجیے بنی کا شیشون میں بھر دو خون حسین ابن علی کا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۰۰ یہ خون نہیں دودم و سبب غدا کا یہ خون جو چیرا کا در محبوب غدا کا گر خون اگر خاک پر شاہ نشین کا بانی نہ کہ نگاہین نشان افواج کا</p> | <p>۱۰۱ بہ علی اکبر علی اکبر علی اکبر سیدھی چو کی تو گناہ سے برادر پرست سنا جان سے خالق اکبر پرست کیلئے ہی قدسین پیلیا</p> |
| <p>۱۰۲ مکن نہیں پھر گاؤ زمین ہوش میں آئے یہی کالو بھی نہ کہیں جوش میں آئے</p> | <p>۱۰۳ چلائے یہ خلقت بنی آدم سے جدا ہے دیکھو کہ بنی زراوے کا کیا حال کیا ہے</p> |
| <p>۱۰۳ دارودہ لاکھ پستہ پستہ یک کدو ایسی شمع تھا شاہ زمین تار سے زبان لگے تھی خنجرین مہل جو پستہ پستہ پستہ پستہ</p> | <p>۱۰۴ کون شہزادہ کو زخمی ہو گیا کون شہزادہ کو زخمی ہو گیا کون شہزادہ کو زخمی ہو گیا کون شہزادہ کو زخمی ہو گیا</p> |
| <p>۱۰۴ نہ خون کو نہ پوچھو وہ نہ اردن سے سواتھے غیر اتنی ہن زریب کہ ستاروں سے سواتھے</p> | <p>۱۰۵ مشر نہ کہیں عرش معظم کے تلے ہو امان سے نہ کہنا جو یہاں دیکھ چلے ہو</p> |
| <p>۱۰۵ لال</p> | <p>۱۰۶ وہ شہزادہ جو ملک پر غلط اداوار وہ شہزادہ جو ملک پر غلط اداوار وہ شہزادہ جو ملک پر غلط اداوار وہ شہزادہ جو ملک پر غلط اداوار</p> |
| <p>۱۰۶ تھا ضعیف عیان آکھ کی بنیائی جدا تھی گہ بند تھی نہ گس کی کلی اور کبھی دا تھی</p> | <p>۱۰۷ وہ شہزادہ جو رکھے گئے قصر شدہ دین میں بو پھیل گئی خون کی فردوس بر بن میں</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۱۱</p> <p>نجات خدایا کہ جس کی طرف سے نہی کی صفین میں نہی کی صفین میں پانی تہن خلکی نہی کی صفین میں سب سوسہ کی صفین میں</p> | <p>۵۱۲</p> <p>نجات خدایا کہ جس کی طرف سے نہی کی صفین میں نہی کی صفین میں پانی تہن خلکی نہی کی صفین میں سب سوسہ کی صفین میں</p> |
| <p>آنکھوں کے سرائیں کے دوپٹے بے تھے جبریل بھی سدرہ کے تلے لوٹ رہے تھے</p> | <p>دل پھٹتا ہے جس سے وہ اسی خون کی بو ہے ان شیشوں میں زہر اترے بیٹے کا موہ ہے</p> |
| <p>۵۱۳</p> <p>اس شیشوں میں زہر اترے بیٹے کا موہ ہے دل پھٹتا ہے جس سے وہ اسی خون کی بو ہے ان شیشوں میں زہر اترے بیٹے کا موہ ہے</p> | <p>۵۱۴</p> <p>اس شیشوں میں زہر اترے بیٹے کا موہ ہے دل پھٹتا ہے جس سے وہ اسی خون کی بو ہے ان شیشوں میں زہر اترے بیٹے کا موہ ہے</p> |
| <p>چلا میں یہ کون آیا ہے دنیا کی زمین سے بو خون کی شپیر کے آتی ہے کہیں سے</p> | <p>یہ تو کون زخمی ہے کہ وہ ذبح ہوا ہے آئی یہ ندا اطلق پہ اب تیغ جفا ہے</p> |
| <p>۵۱۵</p> <p>نجات خدایا کہ جس کی طرف سے نہی کی صفین میں نہی کی صفین میں پانی تہن خلکی نہی کی صفین میں سب سوسہ کی صفین میں</p> | <p>۵۱۶</p> <p>نجات خدایا کہ جس کی طرف سے نہی کی صفین میں نہی کی صفین میں پانی تہن خلکی نہی کی صفین میں سب سوسہ کی صفین میں</p> |
| <p>کیا جائے مظلوم پہ کیا جو رو جفا ہے دس سال کے بعد آج وہی دور دہوا ہے</p> | <p>تلاؤ تو قتل میں جو میں جاؤں گی بابا جیتا ہوا شپیر کو میں پاؤں گی بابا</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۵۷۱</p> <p>اگر کب تک سلاو سے کیا دین خان جو بین خورشید کی تابان روشنی و نور سے کیا دین بہشت و جہنم سے کیا دین</p> | <p>۵۷۲</p> <p>یہ کچھ کلیم سے کیا دین یہ کچھ کلیم سے کیا دین یہ کچھ کلیم سے کیا دین یہ کچھ کلیم سے کیا دین</p> |
| <p>مغھ چوم کے سر انا میں قدموں پہ دھرونگی جو پیار کیا تھا نہ کبھی آج کرونگی</p> | <p>پتھری ہوئی مان سے تو گلے ملتا ہے داری پہرے کیلجہ ترا کیوں ہوتا ہے داری</p> |
| <p>۵۷۳</p> <p>پہنتی تھی شمس کی بقیہ بین کیا کروا نہ جو کس کو چلا آتا شمس اک کچھ چھپاتی سے گلا دو دھڑکی شورگ سے صرا آتی بزدان اور اجا</p> | <p>۵۷۴</p> <p>شاہ شمس اعلیٰ کی پوچھ کیا زنت کے فلک کو سے کیا دل جانتا ہے کیے کیے کیا دل جانتا ہے کیے کیے کیا</p> |
| <p>حضرت کے غلاموں کو جہنم سے بچا با ندوی نے یہ سرخیز اظلم سے بچا یا</p> | <p>اک صدمہ یہ خوش جو ہوا شہ لہی سے قاتل مرے سینے پہ پڑھا ہے ادبی سے</p> |
| <p>۵۷۵</p> <p>وہ بولی میں ماری سے غلام کیا خون اب بھی جاری سے غلام کیا کیا غم میں ماری سے غلام کیا لے عاشق باری سے غلام کیا</p> | <p>۵۷۶</p> <p>پیارے جو کچھ تھا ہے کیا کیا پیارے جو کچھ تھا ہے کیا کیا پیارے جو کچھ تھا ہے کیا کیا پیارے جو کچھ تھا ہے کیا کیا</p> |
| <p>تقدیر سے آگاہ نہ یہ کو کھر جلی تھی تم ہو گے بے سر میں پچائے کو جلی تھی</p> | <p>دو ٹکڑے جدا دوسرے کیلجے کے ہو گے ہیں اصغر بھی مواب علی اکبر بھی مواب ہیں</p> |

| | |
|--|--|
| <p>حلالہ اس وقت حضور اپنے چہ قد امین فدوی کے گلے تلے بن نظر بکھارتی بالے کے کھچے بھی باز سے جبارین نیرائے کھاد کے قلعے جیسے امین</p> | <p>حلالہ کس کے کس کے نشتا تمام عیان بان کس کے کس کے بیکس کی جیت پیٹھم سے کوئی تیرا است کو چاہیوں تو کون کا چاہیوں اٹھارہ بی فاکہ کا فون تیرا</p> |
| <p>اب حال کو بہنوں کا کیا ان پہ نبی ہے سر پر کوئی وارث نہیں اور بے وطنی ہے</p> | <p>آتی ہے صد کان میں جلاتی ہے زنب لو بال کھلے بلو میں اب جاتی ہے زنب</p> |
| <p>حلالہ دارماری زنیہ کو کچھ کھڑا کرے پیام عجبی کہیں نہیں جاتے بدان سب کے خدا کو سب کو پکارتے کیا حال ہیں کاشعین پیسے</p> | <p>حلالہ پیشے غشی گئی امجد کو کونین خانوں دیار تلے پوچھ پچھ کھول کے خور و زینتی نے کیے ہیں خان سے جا لگے سی کو کھان</p> |
| <p>بلو سے میں بہن آج ہماری گئی امان چادر سر زنب سے امان دی گئی امان</p> | <p>مشرین مجھے رتبہ سحر لوح ہو یا رب نعلین ید اللہ کی سحر لوح ہو یا رب</p> |
| <p></p> | <p></p> |

| | |
|---|---|
| <p>۴۰ روانہ نہ دینا کہ شہر خداوندی زبان رکھانے کے لئے نہ تیرا ہوا نہ تو تیرا تھوڑے وقت سے ہلکا ہوا نہ تو تیرا ہوا وہ کل کے کا ہوا</p> | <p>۴۱ تو تیرا دل اور تو تیرا دل اور تو تیرا دل اور تو تیرا دل اور</p> |
| <p>۴۲ ادھر تو شاہ کو یہ حد نہ سبک ہو پنا ادھر مدنیہ سے صفرا کا نامہ پر ہو پنا</p> | <p>۴۳ جواب دہ پدر نامہ ادا کبر ہو جناب حضرت عباس کے برادر ہو</p> |
| <p>۴۴ لوہین غنیمت کے لئے لوہین غنیمت کے لئے لوہین غنیمت کے لئے لوہین غنیمت کے لئے</p> | <p>۴۵ بہن آپ کی نیک بختی بہن آپ کی نیک بختی بہن آپ کی نیک بختی بہن آپ کی نیک بختی</p> |
| <p>۴۶ یہ حال دیکھئے قاصر کی اس ٹوٹ گئی ہوا یہ رشتہ کہ فوراً ہمار چھوٹ گئی</p> | <p>۴۷ ظہیر اور حبیب آپ کے مصاحب ہیں جناب عون محمد کے مامو مصاحب ہیں</p> |
| <p>۴۸ تو تیرا دل اور تو تیرا دل اور تو تیرا دل اور تو تیرا دل اور</p> | <p>۴۹ سین کے لئے سین کے لئے سین کے لئے سین کے لئے</p> |
| <p>۵۰ قرار دو مجھے میں بقدر ادھوتا ہوں سین جان کے تیرا شاہد ہوتا ہوں</p> | <p>۵۱ سپاہ ظلم نے تمہا سمجھ کے گھیرا ہے ہزاروں تیغین ہیں ہاؤر ایک مطلق ہیرا ہے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۴۰</p> <p>وطن سے فاصلہ تو نہیں آیا بیان صغیر نہ گزرتا کہ کھایا گلے سے لاش کو شہید نہ لگایا سلام کہنے فاصلہ سر ہیکل آیا</p> | <p>۴۱</p> <p>شاہد و گمان کیسے کہ ابھی بڑے ہر گھم کیسے کہ شاہد و گمان کیسے کہ ابھی بڑے ہر گھم کیسے کہ</p> |
| <p>وہ پوچھتا ہے کہ اُس آپ کی یہ توڑ گئے حسین کہتے ہیں اکبر بھی ہکو چھڑ گئے</p> | <p>جوشیر خوار کی تہ کو تلاش ہے بھائی یہ دیکھ نہ مرے ماتھو نہ لاش ہے بھائی</p> |
| <p>۴۲</p> <p>ٹیپائی چلی اپنے فوج و جہاں سینہ زور کا تار سے بوجھ لگا بیکار عمار کی لکھون بوجھ لگا کھی ہے فاصلہ دیر دیر لگا</p> | <p>۴۳</p> <p>شہر سواریاں آ کر آہ و زاری حسین فاصلہ فدائی فاصلہ فشان اونٹے رہا تھا جدا جدا اکبر کو چھوڑ کر و نصیر دیا</p> |
| <p>گواہ رہیو کہ فاقہ سے جھومتا ہے حسین اور انکے بھائی کی آنکھوں کو جھومتا ہے حسین</p> | <p>ایا حسین نے باہونہ لاش اصغر کا عریضہ اٹھو نہ رکھا مریض و فشر کا</p> |
| <p>۴۴</p> <p>نیلون نغمی تھی تیری تو پیکار میں جہاں سے لاش تو پیکار میں جہاں سے لاش تو پیکار میں جہاں سے لاش</p> | <p>۴۵</p> <p>لگا ہاتھ شہید و فاضل کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p> |
| <p>زمین قبر کی خاطر پسند کرنے لگے مزار کھود کے نالے بلند کرنے لگے</p> | <p>جواب کون لکھے گا پھر نوم تا ہے اب اک بنا بصر حسین کرتا ہے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۵۴ سہل آصف کو کھلی تھی لی بھوک کا زور نہ نہا تھا وہ بھی تیرے نکھالے لاشوں کا انا تو بڑا بچہ کا خون بھرا لاش</p> | <p>۵۴ بلا دین کو دے لیکے چھو کیا پیا تھاری تھی کی پینا ہی صغیر ایک سو تکی شکل خدا آسان زہر کھو گئے</p> |
| <p>برائے چاند کو ب خاک میں چھپانے لگی جگر زپنے لگا ماتم تھر تھرانے لگے</p> | <p>تھارے چاہنے والے گلے لگا دینے لگے بھگے یقین ہے جاب امیر آئینے لگے</p> |
| <p>۵۵ کھلے تھیں سگاری کھلے تھیں سگاری کھلے تھیں سگاری کھلے تھیں سگاری</p> | <p>۵۵ غرض کہ فاطمہ کی تیرے سب سے سین لگے فاطمہ کی شان تیرے نظر بجا اور دھاک کی شان تیرے نظر بجا اور دھاک کی شان تیرے</p> |
| <p>سین بولے نئے حادثے گذرتے ہیں تھارے منسلکوں و اکو دفن کرتے ہیں</p> | <p>اور آس پاس سینی سپاہ سوتی ہے برات جیسے گرد دھاک کے گرد ہوتی ہے</p> |
| <p>۵۶ کھلے تھیں سگاری کھلے تھیں سگاری کھلے تھیں سگاری کھلے تھیں سگاری</p> | <p>۵۶ دکھا کھلاش چھو گیا کہ چھو گیا دکھا کھلاش چھو گیا کہ چھو گیا دکھا کھلاش چھو گیا کہ چھو گیا دکھا کھلاش چھو گیا کہ چھو گیا</p> |
| <p>بزیر خاک تو یوں فاطمہ کا باغ ملا تجھے یہ بھول ملا اور عہد کو دانع ملا</p> | <p>ارے غضب یہ مرقع مٹا دیا کس نے شہید احمد مختار کو کہا کس نے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۰ کے ہیں جن کے ہاتھ اور پاؤں کے ہیں جن کے ہاتھ اور پاؤں کے ہیں جن کے ہاتھ اور پاؤں کے ہیں جن کے ہاتھ اور پاؤں</p> | <p>۱۱ کے ہیں جن کے ہاتھ اور پاؤں کے ہیں جن کے ہاتھ اور پاؤں کے ہیں جن کے ہاتھ اور پاؤں کے ہیں جن کے ہاتھ اور پاؤں</p> |
| <p>خطاب اور نکاح جو ان مرگ اس دیار میں ہے ہیں کھڑی ہوئی وہاں در پہ انتظار میں ہے</p> | <p>یہ کیا غضب ہے غلیفہ نیرید ہوتا ہے رسول حق کا نواسہ شہید ہوتا ہے</p> |
| <p>۱۲ پہنچا کہ عدو طرف کا زاری ہے بندہ جہاں شہر کے دروازے کے ہیں جن کے ہاتھ اور پاؤں کے ہیں جن کے ہاتھ اور پاؤں</p> | <p>۱۳ بیان نبی عوی کا شے کے شہ کے ہیں جن کے ہاتھ اور پاؤں کے ہیں جن کے ہاتھ اور پاؤں کے ہیں جن کے ہاتھ اور پاؤں</p> |
| <p>نکل کے نوٹ دیاں کہنے لگیں دہائی ہے کہ چار لاکھ کی اک جان پر چڑھائی ہے</p> | <p>تو جانتا ہے کہ ہم بکسی سے مرتے ہیں سفر سے امت جد کی رٹائی کرتے ہیں</p> |
| <p>۱۴ کے ہیں جن کے ہاتھ اور پاؤں کے ہیں جن کے ہاتھ اور پاؤں کے ہیں جن کے ہاتھ اور پاؤں کے ہیں جن کے ہاتھ اور پاؤں</p> | <p>۱۵ کے ہیں جن کے ہاتھ اور پاؤں کے ہیں جن کے ہاتھ اور پاؤں کے ہیں جن کے ہاتھ اور پاؤں کے ہیں جن کے ہاتھ اور پاؤں</p> |
| <p>رہے شہر کہ مدد گاری حسین کروں شہید ہو کے ابد تک جہان میں حسین کروں</p> | <p>جو نیک ہیں تری مظلومیت پر روئیں گے جو بدگمان ہیں وہ قائل کبھی نہ ہوں گے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۴۷ میں جانتی ہوں کہ یہ کھین فریب نام اگر خدائے عظمیٰ کے جوہری ہیں ہم علی کی تیغ و شجاعت کی رگی کھانچیں ہم تھارے تمام اور عین نقیبیں ہم</p> | <p>۵۴۸ بیکاری تیغ تحبیل کی کیا نام جلال حق و قابل مصطفیٰ کی نام شکوہ و درد پر شاہ لاف کی نام نصیب و فائز شہیدان کر بلا کی نام</p> |
| <p>عیان ہے مرتبہ رب حبیل پر سدا پڑا ہے سکہ پر حبر نیل پر سدا</p> | <p>یہ تیغ کہتی تھی جو حکم کبریا پہونچا انجیل کے قبضہ کف شاہدین میں جا پہونچا</p> |
| <p>۵۴۹ سب کو بلوایا گدا رشتہ نشا تمام صبر و جلال و کلین صبا زل سے ہم پر شہید نیل پر سدا زمین مجاہد غازی کہیں غدا غدا</p> | <p>۵۵۰ لیانیاں سے جب مرضا الی سب سے تیغ کا پیو ہوا سب الی نقیب نے کرالیس خیر الی سر عیان سے پوچھیں کیا الی</p> |
| <p>برائے نام نہ جرات نہ صبر کرتے ہیں خدا کے واسطے لڑتے ہیں اور مرنے ہیں</p> | <p>۵۵۱ ہلال تیغ جو ابر سیاہ سے نکلا اٹھا وہ مغور کہ یوسف وہ چاہ سے نکلا</p> |
| <p>۵۵۲ یہ واقعی کر باغہ بوز کھلا مگر گلا بھی تو کسی سے نہ بھلایا اور خدین کی سائے دارہ قبول نہ لایا تیغ و شجاعت کی غصہ فرمایا</p> | <p>۵۵۳ فلک کھفت سب کھڑی تیش شاہ زمان پھر دستہ داغوش برین جاگردان سران دکھا کے کہا کشتان ندین تو شہیدان کی نظر کیے تیر شاہ زمان</p> |
| <p>جلال میں مین زہرا کالال آنے کا کہ خود اجلال سے وعدہ ہے سرکٹانے کا</p> | <p>نظر جو مہرنے کی شاہ کی جلالت پر کرن کے تارون سے باندھی کراطاعت پر</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۳۱ جہا دین تہن حرفِ حق تہا دین کہ حکم گویا بس لے ضمین پاپیں نفاذ فرما دیا پھر دستانِ نرس جہاں کھڑی ہوئی دنیٰ کو ماکہیں</p> | <p>۳۲ یہ کہتے تھے کہ جہاں دنیا ہے امامِ عشق نشین گوگرد دیا ہے ہلکا ہے پیٹ کے خفت میں انبیاء گو زانو اسے عجوب کہہ دیا ہے</p> |
| <p>لو اوہ سلطنتِ حشر و تاجِ عقبا لو لو اوہ نانا کی امّت لو ہم سے بخشا لو</p> | <p>بن حسین کے ہرے پر خاک ملتی ہے چھری یکجہ پر غیر انس کے چلتی ہے</p> |
| <p>۳۳ لکھنؤ شہیدان پھر رام پڑا قدیم کو جو کہ قاصد پکارا صلِ خدا یہ قدرت آئی کہ صفے میں تھی آج جہاں بے گدین آج تھی آج</p> | <p>۳۴ غضب سے شہرِ حسین چھٹا چلا فلکِ حسین بقی دستِ بجا میں تیغِ بجا وینا بے گدین پوچھا جو وہ عدد سے خدا کہ حسین قاصد سے جانتا بی جا</p> |
| <p>جواب عاشقِ حق نے یہ بید رنگ دیا جب دس نے صبر دیا تھا اپنے منگھا دیا</p> | <p>یہ تیغ سر سے یہ زانو سے فاطمہ قاصد تو جان لے کہ ہوا میرا خاتمہ و قاصد</p> |
| <p>۳۵ پھر یہ قاصد پھر یہ کھاؤں میں اور انچا مان کے زانو پہ سرِ فلک میں جی کھانے بے حیاں ہو جاؤں میں اور اپنے نانا کی امّت کو بخوابوں میں</p> | <p>۳۶ یہ کھٹے غش ہوا وہاں بجا ہے اور آہ سنیہ پھر دس کے قاصد دیکھ گیا تھا جہاں قدم آگے قاصد دیکھ جو فعل اٹھا کر انسان پوچھا ہے</p> |
| <p>جو ذبح سجدے میں ہوں دکھا دے عاتکے خدا کرے کہ زبان سے خدا خدا نکلی</p> | <p>گلے کے کھٹے ہی پا مال لاش ہونے لگی پسر کے مردے سے زہر الپٹ کے روڑ لگی</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۴۳ رسول زاد ایسا ہی نکل پینا طمانچہ منہ بنگائی تھی زینب منقطع پیکارتی تھی کہ صدمہ حسین بھائی گھر تھارا لہجہ تھیں مچھوڑ دھما ہے کچھ</p> | <p>۴۴ پیشکش شہیدی دودی تبول کی عباتی بیل کے لاشے سے بیاضہ چھوٹی تھی غریب بھائی اٹھو لیے وطن میں تھی میں دوسری غم فوج ہو گئے بھائی</p> |
| <p>۴۵ پکارو وہیں اکبر کی روح کا صدقہ جواب دو علی اصغر کی روح کا صدقہ</p> | <p>۴۶ حسین بھائی مری اس تم بھی توڑ گئے اسیر ہونے کی خاطر میں کو چھوڑ گئے</p> |
| <p>۴۷ بناؤ گو گو کمان لاش شاہ دلا ہے کمان کلچیر مایان کا کاٹ ڈالا ہے کمان وہ بھائی پوزیب کو خیمہ پالا ہے کہہ دے میرا گلابی عامر دلا ہے</p> | <p>۴۸ بوقت ذی بن کو نیا دیا گلے گلے سے بن کو گلا دے گویا پیکے غشت تھی حضرت کا لاش رہے بے گھر غامد نکل آیا</p> |
| <p>۴۹ زمین سے بوجھو کہ سلطان کیسا ہوا تیرا کھوڑات سے ممان کیسا ہوا تیرا</p> | <p>۵۰ دعا یہ مانگ کہ شیون کو چین ہو یا رب ہر ایک گھوڑا سے حسین ہو یا رب</p> |
| <p>۵۱ لاش کرتی تھی حضرت کی لاش مندم جو ایک لاش پر سیر کیے اگر کی کلندوم پیکاری اسے بن آؤ لے شہ مظلوم نیکوئی کے کردار کیسے کیا مظلوم</p> | <p>۵۲ یاد آگئی خبر کے تلے جب زینب کیا تھے نقان میں چھپا زینب پیارے میں ایسی کہ مرے مرے دیار کا شاہ نہ زینب زینب</p> |
| <p>۵۳ فغان ہاں حسینا بلند ہوتی ہے یہ ہے لاش سپر پتبول ہوتی ہے</p> | <p>۵۴ تمام شہ</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۴۰ ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر اپنے گھر کے دروازے تک اپنے گھر کے دروازے تک اپنے گھر کے دروازے تک</p> | <p>۴۱ ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر اپنے گھر کے دروازے تک اپنے گھر کے دروازے تک اپنے گھر کے دروازے تک</p> |
| <p>۴۲ کہتی تھی کیا کروں میں وہابی حسین کی پتلی پھری ہے آج مرے نور عین کی</p> | <p>۴۳ منت کے طوق بڑھ چکے پروان پڑھ چکے یسین کا وقت آگیا قرآن پڑھ چکے</p> |
| <p>۴۴ تیار ہوا ہر جان بے جا ہر جان بے جا ہر جان بے جا ہر جان بے جا ہر جان بے جا ہر جان بے جا ہر جان بے جا</p> | <p>۴۵ اب کی بار بڑھ چکی سنبلان اب کی بار بڑھ چکی سنبلان اب کی بار بڑھ چکی سنبلان اب کی بار بڑھ چکی سنبلان</p> |
| <p>۴۶ تھکے کو آنکھ کھولی تھی اب کھولتے نہیں روتے نہیں کہتے نہیں بولتے نہیں</p> | <p>۴۷ باقی جو اس پیاس سے معصوم کے نہیں منہ میں اگوٹھے لیتے ہیں درجہ سے نہیں</p> |
| <p>۴۸ ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر اپنے گھر کے دروازے تک اپنے گھر کے دروازے تک اپنے گھر کے دروازے تک</p> | <p>۴۹ ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر اپنے گھر کے دروازے تک اپنے گھر کے دروازے تک اپنے گھر کے دروازے تک</p> |
| <p>۵۰ اصغر کا پاترا بے ہو اکبر سدھارے ہیں کیا خاک میں ملا نیو میرے ہی پیار ہیں</p> | <p>۵۱ کو دھتی ہیں آمان آنکھ کو تم کھولتے نہیں اللہ ہم پکارتے ہیں بولتے نہیں</p> |

| | |
|---|---|
| <p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں تم سے کبھی نہیں مل سکے گا مگر اب میں تم سے مل گیا ہوں اب میں تم سے کبھی نہیں مل سکے گا</p> | <p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں تم سے کبھی نہیں مل سکے گا مگر اب میں تم سے مل گیا ہوں اب میں تم سے کبھی نہیں مل سکے گا</p> |
| <p>قرآن کی ہو ابھی گھر کے دیتے ہیں بانو کو دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں</p> | <p>رو کر کہا کہ سانس فقط آشکار ہے سوا بکا کیا حساب کہ دم کا شمار ہے</p> |
| <p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں تم سے کبھی نہیں مل سکے گا مگر اب میں تم سے مل گیا ہوں اب میں تم سے کبھی نہیں مل سکے گا</p> | <p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں تم سے کبھی نہیں مل سکے گا مگر اب میں تم سے مل گیا ہوں اب میں تم سے کبھی نہیں مل سکے گا</p> |
| <p>اکبر کی لاش لیکے ہیں قتل گاہ میں کوئی پکار لو وہ ابھی ہونگے راہ میں</p> | <p>بولی سیکنے بابائے مشکل کشائی کی امان مبارک آنکھ کھلی میری بھائی کی</p> |
| <p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں تم سے کبھی نہیں مل سکے گا مگر اب میں تم سے مل گیا ہوں اب میں تم سے کبھی نہیں مل سکے گا</p> | <p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں تم سے کبھی نہیں مل سکے گا مگر اب میں تم سے مل گیا ہوں اب میں تم سے کبھی نہیں مل سکے گا</p> |
| <p>ہم خمیہ کہ میں جاتے ہیں صغر بار میں اونکو بھی لاکے پاس تھارے سلا تو ہیں</p> | <p>لب پر تبسم آنکھوں سے شہ کے نظارے ہیں ہم تم کوئی نہیں انھیں بابا ہی پیار ہیں</p> |

| | |
|---|--|
| <p>علم کریا کریم زور غم شہر کے کے نام کے جو ہو کر اس بزمِ جان کے کان بچے کی بات</p> | <p>علم گندری میں ہے پانی سے بجائے پانی اصغر کو دیکھ کر</p> |
| <p>چلتے ہو پہلوے علی اکبر میں سوئے کو آتے ہو میرے شیونہ قربان ہو نیکو</p> | <p>شہ بولے (نگو شیون ہی پیارا کرو گی تم جھولے میں موت آئیگی تو کیا کرو گی تم</p> |
| <p>علم کریا کریم زور غم شہر کے کے نام کے جو ہو کر اس بزمِ جان کے کان بچے کی بات</p> | <p>علم گندری میں ہے پانی سے بجائے پانی اصغر کو دیکھ کر</p> |
| <p>یہ شکے میری گو دین جھولے آدھار میں مقتل کو شوق تیر میں منہ کو پھرا دیں</p> | <p>بندے کا کچھ نہ زور نہ کچھ اختیار ہے مختار موت و زلیست کا پروردگار ہے</p> |
| <p>علم کریا کریم زور غم شہر کے کے نام کے جو ہو کر اس بزمِ جان کے کان بچے کی بات</p> | <p>علم گندری میں ہے پانی سے بجائے پانی اصغر کو دیکھ کر</p> |
| <p>خاطر سے انکی پانی کے سایل بھی ہو سینگے انجام کا ر یہ ہے کہ ہم انکو رو سینگے</p> | <p>دیکھوں پھر آن کب تمہیں گو دین قتی ہو اللہ و نجبت کی ضمانت میں دتی ہوں</p> |

۴۱۱
 اصرار کو چھوڑ کر غنیمت حاصل کر
 لوگوں کے سامنے نہ کھڑے ہو
 باریک بینی سے دیکھو کہ کون سا کام
 تمہارے لیے بہتر ہے

۴۱۰
 اگر تم کو کچھ بھی ملے تو اسے
 بے پروائی سے چھوڑ دو
 کیونکہ یہ سب کچھ
 تمہاری طرف سے نہیں آتا

لوگوں کو مایوس نہ کرو
 اصرار نہ کرو کہ میں جہاں سے سلام لو

پانی کے واسطے نہ نہیں گے عدومری
 بچے کی جان جانیسی اور آبرومری

۴۰۹
 غنیمت حاصل کرو جب تک کہ
 تمہاری طرف سے کچھ بھی نہیں آتا
 کیونکہ یہ سب کچھ
 تمہاری طرف سے نہیں آتا

۴۰۸
 اگر تم کو کچھ بھی ملے تو اسے
 بے پروائی سے چھوڑ دو
 کیونکہ یہ سب کچھ
 تمہاری طرف سے نہیں آتا

وہ بولی بس کچھ یہ نشر نہ مارو تم
 لو وہ وہ چھوڑ دینے کا بخشاں صاف رو تم

آنکھیں جھکا کے بولے کہ یہ بکھولائے ہیں
 اصرار نہ کرو پاس غرض لیکے آؤ ہیں

۴۰۷
 اگر تم کو کچھ بھی ملے تو اسے
 بے پروائی سے چھوڑ دو
 کیونکہ یہ سب کچھ
 تمہاری طرف سے نہیں آتا

۴۰۶
 اگر تم کو کچھ بھی ملے تو اسے
 بے پروائی سے چھوڑ دو
 کیونکہ یہ سب کچھ
 تمہاری طرف سے نہیں آتا

چاور نہ تھی وہ چہرہ پر آب و تاب پر
 شکر اسفند ابر کا تھا آفتاب پر

وان آنکھ بارتے تو یہاں بے قرار ہیں
 پانی کے تم تبھون سے یہ امید دار ہیں

۴۰۵

| | |
|---|---|
| <p>مرثیہ نہ آسمان سے نہ زمین سے نہ کون سے و کجیا کہ یا خلق سے نہ کون سے بجہ سے نہ کون سے نہ کون سے بجہ سے نہ کون سے نہ کون سے</p> | <p>مرثیہ نہ آسمان سے نہ زمین سے نہ کون سے و کجیا کہ یا خلق سے نہ کون سے بجہ سے نہ کون سے نہ کون سے بجہ سے نہ کون سے نہ کون سے</p> |
| <p>آنکھیں پھرائے دیتے ہیں تیور بدلتے ہیں آگے تو دو دو اگلے تھے آج ان اگلے ہیں</p> | <p>دل ساتھ لگا پڑتا ہے کیونکر جدا کروں بسوہنوں کے لٹاؤں کہاں آہ کیا کروں</p> |
| <p>مرثیہ کہاں کیا جو جگہ سے نہ کون سے کہاں کیا جو جگہ سے نہ کون سے کہاں کیا جو جگہ سے نہ کون سے کہاں کیا جو جگہ سے نہ کون سے</p> | <p>مرثیہ کہاں کیا جو جگہ سے نہ کون سے کہاں کیا جو جگہ سے نہ کون سے کہاں کیا جو جگہ سے نہ کون سے کہاں کیا جو جگہ سے نہ کون سے</p> |
| <p>ثابت علی کے پوتے کی تنہ خطانہ کی تنہ ہمارے لائیک بھی کچھ سیانہ کی</p> | <p>ایوانے گرنہ پوتے کے کام آئے فاطمہ داری کھڑی ہے گود کو پھیلائے فاطمہ</p> |
| <p>مرثیہ کہاں کیا جو جگہ سے نہ کون سے کہاں کیا جو جگہ سے نہ کون سے کہاں کیا جو جگہ سے نہ کون سے کہاں کیا جو جگہ سے نہ کون سے</p> | <p>مرثیہ کہاں کیا جو جگہ سے نہ کون سے کہاں کیا جو جگہ سے نہ کون سے کہاں کیا جو جگہ سے نہ کون سے کہاں کیا جو جگہ سے نہ کون سے</p> |
| <p>ہو ٹوٹو نہ شہ کے ہو ٹوٹھ ملے اور گزر گئے اک بوسہ مسکرا کے لیا اور مر گئے</p> | <p>قربان ذوا بجان شہ دین پناہ پر غصہ تو تھجھے آیا یہ پہلے سیاہ پر</p> |

| | |
|--|--|
| <p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ</p> | <p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ</p> |
| <p>حیرت کی شکل خوف سے جو ملک بنے دو پانوں بھاگنے کو زمین فلک بنے</p> | <p>سینہ میں صوف آئی تھی اور سامانی تھی انداز دم کی آمد و شد کا دکھاتی تھی</p> |
| <p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ</p> | <p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ</p> |
| <p>یاں موزہ وان علاحدہ دستار ہو گئی آمد ہی میں یہ فوج کی رفتار ہو گئی</p> | <p>رہنیں میں تو کا فروغ فقط خلق پر پھری پر شہرون میں بانو نہ مثل خبر پھرنی</p> |
| <p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ</p> | <p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ</p> |
| <p>تلوار تھی کہ تیر خداوند پاک کا طوفان ہوا کا آگ کا پانی کا خاک کا</p> | <p>جہدم تری نہ پشت پہ باقی رہا کوئی جیسے پلٹ کے چوٹ کرے اڑدہا کوئی</p> |

نالا گاہ شوق غم کے دیر ار کا ہوا
اور وصلہ نیرگون کے دیر ار کا ہوا
ارمان ذوالجلال کے دیر ار کا ہوا
مگر خیال پر یہ فغا ر کا ہوا

اور ان کے دل میں غم کا ہوا
اور ان کے دل میں غم کا ہوا
اور ان کے دل میں غم کا ہوا
اور ان کے دل میں غم کا ہوا

کی تیغ میان میں تو وہ بولی دہائی ہو
اب حشر تک علی کے پسر سے جدائی ہو

خبر خلق کا فاطمہ کے دل پہ پھر گیا
زہرا کا چاند فوج کے بادل میں گھر گیا

تھوڑا سا دکان لگا خیال
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
بازار دین کے پتے ہیں نجی بازار دین کے پتے

ننگہ بلا کی طرح گرا
ننگہ بلا کی طرح گرا
ننگہ بلا کی طرح گرا
ننگہ بلا کی طرح گرا

بخشنہ قطار شتر کا جو پوتا ہے
وہ اونٹ کھینچ کھینچ کے بیروش ہوتا ہے

اب تک محب سید عالی تباہ ہیں
والی ہوا شیبہ رموا لی تباہ ہیں

ایک روز میں جب قیام کیا
ایک روز میں جب قیام کیا
ایک روز میں جب قیام کیا
ایک روز میں جب قیام کیا

نہ کہے جو زمین تھاکے
نہ کہے جو زمین تھاکے
نہ کہے جو زمین تھاکے
نہ کہے جو زمین تھاکے

بابا کے سیدہ نانا کی امت عزیز ہے
انے نہ گھر نہ کنبہ نہ حرمت عزیز ہے

اکبر نہ تھے جلو میں نہ عباس پاس تھے
مظلوم بیچ میں تھا عدو آس پاس تھے

| | |
|--|---|
| <p>۱۵۱ سینہ پہ لکھنے کو لاکھ حسین کو جی جھکے ظالموں کے تابا حسین کو گینے پہ خاک تودہ بنا با حسین کو پتھلم کی یہ حد کہ گرا با حسین کو</p> | <p>۱۵۲ یوں لا کر رکھ فوج کا سامنا اس ظلم سے بیل دی جی نہ کیا دم آج غول کے حیرت کے کٹھ ایدوا فرد کو ملتا جیو چکا جھٹ کو کیا</p> |
| <p>۱۵۳ پر دیکھو فدا صہن شاہ نیک کے سجدے میں سر جھکا دیا ہاتھ کو ٹیک کے</p> | <p>۱۵۴ مقتل کو وہ بڑھی جی کہ چلا کے آہ کی لکٹی تھی بوسہ گاہ رسالت پناہ کی</p> |
| <p>۱۵۵ آبا سر پہ بخت شہر دیا یوں لاکھ کہ بینا بولن چپ کی بوسہ گاہ دل نہ کرایا سینہ کی گنجیہ آد بیٹھا وہ اوس گلہ زمین کا گھر</p> | <p>۱۵۶ زینب کے بال کھو کے رن کو قدم چکا سیدانیاں جی ساخہ چپین گنہین چکا زینب کیاری نام سے بھائی جان ہے بھیا پکارو یہ بھی کسوں کو ہے</p> |
| <p>۱۵۷ اس ظلم تو سے چرخ کہن کا پنہ لگا ایسا حسین ٹڑپے کہ رن کا پنہ لگا</p> | <p>۱۵۸ بھون گئے تلاش کو سب میرے مر گئے آنکھیں بہن کی دھونڈتی ہیں تم کہ مر گئے</p> |
| <p>۱۵۹ آئے سب جا رہے ہیں چوہ بیان کر کوئی مسلمان یا نہیں چلائی چٹ پٹ کے زینب خین بیٹھا کس زینب کے سینہ پہ</p> | <p>۱۶۰ کتی تھیں دکان کی گدین ان چکا ریتی پوٹ پوٹ کو لونی دکیاب ای آسمان کہاں حسین ملک بجا آج آفتاب کیا بوا ابر کا کہ تباب</p> |
| <p>۱۶۱ اے بن سعد سن کہ بنی تیرا روتا ہے تو دیکھتا ہو بھائی مرا قتل ہوتا ہے</p> | <p>۱۶۲ کہاے فرات پراسو کا سلطان کہ مر گیا اے کر بلا بتا تر افسان کہ مر گیا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۴ بارگاہی کو طبع کی فتح شام نفس کی ندامتوں کی بجائے تمام دانش کی بجائے عاقلانہ جہان جس پر لایا ہے پادشاہ عالم</p> | <p>۵۵ آج کا صدقہ اتنی دیر سے کام آئے مخمس اس گھر سے کام آئے لوگ کچھ بال کھو گئے بیوہ بنائے جیاجی حسن دلی جان بیکار</p> |
| <p>ہو جوق خلق ہو سنے دم ذبح بھائی پر وہ سب کے سب گزر گئے زہر کی جانی پر</p> | <p>رند سالہ میں طالب نہیں کرتی جناب سو محرورم تو نہ رکھے عزا کے ذاب سے</p> |
| <p>۵۶ بریں بھائی کو ہو سناں تالی تھی پر بھائی کو چھوڑ دیا تھی جب کہ کھڑے تھے تھوڑے تھوڑے سکھنے والے تھے وہ کھڑے تھے</p> | <p>۵۷ زینب کا رتی لکھنے کا کون تین اکا دو تین بنایا بیوہ بناؤ تین آؤ جہین چٹاک ملون چٹاک ملون سکھو دلاؤ تین چٹاک اور سا ملون تین</p> |
| <p>چھریان سی پھر رہی ہیں دل پاش پاش پر ایک آہ آسمان پہ تھی ایک لاش پر</p> | <p>ہے ہے پچھر کے گور کنارے گئے حسین جیتی ہوں اور یہ سستی ہوں مگر گئے حسین</p> |
| <p>۵۸ آخر تپ کر خشت زینب کی دی صدا اکلک وہ تھا کہ جنت ہو قافا یمن سا جنت کی آئین لونی کی بریں تفریہ گر دھوا اور چوٹی چلنے کی دیا</p> | <p>۵۹ بیس ادبیریں کہ پیشان ہو کمال کھلتے ہیں شانہ زادی الین کے سے بال بہشت طبع پیچہ جو ہم دہم و سلال نیکو دگر کہ کجائیں کجائیں</p> |
| <p>عاشق جو مجھ کو یا یا شبہ شر قین کا دکھلا دیا جمال جناب حسین کا</p> | <p>برکس ہے کوئی تو کوئی بر خلاف ہے آئینہ دل اپنا ہر اک دوسرے پاک ہے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۴۷ وہ کون تو سنا کہ کلام و طرب وہ کون دیکھا کہ کلام و طرب وہ کون دیکھا کہ کلام و طرب وہ کون دیکھا کہ کلام و طرب</p> | <p>۴۸ وہ کون دیکھا کہ کلام و طرب وہ کون دیکھا کہ کلام و طرب وہ کون دیکھا کہ کلام و طرب وہ کون دیکھا کہ کلام و طرب</p> |
| <p>۴۹ وہ کون دو بیس ہیں کہ خسر و جہان ہیں وہ کون کے دو لاشہ ہیں کہ دریائیں ہیں</p> | <p>۵۰ وہ کون ہیں جگہ میں نہ آسکتے ہیں وہ کون ہیں مثل مہر شب و روز مسفرین</p> |
| <p>۵۱ وہ کون مضطرب کوئی مجاہد تباہ وہ کون مضطرب کوئی مجاہد تباہ وہ کون مضطرب کوئی مجاہد تباہ وہ کون مضطرب کوئی مجاہد تباہ</p> | <p>۵۲ وہ کون مضطرب کوئی مجاہد تباہ وہ کون مضطرب کوئی مجاہد تباہ وہ کون مضطرب کوئی مجاہد تباہ وہ کون مضطرب کوئی مجاہد تباہ</p> |
| <p>۵۳ وہ کون دو تھان کہ حبیبیت میں سفرین وہ کون کہ صیافت ہوئی جا کے گھر میں</p> | <p>۵۴ وہ کون کہ صیافت ہوئی جا کے گھر میں وہ کون کہ صیافت ہوئی جا کے گھر میں وہ کون کہ صیافت ہوئی جا کے گھر میں وہ کون کہ صیافت ہوئی جا کے گھر میں</p> |
| <p>۵۵ وہ کون بلال سکندر اسے شہنشاہ وہ کون بلال سکندر اسے شہنشاہ وہ کون بلال سکندر اسے شہنشاہ وہ کون بلال سکندر اسے شہنشاہ</p> | <p>۵۶ وہ کون بلال سکندر اسے شہنشاہ وہ کون بلال سکندر اسے شہنشاہ وہ کون بلال سکندر اسے شہنشاہ وہ کون بلال سکندر اسے شہنشاہ</p> |
| <p>۵۷ وہ کون بلال سکندر اسے شہنشاہ وہ کون بلال سکندر اسے شہنشاہ وہ کون بلال سکندر اسے شہنشاہ وہ کون بلال سکندر اسے شہنشاہ</p> | <p>۵۸ وہ کون بلال سکندر اسے شہنشاہ وہ کون بلال سکندر اسے شہنشاہ وہ کون بلال سکندر اسے شہنشاہ وہ کون بلال سکندر اسے شہنشاہ</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۵۰ شہنشاہ گھوڑوں میں سے کسی کو اور ملت بیگم کی آن پر بیٹھو دریا پر قتل عدو کیے جاسکے اچھی ہوئی زلفوں کو شمشیر سے</p> | <p>۵۱ چھوٹے کو بڑا جانی ہو چکا ہوتا بیکار شخص کو کس طرح بچھینا رودنیایں کس طرح کاغذ میں لپاتا بیباقتہ یہ حرف زبان پر بھی لپاتا</p> |
| <p>۵۲ بیرحم کھڑا ہے ہر اک ماہ لٹا کو ڈر کر کے بہ کرتے ہیں کلام اہل جفا کو</p> | <p>۵۳ سن حال غریبوں کا خدا کیلئے دم لے اب ہم ترے گھر میں کبھی آئیں تو قسم لے</p> |
| <p>۵۴ جلا کر بس بنی ہوئے غلام ہوا اک باغ میں غلاموں کی زلفیں شاخ اک باغ میں ہیں کھجور کے پتے پتھر کی تختیوں سے لکھتے ہیں</p> | <p>۵۵ کبھی گھر میں شکر چھین بھی پا رہا ہوتا خودائے نہیں کی تری زنجیر تھمتا نورانی فقط پانی سے فاقہ کئی دن کا جھوٹا ادا کی ہے فقط کاغذ کا</p> |
| <p>۵۶ کرتے ہی تر پکریہ نہیں چھوٹتے ہیں بال کرتے کبھی پھٹتے ہیں کبھی تو ٹٹتے ہیں بال</p> | <p>۵۷ لاش شکستہ تو بیتوں کا نہ دلی گمراہ تقصیر کوئی سہسے ہوئی ہو تو بیکل گمراہ</p> |
| <p>۵۸ بچاؤ کچھن کا نیتے ہیں دین چھپتے حارت جو ذرا ہی ہو چھپتے ہیں کاشٹے ہیں گری باغ میں کھجور اب انسو کی جاگتے جاگتے ہیں</p> | <p>۵۹ سنسنا نہیں غلاموں کی بات شکستہ شمشیر میں ناز و ضبط حارت کو وہ خط یہ جا بجا تو ہم نہ کبھی آئے تھے گمراہ مہمانوں کو اپنے کو چاہتی نہیں ہر گمراہ</p> |
| <p>۶۰ گر گر پڑے ہیں چھوٹے سے عامہ بھی مرے مظلوم اوٹھائے نہیں بیرحم کے درمے</p> | <p>۶۱ چھڑا دے کہ پڑے ہو کو لفون کو عدوی امان نہیں بابا نہیں جو کچھ ہی ہو تو ہی</p> |

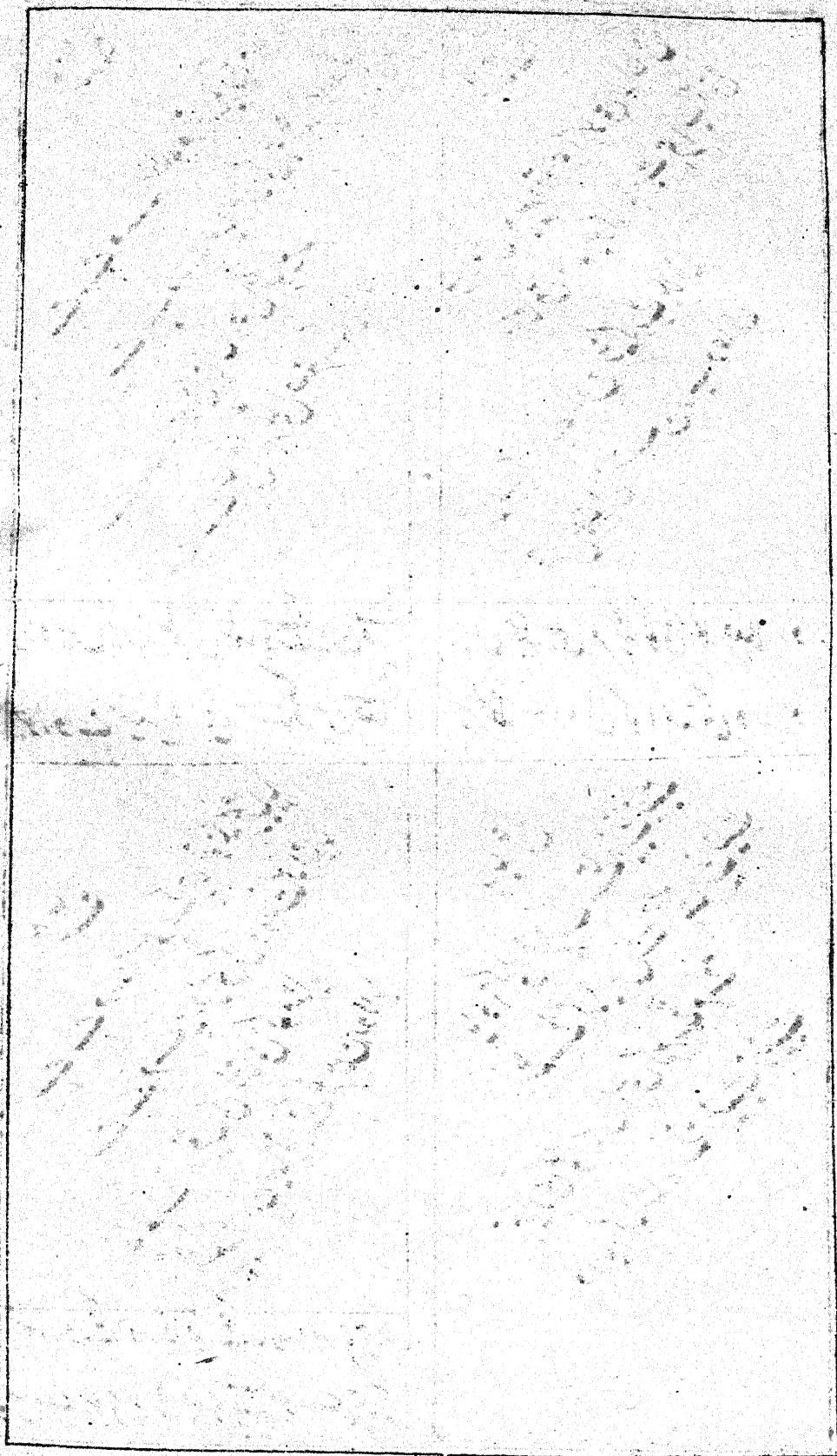
| | |
|--|--|
| <p>۷۷ یاد کو کچھ بڑا ہو وہ موت ہے تاک مظاہر و مفاخر جس طرح زلی کو وہ خوشنما گہ باغ و پسر کے کھنڈی وادہ و بونی کی سہنی ہو خد کیجے کیا تر تار ہو</p> | <p>۷۸ وہ دیوانی کا تر کھیلے عالم یاد آئی کہ کی جوانی اس دم جانی تناسق سے انجا پہنچیم لیتا ہو جوانی میں ثبت باخبر</p> |
| <p>۷۹ بس بس کہ زمین اقبال جاتی ہے ظالم نہراں مجھے سرسنگے نظر آتی ہے ظالم</p> | <p>۸۰ طاقت بھی ہے قدرت بھی ہر مشکل نبی کو پردہ تو نہیں قتل کیا کرتے کسی کو</p> |
| <p>۸۱ جید کے فاسق و غضب لانا تو ہے سید انبیا کو کھو کر لو آئی تو ہے قافون بچان دوڑو کا نظر اٹھو تو اور جیو فدا دم نہیں آجائو تو</p> | <p>۸۲ بولادہ کا کرب بھی عزیز و بیگ ہے روکھیا بات بیٹھے ہیں اس کو ہوا ہے سب جانیوں میں میں ہم علی اگر کو ہیں کیا کیا دخل حضور ان کے کوئی ہم جو ہو</p> |
| <p>۸۳ دُور سے ترے مصوون کے دندان لگائے اغلب سے بخت سے شہر مردان لگائے</p> | <p>۸۴ ہم گھمیں عباس کے سینہ پہ چلے ہیں ہم زینب و کلثوم کی گودی میں پلے ہیں</p> |
| <p>۸۵ فرزند کو دی حالت بلوچ لکھو اور بول لاکھ و قلعہ کے کمان کبار دو کو کوئے سا تھ بچا کے وہ قید دست کر کے دیکھو اس کو بچا</p> | <p>۸۶ میں خستہ گرد و آلودہ حق کا وہ شہید عبدین اگر تیغ نیک کرب دریا الشکر کی جوت میں ہوا فرق سراپا حاشا کہے کہ اتنی سید تھا تو دیا</p> |
| <p>۸۷ اُس نے کہا کیا دیکھتے ہو سیر قضاہ بابا نے مرے قتل کا فرمان دیا ہے</p> | <p>۸۸ حاشا تو پردہ گسکا شمع ازلی ہے مان فاطمہ ہے مومنوں کی باب علی ہے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۴۱ وہ دیکھ کر نہ سہیج سکا کہ جو بچہ کے ہاتھ سے لیا گیا تھا وہ بچہ کے ہاتھ سے لیا گیا تھا وہ بچہ</p> | <p>۴۲ یاد رہے کہ اس کا تعلق ہے مردوں کی بیویوں کی حالت گمراہ خوش گئی یہ بڑا اور ابن خلدون کے ہاتھ سے لیا گیا تھا وہ بچہ</p> |
| <p>گردن کو نہ جھکنے دیا سجدے کو خدا کے سر کا ٹاٹے بھائی کو چھوئے کو دکھا کے</p> | <p>بولاکہ برا ہو ترا کیا تو خدا ہے پوچھا بھی نہ مجھ سے اور انھیں مار لیا ہے</p> |
| <p>۴۳ سب سے پہلے اس کو دریا میں بہا دیا جانی کے لئے کہ جو بچہ کیا گیا افت سے بچا دیا کہ اس کے لئے تیب جو کہے باقی اس کے لئے</p> | <p>۴۴ پھر اس کو سفید کرتے ہوئے کیا گیا اب بچہ کو سونے میں چھپا دیا اجانہ سے نہ بچے کے لئے کیا گیا نیلے میں چھپا دیا کہ اس کے لئے</p> |
| <p>پوچھو یہ ہو گئے سے تلوار چھکا دے نوٹوں بڑے بھائی کے ہو میں جو رضا دے</p> | <p>دو مرتبہ حاکم نے کہا ہاتھوں کو ملکر اسے کاٹنے جاتے نہ یہ زندان سے نکھر</p> |
| <p>۴۵ تار غصہ جلیش سے حاکم پر بھارا سینے کی جگہ سے حاکم پر بھارا اٹھ بیٹھا کہ اچھا کاٹ کاٹ ہارا سکات کی دیکھ کر بھائی کاٹ کاٹ ہارا</p> | <p>۴۶ حالت کی کہانی تو گھر میں ہی حاکم نے کہا جبکہ بھائی کاٹ کاٹ حاکم نے کہا جبکہ بھائی کاٹ کاٹ</p> |
| <p>مردے نے کہا پورے ہوئے دیکھ ادا دے اسے نہر مجھے بھائی کے لاشے سے ملا دے</p> | <p>کہنے کا کہان ہوش تھادل کا نہ رہا تھا وہ بولا بھلا تو نے کچھ اس وقت کہا تھا</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۵۴ کہ یہ ہوا حالت کہ یہ کی دولتوں گشتا کہ شہنشاہ جو ایسا ہی نور کا ہی طلیحہ رفتو تو رشتوں میں چلی گئی بانہار اللہ نے چاہویت بونے خلیفہ</p> | <p>۵۵ بیستہ ہی حاکم نے شہنشاہ کی کمانڈ اغلب ہی سہ کئی تو تیرلی یا ہو چکو کاغذ پر کھربان پکا کر زمین تو زبیری ہی تم جو واسپر بھی کیا ہو</p> |
| <p>۵۶ پوچھے کوئی مالک کو تو نام پسنا بتانا ہم دونوں یتیموں کو غلام اپنا بتانا</p> | <p>۵۷ سو گند سنی میں نے نبی کی نہ حسد کی وہ متین کرتے رہے اور میں جفا لی</p> |
| <p>۵۸ حاکم نے کہا نوے ہی تو کروٹوں بولا کہ مسلمان بھی اخصین نہیں بنانا حاکم نے اشارہ کیا کہ ماورائے بولا کہ سب کس کا یہ خوشنما</p> | <p>۵۹ حادث کو حاکم نے ملا کچھ دیا سلطنت کی کھلی دیا اسی نہیں مشا پانی کیا مقلد تارسی نہ پید کیا مقلد مقلد سے تھا عجیب میں کیا</p> |
| <p>۶۰ اس کلمہ سے تو میرے بھی آنسو نکل آئے جنت سے نبی کھولے کیسو نکل آئے</p> | <p>۶۱ سرنگے صفین مردم آبی کی کھڑی تھیں اور مچھلیاں لکھی ہوئی ریتی پہ پڑی تھیں</p> |
| <p>۶۲ وہ کامیاب ہوئے دونوں آخر کا نام جبین پہ ہمارے نظر میں کرشمہ بالفرض تیرا گئے مسلمان بھی نہیں ہم اک آمان کا دم کہتے ہیں پوچھنا</p> | <p>۶۳ کہتے ہیں کہ اگر وہ دونوں شام ہو گیا تو اہل شاعت نہ لب نہ ہو گیا اک قافلا تباہی سخت ہی ہو گیا میں عورت و مرد و بچہ سب ہو گیا</p> |
| <p>۶۴ غربت پہ صغیری پہ یتیمی پہ نظر کر پردیسوں کو چھوڑ دے اللہ سے دُک</p> | <p>۶۵ اور آگے ملک چاک گریبان کئے ہیں کاغذ ہو نہ علم کا لے پھر روئے کئے ہیں</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۵۴ ہر طرح کی تہی بنوینا بہار ہر طرح کی تہی بنوینا بہار ہر طرح کی تہی بنوینا بہار ہر طرح کی تہی بنوینا بہار</p> | <p>۵۳ ہر طرح کی تہی بنوینا بہار ہر طرح کی تہی بنوینا بہار ہر طرح کی تہی بنوینا بہار ہر طرح کی تہی بنوینا بہار</p> |
| <p>گا ہے تو شیون ہی کہ حیدر کو غشہ آیا گا ہے یہ صدا ہے کہ پیمبر کو غشہ آیا</p> | <p>یو لے کہ فدا مامون پسر تہی کی پین لوہنویہ خلعت تہی بن زہرانے دیے ہیں</p> |
| <p>۵۵ سب آج کل تہی بنوینا بہار سب آج کل تہی بنوینا بہار سب آج کل تہی بنوینا بہار سب آج کل تہی بنوینا بہار</p> | <p>۵۶ ان مردوں کے تہی بنوینا بہار ان مردوں کے تہی بنوینا بہار ان مردوں کے تہی بنوینا بہار ان مردوں کے تہی بنوینا بہار</p> |
| <p>نیچیں بہت روح ہی ابھی کی ولی کی اسے نہر علی کو تو امانت دے علی کی</p> | <p>دو طرفہ دوس نو اسون کو پتھا کے زہرا سے کہا کھول دوسر دو نو پتہ آ کے</p> |
| <p>۵۷ آج کل تہی بنوینا بہار آج کل تہی بنوینا بہار آج کل تہی بنوینا بہار آج کل تہی بنوینا بہار</p> | <p>۵۸ یہ کہنا علی کا تہی بنوینا بہار یہ کہنا علی کا تہی بنوینا بہار یہ کہنا علی کا تہی بنوینا بہار یہ کہنا علی کا تہی بنوینا بہار</p> |
| <p>ان دونوں کی فرقت میں نہیں صبر ہی ہیں اک دم سے دامن ہیں اک آنکھ نہیں ہیں</p> | <p>چلائی کہ ہے ہے شہم مردان کے نو اسو ہے ہے مہر پر دیو ہے ہے مہر کی اسو</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۴۱۴</p> <p>بے جا ہر منظر غم و غم کی مقدار بے جا ہر عبادت کی شکر کا دبر بے جا ہر شہر و خانہ کی جگہ کیسے بے جا ہر علم کی عمر کی صفحہ کے بار</p> | <p>۴۱۵</p> <p>تا عشق و پیار و آہ و آہنی رسانی مشتاق و عاشق کہ جانبِ ہر آب آئی کہ لب کرے ریح شکر و لب بلانی تقبل مقبول حسن رب دعائی</p> |
| <p>پر دیں مین سلم کی شہادت کے مین صدقے جو روئے تمھیں اسکی محبت کی مین صدقے</p> | <p>بس محکوی ہی مرثیہ گوئی کا صلا ہو ہر لحظہ سوا دل کو ائمہ کی ولا ہو</p> |
| <p>۴۱۶</p> <p>بے جا ہر سلم کے چاروں طرف چھایا بے جا ہر سلم کے چاروں طرف چھایا بے جا ہر سلم کے چاروں طرف چھایا بے جا ہر سلم کے چاروں طرف چھایا</p> | <p>۴۱۷</p> <p>بے جا ہر سلم کے چاروں طرف چھایا بے جا ہر سلم کے چاروں طرف چھایا بے جا ہر سلم کے چاروں طرف چھایا بے جا ہر سلم کے چاروں طرف چھایا</p> |
| <p>تلوار و کئے اور فاقہ کے مارے ہو ہو ہو پیاسے موی جانی موی پیار موی ہو ہو</p> | |



| | |
|--|--|
| <p>مرثیہ مرزا دبیر خداوند کی رحمت و کرم سے اس جنت میں کیا شادی ہو کہ شادی کا یہ سوا مقتدر و مہربان</p> | <p>مرثیہ مرزا دبیر خداوند کی رحمت و کرم سے اس جنت میں کیا شادی ہو کہ شادی کا یہ سوا مقتدر و مہربان</p> |
| <p>مولائے اے شکر اعظم سے نکالا مختار کو گویا کہ جہنم سے نکالا</p> | <p>پیکا تو نہیں دل نوک میں نیرنگے جگر ہوں مخرج بدن ہوں قدم شاہ پہ سر ہوں</p> |
| <p>مرثیہ مرزا دبیر یون شاہی نے کیا شادی کہ شادی کا یہ سوا مقتدر و مہربان</p> | <p>مرثیہ مرزا دبیر یون شاہی نے کیا شادی کہ شادی کا یہ سوا مقتدر و مہربان</p> |
| <p>کوثر کے کنارے پستی عمل آیا مانند خلیل آگ سے باہر نکل آیا</p> | <p>اس موت میں جینے کا مزا مل گیا شہیر سے ملے خدا مل گیا</p> |
| <p>مرثیہ مرزا دبیر جانبازی کی جو شہادت کہ شادی کا یہ سوا مقتدر و مہربان</p> | <p>مرثیہ مرزا دبیر جانبازی کی جو شہادت کہ شادی کا یہ سوا مقتدر و مہربان</p> |
| <p>دیکھا کہ ہرا دل کا بدن خونین تر ہو جنت میں قدم زانوئی شہیر یہ سر ہو</p> | <p>کیا خوب دم جنگ نصیب کا لڑا ہے یہ مردہ ہے یا چودہوین کا چاند پڑا ہے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۴۰ کیا خدمت کی تھی جو میں نے کیا اب اس خدمت کی تھی جو میں نے کیا جس نے میری خدمت کی تھی جو میں نے کیا جس نے میری خدمت کی تھی جو میں نے کیا</p> | <p>۴۱ جو مرد ہیں وہ نام پہ سردیتے ہیں پیارو سردیتے ہیں اور تلخ شرف لیتے ہیں پیارو</p> |
| <p>۴۲ اگرچہ میں نے خدمت کی تھی جو میں نے کیا اگرچہ میں نے خدمت کی تھی جو میں نے کیا اگرچہ میں نے خدمت کی تھی جو میں نے کیا اگرچہ میں نے خدمت کی تھی جو میں نے کیا</p> | <p>۴۳ شانے تن پہچان کے نہیں ملتے ہیں پیارو یہ شیر خدا کے گلے ملتے ہیں پیارو</p> |
| <p>۴۴ اگرچہ میں نے خدمت کی تھی جو میں نے کیا اگرچہ میں نے خدمت کی تھی جو میں نے کیا اگرچہ میں نے خدمت کی تھی جو میں نے کیا اگرچہ میں نے خدمت کی تھی جو میں نے کیا</p> | <p>۴۵ سردار ہیں حورو ملک جن و بشر کے بندے ہیں یہ مختار ہیں اللہ کے گھر کے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۴۱ حرم صاحب الدعا اور کتاغ کبر وہ چھوڑ کے سب کچھ پودا جنت کا مل گیا جسے کون تھا اور جو زمین مسخر شدہ ایک بین ہون کہ نہ خون میں نہ جھوٹا</p> | <p>۴۰ دکھاؤ تنہا و تنہا و تنہا اب تیرا بچہ نہ دکھانا تو خطا ہی نہ خدا غافل و نہ مہربان ایک دم میں تو یوں غافل آگیا ہی</p> |
| <p>۴۲ بھائی مرا مڑتا ہے میں کیا جی کے کرفنگی اللہ نے چاہا تو میں ساتھ اون کے مرفنگی</p> | <p>۳۹ اب نیزہ ہر اور سینہ اکبر ہے دو ہائی اب تیرے اور گردن اصغر ہے دو ہائی</p> |
| <p>۴۳ کس دن کیسی کیا غریب لگتا سوچ بھی بلا کسی شامی پڑتا کیا بھول گئے تیرے نشانے پکھنا اسوں کے تیغوں کا رواج نشا</p> | <p>۴۴ پینٹے دکھنے کے غریب میں لڑکے بن اللہ صاحب کے مہین چھوڑ گیا کیا پکے ارشد سے فدی ہو یا کیا بولن فرما یا کہ نہ سننے کے</p> |
| <p>۴۵ چورنگ لگاتے تھے ہر اک روز وطن میں اک دو کو بھی چورنگ نہ تھے کیا ان میں</p> | <p>۴۵ آقا جو رضا دین تو وفا اپنی دکھاؤں تیغوں سے گلے پر چھوٹوں سے سینے ملاؤں</p> |
| <p>۴۶ کیا پوچھوں میں اگر کوئی کہ کیا کیا شاگردوں کو انچہ پی تھم کی کیا کیا بیاؤ تمھاری کھوٹ کی کیا کیا صاحب کے چہرے پر کیا کیا</p> | <p>۴۶ غصہ نہ تو تنہا سے کٹواؤں روضہ حیدر کی قسم کھانی میں یاں دنیا سے پریشان طے جائے میں یاں سید ان دعا ہی بن اہیاں</p> |
| <p>اولاد سے گر چہ یو نہیں شاد کر گیا کاہیہ کو کوئی خواہش اولاد کر گیا</p> | <p>حضرت نہ تھا ہوں نہ تھا ہوں نہ تھا ہوں لو دودھ نہ تم خشیو گر ہم نہ فدا ہوں</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۵ تیا پوکی موت ایش شجاعت کا جوہر خون کی پانی بنی بنیابم خجستہ مردان کی جاگیر اور خاندان میں نیوون کی چپ چاؤن کی اور درختوں</p> | <p>۱۵ پیرنگی خیمینا و غنیمت شکر شید اسباب بیک رکے لالہ کن بار بوسہ دہم چاؤن بوسیدہ پوسکہ باد آیا بوسے پاپ اور بھی باد</p> |
| <p>دل اپنا کفن اور جنازے سے غنی ہے تلبوت روان گھوڑے میں جوشن کفنی ہے</p> | <p>پوشاک جو منظور تھی اوس میں سے اوٹھائی نہر کی روا کی شہ مردان نے عبالی</p> |
| <p>۱۶ نہی ہون جو سرور و تیر کمر کمر شلسہ کو کین باقہ کے تیر جعفر وندان ہون شکر تیر تو لے ارش کیمبر ہون چاک بوسینے تو دل غنیمتوں</p> | <p>۱۶ پیر کھنچ کے دو غنیمتین فخر کیمبر فرا کیمبران سایہ کیمبر و نکے اور وندان کو کیمبرانی ہون میں جبک کا تیر الشد کے تیغوں پہ چلن میں غنیمتوں</p> |
| <p>کیون امان ایسے ہین کہ جو موت سیڑ جائیں نیوون میں گلے پنچون سے کاٹ کے مر جائیں</p> | <p>مقتل سے جو ملنے کو یہ حید کے گلے جائیں فردوس تلک تیغون کے سایہ میں چلے جائیں</p> |
| <p>۱۷ ماہون نو بولا قلمد کعبہ بن ہمار انکے قلامون میں سرزمین سار شید چون غرض ہو کوئی جان ہی ہمار ہنسکہ کیا تیر بے دین تو بان کھار</p> | <p>۱۷ دو کمر پھر لوشن زمر کی ردا دو کمر کی حید و صفدر کی عبا کے وہ پاپو و دون غرض اک ایک اڑھا فرا کیمبران شید و تیر خدائے</p> |
| <p>الشد ہو خوش تم سے مجھے خوش کیا تم نے جو جو مر دل میں تھا وہ سب کھدیا تم نے</p> | <p>اعدائے فروش یہ قداہم کے مروتم دوہرے تھین خلعت دیے اور کام کرو تم</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۴۱</p> <p>باندھی جو کعبہ بنو ابدہ بہت سرور کا خود ہوئی حسن کفایت برساتے لگا ابرزدہ نور شاد موزوں طرح پائون پیری حجب</p> | <p>۴۰</p> <p>پتہ کے آگے کی یادوں کی کیا کہن سب گھوٹکین بھی بالیہ خند جیسے سبق ناد علی پڑھنا تھا بمان گردن میں جال کس دھجوں کی</p> |
| <p>باندھی سپر و تیغ تو جہلہ ہوا گھیر خورشید تھی شام پندرہ نو تھے کمر میں</p> | <p>غل تھا کہ دو ماہی ستم چرخ کہن سے اس طرح دو لہا رہیں محسوسم دو لہن سے</p> |
| <p>۴۲</p> <p>چار آئینوں میں دولکھا جواہر درج تھا بسن لہنتے ہی حال کھلا شہت جانا نھا آئینہ فردوس ہر گونہ کا دل کا طعنت کھینچتی تھا خود کھانا</p> | <p>۴۳</p> <p>کچھ کھینچتے تھے نیک کھادی کچھ کھینچتے تھے نیک کھادی نیک کھینچتے تھے نیک کھادی نیک کھینچتے تھے نیک کھادی</p> |
| <p>تھا سنبیلہ میں چاند کہ جوشن میں بدن تھے ترکش تھے وہ خورشید کی پانکے کرن تھے</p> | <p>حاضر میں ہمیر کے علمدار کے پوتے تیار ہوئے جعفر طیار کے پوتے</p> |
| <p>۴۴</p> <p>پھر غرق ہوا ہر ان پائے کو کباب بنامائے باقوت کی اور توبہ کی مار ایرو پیچ جو بنین وہ الما رضی بار اور کیہ درخت جلد کرار</p> | <p>۴۵</p> <p>ای موت انھیں تو کیسی گیار کمر کی کمر کی کمر کی کمر کی نہو کر پانی کمر کی کمر کی کمر کی نیک کی کمر کی کمر کی کمر کی</p> |
| <p>کہتی تھیں کہ انہیں لعل لعل اور فاطمہ کے لال یہ لال تھنق</p> | <p>در بار خدائیں انھیں جانا ہو مبارک جیتے ہوئے پھر گھر میں نہ آنا ہو مبارک</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۳۴ یہ کلمہ شہیدین کو بلا جہاں بیکار فطمہ بھی لکھ دیتی آئی سی بار آئینہ کلمہ بینا وہ واقف المار زینب کے کہانیوں اب آگاہی بچار</p> | <p>۱۳۳ زینب کو زینب کی کافر کے خط کو باشاہ جغت او خط نشان کی کات کو سزادہ دیا جسے جہاں نہ کر کے خط کو محتاج سی تو اس میں شہادت کی کات کو</p> |
| <p>۱۳۵ خیمہ میں شہ کرب و ملائی نہیں آتے کس پر تھیں صدقے کروں بھائی نہیں</p> | <p>۱۳۲ کیا تہہ بیٹے مرے مقبول ہو وین سب کلمہ ہو مقبول یہ مقبول نہ ہو وین</p> |
| <p>۱۳۶ فطمہ تلخ ملاں کیا تھا بہشت بلاتی ہے جانی میں کیا تھا کیونکہ آئین حیرت کی کام نہیں کیا تھا کیا ابن حسن کی رضا ایک کیا تھا</p> | <p>۱۳۷ چھپو کی کیا جھٹکیا تم کو پوچھو کی سفارش کرو اعجاز دکھاؤ مقتل میں حسین ابن علی کو یہ سنناؤ صدر سے لے بیٹھی ہیں بیٹھیں آؤ</p> |
| <p>۱۳۸ کیا چھٹ بھگ شہ جن دلشیر سے بھائی نہیں آسکتے یہاں درد کر سے</p> | <p>۱۳۹ پیر یہ جو پذیرا نہ ہوا روتی سے زینب لیلو یہ تصدق کہ سبک ہوئی ہی زینب</p> |
| <p>۱۳۹ فطمہ کے نام خبر پر اسے خوشی کے سب کہہ سناؤ یہی شخص خوشی والا آئے تھے وہ اس کو گلوں سے چین ججا زینب کے کہانیوں سے متوسل ہوا</p> | <p>۱۴۰ بیٹیوں کا بار و زینب جتن کی پاس آن گر بھائی نہیں آہن خود چلتی ہیں پاس آن نہ نہ تھوڑا کر کے کو چھوڑتے قربان چھپو کی کیا خبر کوئی کیا ہی نہ سہاں</p> |
| <p>سن ہو گیا کم اپنا کہ نو درجہ بھی کم ہیں مامونہ فدا ہونے کے قابل نہیں ہم ہیں</p> | <p>کہدوں گی کہ آفت میں حسین ابن علی ہی بھائی کا تصدق یہ بہن لے کے چلی ہے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۱۱ زینبے کہا عون دھوکے پر نہ مامون نہیں تھے تو نہ تکلیف ددا کو تم حضرت عباس کو میدان کو بلاو ساتھ اسے بہن کو دو جو کتنا ہو سکے</p> | <p>۱۱۲ رو کر کہا زینبے کہ قابو نہیں لے پڑ تم آئے پہلے کو میں چلی چلی اجی اندر کیوں میرے بلائے سے نہ کھڑی ہو مکان مرا آ کر کیا ہے عجز لاوار</p> |
| <p>۱۱۳ اس وقت سب اسرار خفی پہنچ چکی ہیں امداد کو جعفر بہن سفارش کو علی بہن</p> | <p>۱۱۴ بالآخر من بخر میری نمودہ لینے کو اسے پر ساتو بجھے حر کا بھلاوینے کو آئے</p> |
| <p>۱۱۵ حاتون قیامت کی صدا آئی بیٹا کی نانی بھی تو موجود سفارش کو تقاری زینبے کہہ فاضلے بابا کو درباری عباس کو محل آئیں کل ہجاری</p> | <p>۱۱۶ عباس نے رو کر کہا اس وقت میرا بن شے خوں تباہی حوادہ کو سبیل لاشے پھیل آئیں دیاجائی کو سب کہیں کہ گھیرے کو آئیں خمدان</p> |
| <p>۱۱۷ گھر میں نہ حسین آئے تو گھرائی ہو زینب تم آؤ تو آؤ نہیں اب آتی ہو زینب</p> | <p>۱۱۸ زہرا کے بھرے گھر میں قضا لوٹ پری ہو اس باغ میں تو چار طرف لوٹ پڑی ہو</p> |
| <p>۱۱۹ عباس کو فاضلے یہ پیغام آ گیا سنتے ہی روزا بہت آریا تھا کہ تم خیمہ میں زینب جلا یا زینب کو سب کھڑا دیو بھی یہ پلا یا</p> | <p>۱۲۰ جلالی موی احباب کے لاشے کو اٹھا دیں یامو سے غریبوں کو برابر دے ڈال دیں باپ بیٹوں کو بے کس کو وہ دیکھ دے دم دیں دودن کو بیٹا کو کسان دیں کھان دیں</p> |
| <p>۱۲۱ عباس نے کی عرض کہ تم سکی نہی ہو وہ سامنے پھیر بہن اور دہ پر کھڑی ہو</p> | <p>۱۲۲ اک جان ہو اور سارے زمانے کی بلاء ہو پر اُسید بھی امت کے لیے شکر خدا ہو</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۷۷۷ بان کان لگا دیو کفری زینت کلام سن دو لکھا کلام آج کے اور بھائی کو اکھام بھڑکے بنے علما کو فروغ و شرف بنام بھاری کو چپ اسبست و دو دو فلفلم</p> | <p>۱۷۷۷ بن نے بھی کہا جو کچھ ہاتھ انکڑا کیا بیچ ہو تو اپنے بیٹا کے خواہر شہید کے بن شے خدا کی اور بھائی عباس کو آہ گوارا ہو یہ کیوں</p> |
| <p>۱۷۷۸ حسنت بھی سواہر سے خیر کے ہسر کو اک چاند ادھر کو تھا اور اک چاند ادھر کو</p> | <p>۱۷۷۸ مرجائیں جوانی کے مزے کو یہ ترس کے بیٹے مری خواہر کے ہین س گیارہ برس کے</p> |
| <p>۱۷۷۹ عباس دلا دے سہرورد کو کھڑا ہمارا لے آئے جو حضرت نے حضور اکرم شہر نے کہا عباس کو واسطے کیا اک کسی عرض کو دو دن پہلے جو کہہ</p> | <p>۱۷۷۹ زینب کے کھانے مری بیٹی کی پیرا عباس نے کی عرض کہ احسان مرزا وہ بولی تو بس کام کر و ایک پیرا کے جاؤ مری بیٹی کی پیش کش وال</p> |
| <p>۱۷۸۰ سر کھولا ہے زینب نے ہر حال کیا ہے اور انکو تصدق کیلئے بیچ دیا ہے</p> | <p>۱۷۸۰ گو صدقے کے قابل مرید لبر نہیں مائتر پر کیا کردن کچھ اور مری گھر میں عباس</p> |
| <p>۱۷۸۱ کہنے کو تھے آپ زینب کی بھاری انکار زینب نے میں آج کے داری کہیں جل آئے ہستی ہر بھاری صدقہ ہونے پر ہی خوار بن گئی بھاری</p> | <p>۱۷۸۱ پہلے مرزا نے بہت زینب کو اور عزیز کرنا میں بیٹی کے بیٹا کہچہ پاس نہیں لاق نہ زینب کو مطلب کیا کہ نقطہ ہو با بکلیات</p> |
| <p>۱۷۸۲ دید و یہ طلب خلد برین کرتے ہیں بھائی فیاض کبھی نہ سے نہیں کرتے ہیں بھائی</p> | <p>۱۷۸۲ گھر میں قدم نہ کیا شاہ زمن نے بھوایا ہے صدقہ تھیں نامدار ہن نے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۵۵</p> <p>باقی زنداکی کہ اغنیٰ عن غلہ نہر کی صد آئی شہید آنگو بنا دو جگر نے پکار کہ رہ خلد کھا دو جعفر نے کہا اب ان کی شہرہ کو خدادو</p> | <p>۱۵۶</p> <p>پھر جانب میلان چلو و نہ غنیمت نیرون کا موٹو کھیا آنکھ پھولی تو شہر فلک کا وزین و جدین آکر دھڑکے لگا لے لگے آوارین باو</p> |
| <p>۱۵۷</p> <p>ایسے تو کہیں بھانجے ہوتے نہیں شیر کیا صدقے کے قابل مری پوتے نہیں شیر</p> | <p>۱۵۸</p> <p>رُوبا ہوئی اب نوت ہی جلد آکر دیر آئے نو نیرون کے شیر آکر دیرون کے دیر آئے</p> |
| <p>۱۵۹</p> <p>زینبے وہاں با تو کو یہ بات نہ آئی مقبول خدا ہو سب میری کلائی انبیا بدینہ پیر آسین بجا آئی لورج بزرگوں کی سفارش کو آئی</p> | <p>۱۶۰</p> <p>سبطین شامکے تھے بین بین سراج شجاعان تین آتے بین بین اللہ کی قدر ہے جین آتے بین بین عیسا و حیلان و حیلان تھے بین بین</p> |
| <p>۱۶۱</p> <p>جعفر بھی ہیں جگر بھی ہیں اور خیر سنا بھی گردون سے چلے آتے ہیں ارشاد خد بھی</p> | <p>۱۶۲</p> <p>حیران بشرن میں ملک چرخ برین پر ہے آج قران و مہ و خورشید زمین پر</p> |
| <p>۱۶۳</p> <p>یام شہ کو خیر و رضا کیچھو آئی دوناو سکتی با جیجے سے لگا یا گو دین اوٹھا کر اغنیٰ عن غلہ چھوٹا ان دونوں نے سہارا دلو کا دیو لگا یا</p> | <p>۱۶۴</p> <p>درد یوسف بازار رضا آئی بین بین دلو ہر دیا و فغان آتے بین بین سبطین شہ عقدہ کشا آتے بین بین حیلان و حیلان و حیلان آتے بین بین</p> |
| <p>۱۶۵</p> <p>مامون کے اور اکبر کے پھر گرد و خوشی سو اور ناد علی کرنے لگے ورنہ خوشی سو</p> | <p>۱۶۶</p> <p>شان اسد اللہ سے توسن پر چڑھی ہیں ہستیا کہ زینب کے پسرین پر چڑھی ہیں</p> |

غل کر کہ نیت شد دران کر پیرین
دریائے شمشاد بخت کر پیرین
پرتغ کی خوشبختی ایمان کی پیرین
زینب جو بی ہو اسی کی پیرین

گھبرائے کما شدنے کہ ہو خیر خدایا
نظارے کما کفر نے ایمان میں لایا
جلالے کما لوگوں نے خوشتر وہ آیا
نیرائے کما زبون کیوں حق بھلایا

دس گیارہ برس سے رسوا جانواں کو
ہر فاقہ میں جو میں پر گزرے میں انکو

فرعون کے مانند ہوا غرق بجا ظلم
پڑھتا ہوا تو برکی دعا بھاگ کیا ظلم

سایہ بن روشن زمین پر چڑھ گیا
بھر نیچے حضور اسکے سپرد ہو گیا
پسایا وہاں دھوپ نچلی فر ہو گیا
جو تیرے زمین سے کما کیوں بار طرایا

آوازہ طبل ششم عون پر تھا بیان
نوبت ہر وی اب نہ سکند نہ سلیمان
تھی مومن محکم کی نہا یہ سیدیاں
کیوں ایسا ہی تھا بدبو پھونکنان

سایا ہے قمر ترقا کہتے ہیں ان کو
خود شید کے ہمراہ قمر پھر تا ہر دن کو

شاہان سلف صاحب تو قیر ہوئے ہیں
بمیر تو کو کو فدیہ شیر ہوئے ہیں

کیا غافل کیا زلزلہ آمد نے دکھایا
اس غافل نے غافلہ صور بھلایا
اس زلزلے زلزلہ کہ کورستہ تباہ
مختصر ہو اسکتا قیامت کو غش آیا

یوہون الی تو کمون عوکی افتخار
اور فضل محمد سے محمد کا سہارا
پانچ میں کہ آئینہ طاق دل نہرا
سراپا انھیں آئینہ میں غم نہرا

غافل ہے جواب ظالم و مظلوم سے محشر
کیا اے کہ خود رفتہ ہر اس صومہ محشر

باہم نگران یہ میں تو حیران کہ وہ میں
اسل میں میں وہ میں اسل میں میں میں

| | |
|---|--|
| <p>۱۷۱ اب نقل میں قلم اجد قدرت اور نقش نگا چین حسن لطافت کھینچے ہیں یہ اندیسے نو سوئی چھت سب کو ہر افسین صورتوں کو چشم چھت</p> | <p>۱۷۲ جو پر گل جنت میں یہ رضا نہیں ہو ابن میں تجلی ہے یہ دیدار نہیں ہو قد کھتا ہو طوبیہ زقا نہیں ہو نہیں لب کو تو یہ یہ کھتا نہیں ہو</p> |
| <p>۱۷۳ تختہ بہ مرقع اسد اللہ کو دین گے کوئین جو نعمت میں کوئی دیکھ نہ لینگے</p> | <p>۱۷۴ آئینہ میں رہم ہو یہ خطا نہر کمان ہے غنیہ کے دہن ہو نہ زمان ہے نہ بیان ہے</p> |
| <p>۱۷۵ تو نور خدا داد کو دیکھو نور خدا دروغ کے نیچے ایک کا فر تو نظار غور شد بیان ذرہ وہاں بدستار یہ خار ہر گل وہاں طور کیا ہوا</p> | <p>۱۷۶ کیا عوں کو عارض کی غالی چلی لاکر خوشید کو عارض کو صدا عارضہ تبار یہ در سے حسن ہو دل جس سے ضیا پاو پہنچی بھی بیان سوئے واطور کو بجاو</p> |
| <p>۱۷۷ ذرہ ہو شمار اسہ تو نور شد میدان ہو ہر و انہ پھرے گرد تو جبریل امین ہو</p> | <p>۱۷۸ یہ ہمیش کہ روشن گرا شائے جہان ہے اس مریخہ نور کا اک شمشیر جوان ہے</p> |
| <p>۱۷۹ رو عابر غر شمع پیر نہیں کھتا ابو نہ نور کھتا ہے رو نہیں کھتا قد کھتا ہو طوبیہ پر گیسو نہیں کھتا سنبھلے ہیں یہ قدرت کو جو نہیں کھتا</p> | <p>۱۸۰ یہ خطا خطا خزانہ بوز کا کیا ہے اس خط کو جو کیسے خط بیان تو کیا ہے یہ خط قلم کا بت قدرت نے کھا ہے سین صلیب خطا پر کہ بیجا مکتا ہے</p> |
| <p>۱۸۱ گرا نکھ ہے نرگس کی پہینی نہیں ہے غنیہ کے دہن ہو یہ گویائی نہیں ہے</p> | <p>۱۸۲ خطا نے ہی مریخ کو چلے آتے ہیں ہارے یہ خط طلبی آیا ہے درگاہ خدا سے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۰۰ اس حال میں دیا جیسا ہو بلکہ غلبہ سارا جانتا اور اسے محمد کا ہر وہ حال جس حال سے نزدیک ہو جانتا</p> | <p>۱۰۱ اس کا کلون کو بچا دینا دو تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین</p> |
| <p>۱۰۲ اس حال میں پورا رخ پر نور کا گھر لودرون میں غور شد تار و پود میں</p> | <p>۱۰۳ ان شیر و کاسکین ہے دل شیر احسن سعدین کا ان سے ہر قرآن ہر اسدین</p> |
| <p>۱۰۴ میں تارستان لب عون میں جانا طوسی کی زبان پر پندیں بکورت کا رتبہ لب شیریں محمد کا کون کیا ہر جان جو شیریں وہ جان کا ہر کون</p> | <p>۱۰۵ دندان خجک تو زینب کے حلق میں دندان خوش آب انکے بازو حلق میں ہر صبح دندان ماعہ میں اور کان حلق میں دندان دندان کے لیے کان کے حلق میں</p> |
| <p>۱۰۶ واہو جو دہن اس لب شیریں کو سخن میں پھر بیشکرا انگشت تحریر ہو دہن میں</p> | <p>۱۰۷ قیمت شکنی رہیں یہ دندان دہن سے دندان شکنی کرتے ہیں اعدا کے دہن سے</p> |
| <p>۱۰۸ چاہہ دہن کا کیا و شکستہ بہم سبب میں حیات اس کی ہر جابی چہ نم ہر چاہہ زخمان محمد کا دہن عالم ہر دہن کا شکستہ بیان آن نظر ہر نم</p> | <p>۱۰۹ چاہہ آئینہ کے حسن و شکستہ بہم چاہہ آئینہ کے حسن و شکستہ بہم چاہہ آئینہ کے حسن و شکستہ بہم چاہہ آئینہ کے حسن و شکستہ بہم</p> |
| <p>۱۱۰ اس چاہہ سے نسبت دون تو بڑھاتا ہر کوثر خستہ سے ابھی عرش پر بڑھاتا ہے کوثر</p> | <p>۱۱۱ چاہہ آئینہ دیتا ہے چہ وجہ حسن سے آنکھیں میں عیان چہ رخا سر کوہ حسن</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۵۷۱ ابوسف بدو حالو نکا کرنا تو بچ کر چہ بہ سپر عون ویا سائے تقدیر گر خجراتش ہو دیا برتن کی نشتر اصلا برکتی یہ چلے کیستی بد</p> | <p>۵۷۲ ان شہزادی خوشبین منا تو غفار بیجان بین خوابیدہ اجل غفلت بیدار یہ مطلع اقبال ہے یہ مطلع اوبار دن کو دہلال آج دکھا دیکر کیا بار</p> |
| <p>خوش تمنع و سپر باندھ کے یہ رنک تمہر شیشہ مرہ نو ہے شب عید محسوس ہر</p> | <p>تینخیں مین کہ شوق القمر احمد نے کیا ہر ایک ٹکڑا انخیں ایک بھین حق لڑیا ہر</p> |
| <p>۵۷۳ جلو کرین جوئے بنو بکا بوجوب جس سے کو تکبیر مسلمان کا بوجوب بالا سے درہ دیکھو اس دھال کی بوجوب پیوہ یوسف ہے یہ دافع مل بوجوب</p> | <p>۵۷۴ ہر خوشن ویا یہ غلم و عمرین کوتاہ مخ فرس عون مین کیا قطع سرگداه سگراہ گزشتہ کی طوط جاے یہ ناگاہ نویاہ گزشتہ سے بھی بڑھ جائے ناگاہ</p> |
| <p>پر یہ بھی ہے تاویل مین سچ کمدون لگیا ہر بھجو نہ سپر شانے پہ زینب کی دعا ہر</p> | <p>یہ عمر کی تیزی ہو نہ جلدی یہ اجل کی لاتا ہو خبر دم مین ابد اور ازل کی</p> |
| <p>۵۷۵ جہیل تھک کر ہے نینا خان خبر مین سہی پائے سہیلان سچے یہ کجا سہ پرہ تو ہو شایان سکھو تیغ علی رہی نہ اسرور لایان</p> | <p>۵۷۶ وہ خوشن و خوش فلک ہے بزمین ہر گاہ چہ گاہ اور خوش بزمین دریا دم قطرہ زنی اور کوہ بزمین ہر ذراغ و جی حرکات ملک بزمین</p> |
| <p>ہوئی نہ سپر بہ تو نہ کھٹے سہ پراوسکے پر حیف کہ پر مٹے نہ بزیر سپر اسکے</p> | <p>ہر چہ کہ آتش ہے غذا البک دی کی پر گرمی و شو جی کمان اس شک پی کی</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۷۵ نہد ز خاک سائے آنکھ کری ہو بین ز تیرے نیم سحری ہو آنکھوں میں وہ شوقی ہو کہ نہ چھوٹی ہو سایہ پر جا نقش کس کی ہو</p> | <p>۷۴ کیون تن میں شکست غم میں ہو کیون چہ چہ دین تو زلزلہ میں ہو کیا ڈر ہو کہ قبضہ میں لالہ کا نہیں ہو لفظ اشعار لایہ کو لکھیں ہو</p> |
| <p>۷۶ اس بخش کو گرم نرم روی مد نظر ہو آنکھوں میں بھرت اور نہ مردم کو خبر ہو</p> | <p>۷۳ ہشیا راجل سے ہو خبر دار قضا سے شہر بکھٹاتے ہیں جید کو نواسے</p> |
| <p>۷۷ اور اب محمدی کفر ارتقا میں کیا گشت کرے دشت میں لہو و افشا اگر ہم کہ حلقے سے آفات تورات بجز صدف ہو کیا جگہ ہو</p> | <p>۷۲ دیکھا جو جلال نکا کو کئے لگا لگا نوا اور دیو صفت دو سلیمان دو سکندر دو ماشوم دو حمزہ دو جبر و صفدر دو جعفر طیار دو عباس دلاور</p> |
| <p>۷۸ جائے تو کمان جائے اور آتو کمان آو پہرے کے لیے اسکے کوئی اور جہان لاو</p> | <p>۷۱ گہرا کے نظر بعضوں نے کی عرش پر ہیں تیش و قمر آج فلک پر کہ زمین پر</p> |
| <p>۷۹ گرد قدم اس گھوڑی کو مشرباب اس گڑ کے جلوہ پر آگے دیو شباب نہ اسکا ہی نہیں کیلئے قیلا رباب اور نعل آہوی خطا کیلئے حجاب</p> | <p>۷۰ آتشے خطاب نہ کیا آئے باب کس بچ سے تم جاوے کس جگر گور اس عزم کیا ایسی صبیحہ شہر نہیچے سے کھنڈ کو جو جگر شہر</p> |
| <p>۸۰ قطرے یوسف کے نہیں بیج ہٹا ہے نقش قدم سجدہ کہ باد صبا سے</p> | <p>۶۹ کس بان کی کمانی کو ٹٹائی کے ہو آئے کس باپ کا تم نام مٹانے کو بر آئے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>ص ۵۵</p> <p>تو کہ کھلا کہہ دو لونڈی ہو رہے کے لیے آئی ہو کجگوئی غیبتی سادات عرب باشتی و خجینی ہو سچ کہ پیوستنی ہو کہ کجگوئی ہو</p> | <p>ص ۵۵</p> <p>گر دھوپ غلبت تجھیں باشتی ہو ایسا نہ سمجھان نہ در بات تھائی وزیر جزا بسا چھو سو ہوا رہی شہین بن قہر چھوے بوجاری</p> |
| <p>ص ۵۵</p> <p>بانو کے ہو فرزند کہ باجو کے خلف ہو والد ہر ایک رشتہ میں درخفت ہو</p> | <p>ص ۵۵</p> <p>تقریر ہی میں فوج کو تم گھر کے پیارو لو کہتی ہوں ہو ٹوٹو نہ زبان پھیرو پیارو</p> |
| <p>ص ۵۵</p> <p>بت نشتر ہر اس کے جھوٹو شیر اوچوٹ کے باغ غیبیے قہر شیر یونان کا لالہ کز بدست ہو جزیر یونان کا لالہ کز بدست ہو جزیر</p> | <p>ص ۵۵</p> <p>یان مکی بننے لگے پاسو تاجین نرمانیہ دونوں نے ایک ہی جنگ یستم کو غلام نہا بکلا دنیا و راج دھوی غلامی ہو حسیل و روشن</p> |
| <p>ص ۵۵</p> <p>زینب کے کماؤ و شرف برستے ہیں لوگو سینو سے فرزند رجز پڑھتے ہیں لوگو</p> | <p>ص ۵۵</p> <p>انہار قرابت کے قرون عود و شرف میں ہم دونوں غلام پھر شاہ خفت ہیں</p> |
| <p>ص ۵۵</p> <p>بیز کو سودا کی کرنت سناؤ ظفر میں تصویر بزرگوں کا وارو مادہ کہ نشتر غلام سناؤ پاپا کا نشتر چھین تو کجگوئی وارو</p> | <p>ص ۵۵</p> <p>آقا بی مالک سی سلطان بی ہو قلبی کعبہ بی قرآن بی ہو مہم نہ فدا ہوں چہ نہ ارادہ بی ہو سازو بی نیا اپنا تو ایسا بی ہو</p> |
| <p>ص ۵۵</p> <p>آداب امامت نہ مگر ہاتھ سے دینا بھائی کام سے نام سمجھ بوجھ کے لینا</p> | <p>ص ۵۵</p> <p>م کیا ہو کہینگی ہی حیدر کے نواسی مقدین نکیرین سو محشر میں خدا سی</p> |

۱۹۰
 لا یتوبین فی حبسہا
 اوسوتہن فی حبسہا
 نہ کہے بہکوں اور یہ حبسہا
 نہ کہے نہ کہے کہیں جاوے گی

۱۹۱
 اس گھر کی بنیادی و بنیادیں
 یکساں ہیں جو دیوار بنیادیں
 سب کی بنیادیں شکستہ نہ ہیں
 کلمہ جو چنانچہ ہم عجب نہ ہیں

۱۹۲
 بیگانہ بھی جو شہ کی رفاقت میں ہوئے ہیں
 الدرد بھی کے وہ عزیز آج ہوئے ہیں

۱۹۳
 تسبیح امامت کی یہ بیہات نہ توڑو
 رشتہ ہو جی سے دل سادات نہ توڑو

۱۹۴
 نہ توڑو جیسے علی کبریٰ صغر
 مان باپ پیار علی کبریٰ صغر
 نہ توڑو شادی علی کبریٰ صغر
 وہ پاپس مارو علی کبریٰ صغر

۱۹۵
 ہم نے بنی جعفر بن کعبہ صغر
 ایسا ہے طہارۃ کے طہر
 عباس کے کاغذ جو علی کبریٰ صغر
 داد کے بھی سر چاہی تھا

۱۹۶
 سجاد تو شیر کے سجادہ نشین ہیں
 اب گھر میں بنی کے وہ بجاو شہ دین ہیں

۱۹۷
 شانے جو کٹا کے تو سر دست صغر
 دو پر جد امجد کو زبرد کے لے ہیں

۱۹۸
 جلیقہ خاکت جو چھلنے میں آرد
 جادو بکارت میں دودن کے پون
 نہ کہے نہ کہے کہیں جاوے گی
 نہ کہے نہ کہے کہیں جاوے گی

۱۹۹
 نہ توڑو جو جلیقہ کعبہ جلیا
 نہ توڑو جو جلیقہ کعبہ جلیا
 نہ توڑو جو جلیقہ کعبہ جلیا
 نہ توڑو جو جلیقہ کعبہ جلیا

۲۰۰
 اسرار کے میں سائل امرا بھی فقرا بھی
 طہارے اسی گھر میں ہم بھی خدا بھی

۲۰۱
 گرا اب بھی نہ بالین یہ علی صغر
 دنیا میں پیدا ہو کوئی اور فنا ہو

| | |
|---|---|
| <p>۴۴۵</p> <p>دل دل فرشتہ دلی غلطی اختیار اور دوس میں میرا ہے یہ اللہ کا منبر مولدہ ہو سب بوجہ صبر کرنے چھک دین دہ ہو مظلوم جان نجاتا ہو گویا</p> | <p>۴۴۶</p> <p>اغذائے کھانا تو لو لگا دلیو نہیں پینا دو ہینین پین کر کے دلیو غیر کے لڑے لے لے اور دلوں وہ نہ پینو دھاروں میں نام نہیں پینے کے جو</p> |
| <p>۴۴۷</p> <p>تیرہ وہ ہو جات کا خون چٹا ہو جسے تلوار وہ جبریل کا پر کاٹا ہے جسے</p> | <p>۴۴۸</p> <p>بھائی کو کئی بہنوں کا وہ شاہ درج ہے سب کنبہ ہیں پر ایک خیل ایک ہیں ہے</p> |
| <p>۴۴۹</p> <p>نان کی وہ ہو قدر کا قائل ہے بھائی تفیشہ قدر ہی احمد کی وہ بھائی جو قدر ناس لگا ہوا قدر بانی یعنی شب قدر اس کو مقل تعالیٰ</p> | <p>۴۵۰</p> <p>زینب نے شاخیں کی ٹوٹی ہوئی سو چوچا چلائی فدا و دیون کی غارت پیدائش کیا یا محزون میں نام نہیں لیتے ہو چوچا سرتاجے پھونکی ہو جاتی روح کو چوچا</p> |
| <p>۴۵۱</p> <p>اس تہ بہ ظلم و ستم امت کے اٹھائے پہلوی شکستہ گیس کے خدا کے</p> | <p>۴۵۲</p> <p>سہرا ہن و ریب جو کفار کہیں گے دکھائے ہڑے ہاتھ گناہ کہیں گے</p> |
| <p>۴۵۳</p> <p>لال دیکھی تھی میں ہم قیامت جیکے درخشاں یہ لگا ظلم کا پتھر وہ مان ہی جاتی کہ یہی ہے جو چادر کلیغ ادب ہو اور شہزاد کی</p> | <p>۴۵۴</p> <p>وہ شہزادہ نگران سکوت واری لمحو ہی والدہ صاحبہ کی ہاری تین تین الفاظ وہ سب فوج پاری لو جو جس کی فوج پتھاری</p> |
| <p>۴۵۵</p> <p>تو بہ کمان ہم اور کمان غوث شہزاد کے ہم دونوں غلام اُنکے میں کبریا کے</p> | <p>۴۵۶</p> <p>پر وہ رہے زینب کا وہ تدبیر کردہ لو بلکہ جسدا اب سر شیر کردہ</p> |

| | |
|---|--|
| <p>صلہ اس زنت کرانگ کی بیتی بیشتر بچی بیکری اس زخان پریان بچا پریا کر لیا تکی دہانی لہتی ہے بچا راجلانی اجل آج</p> | <p>صلہ اس گردین متغی بچی بونہ منہ بچہ بھو خان سر نکل گیا خونینہ تہن لکھیا اور دن شب بچہ خونینہ تہن لکھیا اور دن شب بچہ</p> |
| <p>گھوٹ عرق اکودہ ادھر آکر ادھر آکر بجلی سے برستے ہوئے باران نذر آکر</p> | <p>یتھو کے ہلاون کو کمر سے لہان خویشیوں نے متاب کور دیکھیا رین</p> |
| <p>صلہ ان گھوڑی غور تھی کہ گھوڑا گرد ایک سون عیب اور گار دیکھ سب ایک سوان تھکے بال پر زہ نری خان بین بگبگی غنا</p> | <p>صلہ مگر اب بین بچی کیا سوجھنے اظہار کے ہر صبح بچی تھکے مکھول میں جو بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ</p> |
| <p>میناے ملک شینہ ساعتی دم میں خاک اور تھی ہر مت لال ہل تھیں</p> | <p>ہر دم یہ پریشان ہو تینو مکی جکے بینائی جدا آنکھ سے حتی آنکھ ہلکے سے</p> |
| <p>صلہ جانی سے کہا جانی نے کچھ پرتا بان مینو تو تیرا اور مینو میرا گھوڑوں نے کہا بین صدیق تون کا دواری تھیں نے ہر شاد و شین</p> | <p>صلہ لکھنے کی وجہ سے اس بچہ کیلے لکھنے کی وجہ سے اس بچہ کیلے لکھنے کی وجہ سے اس بچہ کیلے لکھنے کی وجہ سے اس بچہ کیلے</p> |
| <p>اک نئے کہا میں خون ہی جھروں چن برین کو اک ہولی میں جو رنگ کردن گا وزمین کو</p> | <p>سیر تھو نے دل جنگ سے رخ رنج پیر تو دو شیر و زمین نوا کھ یہ روپاہ کھڑے تھو</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۰۷ جلا و خاک جاک گریخت کفر سوچنے غلامی پر کیا بھی کفر بتی کو چران و پیو نہ سہا کیا کفر نوار چھا خون کا نہ کفر کفر</p> | <p>۱۰۸ ناگاہ صفطار کی چلنے کے نشتر بان باختوی قوت نہ اوچھلنے کی شکر از در کیلجے کفر اوچھلنے کی شکر ان نہ کفر کفر کفر</p> |
| <p>زندون کا نہ مجموعہ فقط زسر و زبر تھا مردون کے بدن پر بھی تہ خاک نہ تھا</p> | <p>تیر آب شان سے ہم تن مشن مان تھے یہ سارے پانی کے گرشملہ شان تھے</p> |
| <p>۱۰۹ یہ صاکی کی دیر ہو اچھا گوار خود سرگردن و سرخ ہو گئی کبار گر نے میں مانی چھٹی تھی چلو اک جہلی تو دو کیا اور نہ جہلی</p> | <p>۱۱۰ کیا غور تو کیا نہ بن کر دن لہار اک نقطہ ہی بے بیخ و عود و بکار اس کی شان اپنے کرند و قضا دار کھینچے اور در و در خانہ و بن ہزار</p> |
| <p>دو ہونے سے تو ایک ایک چار و تالیفین شہد رنجے مگر چار عناصر ہی بن ہیں</p> | <p>نیز کی بلا فوج جہا جیل ہی مٹی نیز وہ نہ تھا سر پہ قضا کیل ہی مٹی</p> |
| <p>۱۱۱ کیا کیا کہ نہ چن چن کی کیا اچھا ہی حال تھی کہ خلیہ و بکبات میلو این تو دو نہیں کہ میں کیا بکبات کے چن چن کی کیا بکبات</p> | <p>۱۱۲ ہر صفت میں ہی غلامی تھا کیا ہے ماشا نہیں تو ہر کر و قطع ہے ہر اک غضب شدہ کا اک قضا ہے مقدار غضب جلد باغضین کی ہے</p> |
| <p>وہ تخمین اور اک ہاتھ نیا ربط بیان ہو قبضہ میں یہ اند کے تیغ و زبان ہو</p> | <p>عصہ میں ہیں دو ہر خدا وشت ستمین ہاں ناگوار مان ہاتھ کو قرآن علمین</p> |

| | |
|---|---|
| <p>صلیٰ سب کو عمر سونے بڑھو دھوپا کھولا دین سکرو اولیوں پہ گویا غنی باپ کی امت پیدا فاطمہ ہوا اس قتل کی زینت کو جو کچھ پہنچا</p> | <p>صلیٰ بڑی بیکم شرفا بین و بانی اس کی نہ جوت نہ ساخت کیانی زینت کیا پانی پیر سر شہدانی وہ بولے کہ بن ماسک ہے تیرانی</p> |
| <p>عادت ہو کر پی کی جیمی کا چلن ہے مظلومہ کی بی بی ہے وہ صابر کی بہن ہے</p> | <p>دارا پنہ کیا کوئی کہ کیا جانے کہ کیا مین اکا شیر خدا تو نہیں دوشیر خدا مین</p> |
| <p>صلیٰ حاشہ غلام اسکا پھارا اٹکھو جا کر نہ شہید کرنا رو فریاد زینت کی دو بانی کلکے گویا جد کے نواسیج نہ بانی کہہ نہ یاد</p> | <p>صلیٰ زینت ہے سنتے ہی کما خیمہ چلے امت ہوئی بیاغ غیب کی بیاغ سکھو کے چلانے لگی زن کی طرح سب میں مڑ شیر و مری بیاغ مریا</p> |
| <p>سنا ہوں وہ عاشق ہو شہ جن و لشکر کی زینت کو قسم دینا تو شہید کے سر کی</p> | <p>جانے دو دشمن بھرت پشیر کی سو گند اب ہاتھ اٹھاؤ نہ مرے پشیر کی سو گند</p> |
| <p>صلیٰ چھپ کر دو غلام آسوز و غم ہوا چلیا رو بانی تری اسے دفتر ہوا جد کے نواسیج تو شہید کی بیا امت تو بانی کی نہیں چنے کی بیا</p> | <p>صلیٰ میں دو دو نہ خشت کی جا بیا اس تو کھلا دیا یہ بھینجے بکھایا سکھنے میں آؤ بھلی عیا بیا تو اٹھایا امت چکر بانی کی چھو نہ آیا</p> |
| <p>یہ تیک ہے یا بد ہے مگر امت بد ہے اے شافع محشر کی بہن وقت مدد ہے</p> | <p>گھرا مان تے انکے لئے جلو او یا پنا میں سے گلا یا اتے بندھو او یا پنا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>سلاطین کین کو گونہ گونہ ہوندا ہوتا ہے یہ یوں بین محبوب خدا کے حکم کو قربان کر دینا تاکہ امت پر کچھ ہیامی امت کی دعا کرتے ہو</p> | <p>سلاطین وہ جو کچھ میرا بھی کرتے تھے جو جام اجل با پس ساقی تقدیر اکبر کے اور اس کے جو فیض ہو کے چھٹی پیل اور اس کے ہونے</p> |
| <p>یہ جی سے لڑے کو تو میں نہ کہا تھا باہا کو بھی امت قاصد پاس ہاتھا</p> | <p>گھوڑ و نہ جنگیہ ہوسے پیار سے دونوں اور ساتھ گرسے خاک پر یہ ہوار سے دونوں</p> |
| <p>سلاطین زینب کی صدا کا نہیں ہو کر جانی بیکر کے دونوں کی فوج کی فوج اور جو نئے بیان محمد رسول ہیامی کو خوشی نہیں ہے یہی</p> | <p>سلاطین بالا زینب کے یہ جلاویز غنائ جہ وقت مدراس کے یہ جلاویز بان فوج سے نکلا عمر و زینب کیجا ہجرت ہون اور یہ جلاویز</p> |
| <p>اب کچھ دہ کام کہ جو عفو خطا ہو امت پر خدا ہو شہر بیکس فدا ہو</p> | <p>زمنوں کی نہ پردا ہے کہ پھر خوشی قصا ہو ہسنے میں وہ لینے ہوئے اور شکر خدا ہو</p> |
| <p>سلاطین ان شیر و کاکہ کہ یہ جلاویز پھر کو نہ جاکہ کہ یہ جلاویز جلاویز سے کہ یہ جلاویز تو واقف ہو جی سے کہ یہ جلاویز</p> | <p>سلاطین کے لگا مظلوموں کو کہ یہ جلاویز منہ سے کہ یہ جلاویز وہو لے اسی وقت کا تو جلاویز مظلوموں کو کہ یہ جلاویز</p> |
| <p>دکھلا چکے ہم فوج کو شمشیر کا جلوہ اب دیکھے مظلومی شمشیر کا جلوہ</p> | <p>حق ہو گیا آمان کا ادا اس کی خوشی ہے امید خوشی ہے ہوا اس کی خوشی ہے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۵۱ وہ بول لاکھ گز زینت کی چھوٹی سیان گمزدون کی مود کا در سبب کی سیان جان بخشی است کا اسنے دیوان بین فوج میں تھی تو جی جانا پورین</p> | <p>۱۵۲ جس کی چلاکے فوج کی بلان یہی ہوتی تھی جی جانی بالا خیمہ منظم تھی جی جانی ایک کوئی لیری خدای کی لکلی</p> |
| <p>۱۵۳ لاش کو تھاری کمین سایہ میں صر ونگا اور زحمن کا خود بخیر و مرہم میں کرونگا</p> | <p>۱۵۴ زینت کے کہا قتل ہوئے لالی تھارے بنیایا ہوئے صاحب قبال تھارے</p> |
| <p>۱۵۵ وہ بولے نہ ہم ماننے کی کیا بجا ہوگا ان فتنہ کا مرہم تو جو خاک میں پہنچنے کی کیا بجا ہوگا چاک دل نہ ہوا نہ پہلجا بجا ہوگا</p> | <p>۱۵۶ زینت کے کہا فتنے خاموشی خوار مان کوں پس کسی کیا کرتی خوار انسان کو لا تم کوں کج کر کے سیانوی آگے ہو کر کیا روادار</p> |
| <p>۱۵۷ امن صوب میں اپنے لیے سایہ ہو خدا کا اور فرش ہے خاتون قیامت کی ردا کا</p> | <p>۱۵۸ یہ بات سمجھنے کہنی مناسب روا ہے میرا کوئی بیٹا علی کبر کے سوا ہے</p> |
| <p>۱۵۹ کہتے ہیں کہ جگر بیاہہ شکر گراہ اور جی میں رہی جی بیاہی خواہ کھانچ کر تھار کی سنتے جی صداہ انہوں کی گھوڑی کے بیاہ جاہ</p> | <p>۱۶۰ اور قیل ہو چون منجھ تھو جی کجا دونوں لڑا وہ بیاہی جی کجا میاہ جی کھو جی نہ نہ جی کجا اچھا ملے میں کون شکر خدا کا</p> |
| <p>۱۶۱ تار یک ہوئے دونوں جہان منہ کی نظر میں اگ میں میں نامور پرا ایک جگر میں</p> | <p>۱۶۲ اب قبر میں ہو گی بہت میں سے زینت فارغ ہوئی اس وقت ی دین نویت</p> |

اور غم نہ ہو کہ جو کچھ کہیں
 زمانہ کا اور زمانہ کے درمیان
 یہ تو ہے جو کچھ کہیں
 زمانہ کا اور زمانہ کے درمیان

کے ساتھ نہ کہ اس کا کیا کیا
 کیا کیا کیا کیا کیا کیا
 کیا کیا کیا کیا کیا کیا
 کیا کیا کیا کیا کیا کیا

تکوارین لکین نیز سے پسے تر پسے میں
 اور ہم نہیں دل کھول کے اسے لڑے ہیں

بھائی کی تباہی سے نہیں ہوش بجا رہی
 رولونی میں فرزند کو جلدی ایسی کیا رہی

اس قدر کہ جو کچھ کہیں
 اب بات کہ جو کچھ کہیں
 اب بات کہ جو کچھ کہیں
 اب بات کہ جو کچھ کہیں

لاگہ صد آتی ہے قدرت اللہ
 قدرت اللہ قدرت اللہ
 قدرت اللہ قدرت اللہ
 قدرت اللہ قدرت اللہ

تعمیم کسی بیٹے کی مان لے نہیں کی ہے
 پر آج یہ عزت تھیں اللہ نے دی ہے

تہنا میں ہوا سو کو نہیں روتی ہوں ریشم
 پر سادوں کے باپ ہی دو نو لگا وطن میں

یہ تو ہے جو کچھ کہیں
 یہ تو ہے جو کچھ کہیں
 یہ تو ہے جو کچھ کہیں
 یہ تو ہے جو کچھ کہیں

یہ تو ہے جو کچھ کہیں
 یہ تو ہے جو کچھ کہیں
 یہ تو ہے جو کچھ کہیں
 یہ تو ہے جو کچھ کہیں

کس دھیان میں ہو رو نیکی زنی کے رنڈا دو
 لاشوں کے سر جانے پتھیں لے کے بھا دو

زنی کے گستاخو صد ادیوے کی زنی ہے
 دم توڑنے کے جب یہ تو بلا لیںوے کی زنی ہے

رونی

ایں عالم
 کس کو تو کس کی
 کس کو تو کس کی
 کس کو تو کس کی
 کس کو تو کس کی

ایں عالم
 کس کو تو کس کی
 کس کو تو کس کی
 کس کو تو کس کی
 کس کو تو کس کی

یو بچے جو خدا سے عبادت دری کیا کی
 کتنا ترے شیر پہ جان اپنی خدائی

اب مرد و نکو آغوش میں مارنے لیا ہے
 اس عرصہ میں اپنے تھیں یہ پیار کیا ہے

ایں عالم
 کس کو تو کس کی
 کس کو تو کس کی
 کس کو تو کس کی
 کس کو تو کس کی

ایں عالم
 کس کو تو کس کی
 کس کو تو کس کی
 کس کو تو کس کی
 کس کو تو کس کی

بن بیایے پر ارمان چلے امان گھر سے
 بیارونکا کوئی دین نہ اتر اترے سے

جب تم نہ ہو دنیا میں تو کیا جیکے کو نہیں
 تھے مرے دو شیر میں اور نہ مردن میں

ایں عالم
 کس کو تو کس کی
 کس کو تو کس کی
 کس کو تو کس کی
 کس کو تو کس کی

ایں عالم
 کس کو تو کس کی
 کس کو تو کس کی
 کس کو تو کس کی
 کس کو تو کس کی

نے ملنے کو آئے تھے نہ سمجھا نیکو میرے
 بانہ سے ہو جا تھا آؤ ہو دکھلا نیکو میرے

لکھنوں سہر قہ یہ زیارت کا مکان ہے
 دو بیٹے ہیں بن بیار اور اک دل جلی مان ہے

تیمور

| | |
|--|---|
| <p>عجب غیب سے تو جو عین بقا دیو کی نظر جس نے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے</p> | <p>رواز سے بندہ کچھ نظر نہ کرے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے</p> |
| <p>تو نیک دل اس کو کرون مرز جگر اس کو پیشاؤں گلے سے ادھر اس کو ادھر اس کو</p> | <p>ممتازیہ لاشے ہوئے ہفتاد و دو تن میں قبروں کی جگہ جھاڑتی ہر فاطمہ زرن میں</p> |
| <p>سب ایک ہی خاتون کی یاد میں سب ایک ہی خاتون کی یاد میں سب ایک ہی خاتون کی یاد میں سب ایک ہی خاتون کی یاد میں</p> | <p>خاتون کی یاد میں ایک ہی خاتون خاتون کی یاد میں ایک ہی خاتون خاتون کی یاد میں ایک ہی خاتون خاتون کی یاد میں ایک ہی خاتون</p> |
| <p>یوں ہاتھ مرا تھام کہ پھر ہاتھ نچھوئے مان بیٹو نکا اب حشر ملک ساتھ نچھوئے</p> | <p>ای کل کے خوزادو رہو تم میری مدد میں اک نزع میں مونس رہو اک گنج لحد میں</p> |
| <p>سب ایک ہی خاتون کی یاد میں سب ایک ہی خاتون کی یاد میں سب ایک ہی خاتون کی یاد میں سب ایک ہی خاتون کی یاد میں</p> | <p>سب ایک ہی خاتون کی یاد میں سب ایک ہی خاتون کی یاد میں سب ایک ہی خاتون کی یاد میں سب ایک ہی خاتون کی یاد میں</p> |
| <p>شہ بولے بہن موقع تسلیم و رضا ہے لاشوں سے صدا آئی یہی شکر کی جا ہے</p> | <p>تمام شد</p> |

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
 تیرا راز کبھی نہیں بتایا تھا
 مگر اب میں نے تجھے بتا دیا
 کہ میں نے تجھے کبھی نہیں چھوڑا

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
 تیرا راز کبھی نہیں بتایا تھا
 مگر اب میں نے تجھے بتا دیا
 کہ میں نے تجھے کبھی نہیں چھوڑا

واجب القتل کو ہر آب و غذا کی ملت
 جان نہرا کو نہیں رحمت خدا کی ملت

دیکھ سہ رنگ ہر اک حور منان آتی ہے
 ابھی سینہ پہ نہ چڑھنا میری مان آتی ہے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
 تیرا راز کبھی نہیں بتایا تھا
 مگر اب میں نے تجھے بتا دیا
 کہ میں نے تجھے کبھی نہیں چھوڑا

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
 تیرا راز کبھی نہیں بتایا تھا
 مگر اب میں نے تجھے بتا دیا
 کہ میں نے تجھے کبھی نہیں چھوڑا

قصہ سحر سے کا ادھر مبتلا دین کرتا ہے
 نیت نیک اور دھرم شریعت کرتا ہے

قتل گہ کو ابھی جنت سے جودن آتی تھی
 حور اک ننھے سے لاشہ کو لیے جاتی تھی

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
 تیرا راز کبھی نہیں بتایا تھا
 مگر اب میں نے تجھے بتا دیا
 کہ میں نے تجھے کبھی نہیں چھوڑا

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
 تیرا راز کبھی نہیں بتایا تھا
 مگر اب میں نے تجھے بتا دیا
 کہ میں نے تجھے کبھی نہیں چھوڑا

شیخ قاضی نے کہا طلق کے خاطر ہو نہیں
 شہ نے فرمایا کہ تقدیر پہ شاکر ہو نہیں

تعل اس بانگ بے پھولے پھلے کتے ہیں
 ابتلاک صبح سے پیاسوں کے گلے کتے ہیں

کوئی

| | |
|---|---|
| <p>۷۷۷ قافلہ لکھیا امان مرا شک نہ جد مجھ کی منتانی علی اکبر نہ رہ گیا دردمند رہا سے برادر نہ اب خبر آپ نے لی گھر کی کہ جب نہ</p> | <p>۷۷۷ وہ چکاری نظری منتانی نہ پیتی چھتی جو خیمہ میں کھلے نہ گھر سے اٹھنے والی چلی نہ رہی ہی کہ وہ ہے شہید کی غواہ نہ</p> |
| <p>۷۷۸ ایک مین ہوں سو مجھے فرج کی منتانی ہو بوسہ گاہ نبوی کٹے کو اب باقی ہو</p> | <p>۷۷۸ حلق دھردگی تو بخون و خطر کا ٹون کا ایک خنجر سے بن بھائی کا سر کا ٹون کا</p> |
| <p>۷۷۹ نرم فرج پور سے مراد امان کرنا لکچے گود میں صلابت مجھے فریاد کرنا ہر اس لاش پہ نقطہ نالہ و افغان کرنا عرش کو بچنے بادلوں کو پشیمان کرنا</p> | <p>۷۷۹ آئی زہر کی صدا شہر تو بانی نہ در پہ زینب نہیں بالین پر گزیرا نہ اری ہر خطا میرے سپرد کی نہ زمین پر لاشی جو کین چھو کیوں نہ</p> |
| <p>۷۸۰ قلم تہ خدا خوش مین گراؤ یگا امت جد کا سینہ ابھی بہ جاویگا</p> | <p>۷۸۰ کیا اسے پالا تھا مین نے نر و خنجر کیلے میرے بچے کو نکر و زنجیر کیلے</p> |
| <p>۷۸۱ گفتگو مادر و فرزند مین تھی آہ رقی تھی فاطمہ شاق نہ تھی شاہ آئینہ عینے سے عالم نے چرائی ناگاہ قتل و جلا پر کسی شاہ نے سر کے لگا</p> | <p>۷۸۱ نواز نہ زانہ نہ زہر کھتا ہو بیکسی بی ریاست نہ نظر کھتا ہو فوج بجاں ہوئی اک دنیا پر کھتا ہو جان ساز و ساز نہ ہوا نہ کھتا ہو</p> |
| <p>۷۸۲ سحر نے پوچھا کوئی عذر تھیں تو نہیں بولے شہدے دیکھلے دروازہ پر زینب نہیں</p> | <p>۷۸۲ اسکے بعد اہل و عیال اسکے کہ مر جائیگے اسکے مرنے سے بنی فاطمہ مر جائیگے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۹</p> <p>بہشتاں میں اور جہنم میں بیکھنے پر اسے کھانا ملے گا بوسہ شکر پر دیا تو پھر سر اور دامن</p> | <p>۲۰</p> <p>مکہ مکرمہ میں جو چاہو اسے مسلمانوں کی صفات پر کو فیہ پانی دیکھو چمک سیدانی کے نزدیک</p> |
| <p>۲۱</p> <p>وردِ دل سے جگرِ خاطر گودینِ محسن معصوم جو تھارونے لگا</p> | <p>۲۲</p> <p>ترس لگو نہیں یہ پستہ قتادہ آخراے لوگو مسلمان ہے بنی زادہ ہر</p> |
| <p>۲۳</p> <p>دیکھو خلقِ باغ میں خاکِ بولٹنی سے گئے زانوں میں کچھ کچھ</p> | <p>۲۴</p> <p>مستفادِ اسلحہ سے اوستو اس خطا پر لطف و غلطی میں اسکی خدمت کرنے</p> |
| <p>۲۵</p> <p>دادِ رس کوئی نہیں یا علی یا علی آؤ میں</p> | <p>۲۶</p> <p>خود امام اور پیر پانی دو سا توین</p> |
| <p>۲۷</p> <p>سچائی کی چلائی دیکھو استغاثہ کی</p> | <p>۲۸</p> <p>ہو چاہیں رہن میں کما</p> |
| <p>۲۹</p> <p>حاکمِ وقت کی خاطر یہ دیون ہوتا ہے بگینہ ایک بنی زادے کا خون ہوتا ہے</p> | <p>۳۰</p> <p>امان کے رونے پر اسے بنی زادہ یونہی کا کھانا</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۵۲۱ لکے بیخت اسان چوٹی نیک بے تامل کیا کاغذ ہے پسکینہ کو سوار ادب کیا تپہ بین صد قریب انبیا پندار پیش کیا آنسو دیکو دیکو تو او دلدار</p> | <p>۵۲۲ یان تو اتنا غم و افسوس کو چھوٹی بیٹھا خاکری زمین پیکر سر گر دہر دار ہے سب ندین انی پیکر پودہ کتنا غما بھی لگانہ نذران</p> |
| <p>۵۲۳ خجندہ کرتے ہیں کہ امت کو دعا کرتے ہیں بھائی صاحب مر اس فوج میں کیا کرتے ہیں</p> | <p>۵۲۴ شہر و شہر میں ذرا شہر کو طاعت و کون نذر پہلے سر فرزند میرے لے لونی</p> |
| <p>۵۲۵ غما سنیا دھما جو کبھی میدان چھینک کر ٹوپی کیا ہاسے مر بابا جان بانو چلائی تباخیر تو ہے اسے نادان پیکر سر وہ چاری کرد و مال تان</p> | <p>۵۲۶ غما بیسا مان کر آیا وہاں خیر کف خجندہ اک باغ میں اک اٹھ میں پیکر جھوم کر فرستے کتنا غما یہ وہ بدلتا خجندہ جان حب میں کوئی تیرا ہم</p> |
| <p>۵۲۷ کاکلین پیکر سر پانگ لے جاتا ہے میرے بابا کو کوئی زوج کیے جاتا ہے</p> | <p>۵۲۸ میں نے اس شیر کے فرزند کے سر کو کاٹا جسکی شیر نے جبر میں کے پر کو کاٹا</p> |
| <p>۵۲۹ آگمان ندین غافل وہ چوٹی لوٹ لو جاہ و عہد شاہ کو شین خاک پر پیکر کے سید انیان کرے گلین بندہ پاؤں کے ملی خاک بھٹیو جان</p> | <p>۵۳۰ بادشاہ لکھنؤ بن دیش کو مارا حاکم انجم و خلیفہ و فر کو مارا میں نے مشکل میں کے پیکر کو مارا جسکو پھر جان ہوئی اس کے پیکر کو مارا</p> |
| <p>۵۳۱ ما تم شاہ جو برپا کیا باہم سنے پہلے بال اپنے پریشان کو بربنے</p> | <p>۵۳۲ سینہ شق کر کے میں زہر کا جگر لایا ہوں کات کر پختن پاک کا سر لایا ہوں</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۳۱ آفرین کنکے اٹھا کر سی زینچ عمر اور بیا با مقین اپنی سر بن حیدر سیر مظلومی و غریب جوئی استظر یکجا رخسارہ اشک بزمی دلی کار</p> | <p>۱۳۲ مہین دودیکے دو یکا یکا مہین چنگ کوثر و خلد کا اقرار بھی فرمایا کی فوج آج تار با بین اور وہ چلایا کی کمان تین باور حسینا کی صلیا کی</p> |
| <p>۱۳۲ شمر سے پوچھا کہ جب فوج یہ ہوتے ہونگے ہے یقین اکبر ناشاد کو روتے ہونگے</p> | <p>۱۳۳ بولا وہ کون یہ غمخوار شمر والا تھی سر شیر پکارا مری مان زہرا تھی</p> |
| <p>۱۳۳ وہ پکارا کہ زمین نہ تو میری جو معلوم رنج کے وقت یہ کہتی تھے امام مظلوم باسے بے پردگی و نوب و ام کلثوم شاہ نور و قتلے اور کشتا تھامین</p> | <p>۱۳۴ اے دیار بے دعا مانگے اے دیار نام زبید و آفاق میں ملکہ آفاق نام قید عالمیان شاہ بان و فوج مقام شہنشاہ راہین با شکرت و اغرا نام</p> |
| <p>۱۳۴ نہ بیا شاہ سے آنی نہ مروت آنی ایک روداد یہ لیکن مجھے رقت آنی</p> | <p>۱۳۵ چہ شمر پر نور سے یہ قدرت باری دیکھیں حضرت مہدی ہادی کی سواری دیکھیں</p> |
| <p>۱۳۵ حبیب و سینہ سپار نہ جھڑپا جھڑپو حلقہ سے کھینچو تلو از نہ جھڑپا جھڑپو شہر سے کیا کیا شہر بار نہ جھڑپو مہین با فوجی کواد و بار نہ جھڑپو</p> | <p>۱۳۶ تمام</p> |
| <p>۱۳۶ برہراک ضرب پہ چھائی تری پھٹ جاتی تھی کوئی بی بی مر سے خنجر سے لپٹ جاتی تھی</p> | |

| | |
|--|--|
| <p>میں ہے میرے بھی قبول کو درجہ سوا ملا بابا اوستے رسول ساخو الو ملا بیٹا میرے سنیدہ کبریا ملا شوہر ملا تو خلق کا عہدہ کشا ملا</p> | <p>۵۷ لخت دل نبی ہو قبول فلک خطاب شاخ چمن کو لکھ لکھی کا ہو خطاب نامل ہر دان بھی خون سون فلک کباب تہا زبان ہو دیکھی ہو تو تراب</p> |
| <p>ہر ایک اپنے مرتبے میں انتخاب ہو ہر ایک بے نظر علی لا جواب ہو</p> | <p>عصمت میں کوئی ثانی خیر النساءین شوہر بھی پر علی سا کیس کو ملا نہیں</p> |
| <p>۵۸ دونوں میں آہنگ گلستان مصطفیٰ اک روح مصطفیٰ ہو اور اک جان مصطفیٰ اٹتے ہوئی ہر زینت ایمان مصطفیٰ دونوں میں نوریدہ ایمان مصطفیٰ</p> | <p>۵۹ گر تین سی دو نیم ہوا فرق ماضی پہلو شکتہ فاطمہ ہر اکا بھی ہوا حلقہ سن کا خلق علی یسین اگر پڑا ہو تاویز فاطمہ کے ہاتھ پر لگا</p> |
| <p>ہر ایک فوت نبی کائنات ہے وہ رشتہ نفس ہے یہ تار حیات ہے</p> | <p>زہر اسبابہ پوش اگر کعبہ دار ہے جہد بزرگ قبلہ منابے قرار ہے</p> |
| <p>۶۰ وصف علی فاطمہ ہے نقطہ حضور یہ بھی خدا کا نور ہے وہ بھی خدا کا نور زب دہواست تھی ابھی آدم کی خانہ نور اس نور پاک تھا کو عیب بین پور</p> | <p>۶۱ پانی علی نے باغون میں بھجور کھڑا کیا سب جاننے میں کہتے تھے نور انسا شوہر ہر غلام نوازی مر قضا</p> |
| <p>یہ خاصگان حضرت رب و دو دین انکے پئے و دو یہ ہر دو دین</p> | <p>لازم ہے وصف انکا ہر ابر بیان ہو پیدا بزرگ خامہ اگر دوزبان ہو</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۰ یون در فتنان باج پوختنیا کیون او را ویدیں ل روح الامین نے کہے ہوا سو قیام یون وہ آپ پوری مان جان خدا</p> | <p>۱۱ تزوج فاطمہ کا منو حال یک حکم دو نور خدا نے کہے کس طرح کہو لا کلیند خامہ سے قفل در رسم بار و چتر او آئینہ دل سے رنگ حکم</p> |
| <p>۱۲ کیا جگر اطلاع ہے پر اب شاد کیجئے بھیسے مراد دی کو اور شاد کیجئے</p> | <p>۱۳ ہوتا ہے عقد فاطمہ سے بو تراب کا کس ماہتاب سے ہے قران آفتاب کا</p> |
| <p>۱۴ بوسے رسول حق ہوں بیجا کہہ کیا آج تیرے عشق میں کون سی کیا منہ کیا ہے عقد علی و بتول کا نہا بدین لب لا اگر تیرا نسب</p> | <p>۱۵ ابن رادیان معبر القول کہہ کر انتخاص جواب کا بد قوم تیریں کہتے تھے خواستہ گاری زہرا رسول کہتے تھے مصطفیٰ کہ نہیں دخل سے بیچ</p> |
| <p>۱۶ منظور ہی جہان کو خوشی اب حصول ہو دنیا میں آج عقد علی و بتول ہو</p> | <p>۱۷ نہرا اکثر حضرت پروردگار ہے تزوج فاطمہ میں ادھی اختیار ہے</p> |
| <p>۱۸ مضون خاص معنی سے پایا بوشہار جہان مان ہوئی عربان میں شہار چو شبنم علی شکر گئے روئے زار اور دوستو سے باغ میں تپتی بہار</p> | <p>۱۹ کرنا جو یون بیان ابن بد کلک ہے بیٹھا تھا آئینہ میں حضور رسول ہے نظارہ کر رہا تھا نبی کا بصد ادب پیش بلکہ تھا ماہ رخ سید عرب</p> |
| <p>۲۰ علی تھا کہ آج عقد علی و بتول ہے سر سبز لہستان جناب رسول ہے</p> | <p>۲۱ ناگاہ شاہ شاد رسول زمان ہوئے آثار دی چہرہ کے اوپر عیان ہوئے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>مرثیہ سجین صبح ہو گئے صاحب با وفا نہیں جلوہ گر ہو سکے محبوب کبیا اور خطبہ پہنچ جو خدا پر چھا پھر حاضرین سب جادو سے کہا</p> | <p>مرثیہ حاضر ہوئے سب کئے زہرا و فخر صیف کلاں کا بی پاک کا پر چھا دست قبول دست بداندین با ادب و نیت ابدیہ ہو و نور انبیا</p> |
| <p>مرثیہ ارشاد ہے رسول کو رب قدیر کا کر عقد فاطمہ سے جناب امیر کا</p> | <p>مرثیہ ہو چکا ہم جہیرۂ اور کچھ رسول کو دی مصطفیٰ نے دولت ایمان قبول کو</p> |
| <p>مرثیہ نہیں خدازمین زمان کا امیر بیت بادشاہ دین ہون وہ پادشہ سنہو بین جسکو عشق علی کا سریر پہرسمان نور کا بدریں ہے</p> | <p>مرثیہ ہوئے نئے لکھن دواع جو بینا نیت النسا بے اختیار روزے لگی نیت مصطفیٰ فرمایا مصطفیٰ نے کرا سے میرے دل با پہنچو نیتی کی جا کر کہ نشو ہو و ترا</p> |
| <p>مرثیہ پے سایہ ہے بدن جو رسول اکو کا جانو علی کو سایہ رسالت پناہ کا</p> | <p>مرثیہ یکتا ہے روزگار یہ جاہ و شہم میں ہے مشہور اسکی تیغ عرب اور عجم میں ہے</p> |
| <p>مرثیہ بجائے بیان مرثیہ شاہ ذوالفقار نہیں ہے اسے حضرت محبوب کرگار دولت ملین آئے رسول فلکدار اور حرف زدن ہوا وہ شمشاد مار</p> | <p>مرثیہ نعمتیں تو تو تھاج جا کر ہو جا کر کہ تھو گویا سلطان مجرب اور وہ مسکے غریب تو ابھی تو جوید سہ پہر لیک جہیزین کی جگہ نہ مال و زر</p> |
| <p>مرثیہ منظور کن عقد پران کا رسول کو لاؤ خدا کے شہر کو لاؤ قبول کو</p> | <p>مرثیہ محتاج ہوں غریب ہوں سینہ نگاہوں بیشی میں تیری منہ سے بہت شرمسا ہوں</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۰</p> <p>کی عرض فاطمہ کے کہ میں نے پیغمبر محتاجی علی سے نہیں جو نہیں کیا میں بلکہ نہ کرنے ہوں ایشاۃ نامدار زرتشت علی میں اور نہ کو اختیار</p> | <p>۱۱</p> <p>کہنے کے نام نہ کیا اپنے خیال مشہور ملک ملک صاحب چوچال بابائے نو عقد میں ایشاۃ خوشحال جکے پر کے گھڑی میں چوچال</p> |
| <p>کچھ اور وجہ سے نہیں مالا نہیں مئی ہوں برآپ کی جدائی سے اس وقت مئی ہوں</p> | <p>ہے فخر کیا رسول مرہنہ کیواسے محتاج میں وہ نان شبینہ کیواسے</p> |
| <p>۱۲</p> <p>افقہ گھڑی میں پیدائش کے قبول اک نور چشم کہ زبہ دفتر رسول پیدا اصول آئے جنت کے قبول اسکا قبول آئے جنت کے قبول</p> | <p>۱۳</p> <p>دفتری قبول جو کرتے ایام دینا جنت میں رد مال نیابین تمام شہرے کہا بودی سے اپنی راہ کو تمام حبیب کبریا کا اختیار ہے تمام</p> |
| <p>ہر جا پہ نور قدرت حق جلوہ گر ہوا روشن تو تھا ترا و ربھی روشن گھڑا</p> | <p>سب بلند مرتبہ حیرا لہنا ہوا عش خدایہ نام ہے اسکا لکھا ہوا</p> |
| <p>۱۴</p> <p>راوی نے روضہ شہداء میں لکھا بعد از نکاح دفتر سلطان بنیا طعنہ علی کو ایک بودی نے پیدا باشہ یہ تھے ویدہ و دانستہ کیا</p> | <p>۱۵</p> <p>شاہ بخلف کو انٹ غلیجی نے دیا کہ اس بودی سے اس شہر کیا دیکھے اٹھا کے سورت آسمان را شہرے کہا بودی سے گزرتو اٹھا</p> |
| <p>تھے کیا جو عقد جناب قبول سے کیئے ملا جہنم میں کیا کیا رسول سے</p> | <p>سوے فلک یہود نے جہنم نگاہ کی قدرت ہر اک طرف نظر آئی آہ کی</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۲۴۵</p> <p>کیا دیکھتا تو قدرت خلاق نامدار پروا نہ کرے کسی سے نہ شکر نہ تقار روز شمار کیسے ہی حال کیا ہو شمار اور چلوں دین میں چل رہا ہے ہیکار</p> | <p>۲۴۶</p> <p>متناجی قبول ہے تو فہم طغیان غبار دولت و جہان پر خوشی تھی اوردہ چرخِ تجرین بے زوال و عن ہر جس کے لبِ عشق کو شاد و حسین</p> |
| <p>۲۴۷</p> <p>نورانی نائے انہرین مندوق نور کے اور ہے محارہا تھوں میں غلمانِ دھور کے</p> | <p>۲۴۸</p> <p>عقدِ علی میں نہت محمد جو آئی ہے واللہ اسنے دولت کو نین پائی ہے</p> |
| <p>۲۴۹</p> <p>مستور قلم سے نور ہے یہ کھکا ہوا گنجینہ جو اہر تاباں ہے بھرا جبرت ہوئی یہ سود کو یہ ماجرا ہو گیا تیب عشق و الجلال کیا آئندہ</p> | <p>۲۵۰</p> <p>فہم سند اس کلام کو چھوڑ دو اور دود اسے کیسے نام فاطمہ ہے گلزار دود دولت سرور کی ہے خدیجہ با سخا و دود زہرا نے شکر کیست حق کیلئے چود</p> |
| <p>۲۵۱</p> <p>بازارِ جلوس رتبہ زہرا کا تیسرہ ہے یہ دھرم رسول خدا کا چہرہ ہے</p> | <p>۲۵۲</p> <p>غم تھا فلک بھول کی تسلیم کے لیے دامِ زسورل اٹھتے تھے تعظیم کے لیے</p> |
| <p>۲۵۳</p> <p>اور سکا یہ ہی جو چیز جو ہے شرفِ انسا اور سکا یہ ہی جو چیز جو ہے فادہ کش سدا افدہ کشی تو دست مبارک ہی آسدا غایتِ نبین پر جس کے سر پہ رکھتا روا</p> | <p>۲۵۴</p> <p>کیونکہ تو شوقِ شوقِ شوقِ انسا یہ قدر فاطمہ ہے بدر لگا کبریا اب کہ شوقِ صائب ہو لگا بھرا یادِ وفا کی جیبِ رقیبِ انسا کیا</p> |
| <p>۲۵۵</p> <p>تیری نگاہ میں جو نہایت حقیر ہے سودہ کینز خاص خدا لے قدیر ہے</p> | <p>۲۵۶</p> <p>بھائی کے غم سے غم کم مر تھنی ہوئی بن باپ کی جان میں نہرا سنا ہوئی</p> |

| | |
|---|---|
| <p>اسے عالم سے اونٹن کے طور پر کیا نام دنق تھی جہاں میں نے نام نہیں دیا تھا کہ اسے چون صفت بنائی ہوئی ہو</p> | <p>۳۲ وہ جی جانا کا رنگ وہ جی جی کا نام خلفت اسطرح کہ جی جی کا نام معمول سے نکلتا ہے تو اس سید کا نام جی جی کا رنگ بن گیا</p> |
| <p>یوں مومنوں کی پشت میں تم تھے بڑی ہوئے نہا ہوں جو رکوع کے اندر رکھ دے ہوئے</p> | <p>گر ڈھونڈھیے جہاں کے اندر تو کیا نہیں پر حیف ہے کہ ایک رسول خدا نہیں</p> |
| <p>۳۳ رہنے کے لیے بنی خدا جگہ منہجی ہو گیا تھا اسے میرا سب سے پہلے جی جی کا نام نہیں دیا تھا کہ اسے</p> | <p>۳۴ فضل ہارباغ دینی ہوئی خزان جو خدایا کی تھیں یہ صفات بازار میں تھیں یہ صفات یہ کام جی جی کا نام</p> |
| <p>تھا طاق و لنگار بنی کے فراق میں ہر شمع بیٹھ بیٹھ روتی تھی طاق میں</p> | <p>تھا غل مدینہ میں یہ ہر اک و لنگار کا افسوس بادشاہ ہوا اس دیار کا</p> |
| <p>۳۵ سجین کے تھے وہ باری کے نام سجین کے تھے وہ باری کے نام سجین کے تھے وہ باری کے نام سجین کے تھے وہ باری کے نام</p> | <p>۳۶ عورت کا شہید تھا یہ بی بی کا نام عورت کا شہید تھا یہ بی بی کا نام عورت کا شہید تھا یہ بی بی کا نام عورت کا شہید تھا یہ بی بی کا نام</p> |
| <p>تا جیت دھیر دھیر کا درجہ گزرا گیا وہ پیشوا ہمارا محمد کہہ گیا</p> | <p>کہ آرزو تو ماتم اس کی آرزو کہ گفتگو تو بامے محمد کی گفتگو</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۵۲۰ سید بن درویشین قمار کیونکہ خطین شکر فلک قمار سید بن درویشین قمار سید بن درویشین قمار سید بن درویشین قمار</p> | <p>۵۲۰ سید بن درویشین قمار سید بن درویشین قمار سید بن درویشین قمار سید بن درویشین قمار سید بن درویشین قمار</p> |
| <p>۵۲۱ با تو زمین بہ غش میں وہ گردون پناہ تھی غش سے ہوا افاقہ تو پھر آہ تھی</p> | <p>۵۲۱ ملبوس تھا سیاہ گلے میں بتول کے بیٹھی تھی سوگ میں وہ جناب رسول کے</p> |
| <p>۵۲۲ خالق کی باد بادی سے بابا کی بیٹی تھی خالق کی باد بادی سے بابا کی بیٹی تھی خالق کی باد بادی سے بابا کی بیٹی تھی</p> | <p>۵۲۲ ہر طرح پرستی خود تہ بہان ہر طرح پرستی خود تہ بہان ہر طرح پرستی خود تہ بہان</p> |
| <p>۵۲۳ آنکھیں تو بت ضعف سے اوکے ملال میں باتیں بنی سے کرتی تھی بیکس خیال میں</p> | <p>۵۲۳ ہے گرمی بخار دیا چشم سرد ہے کچھ پہلوئے شکستہ میں خفیف درد ہے</p> |
| <p>۵۲۴ جو بنی کا لون اپنے باری جو بنی کا لون اپنے باری جو بنی کا لون اپنے باری</p> | <p>۵۲۴ سب سے پہلے وہ کو جو کیا سب سے پہلے وہ کو جو کیا سب سے پہلے وہ کو جو کیا</p> |
| <p>۵۲۵ تم لاکھ بیڑیا با نہ تشریف لائے اب گھر میں وہ غریبوں کے کاہ کو آئے</p> | <p>۵۲۵ اوٹھ بیٹھے کہ دل کو پہن صد لہ بڑی ہوئے بابا مزاج پوچھ رہے ہیں کھڑے ہوئے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۲۴ انقصه عارضه کو کھنچا طون جیاب نہ کھون جان آنکھ طوری نغمی جیاب ہر دور غم سے جاتی تھی مانتا آفتاب چون خندیم آبدیدہ تھی لاکھوں وہ جیاب</p> | <p>۱۲۳ پیشانی کھنچتی تھی وہ چشم پر جیاب کو آہستہ تھی جیاب سے وہ دیکھتی تھی خاموشی میرا حال ہے اسے شاد دیکھ لو دن بھر ہی ہوں روئے کسے میں سے تو کو</p> |
| <p>۱۲۵ اہل محلہ مضطرب الحال ہوتے تھے اپنے گھروں میں شیون نہ ہر سے روتے تھے</p> | <p>۱۲۲ دوری مصطفیٰ سے مراد رنگ زرد ہے پہلو کا درد کیا کہ گلیجہ میں درد ہے</p> |
| <p>۱۲۶ جب خوب آنکھ میں نہ ہو تھول جید کے دل سے کیا تھول بالاتفاق غم کی اسے وارث تھول کہتے ہیں ایک وطن کی ایک تھول</p> | <p>۱۲۱ انقصہ جیاب کی ایک غمزدہ جیاب نقصہ جیاب کی ایک غمزدہ جیاب نقصہ جیاب کی ایک غمزدہ جیاب نقصہ جیاب کی ایک غمزدہ جیاب</p> |
| <p>۱۲۷ ہم فاطمہ کے رونے سے اب تنگ آئے ہیں ہم آپ سے بتول کی فریاد لائے ہیں</p> | <p>۱۲۰ دم ہائے برقرار ہے مجھ ناتوان کا چالیدہ سوان قریب رہا بابا جان کا</p> |
| <p>۱۲۸ سب سے پہلے تھیں آفاق میں پیر سب سے پہلے تھیں آفاق میں پیر سب سے پہلے تھیں آفاق میں پیر سب سے پہلے تھیں آفاق میں پیر</p> | <p>۱۲۹ میں نے جیاب کوئی نہیں دیکھا میں نے جیاب کوئی نہیں دیکھا میں نے جیاب کوئی نہیں دیکھا میں نے جیاب کوئی نہیں دیکھا</p> |
| <p>۱۲۹ دنگور میں غموش تو مشب کو بکا کر میں گردنگور میں رات کو وہ چپ رہا کر میں</p> | <p>۱۲۸ کیا کیا محافل ہوں سے ہوا غم بتول کو کی وقت مرگ تھمت نہریاں رول کو</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۴۶۹ آئے جناب طوطے کے پاس ترغا اور اوسن قیام احمد مسل سے یہ کہا اہل مدینہ معین اے نبی مصطفیٰ مجھے تمھارے مدینیکہ کو دینا چاہیے</p> | <p>۴۷۰ عاجز نہ تھو بول کے کہنے سے انتظار جانی ہوں پیر کے لئے ہوں بین گور مرا جو کئی تو کون کہیں کیا غم پیر ہر ایک سے بظہر ہوئی بچیں قیام اور</p> |
| <p>۴۷۱ مان نہیں ہیں وہ بنی رب کو روئے پیر آپ دنگور روئے یا شکیور روئے</p> | <p>۴۷۲ زہرا بنی کو گور میں اب جا کے روئیں نہ ہم یہاں رہیں گے نہ یہ دھوم ہوئیں</p> |
| <p>۴۷۳ پیغام سکان مدینہ کا جب سنا منہ فاطمہ نے فبہ کی طیف کیا پہلے تو روئیں جب ساچھروں کے کہا ابو بلا لویا پس مجھے اپنے مصطفیٰ</p> | <p>۴۷۴ اوس وز سے بول نہ معمول یہ کیا ویرانہ اک مدینہ کے جو غم قریب تھا اکثر دیان خرابا تھا قریش کا جانی تھی صبح و شام دیان بن مصطفیٰ</p> |
| <p>۴۷۵ حضرت کی لاڈلی پہ عجب دن گزرتے ہیں اہل مدینہ رونے کو بھی منع کرتے ہیں</p> | <p>۴۷۶ بیچین یاد احمد مسل میں ہوتی تھی اپنے پدر کو گور غریبان پہ روتی تھی</p> |
| <p>۴۷۷ دور کو بچری سے لایوس کے کیا بیان کہ دھری طرے سے لے سوز زمان اے صاحب بول کمان اور غم کمان نہرا کوئی دیکھی تھا رہی ہے بیان</p> | <p>۴۷۸ کہتی تھی یاد کر کے بنی کو وہ فوج بابا بھائی غم نے کیا جگہ در بدر بابا بھائی غم نے کیا جگہ در بدر دلت ہوئی کہ آپ کی مجاہدین خبر</p> |
| <p>۴۷۹ تھوڑی رہی ہے اور بہت ہے گزر گئی سن لینا صبح و شام ٹرپ کر وہ مر گئی</p> | <p>۴۸۰ یہ بین کر کے فاطمہ جو غل محبت کی تھی آواز آہ آہ کی قبروں سے آتی تھی</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۵۵۵ منو افتادہ کوئی تکیہ کدین سے دسا کوئی تنہا کہ چو پچھلے کوئے بٹا بہر چھین باتوں ہی یاداں کہ بیا سکایا بھی فاطمہ پر مصیبتا</p> | <p>کہتی تھی خالوں کو نہ ہر جگہ و گار کاٹو سے سبب سے خبریہ دیوہ دار بیٹھو گی کے سایہ میں بیٹھی زنیار کافی ہے مجھ کو سایہ اطاف کو گار</p> |
| <p>روئے سے فاطمہ کے جو بے چین ہوتی تھی روح بنی بہشت سے دان آکے روتی تھی</p> | <p>کاٹا نہیں درخت نہ چھپر ستم کیا نخل حیات فاطمہ تم نے قتل کر کیا</p> |
| <p>راوی کچھ کر کے ایک درختان ہوئی تھی جگہ زات خوشید آسمان وہ درختوں سے روئے دہ جہان سایہ میں دل نشت کی جاتی تھی</p> | <p>ارشاد فاطمہ نے پیرا ہوا ذرا روئی ہوئی جان آنسوں آلسنا اکدن علی سے فاطمہ بے یار کیا تھوڑے عجب آپ کوئی چاہ مجھدا</p> |
| <p>از بسکہ قرب فاطمہ سے بہرہ مند تھا طوبی سے اوس درخت کا رتبہ بلند تھا</p> | <p>شفقت مرے پیہمون پہ ہر بار مجھ پیو میرے حسن حسین کو نہ پیا ر مجھ پیو</p> |
| <p>لے دوستان فاطمہ روئی ہو یہ جا روئی تھی جس جہ سے نسبت مصطفیٰ تسے دیانہ پیچ و پیچ کیے اشتیاق بہر کو اوس جہ سے تعلق تھا دیا</p> | <p>کہنے لگے کہ نہ فرماتی ہو یہ کیا وہ دہلی آج خواب میں ہے مصطفیٰ مجھ کو لگا لگا کے گلے روئے خوب سا رور کے پھر کہا مری جان غم نہ</p> |
| <p>صد یہ ہوا بہشت میں روح رسول کو کافی ہر ایک شاعر دکھا کر بتول کو</p> | <p>اب بیکسون کی طرح نہ تو شب کو روئی گی کل اسے بتول پاس ہماری تو ہوئی گی</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۴۶۱ سوچ باخود مری ای تنگ تنگ بہ آنکھی یہ میری صورت سنوڑا جسے شکستہ دیلو نوکر کو کر کیا سقاط محل جسے کیا بھرتوں کا</p> | <p>۴۶۲ طعنہ یہ محکوم دیکھتے نبوت اشتہا واللہ میری روح کو ہو کا قلاق طرا سویہ صلاح و تقویٰ لے شاہ لافنا جدیم نصیب ہو جسے بھرتوں کا</p> |
| <p>اوسکو مرے جنازہ پر آنے نہ بھیسیو تا بوت کو بھی باقہ اگانے نہ بھیسیو</p> | <p>مردہ بھی غیر کو نہ دکھانا بتوں کا تا بوت نصف شب کو اٹھانا بتوں کا</p> |
| <p>۴۶۳ اور دیکھو عروج لے شاہ لافنا بہ فضل کردگار سے نام ایک طرا دیکھو اگر خبا نہ اوٹھے کا بتوں کا تکونستانا کے کہنے پاشتہا</p> | <p>۴۶۵ پیشے خوب لے شہنشاہ لافنا یاد آئی بہ روئی ناموس مصطفیٰ بولے کہ کو غیور کج ہے اس قدر حیا چو چاہتی ہو درجین خبا نہ وہ را</p> |
| <p>تکلیف میں ہمیشہ کی جی سے گزر گئی آفر بتوں فاقہ کشی کر کے مر گئی</p> | <p>کیا کیا نہ رنج زینب و کلثوم پامینگی سرننگے ایک روز یہ بلوے میں جائینگے</p> |
| <p>۴۶۴ فاقہ بخاک و کھنڈین کجی کجی برایع آئین فاقہ غیر خدا کے آرام سے نہ سوئی کسیم اپنی کجی کجی ہی جیتے ہیں جی میں سبب بہ</p> | <p>۴۶۶ گفتگو سواد جی منشی و دیوان بیرون پھرتوں نے شر کی بیان پیاروینہ جی میں کجی کجی کجی پیاروینہ جی میں کجی کجی کجی</p> |
| <p>محتاج کیا وحی رسول زما وہ ہے تا بوت بھی بتوں کا ہے شامیانہ ہے</p> | <p>امان نثار خاک نہ سر پہ اڑا تیو مر جا بگی بتوں تو غم تم نہ کھائیو</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۶۸</p> <p>جس کی دوا سے بے ہوش ہو گیا جس کے در کو بند کیا غافل سے آہ کی التجا غافل سے یہ با حالت تباہ ترسان مجھ سے ہوت کی سختی کو کر آہ</p> | <p>۵۶۹</p> <p>بکس ہوں فاقہ کش ہوں فلک کی ستائی ہوں لوٹتی ہوں اور تیرے محمد کی جاسائی ہوں</p> |
| <p>۵۷۰</p> <p>فصیحہ بھی لاش پاک پہ قربان جاتی تھی مرد کیے پانوں آنکھوں سے رو رو لگاتی تھی</p> | <p>۵۷۱</p> <p>بعد از دعا کے تھی کہ اپنے کئی کا بارت سے زید و عبادات مر قضا بہر خاکست گرد و دندان مصطفیٰ نہ تھے بجا و میر سے پورا زاری یہ صلا</p> |
| <p>۵۷۲</p> <p>کے کچے بابا بیکار زینب لاش کا کے کچے بیکار کو تھی امان یہ سین مرد کے بیکار نوشہ جو بیکار تھیں بیکار بیکار</p> | <p>۵۷۳</p> <p>کر رحم یہ تو مجھ پہ مجھ نا تو ان کے دورخ میں اُمتی نہ جلیں یا با جان کے</p> |
| <p>۵۷۴</p> <p>کیا آپ پر عنایت رب غفور ہے مرنے کے بعد اور بھی چہرے پہ نور ہے</p> | <p>۵۷۵</p> <p>نہ ہر اوق سے جبرین کی نہ تھی یہ دعا بیردن عرش شور تھا فریاد آہ کا ناگاہ آئی آہ محمد کی دان صدا زینب کے روئے کے اچھوٹا سے کہا</p> |
| <p>۵۷۶</p> <p>کے کچے بیکار سے جدا نادر کے کچے بیکار سے صاف ہستم بیکار کے کچے بیکار سے صاف بیکار بیکار کے کچے بیکار سے صاف بیکار بیکار</p> | <p>۵۷۷</p> <p>خواب عدم میں فاطمہ ناکام سو گئی فریاد نانا جان میں بن مان کی ہو گئی</p> |
| <p>۵۷۸</p> <p>اب کسکو ہا کرونے کی قسمیں دلائی گئی اب کسکے منہ سے صبح کو پلہ چڑھائی گئی</p> | <p>۵۷۹</p> <p>اب کسکو ہا کرونے کی قسمیں دلائی گئی اب کسکے منہ سے صبح کو پلہ چڑھائی گئی</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۷۷</p> <p>نہایت میں علی ولی غلام لافا مازند کی وفا طبع کا باغ و بہار پیش میں سیت نہ کہ کو حبیب دیا چاہا کہ وہ سب کی کہ وہ نہ باغ و بہار</p> | <p>۱۷۸</p> <p>نہایت میں علی ولی غلام لافا مازند کی وفا طبع کا باغ و بہار پیش میں سیت نہ کہ کو حبیب دیا چاہا کہ وہ سب کی کہ وہ نہ باغ و بہار</p> |
| <p>۱۷۹</p> <p>دل تنگ آخر آگیا مجھ دل ملول کا سید صا ہوا نہ ہا تھ جناب بتول کا</p> | <p>۱۸۰</p> <p>حسن قلم میں قتل ہوا و امصیبت بار و پہ تازیانہ لگا و امصیبت</p> |
| <p>۱۸۱</p> <p>نہایت میں علی ولی غلام لافا مازند کی وفا طبع کا باغ و بہار پیش میں سیت نہ کہ کو حبیب دیا چاہا کہ وہ سب کی کہ وہ نہ باغ و بہار</p> | <p>۱۸۲</p> <p>نہایت میں علی ولی غلام لافا مازند کی وفا طبع کا باغ و بہار پیش میں سیت نہ کہ کو حبیب دیا چاہا کہ وہ سب کی کہ وہ نہ باغ و بہار</p> |
| <p>۱۸۳</p> <p>کہ لو دواع تم سے دواع بتول ہے یہ آخری زیارت بنت رسول ہے</p> | <p>۱۸۴</p> <p>مانند شمع دست علی تھر تھراتے تھے میت کو غسل دیتے تھے اور رونے جاتے تھے</p> |
| <p>۱۸۵</p> <p>اوسم جناب پیر شہر بنیام آئے دواع لاگو دواع بنیام نہایت میں علی ولی غلام لافا مازند کی وفا طبع کا باغ و بہار پیش میں سیت نہ کہ کو حبیب دیا چاہا کہ وہ سب کی کہ وہ نہ باغ و بہار</p> | <p>۱۸۶</p> <p>حق ایتھین بنیام نہ جانے کیا فراتے ہیں علی بنیام نہ جانے کیا اگر تازیانہ بار و پہ تازیانہ</p> |
| <p>۱۸۷</p> <p>سورج چاہتی تھیں ہر ایک نور عین کو لپٹا لیا گلے سے حسن اور حسین کو</p> | <p>۱۸۸</p> <p>تھا اوس جناب سے شور و ہکا کائنات میں خیمہ بڑگا تھا فاطمہ زہرا کے ہاتھ میں</p> |

۷۹

اوسد خدا کے عشق میں ایک زلزلہ مٹا
جیسے بھی آسمان چارم چہرہ پڑا
منہ دل گوگرد کے چہرہ سبیل نے کیا
اسے قد سید قبول کا تم پیار و کیفنا
رہے سے ہم بغلی پیوستن شناس ہیں
دور دروین کی قلاب بجان پاس ہیں

۸۰

زیر لب نے مجاہدوں کو کیا لاش سے جدا
دیکر علی نے شہر و شیر سے کہا
لاب ابو شحار و مان کا مبارزہ بعبد بکا
آئی صدائے دواغین تکلیف مر قضا
یہ بوجہ تیرا امور مرسل ہوا بیگنا
بابوت فاطمہ کا محنت اور دعا بیگنا

۸۱

خبر لاش کے دفن کا اب کیا ہونین حال
چہرہ پر اسے دیر جو غم و ملال
رود و سکے نوید فاطمہ زہرا سے کہ سوال
مین عدون غلام ذاکر شہید پر خوش خصال
دینا ہوں واسطہ چہ شہد شہر تین کا
چہ شہر قبول ہو صدقہ حسین کا

تمام شد

| | |
|---|---|
| <p>۴۱ لے مشیت تاجی اخلاقیہ اننا عشق ہی ہے اقبال امامیہ کجا ناموری ہے نیکی تو پسندیدہ ہے عصبیان فطریہ اس زور و پاؤں کو مہر دیا ہے</p> | <p>۴۲ بیادوں سے ہیں شوقاقت کو بھی کالی حق شناسی کے لیے کیا نہیں عدل ظالی ان و سببوں پہ جو ہر دم کی تلافی زور و پاؤں سے ہے مہر معالی</p> |
| <p>۴۳ وہ تحفہ کہ شایان خدا سے ازلی ہے اک ماتم شہیر ہے اک حب علی ہے</p> | <p>۴۴ حق کا کرم خاص ہے وہ حال پرانے جو رشک فرشتہ مگو ہے اعمال پرانے</p> |
| <p>۴۵ ہم تیرے محبوب کے محبوب ہیں محبوب خدا ساقی کو شکر ہے محبوب ہیں پاکانِ ازلیان تو سے حلو کر محبوب ہیں اعمال حسن کے ہیں سوز و محبت ہیں</p> | <p>۴۶ ایمان کا ان تیرے اقبال کمال فنا عشق ہی ہے تیرے شہید کمال باطن کی جان سے ہے تیرے شہید کمال سستے ہیں علی نبیوں کے جان نثار کمال</p> |
| <p>۴۷ اُن چار بزرگوں کے ولی حق کے ولی ہیں سو تفریقہ داران میں ہیں اسلی ہیں</p> | <p>۴۸ یہ اختر پر نور زمین زیر ملک ہیں خادم مرے اور میرے محبوب کے ملک ہیں</p> |
| <p>۴۹ شہرِ غم شاہ کی ہے تیرے دانی شہرِ غم شاہ کی ہے تیرے دانی شہرِ غم شاہ کی ہے تیرے دانی شہرِ غم شاہ کی ہے تیرے دانی</p> | <p>۵۰ پابندیِ طاقت ہے تیرے شہرِ غم پابندیِ طاقت ہے تیرے شہرِ غم پابندیِ طاقت ہے تیرے شہرِ غم پابندیِ طاقت ہے تیرے شہرِ غم</p> |
| <p>۵۱ عاشور کیویہ روتے ہیں مقدور سے افروز چہلم کو بکا کرتے ہیں عاشور سے افروز</p> | <p>۵۲ لیتا ہے کوئی تخریب زہر کے خلعت کا تابوت اوٹھاتا ہے کوئی شاہِ بخت کا</p> |

۷۰
تابوت اٹھا کر صلاقی کی رحمت
و لحد کے بنانے کی جزا و جنت
سجائی کے نعام میں سب کی رحمت
اور تغیر واری کا باقی بقا

۷۱
نشاہت و خوں عالی خیمہ پر زما
کفر و کینہ و روضہ نور پر زما
نیکی و نیکو کردگار کا عطا رہیں جاننا
اور جہنم کو دریا پر چھوڑ دینا

گردن میں جو عابد کے لیے طوق گران ہیں
یہ صلہ جنت کے گریہاں کے نشان ہیں

منزل جدا ایک ہے گوراہ جدا ہے
اس راہ میں جس راہ چلو قرب خدا ہے

۷۲
اس قریب شہداء و کبر و نشان
فدایا ہوا خون کے سیر و رخسان
کس شمع بخت و فتنہ کے سیر و رخسان
پیش کی طرح روح گل و گلستان

۷۳
کوئی ننھی ہوسدا محفل شمع
تیرے کھانے و پینے کی شمع
پہرہ و اندام عباس کی شمع
پاشش ہو کوئی تفتہ و خوار

اس شمع سے ایمان کا نور انکو ملا ہے
پر و انہ جاگیر بہشت اسکا صلا ہے

شریت پہ اگر نذر جگر بند نبی ہے
تو عاضی حضرت عباس علی ہے

۷۴
برائے گل و خیمہ میں شہد و گیمہ
منظور ہیں تفتہ و خوار کی گیمہ
اور او میں صاحب شمع و شمع
گھرائیا تو تیرے لیے شمع و شمع

۷۵
کھا تو دم گرمی بازار قیامت
چند بل غلام ہوئے تیرے دوست و شامت
و ابھی کہ ان کے ہاں شاہ و شامت
انچھو میں فیکر و تیرے غایت

اب شیون کا مہمان شہد میں و شہد
دل میں بھی اگر گھر میں بھی شہد کا گھر ہے

ہر فقر علی اب زرا بیجا مہر ہے
بے اسکے کبھی ظلم کا سودا نہ ہے

سلام
 خوش بود که بکار این
 اعمال بین بیاست
 خشنه خشنه
 حکم از یکجا اب

۱۶
اوٹھنا نہیں آیا ہے وہ غنی ہو گیا
یا تو بھوک سے مر گیا ہے یا گریباں
یا تو بھوک سے مر گیا ہے یا گریباں
یا تو بھوک سے مر گیا ہے یا گریباں

مولا سے سختی مشترکین جب خیر کر رہے تھے
اوس خیر سے فردوس کی ہم سیر کر نیکی

محفوظ رہا اس نے تو سمجھتی ہے اجل کی
پھر جان شکنی میں ہے سکافات عمل کی

۱۲۷
شیخین کے فضائل کترتیا پر صفوان
دارالدعا کثرت میں حضور شہدوان
اور عرض حق کی جان و عالم ترم و زبان
سچ بر جہادیت ایکی کو شیخ و شیخان

۱۲
 یعنی کہ قضا کرتا ہے جو شیعہ جدید
 عصیان ضد ایک بھی تائب نہیں ہے
 صفوان کہتا ہے کہ شیعہ جدید کا وار
 تقدیر خلافت سے ہی ہو چکا ہے

تم کہتے ہو سب شیعہ مرے اہل جنان ہیں
سراپا ہلا کر کہا آقا نے کہ ہاں ہیں

زنا اکل گنہ خلق خدا ہوے گا کیونکر
مرنے پر زبرد قرض ادا ہوے گا کیونکر

۱۵۷
وہ بولا کہ نسب قابلِ فردوس میں کیا کہیں گے
شہیدوں میں گن رہے ایسے بھی ہیں جسے نصیب
مشتہدین میں نہ ملے اور گنہگارے ہیں اکثر
اور کہیں ایسے جو خط بھی اور بار بار کہہ کر

[illegible]

کیون قاسم حسینم و جن میں یہ بھی ہیں ناجی
بسیا خستہ فرمایا کہ بان یہ بھی ہیں ناجی

مختار قیامت اور یحییٰ غفار کرے گا
مختار مجھے اہل بیت مختار کرے گا

| | |
|--|--|
| <p>۲۵</p> <p>تسلیم کیلئے خشتہ دلاک کو بابے نانا نے یہ فرمایا کہ غوثی کے پاس کوہ کعبہ میں اویں تہ او این کھار یہ پیر درخشاں محبوب ہمارے</p> | <p>۲۵</p> <p>عبد کے نصرت عجب ہے شہر ہے کیا تخت سلیمان یہ نمبر کرم ہے مضمون کا شکر عروج فتح ہے یہ مصرع موزون ہے شکر کا الم ہے</p> |
| <p>تسلیم بجالاؤ ملو آن کے سب سے اک اک کا سلامی مین ہوا دستاوب سے</p> | <p>تختین جو غلامان علی کرتے مین کیا ہے یس یہ مرے نقارہ شاہی کی صدا ہے</p> |
| <p>۲۶</p> <p>جہاں سے دیکھا کو ملج غوثی طوار اور مجھے مخاطب ہے یوں احمد مختار شفقت سے سلام سکھو راوی سے دلدار خفا نہ زبان یہ بہار ہے مدد کار</p> | <p>۲۶</p> <p>مرا عجب الطاف نبی کا ہے دستور معصومہ کی مدح نوازی ہو شہرہ ارشاد کر ملو لائی زبان یہی مسطور بابا برادر حق جان تھا نظم میں محسوس</p> |
| <p>شاعر یہ ہمارا ہے ثنا خوان ہے ہمارا دنیا میں محب تھا یہاں مہمان ہے ہمارا</p> | <p>وہ ناظم ابیات گسایت جنان مین مین شرکے مانند پریشان تھا جہان مین</p> |
| <p>۲۷</p> <p>یہ کسے سلام کیا کیا یہ شفقت چترم قصیدہ جو ہو ہے یہ حضرت یوں حفظ کرو تم علی کی یہ حدیث جو نہ ہو ہے یہ سکون مین</p> | <p>۲۷</p> <p>نصرت سدا مین تھا شہد قدام تھے پانچ تو اس یک سدا مین قدام ابراہیم کا تھا یہی روح کی غلط یوں قطع کرے بطلداری غلام</p> |
| <p>بیدار ہوا حسن کے جو یہ خبر در اسے از برودہ قصیدہ تھا مجھے فضل خدا سے</p> | <p>عاجز جو مین تھا نظم مین ترتیب سخن سے بیزار ہوا کہ بند تھا تر کیب بدن سے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۳۱ اسے سب سے بہتر عالمی اور گویا اسے ناموریت و اسرار و عبادت وہ جسے قدرت کے دو عالم میں دنیا کی معنی حسین و بی و طہ و زہرا</p> | <p>۱۳۲ شکر زق و نور ان کی عبادت و یوار کیا کسی بیدری کی بجائے دنیا خواہش ہے مہر و سب سے صحت کے یوار خواہش ہے غالب بن گہر و بی و طہ</p> |
| <p>۱۳۲ اب اوکے تقدیر سے پذیرا یہ دعا کر محکوم شرف مرثیہ گوئی تو عجب کر</p> | <p>۱۳۳ باغ ارم اوں باغ کے اک غار کی قیمت اقبال ہما سایہ دیوار کی قیمت</p> |
| <p>۱۳۳ سب سے طیفہ تھا کہ جو ہے کیا خواہ اوس میں اب میں کیا نظر کیا اس کے خزان دیدہ ایسی باغ کا قضا اے واہ خوشا باغ خوشا نہ خوشا اب</p> | <p>۱۳۴ چاندین شہر نصیان آہی پانی میں ضیا اوصاف امتنا ہی اس کے عجب جہان لیون کی کہانی اور عجب سیر پہ نور و کبریا ہی</p> |
| <p>۱۳۴ ہر عینہ بگر گوشہ فردوس برین ہے جو مرغ خوش الحان ہو وہ جبریل امین ہے</p> | <p>۱۳۵ از بسکہ حساب دہلی بجلی میں ہرے ہیں بلور کے پیمانہ مسکوس مہرے ہیں</p> |
| <p>۱۳۵ جنم کو عجب طیفہ ہے کہ جو ہے مجاہد ہے کہ ٹوٹ گیا ہے گوجر ہر شاخ سے پھولن مبارک ام صلیح سنان ہے پیر فاطمہ کا سر</p> | <p>۱۳۶ فوارہ بند کی کھڑکی کو اٹھا تھا پانی بھی گلستان کے تاشے کو اٹھا تھا فوارہ نہ تھا خضر کی پیر کا اٹھا تھا نقہ سے ستون فلک پر بنا تھا</p> |
| <p>۱۳۶ ہر عینہ و فہم شاہ دوسرا کا ہر لالہ ہے محنت لگی جسم شہدا کا</p> | <p>۱۳۷ اب وصف حیا بونکے مجھے مد نظر ہیں دو جام اخین میں کے یہ خورشید و قمر ہیں</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۷۱ بے خوابی کے عالم میں وہ کتنا تھا غبار اور دیکھا یاد بس شیعہ حیدر قضا</p> | <p>۱۷۲ بے خوابی کے عالم میں وہ کتنا تھا غبار اور دیکھا یاد بس شیعہ حیدر قضا</p> |
| <p>اک بی بی لب نہر صد یاس کھڑی ہو ماتھے پہ لہو کیسوں پر خاک پڑی ہو</p> | <p>اب خون بھرے کپڑوں کو دھو لئے ہو داری مرنے پہ مری روح کو رواتے ہو داری</p> |
| <p>۱۷۳ خون کی لہریں اچھلنے لگی ہیں اور دیکھا یاد بس شیعہ حیدر قضا</p> | <p>۱۷۴ اب غرق خون کہنے کو چھوٹا اس خون کا دھونا تھا مقدسین کا</p> |
| <p>۱۷۵ اور خون بھرے کپڑوں کو دھوئی ہو بی بی دھو جاتی ہو تو سونگھ کے روتی ہو بی بی</p> | <p>۱۷۶ ناحق کیا ہے خون جو تجھ تشنہ دہن کا چھٹتا نہیں کپڑوں سے لہو تیرے بدن کا</p> |
| <p>۱۷۷ دھوئی ہو کپڑے اگلے جانب غنا منہ پیکر کے علائی ہے جیسا پویشاک</p> | <p>۱۷۸ باز دیکھو کہ زخم بھی گھر کے گلاب ان صد موتوں میں مرنے کا گلاب</p> |
| <p>آرام لحد چھوڑا تری بے وطنی سے مان نے کفنی پہنی تری بے کفنی سے</p> | <p>سوٹکے کلچہ مرا کس دم نہیں ہوتا پر در دسوا ہوتا ہے کچھ کم نہیں ہوتا</p> |

| | |
|--|--|
| <p>دے کہ کما بی بی جو اس کی غبار رویا بسٹا علم و پانی ویندا تو کھینچے زیادہ کی لکڑی تو زینار</p> | <p>گونا گونا گے اپنے گرو کا تپا نہا پدہ پھینک پانی کا اک قطر ایک دور جا تے تری خلق پر خجہ چھڑا تے</p> |
| <p>یاں حیدریوں کو خلش خار نہیں ہے باعنی کے لیے حکم پھینک یار نہیں ہے</p> | <p>برقع سر سادات سے جب کھینچ لیا تھا کیا نام کسی لونڈی نے بتلا نہ دیا تھا</p> |
| <p>جہان مجھ کو اٹھایاں شکاری کچھانے لگا جوش و دھڑکے کی زبانی نوحہ یہ شاہ پر اور سی بی بی کی جانی</p> | <p>جہم پیمان کر چکی ہیں رو والدہ شائستہ کی سبھی ادرا تا کیونکہ سنت پین سولوی ادرا تا کیونکہ</p> |
| <p>حیرت ہو کہ قرآن بھی اور کلمہ بھی ٹرھکر خنجر سے اوتار اتر سر چھاتی یہ چڑھ کر</p> | <p>ہر وقت مجھے یاد رہی وصل خدا کی سنت بھی رسولان گذشتہ کی ادا کی</p> |
| <p>کیونکہ کہتے تھے کہ یہ کلمہ یاد رہی کہ زبیر کو کلمہ کہتے تھے یاد رہی کہ زبیر کو کلمہ کہتے تھے</p> | <p>نہا کی صلیبی کی کلمہ کہتے تھے یاد رہی کہ زبیر کو کلمہ کہتے تھے یاد رہی کہ زبیر کو کلمہ کہتے تھے</p> |
| <p>کیونکہ کہوں سید کو مسلمان نے مارا تجگو کسی غافل کسی نادان نے مارا</p> | <p>خالق کے غضب سے نہ ذرا ڈرتے تھے ظالم پیا سو پنہ علم تیغ اجل کرتے تھے ظالم</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۴۴ بین کتنا غبار دین بجای کاہنوں کا قرآن کا عالم میں خدا کا ہون شناسا آمان کا مری میرے پانی دو ذرا سا وہ کہتے تھے ہونم پھینکے یا رنگے نیا</p> | <p>۱۴۵ بیاہن سون ہو چا پوچھ گیا ناگاہ ڈرنا ہوا آواز کی جانب بصد جاہ دیکھا کہ جوان ایک بصد سحر رومی دہم میری بی بی کر پھینکے سحر رومی دہم</p> |
| <p>۱۴۶ پہچانتے ہیں خوب ترے جد و پدر کو پر یہ نہیں ممکن کہ نہ کاٹیں ترے سر کو</p> | <p>۱۴۷ ہر عضو سے جاری ہو اہو سبز کفن میں نے ہاتھ ہے نے سر ہونہ گردن ہر بدن میں</p> |
| <p>۱۴۸ جب شہر حاسینہ پیم پیچھے غلطان درخیزید مرے چھوٹی سے سونوٹے روڈ کو کہ جب کبھی</p> | <p>۱۴۹ بند آنکھیں کیے سینہ سے یون لپٹا ہوا ہے گویا کہ یہ معصوم ابھی ڈر کے مٹا ہے</p> |
| <p>۱۵۰ ابھل مری شہر خیل تھی بھاری غار کوں جبکہ ردا او اسکی تار سب کیلے فہم تھا کہ وہ بیکاری اندر تو شہر دین ہر کی پکاری</p> | <p>۱۵۱ فرماؤ کہ اب دل مر اشتاق بیان ہے تم کوں ہوا رو کوں یہ مظلوم جوان ہے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۵۵ روزی کجا کجا حال کوں جان تو تنہی ہو روز نیکو کیسے میں غلطیوں اور کسی ہون میں تفریق اور کسی ہون</p> | <p>۵۵ جس کی بی بی کی شہادت ہو جس کی بی بی کی شہادت ہو جس کی بی بی کی شہادت ہو جس کی بی بی کی شہادت ہو</p> |
| <p>مصر و بحرم و ہند و عرب روز بہین بھائی ہر سال سیر پوش محب ہو تو بہین بھائی</p> | <p>روز آنکے کہتی ہے مری داد و لادو امت کو چلنا چونکے لگانیکلی سزا دو</p> |
| <p>۵۵ یہ کہتے ہی آنکھوں میں پانی اور زمین بہت سیان ان مضطرب حال مضبوط کر کے گہریاں تھی ال کو ہلال</p> | <p>۵۵ عقاب پر مارا تو گویا نما چھوٹا خانقہ سے سلوک و اس کی کیا کیا و قصور کھا کر یہ غنا طبع کی زبیرا</p> |
| <p>اک منہ سے بچے کو حضور انکے بھٹا کر سب بیٹھ گئیں روز نیکو سزا پنا جھکا کر</p> | <p>ہمسایہ شاہ شہدا تیرا پدر ہے مدوح کا وہ گھر ہے یہ دال کا گھر ہے</p> |
| <p>۵۵ رو بہین کیسے کہ بہین کو اگر غش میں تھی اک سکتی ہو غلطیوں میں ہو کر بولاد و جب جائے نہ اسے یہ رو کر پیشیاں بہین کوں کہا ال پیہر</p> | <p>۵۵ بہین کیسے کہ بہین کو بہین کیسے کہ بہین کو بہین کیسے کہ بہین کو بہین کیسے کہ بہین کو</p> |
| <p>امت نے جوان انکے پسر مارے ہیں پیا یہ داد طلب مجھے ہیں میں تہہ داسے</p> | <p>جہول ہمیشہ تری تا ید کر سیکے ہم حشر میں منہ تیرا جواہر سے بھر سیکے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>حکم میران جلا پیچ کی جانب کو وہ ناچار لعلش اکبر نہیں سے اٹھا غلطی کے پاس سے گزرا وہ نہ ہوا نہیں ہوئی ہونے زبان و بدن اگلا</p> | <p>حکم بہ ہونے جلا کوں جلا بہ ہونے جلا کوں جلا بہ ہونے جلا کوں جلا بہ ہونے جلا کوں جلا بہ ہونے جلا کوں جلا</p> |
| <p>کان اپنے دھڑے پیاسوں کے ہوئے منہ ملا کے پانی تو نہیں مانگتے لاشے شہدا کے</p> | <p>میں تو چلی جنگل کو تم اب گھر کی خبر لو بیٹے یہ چھری جل گئی دختر کی خبر لو</p> |
| <p>حکم کے تیرے با تو یہ جاوے کے تیرے با تو یہ جاوے کے تیرے با تو یہ جاوے کے تیرے با تو یہ جاوے کے تیرے با تو یہ جاوے</p> | <p>حکم کے تیرے با تو یہ جاوے کے تیرے با تو یہ جاوے کے تیرے با تو یہ جاوے کے تیرے با تو یہ جاوے کے تیرے با تو یہ جاوے</p> |
| <p>کچھ گود میں کچھ خاک پہ نادان پرے میں کچھ اٹھکلیاں پکڑے ہوئے بیو کی کھڑے ہیں</p> | <p>پیاسے کا نشان بھی نہیں قتل کی زمین اگ شیر سا ہے جھوم رہا خانہ دین پر</p> |
| <p>حکم کے تیرے با تو یہ جاوے کے تیرے با تو یہ جاوے کے تیرے با تو یہ جاوے کے تیرے با تو یہ جاوے کے تیرے با تو یہ جاوے</p> | <p>حکم کے تیرے با تو یہ جاوے کے تیرے با تو یہ جاوے کے تیرے با تو یہ جاوے کے تیرے با تو یہ جاوے کے تیرے با تو یہ جاوے</p> |
| <p>اب نالہ درد او سکا سنا می نہیں دیتا یان آ کے بھی دیکھا وہ دکھائی نہیں دیتا</p> | <p>پیاسے میں کہاں ضربت شمشیر کی طاقت وہ بولی یہ تھی فاطمہ کے شیر کی طاقت</p> |

قسم
کہ شیشہ جی در او کی دریا بولا کہ بیان
میں کیا ہو گا کہ بیان سے قیام بولا کہ بیان ہے
کہ کیا ہو گا کہ بیان سے قیام بولا کہ بیان ہے

قسم
اعلا سے تھیں کہ ان کے تھے کیا ہو گا کہ بیان
میں کیا ہو گا کہ بیان سے قیام بولا کہ بیان ہے
کہ کیا ہو گا کہ بیان سے قیام بولا کہ بیان ہے

وہ بولی تو بس نیر تر دیکھے کیا ہے
جا پانی پلا پانی تو ہی مانگ رہا ہے

پانی پو گھر کو چلو دان و نا پڑا ہے
سہر کھوتے ہوئے فاطمہ کا کنہہ کھڑا ہے

قسم
کہ یہ تھیں کہ اس کی روٹی ہے کہ
کہ یہ تھیں کہ اس کی روٹی ہے کہ
کہ یہ تھیں کہ اس کی روٹی ہے کہ

قسم
بانی جی میں پیاسے میں احمکے تھے اہل خبا
نہی ہوئے کہ بیان تو کیا میں خدایا

حضرت سے ملائگا جو اس رنج و قلق میں
سیدان سب نیکی دعا میں تر و حق میں

تو نے مرے رونے پہ ترس کھایا بھلا ہو
پانی بھی تو پیاسے کے لیے لایا بھلا ہو

قسم
کہ یہ تھیں کہ اس کی روٹی ہے کہ
کہ یہ تھیں کہ اس کی روٹی ہے کہ
کہ یہ تھیں کہ اس کی روٹی ہے کہ

قسم
کہ یہ تھیں کہ اس کی روٹی ہے کہ
کہ یہ تھیں کہ اس کی روٹی ہے کہ
کہ یہ تھیں کہ اس کی روٹی ہے کہ

بو لاکہ تھیں پیاسے ہو یا ان توین شب
لو پانی پیو ڈھونڈتا پھر تاہو نہیں کب

اُس رُتنے میں شدت ہوئی تھی پیاسی بھائی
اب پیاس نہیں یاد رہی عباس کی بھائی

| | |
|---|---|
| <p>۷۷</p> <p>بہتر دیکھو روزگار کی کھلا سیر فرمایا میں پانی ہوں کیلچے پر اور پڑے تو چھپ کے چلے پڑے ہیں باہر پانی کے سینے میں جھلکے ہو</p> | <p>۷۸</p> <p>حضرت نے کہا صفت توفیق ہے آواز میں کیا دیکھتا دم دنیا پر اب اس کے چھپے نہ کہ بات کی زندہ روشنی کی خاطر سے جلا آیا میں جا رہا</p> |
| <p>جاری ہے لہو حلق شہ جن لبشر سے اب فاطمہ کا دودھ نکلتا ہے جگر سے</p> | <p>کشتا تھا لبس اس وقت ہی سبب توفیق کو یہ پانی ہے موجود جو پینا ہو کسی کو</p> |
| <p>۷۹</p> <p>کتنے توک دوکڑی پلے نہ آیا افسوس اچھی تیرے ساتھ کیا کیا اصغر نے اچھی تیرے ساتھ کیا کیا چھپ چھپ سنسیدان کی طرف دیکھ لایا سکون پایا سو پیکے پوچھ لایا</p> | <p>۸۰</p> <p>سب کے کیا کیا سیاہی اب بندھا تھا اپنے لیے پانی کا اب احسان دلا اچھا برس والے نے پینا نیلے پانی اچھا برس کوئی کیا پیکے کو دلا</p> |
| <p>ایسا نہ زمانے میں کبھی ساخہ ہو گا تم بیا سونکا پانی پہ سدا فاطمہ ہو گا</p> | <p>آئی تو کہا بوسہ لب خشک پہ دیگر غیرت جو نہ آئے تو یہ پانی پر لیکر</p> |
| <p>۸۱</p> <p>ایسا جو گدا کو شہ کی سیر ساتھ او سکویے آؤ فاطمہ پر زیبے کہا اگر یہ نہیں جو لوگوں پر چھپ چھپنا تو مجاہد کی موت دیکر</p> | <p>۸۲</p> <p>پایا سی نے کہا نوش کیا تم کو بھی خسہ پلے پایا نہ پایا ہے بھینک تم پر پاؤں طاقت رہے کہا اچھا بچا وہ بولی کہ وہ بھی تم آکھو بابا</p> |
| <p>کیا آپ خفا ہو کہ سدھارو تھے میں سے اب کی تو صد ابھی نہ سوائی مجھے رنج</p> | <p>بھیجا ہو چھانے مرے تو مجھ کو بلا دو صدقہ کوئی لایا ہو تو یہ پانی بسا دو</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۹۱ عیاں کی بھینٹ تیرے لئے ہے تم غیبی نہیں چاہتے ابلیس سے پھر غیبی نہیں چاہتے ابلیس سے بعد کے ہیں کون دلا سو کو ہمارے</p> | <p>۱۹۰ دیا گیا تیرے لئے ہے درویش کی دھڑکی دوسری کی گھڑکی عین لیے ہو کے سنا غزل آئیں فرمایا تو خوش نوا و دروغ غزل آئیں</p> |
| <p>۱۹۲ بابائے ہمیں پانی و آب تم نہ غنہ ادا لائے ہو جہان سے وہیں لیا اگر بھادو</p> | <p>۱۸۹ پینا ہو تو ان نردن سے لب تر نہ کریں ہم پر حق کی رضایہ ہے کہ پاسو ہی مرین ہم</p> |
| <p>۱۹۳ دوست تو بچے ہاتھ کا ادا کر رہا دے دو تو نہ رہی پھر تیرے لیے تیری فخر کو میں کب چاہتا ہوں اور تیری سیکھا کروں گے کب ہو وہ جہان گزری</p> | <p>۱۹۴ پیرا کے کف دستا ہر جام اچھا اپنی صفت آبرو سے شکر آرا یا اون خاک خفا جس کے لب خشک آرا یا ہر خاک کے ذرہ کو درو و لعل آرا یا</p> |
| <p>۱۹۴ اکبر نہیں قاسم نہیں خامن کسے دیجاؤں کیا بس میں ہوں اپنی جوڑوں میں تھیں لجاؤں</p> | <p>۱۹۵ دیکر ادا سے بولے یہ شرف اپنی لیے ہیں کیا لال نے زہر اس کے درو لعل کی ہیں</p> |
| <p>۱۹۵ تیرے لئے دوست پر جان بیدار دے دے گدا سے کہا اللہ نگہبان تیرے لئے غل بولا وہ صاحبان خوش رہا جو اسے شاہ بیدار</p> | <p>۱۹۶ درویش تو یوں سوراہ چھایا بان پائے غش خشتہ نہا گویا چھایا تیرے لئے سوراہ چھایا غش خشتہ نہا گویا</p> |
| <p>۱۹۶ شاہی ہے دو عالم کی تھیں حکم خدا سے تنگ اپنا سمجھ کر خلیا پانی گدا سے</p> | <p>۱۹۷ ماتم میں شہ دین کے دیر آہ و فغان کر اب خنجر و حلقوم کا ملنا نہ بیان کر</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۰ دستِ خدا کا قوت بازو حسین ہے محبوب حق کا زینت پیکر حسین ہے بازارِ دین کا یوسف خضر حسین ہے اور جنسِ معرفت کی وارد دیکھیں</p> | <p>۱۱ عالم کی پسر خدیوین ہے نعم کعبہ میں جٹ نبی سے کشتہ نام ایک روز انچا آنکھ سے کیا پتھر پھینچا وہ پتھر ہے کبکبہ وہ قبہ حرم</p> |
| <p>ایمان اس کی جان یہ ایمان کی جان ہے قرآن فقط وہی ہے یہ گو یا زبان ہے</p> | <p>پاؤس آستانِ حرم شاہِ دین کا ہے اور ہاتھ اٹکے ہاتھ میں روحِ الامیں کا ہے</p> |
| <p>۱۲ ایمان کی سند محبت حسین کی نفسِ نازِ فرض سے طاقت حسین کی مخالفِ حج ہیں ایک یارِ حسین کی واجبِ ہر کائنات پیچھے حسین کی</p> | <p>۱۳ چچا دج کے کف شاہِ شرفین پیرِ کربلا سے ابنِ داؤد شہزادین اوامت نبی یہ نبی کا ہے نہ عین بیتِ خدا کی ہے نجد بیتِ حسین</p> |
| <p>دنیا و دین کا بیعت مولا سے چین ہے ایمان زہرِ دوست جنابِ حسین ہے</p> | <p>بیعت کی آرزو ہو جسے ذوالجلال سے بیعت کرے وہ آن کے نہرا کے لال سے</p> |
| <p>۱۴ کلمہ ہے یونہی جو امامِ ائمہ کا ہے جیسے سرم کو یکے بغیر حرم کا ہے سبعین آگے اور حرمِ خضر کا ہے سجود کا پہلیں خدا سے سب کا ہے</p> | <p>۱۵ یہ ہاتھ ہیں جس ملکِ فیضِ قرین جیلِ اس کی کہ دن بھر ہاتھ اٹھا رہا ہیں پتھر دھارے عشق یہ ہاتھ جاتے ہیں نفلِ عساکریم کے یہ ہاتھ آتے ہیں</p> |
| <p>پر خانہِ خدا میں بھی کوئی ستاؤ تھے یک اجلِ خطوطِ اجل روزِ لاؤ تھے</p> | <p>حیرت ہو کہوں طبقِ نہ زمینِ اُلت گئے سہراتِ کربلا یہ ہاتھ کٹ گئے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۴۰ اگر کسی نے ایک چوبی کی صفا بیچنے طلب حسین کو لیا اور عسکرا کے ہاتھ سے عین غور کو مولا پر سے جدا نہیں کی تفصیل کے چکر سے ادا</p> | <p>۴۱ ان فصل میں تباہی کا سفینہ تھا آوارہ کو درشت میں تباہ مدنیہ تھا اضطرار کو مانگی آگود میں جو تھا مہینہ تھا ماید کو پ بھی رو جال سکینہ تھا</p> |
| <p>آواز سنگ کعبہ نے دی شورسین سے اے اہل کعبہ پھر نہ ملو گے حییوں سے</p> | <p>منہ گل ساشل غچہ تصویر خشک تھا گرمی سے شیربانوے شیر خشک تھا</p> |
| <p>۴۲ اگر پنجونے کھا کر یہ عیسائی جب سال نام نظم پڑا تو سفر نہی اس میں ہیں شدت کو لہ اندر نقل حیات گ سے جلتا تھا ہرچ</p> | <p>۴۳ دود و قدم پڑو تھے اطفال اجلاس اسکولانی کی کتابھا اور ایک پیاس یون فائدہ تھا اگر علم لڑھی پاس جس طرح پیاسی خوشی میں کوشش</p> |
| <p>جاسے غبار ریگ کے شعلہ بلند تھے مجر زمین گرم تھی ذرہ سپند تھے</p> | <p>عجاس شان ساقی کو شر و کھاتے تھے ایک دم میں ساری فوج کو پانی پلاؤ تھے</p> |
| <p>۴۴ نقل نور اگر تم تھانی میں ہر حباب ہوئی نہیں آج مع یہ غائبان گلخ صدف تو دانہ بیان و غزل ترشح اپنی لعل و فشان آج آب</p> | <p>۴۵ فراتے ہو غیب غیب کی عطش پر جا کیا ہو جو ایسی مخلوق پانی اٹھا کر کہ تھے خیر خواہ نہ وہ دن خلوت تھا مولا جو بدیتے تھے انشری کاپا</p> |
| <p>یہ دھوپ تھی کہ دانہ کا پنجا محال تھا دانہ اگر بچا بھی تو وہ خال خال تھا</p> | <p>پانی ابھی تو منسرون میں پیتے جاؤ گے آتا ہے اک مقام کہ قطرہ نہ پاؤ گے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۴۲</p> <p>بہت سے نابود ہوئے ہیں جس کا بچا بچا جس کا بچا بچا جس کا بچا بچا جس کا بچا بچا جس کا بچا بچا جس کا بچا بچا جس کا بچا بچا جس کا بچا بچا جس کا بچا بچا</p> | <p>۴۱</p> <p>وہ تو تھے حسین نوائی بھار کافی ہے اور ہیں سپر حفظ کردگار یوں تو فقط غلش خار دیوار ارک دتیر دتیرہ کا جب سے ہو گویا</p> |
| <p>ایمان کیا تھا تیغ نرید لعین کے ہاتھ غلہ دیجی تھا کوئی شاہ دین کر ہاتھ</p> | <p>دل اس میں کچلے ہے اصطرار میں کاٹو نہ ننگے پاؤں پھر گیارہ میں</p> |
| <p>۴۳</p> <p>اب یوں کہتے ہیں غنزل آنکھ لکھتی نہ کہ چاند اول شکیو ہوا روان نزل در اندازت سیدہ ز نشان نخل مہیا غنزلان بیان ان</p> | <p>۴۴</p> <p>استمین صبح نزل آنکھ لکھتی لیکن صبح سبیل بنی کو کیا چلتی جس سواری کے نہ گروہ ہوئی چراں سپاہ سواروں مل گئی</p> |
| <p>تن غازیوں کے کاٹوئے افکار ہو گئے آلودہ خار سے گل بے خار ہو گئے</p> | <p>چھ گھوڑے بدے دوش بنی کسوار لیکن قدم اٹھایا نہ ایک راہوار</p> |
| <p>۴۵</p> <p>نہ صفت پہنچی ہر گل کی تار تار لیکن صفت پہنچی ہر گل کی تار تار لیکن صفت پہنچی ہر گل کی تار تار لیکن صفت پہنچی ہر گل کی تار تار لیکن صفت پہنچی ہر گل کی تار تار لیکن صفت پہنچی ہر گل کی تار تار لیکن صفت پہنچی ہر گل کی تار تار لیکن صفت پہنچی ہر گل کی تار تار لیکن صفت پہنچی ہر گل کی تار تار لیکن صفت پہنچی ہر گل کی تار تار</p> | <p>۴۶</p> <p>وہ خوشی میں ہوش بھار کرین گر کہ شادمانہ غامس آل عبا کرین مراہ نہ چھوٹے کی وہ شش پانچ کرین شیخا بن برین فضائی کیا کرین</p> |
| <p>کائنات غضب میں باگ اٹھا رہا ہو سے چلو اکبر کو بھی سپر میں چھپا رہا ہو سے چلو</p> | <p>حیرت سے گھوڑے تو سن تصویر میں گئے نفلوں کے حلقے بانو کی زنجیر میں گئے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۴۸۰ چہنچہ کو بھونک کر دیا کہ حسین اپنے اس غفلت خاک جھلکے نہ اٹھائی خود سوچا اور بین کو کھلانی کھینچو عیشیہ کی شہنی نہ دوہائی حسین</p> | <p>۴۷۹ عباس کو کیا ہے نہ اگر علم بوجھا نسرلہ ہی ہے چھاؤنی دہلیو جی عیشیہ کی شہنی کو نہادی ڈیو جی پیا قنائین گھر وطن دین کی گلاؤ</p> |
| <p>۴۸۱ ہے یہ خاک پھیکو مری جان جاتی ہے بیجا تمہارے خون کی آئین آتی ہے</p> | <p>۴۸۰ غرہ کو تو ہوا ہے ہمارا سفر تمام دسویں کو ہو گا فاطمہ زہرا کا گھر تمام</p> |
| <p>۴۸۲ بارش نہ دھو نہ آج نہ ہو لاؤ دیو عام آج کی جنگ جہنم کو غم بھرا وہ بوٹے آج کو ہو مبارک کر گیا بیٹو اپنے بار یہ ہے اور کر گیا</p> | <p>۴۸۱ نقارہ تو ہی نہ بجایا تمام کا یعنی بیان سے کی ہے دار السلام کا خیمہ پیا بوجھ نہ خاص معام کا چھپا خاک نہ دوسے نہ سلام کا</p> |
| <p>۴۸۳ مسجد ہے یہ کلیم کا بولد مسیح کا شہہ پورے اب ہو گیا شہد و ج کا</p> | <p>۴۸۲ خیمہ نہ تھا وہ دامن قدرت کا سایہ تھا دنیا میں عرش خیمہ کے پردہ میں آیا تھا</p> |
| <p>۴۸۴ موی کو ان شجیرین نظر آئی وہ خیا حسین شہنشاہ نے غرہ المشرق کا گیا شہنشاہ کو مان سے نفس و لا طالبان کا ہم نہ تیغ و کینے وہ نور کیا</p> | <p>۴۸۳ خیمہ کا تلخ سر بلا تھا بہت میں غلہ اوج میں عرش علانی وسعت میں غلہ دامن غلہ تھا خاک غازیہ میں غلہ نور الانشا تھا</p> |
| <p>۴۸۵ پر ہم نہ بعد مرگ بھی یا غسلی بیٹا جہلم کو قبر باب کی عابد بنسا بیٹا</p> | <p>۴۸۴ خیمہ نہ کیے آئے تھے شہ قتل ہو نیو بلہ زمین نے خیمہ پہ لپا تھا اور نیو</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۱۷ ملک فلک غیر شاہ و فلک پناہ آکھا ہوئے غار ملائیک بود گواہ غیبہ خفا قضا و قدر کی کئی پناہ فرش عرش جنت جہان ملاج</p> | <p>۵۱۸ باز حسین گلشن یونان نیکو کار اور فرش زمین پوشش کو گر و چادر خجلی بسا پیچھے نے نسبتی او جادو کر بطحی کفن کار سیاں چادر</p> |
| <p>۵۱۹ زیب زمین خیمہ شیر ہو گئے آلہ بین عرش و فرش نگاہ ہو گئے</p> | <p>جنگل میں اہلبیت رسالت کا گھر ہوا آخر مرے حسین کا پہلا سفر ہوا</p> |
| <p>۵۲۰ مہمان کفن میں کے کھنڈر زمان غیر خدائی چوبچ آگشت دودمان محو ازبان چوب سے کر اتحاد و بیان خاتم نبوت سے وہاں لایق جہان</p> | <p>۵۲۱ وہ وقت صبح اور وہ بیان کی ہو وہ چھائی حسین کے لشکر کی جا بجا وہ کہو ن کے بولنے کی جا بجا وہ غیب وہ سراہ و بوجہ جو شہنا</p> |
| <p>۵۲۲ سوچ میں زمین و فلک پڑا ہوں میں دیکھو برائے صلح وہ عالم کھڑا ہوں میں</p> | <p>۵۲۳ اڑنا پھر ہرون کا وہ چکنا نشان کا وہ ابرو حال کا وہ مدھ نوکان کا</p> |
| <p>۵۲۴ وہ دیدار زمین تھا ویا خیمہ حسین یکوئی طرح گرد و غبار کی زمین اس شہیم کو خدا نے دیا نور شرفین عین حق اسکی خاطر نہرا کا نورین</p> | <p>۵۲۵ بہتر کوئی آیا کوئی سب کو گیا کوئی سپر کوئی نہ بغل کھلے سو گیا مرد و اس تلاوت قرآن میں پڑ گیا ہر کفرات پر کوئی شہر تھوڑا دھو گیا</p> |
| <p>۵۲۶ بنیاد کفر میں خلل او سوخت پڑ گئے ہر جاستون وین کے پھونسنے گر گئے</p> | <p>عباس سبز پوش مگرے تم فوات پر جس طرح خضر چہنمہ آب فوات پر</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۴۱۱ کہے عرقل غنچہ بیان غنچہ دار ہے دیباہ دان دہو تو اصرار ہے کچھ بین ہو قبر مری قویا ہے دیباہ بین تو شاعری ترنہ اس ہے</p> | <p>۴۱۲ کہا نہیں غنچہ اپنے غنچہ دار ہے پچھلے شاعر دہو غنچہ دار ہے آئے سب اہل قریہ بیان کو گیار ہے جلد کج دیکھ بیان غنچہ دار ہے</p> |
| <p>۴۱۳ میرا میں لوح قبر شدہ نیک ذات ہے عباس کی برو مری اب تیرے ہاتھ ہے</p> | <p>۴۱۴ بولا کوئی کہ نام خدا کیا سپاہ ہے اک دو کما کہ واہ عجب بادشاہ ہے</p> |
| <p>۴۱۵ سراج کہ کیا نور فغان شاہ دین کوئی شے کیا لطیفہ درو اللہ دین مطلق لال قطع منازل کا نہیں آئے ہوا کو تو زور و قوس کی نہیں</p> | <p>۴۱۶ پچھلے غنچہ کر کھان کا اجلاہ پچھلے غنچہ کہ عجم کا شہر ہے کیون نکلا اسی دھو بین کا سو سو سنا دقتیہ کا اور کھلی کا</p> |
| <p>۴۱۷ میرا ہے یا کہ قدرت رب غیور ہے ہر خاد باغ خلد ہے ہر زورہ حور ہے</p> | <p>۴۱۸ ہے ہے پتھر پتھر سے کسپا مکین ہوا آباد اس زمین پر کوئی نہیں ہوا</p> |
| <p>۴۱۹ رفیق کہ کہتے ہیں شاہ دین نہاں اس کی ایک فیض کی طرح نہاں بیستہ ہی ہوتا زور ہودین کچھ کہا گیا تو کیا ہو شہر دین</p> | <p>۴۲۰ میرا کہ کہتے ہیں شاہ دین نہاں اس کی ایک فیض کی طرح نہاں بیستہ ہی ہوتا زور ہودین کچھ کہا گیا تو کیا ہو شہر دین</p> |
| <p>۴۲۱ خون حاجرہ کا جہم کو اعدا ہائیں گے غیور سے نو ہال طے کاڑھائیں گے</p> | <p>۴۲۲ جاری تھاری سستیوں میں یہ جو نہ ہے یہ نہ اس غریب کی ملامت کا نہ ہے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۴۸۵ آواز در دیاش کا چلنا اور زمین میں اترنے لگے دروہی سے کہ جاؤ زمین میں خود اہتمام کرنے لگے شاہ نرپا</p> | <p>۴۸۴ اقتصاد و ترغی و تنبیہ اور ہاتھوں کا لگنے آں رسول ابن قعدہ کو بھول گیا جیج غور تک یہ پردہ محاذ تک</p> |
| <p>روکی قنات اکبر و قاسم نے آن کر عباس گرد بھرنے لگے نیزہ تان کر</p> | <p>دوسوین کو بال کھوسے ہوئے دن میں گری زمین بندھی دبدب پھری</p> |
| <p>۴۸۳ دربان عصا اٹھا کر دہی طرف نقیب لے کر آگے درپہ لوٹیاں چلا کر آگے ادھر سے اٹھ کر</p> | <p>۴۸۲ سندھ بیان بجا کر کر ہی بچا کے بیٹھے خچے دست بستر گرد سے لے کر نذرین لے کر</p> |
| <p>آواز غیر سننے کے وہ اندیشہ کرتی ہے آہستہ بولو دختر زہرا اترتی ہے</p> | <p>استادہ فرط خلق سے شہیر ہو گئے نذر و نیم ہاتھ رکھ کے بغلیگر ہو گئے</p> |
| <p>۴۸۱ غلت کر پھٹنے میں غیر انساناویا ہے وہ ناکے بعد دفتر شکر کشاویا ہے بان بان مسافروں کا غل کاویا ہے ناتو پڑ چکی نہ ادھر کوئی آویا ہے</p> | <p>۴۸۰ بھلا کر پہنچنا اور پہنچ کر کیا بیان او کہ بلا بون بون خدا ہون خاک بچے ستاروں میں جا رہے ہیں ناتو پڑ چکی نہ ادھر کوئی آویا ہے</p> |
| <p>حسن ادب یہی ہے کہ حق کو پسند ہو وہ پیٹھ جاے جبکہ قامت بلند ہو</p> | <p>اب خاک ہم عزیز کر و اس غریب کی سید کی پیدل کی مصیبت نصیب کی</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۵۲۶</p> <p>افضل زمین کیجئے اور چری کر لیا بن جانا پلانا کیا شرف یا مافدا بٹنے تو دو دفرا حسین شہید کا چور کیجئے یا خاک ہو یا نور کر لیا</p> | <p>۵۲۷</p> <p>سودا رنکار تو بڑا درویش چرا در سست شمع میں تاج و تاج پر اب سوا یہاں کر ٹھکانا نہیں چھو تو چو ورنہ مجھے کچھ گلا نہیں</p> |
| <p>یوسف نہوگا پر یہاں بازار ہوئے گا زوار آئینگے مراد رہا رہا ہوئے گا</p> | <p>رسپنے سے یان ہمارے سب آرام پائینگے خاک شفا تمھاری زمین کو بنائینگے</p> |
| <p>۵۲۸</p> <p>دیکھو مس عجیبو کی قوم کیجیو نہاں میں دن سے ڈاکو کیجیو گر کیجیو قصور اونے ہو بلا کیجیو پیارے کو میرے روئے ہو جیو کیجیو</p> | <p>۵۲۹</p> <p>سیکھا کر کاغذ نہیں کیا ہوا نام حاضر غریب خانسب و ان کی مقام پر کر لیا کی سچ میں ہے خوف لاکھا ہر در لپٹے آئے ہیں ان بنیا نام</p> |
| <p>پانی ابھی قلمتا ہے زہرا کے جانی کو پرسا توین سے ترپین گے معصوم پانی کو</p> | <p>ابن ابوتراب سے پیار سی زمین نہیں چہ زمین لائق سلطان دین نہیں</p> |
| <p>۵۳۰</p> <p>نیپار دیکھ کے ساتھ ہزار ہاتھ کر لیا میں نے تجھیں نہ خنجر میں نہ کوہیا نہیں ہے سلاطین پر سب زور دیا کھنچے کے قیاس لہزہ بند کر لیا</p> | <p>۵۳۱</p> <p>پانوں پر معصوم ملک کا ام ہوا کیا مگر خلیل ناخبر بیان تھر تھر کیا کشتی پہ نوح کی بیان طوفان کیا پہنچے ہیں کہ آج بابر باج کیا</p> |
| <p>غل پر گیس حسین وطن کو بنائینگے نوبول لی زمین میں بستی بسائینگے</p> | <p>شہد بولے سر نوخت میں کب فوق ہو لگا اب یان جہاز آل نبی غرق ہوئے گا</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۵۵</p> <p>اقوم ہو رہا تھا قبا کے آگیاں خیمہ سے اک زن عریضہ کی عیاں سرا قدم نقاب سے سارا بدن تھا پیرا سپہ جی جیتے لڑ رہے تھا</p> | <p>۵۴</p> <p>بہ بکراؤ سا دل شکلی گانیاں کیونچن چھتری خاں کمال ہے نادم بچوں اور غنوں کا جیسے حال ہے کر کے نام کا یہ قبا در حال ہے</p> |
| <p>۵۶</p> <p>بیتاب ہو کے الفت اکبر سے آئی تھی راوی نے یہ کہہا ہے کہ زہر الکی تھی</p> | <p>قبضہ کرین غلام ترے اس مقام پر کی وقف یہ زمین ترے شیون کا نام پر</p> |
| <p>۵۷</p> <p>لیکھ لیا لیکن ان میں بجائی سے کچھ اور جلد یہ ان چری کہ نہ سنا نظر آیا کری سے بیان تو یہ کہ گیسے شاہ کا عباس نے اٹھا کر کہا ہائے کیا ہوا</p> | <p>۵۸</p> <p>عباس یہ کہہ کر گئے کوئی پیر زینب نے دیکھتی ہی او خنین یہ کیلا کیون بجائی میری بات پر باغی ہو جا کھل گیا قبا دین اکبر کا میرے نام</p> |
| <p>۵۹</p> <p>کیا کہہ گئی نوا سی جناب رسول کی مولا بنا قسم تجھے شیر تبول کی</p> | <p>دو لہا بناؤنگی میں دو لہن بیاہ لاؤنگی اکبر کے نام کی یہاں بستی بساؤنگی</p> |
| <p>۶۰</p> <p>میں بولے آہ مجھے یہ زینب کا کلام بچپا قبا کہ میں مرے اکبر کا ہو نام منجی کہ اس کے ملک میں ہو زینب کا جیس جاؤ کہ وہ مجھ پر ہے نام</p> | <p>۶۱</p> <p>یوسف سے ملک مصر میں منسوب چکا مکہ ہے قرضی کا مدینہ رسول کا مشہور ہو یوسف بنین مرے اکبر کی کربلا سرواز دی قضا نے بدو ارضی رضا</p> |
| <p>۶۲</p> <p>اٹھارہ سال کے یہ زمانہ سے جائینگے اک قہر کی حکم علی اکبر بھی جائینگے</p> | <p>۶۳</p> <p>جب سے بناے کرسی و عرش مجھے مشہور کر دیا ہے حسین شہید ہے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۵۴۴</p> <p>جہاں از دست زنیب پادار وہ صاحبہ بھی روئی ہو کو پادار جہاں کی بلاتین گن گن کی پادار پوچھا میں تھو جاؤں کو پادار</p> | <p>۵۴۵</p> <p>جہاں از دست زنیب پادار وہ صاحبہ بھی روئی ہو کو پادار جہاں کی بلاتین گن گن کی پادار پوچھا میں تھو جاؤں کو پادار</p> |
| <p>۵۴۶</p> <p>باغ رسول و باغ علی باغ فاطمہ ایسا لاکھ ہو گیا تا عصر خاتمہ</p> | <p>۵۴۷</p> <p>میں جانتی تھی خوشخبری لے کے آئے ہو تم ہاتھ دلیہ رکھے ہو گردن جھکا لے ہو</p> |
| <p>۵۴۸</p> <p>جہاں کی بلاتین گن گن کی پادار پوچھا میں تھو جاؤں کو پادار جہاں کی بلاتین گن گن کی پادار پوچھا میں تھو جاؤں کو پادار</p> | <p>۵۴۹</p> <p>شاہد مرزا سخن ہوا بجا کیونکہ خانیہ پیر میں کہنے ہیں زوردار عابد پچی میں تھو جاؤں کو پادار پوچھا میں تھو جاؤں کو پادار</p> |
| <p>۵۵۰</p> <p>دربار حق کو خیر سے شاہ زمن چلے سر لیکے نذر ہاتھ میں ستر دوقن چلے</p> | <p>۵۵۱</p> <p>اکبر کے نام پر یہ سدا کو شاق ہے فضل خدائے بھائیوں میں اتفاق ہے</p> |
| <p>۵۵۲</p> <p>جہاں کی بلاتین گن گن کی پادار پوچھا میں تھو جاؤں کو پادار جہاں کی بلاتین گن گن کی پادار پوچھا میں تھو جاؤں کو پادار</p> | <p>۵۵۳</p> <p>جہاں کی بلاتین گن گن کی پادار پوچھا میں تھو جاؤں کو پادار جہاں کی بلاتین گن گن کی پادار پوچھا میں تھو جاؤں کو پادار</p> |
| <p>۵۵۴</p> <p>گلہ ستون کی طرح تو ہم یہ جوان ہو اور ہوش کے واسطے باغی روان ہو</p> | <p>۵۵۵</p> <p>بھائی مرے کریم ہیں مشرما کے روئیے اکبر تو اس زمین کے پونہ ہوئیے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۷۱</p> <p>مکرم خان تھا وہ سب سے مستحق راہبوار کشتی کی چال و دین سے بھی آشکار ہو چکا جو وہ قریب بود و جانشینار جاکو ہوئی وہ جس مغلجان آشکار</p> | <p>۱۷۲</p> <p>مستحق و بی گناہ کی ہر اچلی گلزار الہیت کی توڑی کھلی چلائی بال کھول سے ہر آرڈلی نور دیا رسول خدا داد اعلیٰ</p> |
| <p>بہرہ ہے یا بلا ہے نگہ ہے کہ نہر ہے گرہ محب حسین کا کلا تو قہر ہے</p> | <p>رخصت سفید لیکے سر دست آئی صبح زند سالہ نذر بانوسے پھیر لائی صبح</p> |
| <p>۱۷۳</p> <p>اس وقت درخشاں کربلا کی اسیر جہاں سے نا امید مالا اسیر پایا جو یک یک صف دشمن بن افسار آواز دی کہ سید یکیش و غار</p> | <p>۱۷۴</p> <p>تھا خاسر و فاکہ کوئی شریف باز دھتے دونوں فوت باز و گویا باقی تھی آنکھ دو بیکوہ نظر تھا در و گزرتا پیر کوئی تخت جگرتھا</p> |
| <p>اعدائے دفعتاً جو سراپا جھکایا ہے کیا اس گھڑی یمن سے کوئی شیعہ آیا ہے</p> | <p>سب فوج الوداع شہ دین سے کہہ گئی مظلومی و غصبی و تنہائی رہ گئی</p> |
| <p>۱۷۵</p> <p>تھا ہے باک ساتھ یمن و جبار اقتدر فوج شام پہنچنے سے ظفر چو چوبیس نہ بانی سکینہ ہو رہا جہاں ہی مری کھر و ضعیفی یمن</p> | <p>۱۷۶</p> <p>ناگاہ اب گزرتا ہے کوئی سے اوجھا اور یہ چھوڑ گئی جھکین جدا جدا پیدا ہوا سوارانہ رہا یمن بر ملا جہاں سے جلو میں عازم پایا</p> |
| <p>بر آہ خیریت نہیں معلوم ہوئی ہے آئیے اس کے فاکہ کی روح روتی ہے</p> | <p>طیر بھی کلاہ تر بھی نگہ نیمجائیے دیکھا اس سے لعینوں اور سر جھکائیے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>نکۃ وہ پیدائش بولا کہ بسم اللہ اور چکان ہوا بیوی کو لے کے وہ جا فرمایا نیز ہلا آیا حضور اشرف زمان پرہیزے لگا بجز کہ ہوں ابھو بلوان</p> | <p>نکۃ حضرت ارسکرا کر گیا صبر کر رہا یہ کہ یکایک کو جا شیعہ میں کوئی حسین کا منتظر نہ رہا نہ نے کو جسے آیا ہے اک درویش</p> |
| <p>القاب بولوب ہے میں آتش زاج ہوں میں فخر زال و رستم و سہراب آج ہوں</p> | <p>کیونکر نہ روئے غیر النساء شو و شین سے ناطاعتی سے دیکھے کیا ہو حسین سے</p> |
| <p>نکۃ سابقین سر اوٹھا یا تھا دارالاسلم آئے نہ خواب میں بھی گلوں کے ساتھ روشن یہ پہلوانی کو دی میں نام نہ بصرہ میں چکوا جیبا خاص نام</p> | <p>نکۃ مفتی زین العابدین کوٹ کر چلائی ہوشم پیدا کرنے کے لیے یہ فوج کیا ہو کم رہیں وہ پہلوان سپرد دل یون شیم آیا عمر کے ساتھ با شوکت و شیم</p> |
| <p>قار و نکوجب میں جا ہوں بلا گوزمین سے مثل سپر پہاڑ اوٹھا لون زمین سے</p> | <p>مجر کیا غم و رے نیزہ منہ مال کر شقہ دیا عہد کو کمر سے محال کر</p> |
| <p>نکۃ وہ چہرہ جلال خدا مرقعی کا لال نہر و جلال سے ہوا یعقوب و لال فرمایا اعلیٰ کہ حسین زنا سنجال یکمیز غرور زبان بکھری لال</p> | <p>نکۃ بولا کہ بندہ بچہ کو فہم میں ہو بچکل حاکم نہ بچا یا نہ کہ عقدہ کہ بچکل راہی ہے دان یا نہ بچہ نہیں کی اجل ابن زیاد کے تو نشہ پر بچکل</p> |
| <p>رہ نہ خم باندہ لو نہیں ردا بتول سے بچہ کہ کربلا بن خدا اور رسول سے</p> | <p>ہاں سب سے کدے کھولیں کر پچھیں جین سے اب پہلوان بصرہ لڑے گا حسین سے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۱۷۷</p> <p>پھر جلد جلد یاد دہانی زخم دست پا بر بدین تم مگر لیسر کا نہ بندو سکا اور پیکر پیکر خالق عالم سے پیکا لکنت زبان کو بیاں آج تو جوری</p> | <p>۱۷۸</p> <p>نشتی کی کی میں بجا استوار ہوں میں نیام قدرت پروردگار ہوں میں خیر میں خیر و دل سول ہوں میں میں کائنات پروردگار ہوں</p> |
| <p>۱۷۹</p> <p>آئی ندا سے عیب کدھر تیرا دھیان ہے اے اضحیٰ العرب تو خدا کی زبان ہے</p> | <p>۱۸۰</p> <p>تو شک ہو میں یقین تو گنتہ میں تو اب ہوں تو وہاں میں خلف ہو تراب ہوں</p> |
| <p>۱۸۱</p> <p>یوں موصوفہ فرشتہ بن کر کیا شرح بان بیوان بجز سماعت میں جمع جسے جو کس خدا کر کے ملو جسے نشتر برفش ہو جو در کو</p> | <p>۱۸۲</p> <p>ایمان کا کلمہ کو تو نہ بچے پڑھا ہے قرآن ہمارے واسطے فیما بین ہے پڑھو سیکر ایک فرشتہ کو بھی نشو و نما جھولا ملا لکھنے ہمارا جھولا ہے</p> |
| <p>۱۸۳</p> <p>کیا کیا ہوا ہے اور ابھی کیا کیا نہ ہو سکا لیکن حسنین اب کوئی پیدائہ ہو سکا</p> | <p>۱۸۴</p> <p>نام و نشان ہے تا بہ قیامت حسین کا گر ہے نبوت اور امامت حسین کا</p> |
| <p>۱۸۵</p> <p>روشن و تیرنا نا کا مائی تابا قدرت پر آئی چاند کے دو لکھ لکھ جسے تو کچھ میں یوں ہے خدیا کلمہ کلمہ تو کچھ تو کچھ کرین گاہ</p> | <p>۱۸۶</p> <p>بولا وہ بدو دفع شکر ہے مگر میں شہر و تیرنا نا کا مائی تابا نیشہ کلمہ کہ سب میں مرا نجان کر سپلا کر نشی نہ تیرنا نا کا مائی تابا</p> |
| <p>۱۸۷</p> <p>کلمہ میں نام احمد واسم علی لکھا انگو رسول اپنا اور اونکو وہی لکھا</p> | <p>۱۸۸</p> <p>بجالا سنبھا لاشہ نے تو غل بر محل اٹھا جانوں کی خیر ہو کہ وہ دست اجل اٹھا</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۷۱</p> <p>نیزہ نے اپنے گلاب راہدار مہر سے جست رگوں کی خراب چلنے کے زمین جاوے سبب عدا دودھ اور اٹھا خوش گریختیار</p> | <p>۱۷۰</p> <p>چشم عدو کی تیر سے ہم آدمی ہوئی انگشتہ نرس کے وہ انگشتی ہوئی پیر کیلے پر جان پاک حق جبر ہوئی مہر بیکار سے بزدلی میں ہوئی</p> |
| <p>پرواز الجناح صاف دھوپن سے نکل گیا باروت تھا کہ اڑ کے کنوئین سے نکل گیا</p> | <p>باقی رکھانہ ابر سے کج کے نشان کو چلائے سب وہ تیرنے توڑا اک ان کو</p> |
| <p>۱۷۲</p> <p>نیزہ کو اسکی لگی یاد نیرہ جناب جگل میں ہے داج کج شک جناب زد اوں کی کان کیا زنجیر جناب تکین کان کی مجھ پر نہ ہو جناب</p> | <p>۱۷۱</p> <p>چشم نرس کے کان کو شکست سوراز منج کج بھکر لگا یاوار تکلی شنیچ سے بان صبح ذوالفقار بھری تو جگا کوئی دشا بلج توڑا</p> |
| <p>ہاں ادسکی ساتھ تیر کے سن سے نکل گئی اک سالن نہی بھی کہ دہن سے نکل گئی</p> | <p>آنی ندا و سنگ سے اوٹھا غل زمین سے دیکھو وہ نکلا دست قضا آستین سے</p> |
| <p>۱۷۳</p> <p>مکہ صفت برسا پیر منہ مسد کو نچا الف خدنگ کا دیکر کلاں قرآن پوچھی کان باطلے مدد اوتھو نہ نہ کیا دیدہ حسد</p> | <p>۱۷۲</p> <p>اشرار سے علم اور کج مناجات پورا نام آخر تھا کج من سنا جی میں تیرا کام پروقتا نیلے دیا اولفہ حرام تاریب گاہ میں کجے عین نام</p> |
| <p>نیزہ نگ کی طرح چلا تند چشم میں بہلی کی ڈھال توڑ کے جا پہونچا چشم میں</p> | <p>اب زندگی بخیر کہ یہ ذوالفقار ہے اک وار میں تو قہر جہنم کیا رہے</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۰۰ جلدی بولنے لگا کہ کاوسر زبانش کالال ادرہ نہ تھی اور اوچ بین وہ گزر گران پا رخا جیلج و اعطف کا بین خیر</p> | <p>۱۰۱ جیلج سے چوڑی کلزار بن گیا سرک کر کہ کس کسار بن گیا جلد آیکون خستہ کار بن گیا جیلج جیلج وہ کس نار بن گیا</p> |
| <p>۱۰۲ ظالم ارادہ سر مولائیکے ہوئے اک گزردونون ہاتھ کو اند لہو ہوئے</p> | <p>۱۰۳ سب خوف تیغ شد سے پریشان پرتے تھے باکون تو پچھے مٹے تھو سر آگے کرتے تھے</p> |
| <p>۱۰۴ سو طرح کی گزردہ لایا قریب تھے کین کون کون ابھی خواہش شہر و اکملہ بنیں گزرتے تھے جیلج کا ایک بول گیا بارین</p> | <p>۱۰۵ حکمران سے ایک نونہ زور تھا ان قانونین زور سے سب کو خدا پیویشیت اور تو سب قدر خدا بس لڑکے ناز شہادت کروا</p> |
| <p>۱۰۶ ہاتھ اوکے دونون ٹوٹ گزرتے تھے بہت پیدا ابی لب کا سبق ہوا</p> | <p>۱۰۷ یہ ششک خوف سے کمر اشک گر گئے قبلہ کو مثل قبلہ نما جلد پھر گئے</p> |
| <p>۱۰۸ دنیا کی جیلجی اور کار اجلیب اعدا نہ کس گزرتے تھے جیلج بولنے لگی کیا تین جیلج جیلج بولنے لگی کیا تین جیلج</p> | <p>۱۰۹ اعدا نہ کس گزرتے تھے جیلج بولنے لگی کیا تین جیلج جیلج بولنے لگی کیا تین جیلج</p> |
| <p>۱۱۰ پھر فرد کا سرا مید سبت تھا قنویم سر زفت میں نہ تھکتا تھا</p> | <p>۱۱۱ حملہ کرو حسین پہ نیزے سبھا تو کون سے برھیون کی کلچہ کمال نو</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۹۲</p> <p>منہ سے ہی پیسہ کو ظالم نے دی نالہ منہ سے سنا کہ جو شتر اسوار نے کہا بگین اوٹھا لو اب نہ تامل کرو ذرا تاخیر میں عتاب بے تحیل میں نرا</p> | <p>۱۹۱</p> <p>منہ سے ہی پیسہ جو چرم آئے خیرت بیان جو ان پیر کو بیاڑے آکر وہاں لگے تھے کہ آئے نہ بیاڑے چھپاس کو پکا نہ دیکھو بیاڑے</p> |
| <p>کوٹے سے حکم آیا ہے سلطان شام کا سر کاٹ لو حسین علیہ السلام کا</p> | <p>امت کی واسطے نہ بدن کا دریغ تھا سینہ حضور نیزہ تھا سر پیش تیغ تھا</p> |
| <p>۱۹۳</p> <p>ناگاہ چار لکھنے لکھ کر پیش کیا چاروں طرف سے چھوٹیں آ کر ب قرآن مجید زین سے زمین پر گر گیا نوح کیا زمین نے کہ فریاد کیا</p> | <p>۱۹۲</p> <p>کوٹے سے ایک ناقہ سوار آیا گمان اک خط عمر کو دیکھو اسنے کیا بیان ابن زیاد نے یہ کہا ہے کراہی جان سینہ کے سر کا تیغ ہو منہ سے زبان</p> |
| <p>لاشہ لڑ لڑ گئے سارے زمین پر گر گر کے تڑپے سات ستارہ زمین پر</p> | <p>سر کاٹنے میں آج نہ تاخیر کیجو کیسی ہی وہ قسم دے تو ہلت نہ کیجو</p> |
| <p>۱۹۴</p> <p>جلاد آستین بٹھاتا ہو اچھلا خفہ کو اوٹھکھینچتا ہو اچھلا پکڑو اس سے پھٹتا ہو اچھلا ایک آنکھ سے حق کو مارا ہو اچھلا</p> | <p>۱۹۳</p> <p>تیری بامادی سے تعجب کا مقام غور سے اب ملک شافا ظلم کا نام آستین میں کوچہ و بازار یا نام کیا عید ہو جو آؤ تو دیکھو سر نام</p> |
| <p>اب کیا کہوں کہ پانوں رکھا کس مقام پر پھٹتا ہے سینہ حال جناب امام پر</p> | <p>جب تیرے ہاتھ سے سر نہیں لین گڑھم سید انہوں کی لوٹ بخشدین گے ہم</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۱۹۰ جلاطہ مصطفیٰ اور جلاوڑی پسینہ برائے سینہ پر یہ دل پہ میرا دل ہے جگر و مہر نہ آگہی کی شادی نہ ہر آتش</p> | <p>۱۹۱ نہیں ہے ہلے جاکر کی بکلی بانو نے چھپائی سرور اور بکلی کہہ جا رہی ہے جانا اور بکلی جلدی خضرا سے خلاص ہو گئی</p> |
| <p>۱۹۲ بیٹھا ہے تو حسین دلاور کمر سینہ پر جو لوٹتا تھا تیرے پیر کے سینہ پر</p> | <p>۱۹۳ آگے تو بھواس مرم روز جاتے تھے پچھے پکارتے ہوئے سب بڑا آتے تھے</p> |
| <p>۱۹۴ نہیں آئی ملاوٹ نہیں آئی بجلی گراوٹ اسے نہ سمجھو آہ کی بجلی گراوٹ اسکو نہ بنا لیکھا تو دعا دی جلاوٹ مختصر میں خوش ہے بیکھنے بنو اداوٹ</p> | <p>۱۹۵ سیدنی توڑ دھکیا اس شخص کی کیونکہ تھا رشتہ پیٹے میں جا بجا کیونکہ اپنے پیچھے تھا اچھا سچا یوں نہ بکارتی تو براوا مصیبتا</p> |
| <p>۱۹۶ اس نوحہ پر بھی عرش کو اٹھنے ہلا دیا بخبر کو بوسہ گاہ نبی سے ملا دیا</p> | <p>۱۹۷ دنیا میں ہم نہیں ہیں جہان سے گھر گئے گھر کس کا بچہ کس کے کہ شیر مر گئے</p> |
| <p>۱۹۸ غل پک گیا حسین کو خدا کیا اعدائے خنین فتح کا سا ناچ کیا خبر نہ سوچو دم مٹنے کا کیا کہ نہ ہو علم سر شاہ ہا کیا</p> | <p>۱۹۹ ناگاہ کہہ کالاشہ نہ نہ نظر کیا سراج الہیت زمین پر نظر کیا گویا گلو بیدہ عطر نظر کیا نہیں کو غرق خون جو ہر نظر کیا</p> |
| <p>۲۰۰ پردہ اوٹھائے دیکھتی تھی خواہر حسین برجی پہ او سکے آگے بڑھایا حسین</p> | <p>۲۰۱ رکھ کر کٹے گلے پہ گلا یوں بٹ گئی جانا یہ اہلیت نے دنیا اُلٹ گئی</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۱۰۴ گوشت کھانہ کی گنجائش کیا مسلک کی گنجائش کیا گناہ گار کی گنجائش کیا جہانگیر کی گنجائش کیا</p> | <p>۱۰۳ چاندنی کی گنجائش کیا جہانگیر کی گنجائش کیا جہانگیر کی گنجائش کیا جہانگیر کی گنجائش کیا</p> |
| <p>۱۰۵ زہرا کو سپید سندی تو نے کیا کیا امت و کس گندہ پتر اسر جہا کیا</p> | <p>۱۰۲ لاون کہاں فتح بدرو حسین کو ہو تو علی تو کوئی جلاو حسین کو</p> |
| <p>۱۰۶ اے مومنو کی لہنت دنیا آہ آہ حسین اے سید و پیر و کلاہ آہ آہ حسین اے خضر و قلیل سپاہ آہ آہ حسین پچاڑہ غریب نہاد آہ آہ حسین</p> | <p>۱۰۷ سواتو پچر کی دنیا میں جہانگیر زینب کی وار کی کردار و پیر و کلاہ آہ آہ حسین آہ آہ حسین</p> |
| <p>۱۰۸ ہے اخی تو جان اپنی گزریا گیا میں آج مر گئی مرا سب کنبہ مر گیا</p> | <p>۱۰۹ زینب امیر وار نزل بلار ہو جہنک میں سب کنبہ ہوں تم دروہ ہو</p> |
| <p>۱۰۹ چرا کی سواد کی گنجائش کیا کیوں سادہ آگیا عدم کو پھر کیا اس کی گنجائش کیا پیر و کلاہ کی گنجائش کیا</p> | <p>۱۱۰ ابوقت و مالک کی گنجائش کیا آمین کین پیر و کلاہ کی گنجائش کیا یارب میں تھے شہیدان کی گنجائش کیا مطلب ابھون کی گنجائش کیا</p> |
| <p>۱۱۱ مر جاؤں گی تڑپ کے دلاسا شتاب دو بچھا کس سر گئے جہون میں جواب دو</p> | <p>۱۱۲ یاد رہے کوئی غم ہوا حسین جہنم حسین یہ سب محب ہیں جلوہ دہ ماتم حسین</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۴۴</p> <p>دشمنی سے نہ فرزند جوان ہو لازم کر کہ کیلے افغان ہو برخیزد جیسے مین کیجا جان ہو آتش جو روان ہو غم کہ مین جان ہو</p> | <p>۴۵</p> <p>اکبر ساجد ارمان سازد مین جان ہو ختم انیس ہے ناگامی دل شمس گاہ مرغ سپید باندگی کی یافتہ رخ لاشقا و ابا مل نہ سیرت جو گاہ</p> |
| <p>مولانہ فدا کرتے جو ہمتکل بنی کو یہ داغ وہ تھا صبر ہی آتاناہ کسی کو۔</p> | <p>قربان مین شہید کے فرزند جوان پر ہر وہاں پڑھے سر جو پڑھا لوں سنائی</p> |
| <p>۴۶</p> <p>پہلو جو جوان جو زنی کی تنہا ہوئے مین جوانی مین اخیل کی شادی کی ہو شش مین صبر سنو حسرت ہی مین اکبر ہو و احسن دورا</p> | <p>۴۷</p> <p>بن بایں کو تابیون پہلے جو دستور سہرا کہان سرخان اکبر سے بیت ہو نابوت کہان و کوفن کا تھا مقدر زینب بھی سو قیاس ہی با توئی سوچو پور</p> |
| <p>بچپن بے نام و بیچ برفاقہ کشی مین شادی گنارہ کیا مرنکی خوشی مین</p> | <p>کیا لاسے وہ مان چادر گل قبر لبر پر چادر نہو جس بکس و محتج کے سر پر</p> |
| <p>۴۸</p> <p>موت و جوانی کا کوہ غم جا بجا پہلو جو جوان کی جا بجا پہلو جو جوان کی جا بجا پہلو جو جوان کی جا بجا</p> | <p>۴۹</p> <p>اول تو کیا غم فرزند ہو اول تو کیا غم اکبر کی مین ہو اول تو کیا غم اکبر کی مین ہو اول تو کیا غم اکبر کی مین ہو</p> |
| <p>واقف مین شادی سے ہو مین علی اکبر واحدہ کہ بن بیگاموے مین علی اکبر</p> | <p>چالیسواں فرزند جوان کا ہو تو کیا ہو مجلس غم اکبر کی ہو سامان غزا ہو</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۸۰ در غم فرزند کاظم و بنین مرغان او بر بخت تو تان و آفرین کوفتین این طغیان کل غافل از دلش و ده نام اکبر سے پیش من مولا</p> | <p>۷۹ پیشامد اور توانا جیجک کہ وہ ملک نیک بختی بخش میں فتح طراد فوراً ہوا اچھا پس دراز دیندار کیونکہ میرزا کو مولا سے پیار</p> |
| <p>مرہم ہے زخمی ہو جو دل مرگ پسرین اکبر کے گلے کا ہے زخم جگر میں</p> | <p>اکبر نے سفارش کی حسین ابن علی سے مولا نے گذارش کی جناب احدی سے</p> |
| <p>۸۱ ان سے مولا کا گشت در کربلا پیادہ کرب و بلا میں سب رشتہ لی گوشتین زار نے فتح خروالا رو کر کیا اور وارث عجا زبیا</p> | <p>۸۰ ان میں موت میں پھر وہ ملک تاثیر و تاثیر عیان موت کر آثار پھر خام لی زار نے فتح خروالا کہنا تھا کہ کیا ہے مر جاو میں کیا</p> |
| <p>مرتا ہے پسر میرا غلام علی اکبر صحت دو پے حوت نام علی اکبر</p> | <p>رور کے خیال پسر ماہ حسین میں غش ہو گیا پہلو سے فرج شد دین یزد</p> |
| <p>۸۲ ظاہر جیجی کر تری یا شاہ اور دوست اوراد کے جیجی آگاہ جبک مر از غنیا و پکا شفا و انکھوڑ و شفا فیج آگاہ و الت</p> | <p>۸۱ غنیمت نہ منظوم کو در قاصد اور کیا و تار میں بس کو زار و مر و شفا تقدیر میں جیجی و علی اکبر جانی علی اکبر کو جو جیجی کیا</p> |
| <p>ایک بے نق آقا سے خلعت و شفا کا ایو پیاسو کو مولا سے شربت دود واکا</p> | <p>غصہ مجکو ملا حصہ اکبر میں جیل یا نیرہ جو نکالا تو کلیجہ نکل آیا</p> |

۱۲۷
چنانچہ منہ بھر کر زور نہیں ہے
اگر کبھی طبع سے غلط ہو گیا
خاتون سے مثال علی کو تو نہیں ہے
اگر بڑا جو آفت تھی وہ اس پر نہیں ہے

سروایا لہر ہے کفن کرب و بلا ہے
اگر تو مرا بے کفن و گور رہا ہے

۱۲۸
یہ نہ ہے جو زنی نہ ایشیا ہو تو کیسے
زیب نے اوستے کو دین لالہ ہو کیسے
نیزہ کی طرح جو کین کھلتا ہو تو کیسے
بانی ندوم مرگ مہیا ہو تو کیسے

یہ ذکر کیا آہ تو تھرا گیا موسے
زائرنے کا صبر کجے آگیا موسے

۱۲۹
کسی صاحبِ سیر ہو اس سال
کے شخص کا غم کا شہ ہے نخل
پیکار کہ اس غم کا شہ ہے نخل
ہوئے ہیں آواز غم کی ہوئی نخل
فرزندِ کیم میں گم ہوئے نخل

اس غم میں خبر کچھ نہیں رہتی تنہا سر کی
نے ہاتھ کی نے پاکی نہ دل کی نہ جگر کی

۱۳۰
وہ صاحبِ دل بولا اور شہدِ دل
اخلاقیہ جو کین تروتن انسان
خیش دعا میں ان چشم میں طلعان
کیون مرگ مہیا ہو تو کیسے

شہر زندہ جو ہے یادہ دل نور باہر ہے
شاہ ہو نکا ضرر عین رعیت کا ضرر ہے

۱۳۱
اس قوتِ شاد ہو بختیاری مولا
اگر غم میں ہیں جدا جب ہو آقا
اسبابِ شادستی پیر کا کیا کیا
پوشِ بصورتاں تو ان قوتِ اخلاقیہ

دو بار عمامہ گرا میدانِ ستم میں
پہلے غم عباس میں پھر بڑے غم میں

۱۳۲
بچے کی ولادت پہ بونہی میں خرم
شہ کو دم سپا نش اگر ہے خفا غم
دسویں کو جدانشدہ ہو گیا غم
کے کین میں پچھی ہوئے غم

جو عین جوانی میں سپر پر شدنی تھی
وہ رو برو سے سہڑ رسول مدنی تھی

| | |
|--|--|
| <p>۷۱۱</p> <p>جو صاحب دلاور ہوئے ہیں فرزند کو اپنے زینت کے لئے خوش خستہ سے شادی کی ہے کہ اگر کار میں فرزند بجا ہو جائے تو جو بیاہ</p> | <p>۷۱۲</p> <p>اگر کسی بزرگوار کو تعلق ہو فرزند بجا ہوئے تو صاحب طلب فرزند بجا ہوئے تو صاحب طلب فرزند بجا ہوئے تو صاحب طلب</p> |
| <p>حضرت ہو کہ پہلو علی اکبر کی ہونشادی فرزند و بیٹی شادی غلاموں نے بڑھادی</p> | <p>یہ بیاہ کی حسرت میں فلک نہ قضا میں پورے یہ سب ارمان ہوئے کر بے بلا میں</p> |
| <p>۷۱۳</p> <p>فلک نہ تھے خانہ کی بیٹی بڑا گاہ تم بیاہ ہو کہ نہ بیٹی کا کھویا بیٹی بیاہ ہو کہ نہ بیٹی کا کھویا بیٹی بیاہ ہو کہ نہ بیٹی کا کھویا</p> | <p>۷۱۴</p> <p>یار و قلم و دردم و کشتاوریہ حال جس سب کچھ امید میں ہو چکے ہیں اور تو جان داس میں کشتہ ہو لال کسی نوئی کے کھلے اور فکریاں</p> |
| <p>تم شادی اکبر کے لیے صرف دعا ہو ہو سب کچھ ہوے یہ خدا جانو کہ کیا ہو</p> | <p>دور یا عجم سب سبط پیمبر کا بڑا تھا اور خیمہ میں غل رخصت اکبر کا بڑا تھا</p> |
| <p>۷۱۵</p> <p>پیشانی پر بے با تو خاندیشان اگر کسی عروسی کی پانچ تین سال کوئی عروسی کی پانچ تین سال کوئی عروسی کی پانچ تین سال</p> | <p>۷۱۶</p> <p>میں کیا کہوں شہر کا درخشاں عجائب کے وہ ماہر جو خیمہ میں لانا اور وہ وہ عجائب کو دیکھنا وہ وہ عجائب کو دیکھنا</p> |
| <p>پورے عروسی شادی اکبر کے ارادے کانوچ تو سنوایا اب لکھو لکھو دیکھا دے</p> | <p>بابا کا تو عجیب سے ادب کرتے تھے اکبر مان در پہ نہ آتی تھی طلب کرتے تھے اکبر</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۵۱۳ اگر بزرگ یہ پکار کے کئی باری اسے فخر و راجہ سے مان کو باری خست کا اشارہ وہ سمجھ کر بیکاری رند سا خطباتی ہون چھین تھاری</p> | <p>۵۱۳ یار کہا اور بھی بانو غناک پیشکے گریبان میں تھم کر چاک پہننا کا خلق جانی تھم کر چاک پیشکے گریبان میں تھم کر چاک</p> |
| <p>۵۱۴ اوتھ بھین کیوں مجھے بلواتے ہو کیا ہے عباس کے ماتم میں مرا ہاتھ رکا ہے</p> | <p>۵۱۴ اگر یہ خدا ان کے ہوتے گے شیر گوہر کے مالک تھے پرونگے شیر</p> |
| <p>۵۱۵ میں کیسے تھیں صدمے گئی آواز میں کیسے تھیں صدمے گئی آواز میں کیسے تھیں صدمے گئی آواز میں کیسے تھیں صدمے گئی آواز</p> | <p>۵۱۵ میں کیسے تھیں صدمے گئی آواز میں کیسے تھیں صدمے گئی آواز میں کیسے تھیں صدمے گئی آواز میں کیسے تھیں صدمے گئی آواز</p> |
| <p>۵۱۶ جو کیوں جھکے میں دل افکار ہوں بیٹا مادر ہوں کہ والی ہوں یہ حقدار ہوں بیٹا</p> | <p>۵۱۶ عجبے کا سفر ہے رہ باریک ہے بابا جامید و ابھی قافلہ نزدیک ہے بابا</p> |
| <p>۵۱۷ اگر بزرگ یہ پکار کے کئی باری اسے فخر و راجہ سے مان کو باری خست کا اشارہ وہ سمجھ کر بیکاری رند سا خطباتی ہون چھین تھاری</p> | <p>۵۱۷ اگر بزرگ یہ پکار کے کئی باری اسے فخر و راجہ سے مان کو باری خست کا اشارہ وہ سمجھ کر بیکاری رند سا خطباتی ہون چھین تھاری</p> |
| <p>۵۱۸ پہنا بھی حکیم یا نہیں رند سا لہجہ پہناؤ گفتن آن کے ہم شکل مٹی کو</p> | <p>۵۱۸ بن باپ کے سائے کے یہ اکبر جو رہے گا کیا چھوٹا بڑا آپ کے اکبر کو کے گا</p> |

| | |
|---|--|
| <p>اسے بے جا پوچھ کر نہ بین نہیں چھپیں چوہا مشورہ اسکا کہین باہم زینب کی رضا مرضی بانو سے مقدم جب تک صلاح میں ہو مابین تم اور ہم</p> | <p>اسے بانو نے کہا کہ تیرا شاہ خدارا کہنے کا کونسا ہے دنیا سے ہارا پیشے ہی بانو نے گریبان کیلایا بولی وہ مر و لال مجھے نہیں یارا</p> |
| <p>حیران ہوں تمہیں کون رضا مرثی کی دیگا اصغر سے جو دھوکے تو وہ بھی نہ کیگا</p> | <p>مادر کو نہ اس قدر کی گفتار سے مارو قصہ ہی کرو فیصلہ تلوار سے مارو</p> |
| <p>اسے آئے شہ عالم کہہ کر لے نہیں آئے سب سے بڑا ہے سب سے بڑا کہہ کر لے نہیں آئے سب سے بڑا ہے سب سے بڑا</p> | <p>اسے کہہ کر لے نہیں آئے سب سے بڑا ہے سب سے بڑا کہہ کر لے نہیں آئے سب سے بڑا ہے سب سے بڑا</p> |
| <p>جب ہو لیے سب جع تو بولے یہ پیر سے لو پیارے کو جو تمہیں کہنا ہو پیر سے</p> | <p>دیکھو تو بھلا جاؤ تو قتل کی طرف کو میں بھی ابھی سرنگے چلی جاؤں نجف کو</p> |
| <p>اسے لو کہو تو زینب کے ذرا خاک کھجورال ہم کا غم فرزند سے ہو جاتا ہو جلال اس جی کے ساتھ اٹھ کر سہو و لال میں ہیں بے یار و مددگار</p> | <p>اسے کہہ کر لے نہیں آئے سب سے بڑا ہے سب سے بڑا کہہ کر لے نہیں آئے سب سے بڑا ہے سب سے بڑا</p> |
| <p>یہ مان ہو یہ زینب یہ تم ہو یہ سرم ہین جو سب یہ کہیں راضی اوی بات یہ ہم ہین</p> | <p>کیا کلمہ حق کوئی کہیگا نہ زبان سے کیا ادھکے سب صاحب اولاد ہا</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۳۳۶</p> <p>تغین فاطمہ بی نانا کے ہولین کلوسہ پیارے بیٹے کی طرح دینی چین مادر پیارے بیٹے کی طرح دینی چین مادر پیارے بیٹے کی طرح دینی چین مادر</p> | <p>۳۳۵</p> <p>زینب کو جو پیش آیا تو رو کر بیکاری اے گریہ کن کی طرح نہ چاؤ انھیں جاری اور شکل کی طرح نہ چاؤ انھیں جاری اور شکل کی طرح نہ چاؤ انھیں جاری</p> |
| <p>اب روئگی باؤ مرے ہم شکل بنی کو ہا پھر فاطمہ روئگی حسین ابن علی کو</p> | <p>مان باپ سے اب پوچھو نہ مجھے نہ کسی سے رضخت کا ترے حکم من سے آئی انی سے</p> |
| <p>۳۳۷</p> <p>پیشگی گری باؤ پیچہ فرزند سے باؤ بوی سرین شہنشاہ مری شہنشاہ لود و دھن زینب کو را با تھ جی دیو اور با تھ جی دیو</p> | <p>۳۳۸</p> <p>عمران ہوئی باؤ کا زینب کے پیروار کیا اب بھی پوچھیں وہ بولی زینب پیشگی گری باؤ پیچہ فرزند سے باؤ بوی سرین شہنشاہ مری شہنشاہ</p> |
| <p>یہ قدرت حق ہوین جیون اور مروت لو اوٹھو سفارش مری زینب سے کرو تم</p> | <p>بھٹا کی طرح تم حق کر مری راک کی ہا حق گیسوون پر خاک پڑی کرب و بلا کی</p> |
| <p>۳۳۹</p> <p>پیر و پادشاہ کو علی اکبر و خدات زینب و ملا تھ پادشاہ اور سی تیات زینب و ملا تھ پادشاہ اور سی تیات</p> | <p>۳۴۰</p> <p>نانا کا زینب کیون باشت ورت فرمان کے اے دختر خاتون قیامت صحف ملا معراج ملی اور نبوت شیخ ملے مکہ کو چاتی ہے شہادت</p> |
| <p>حبوت جدا ہوگی مین سلطان زمن سے بندہ جانیئے سب بیو کے ہاتھ رنج سے</p> | <p>رضخت کرو ہم شکل رسول حسرتی کو اس شکل سے حاصل ہو شہادت ہی نبی کو</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۵۵۵ امت نے عین بیخ بنیاد پر کھڑا دیکھا جو جب عین بیخ بنیاد پر کھڑا پاؤں سے زمین پر کھڑا کھڑا پاؤں سے زمین پر کھڑا کھڑا</p> | <p>۵۵۶ چھوٹے سے بڑے اور کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا</p> |
| <p>۵۵۷ کی مین نے کل مجھ سے جو کچھ بے ادبی کی اکبر کی شہادت تو شہادت ہے بنی کی</p> | <p>۵۵۸ اکبر کو تو بھیجا ہے کہ امت پر شہدا ہو تم جھوٹے مین امت کر لے صرف دعا ہو</p> |
| <p>۵۵۹ نہ کہتا کہ جو اللہ تو سب تامل رہا کہتا کہ جو اللہ تو سب تامل رہا کہتا کہ جو اللہ تو سب تامل رہا کہتا کہ جو اللہ تو سب تامل</p> | <p>۵۶۰ نہ کہتا کہ جو اللہ تو سب تامل رہا کہتا کہ جو اللہ تو سب تامل رہا کہتا کہ جو اللہ تو سب تامل رہا کہتا کہ جو اللہ تو سب تامل</p> |
| <p>۵۶۱ سب نے کہا دھیمہ پھر اس بیخ کا کیسا ہو شہر بولے کہ سر کھول کے مشغول دعا ہو</p> | <p>۵۶۲ رن مین تو کچھ یہ شمشیر جفا ہو اور اب یہ ترے بخشش امت کی دعا ہو</p> |
| <p>۵۶۳ پانچو شہان کہ چھپکے چار پانچو شہان کہ چھپکے چار پانچو شہان کہ چھپکے چار پانچو شہان کہ چھپکے چار</p> | <p>۵۶۴ پانچو شہان کہ چھپکے چار پانچو شہان کہ چھپکے چار پانچو شہان کہ چھپکے چار پانچو شہان کہ چھپکے چار</p> |
| <p>۵۶۵ امت نہو برباد در سول سربانی کی ہو موت مبارک مجھے ہمشکل نبی کی</p> | <p>۵۶۶ جو ہوئی ہو چھپو وہ کذر جائے الہی امت پہ نہ کوئی بھی بلا آئے الہی</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۴۱۱ است کہ جو باغیوں کو اگر بڑا شہید میں ہوں جس سے تباہ ہوں تو دنیا بھر میں اٹھارہ برس کے چھاپا ہوا کی تصویہ اب اس کی زیارت کر گیا خلد میں</p> | <p>۴۱۲ نصف گنی اور اس کے کاشیہ سے روک کشتا ہے غلام کی جان کی گنتی نصف گنی اور اس کے کاشیہ سے روک سہ ماہ کی طاقت میں کون فرق پہنچا</p> |
| <p>۴۱۳ دو تون پر فدا جان حسین ابن علی کی یہ شکل بنی کی ہر یہ امت ہے نبی کی</p> | <p>۴۱۴ اگر نہیں گھر میں مجھ کو کیا کام ہے گھر سے حکم علی اکبر ہے سر کیو نہ تو در سے</p> |
| <p>۴۱۵ ناگاہ صد ایک طے ہوئی پیرا جس کے کاشیہ سے کبھی نہ ہو گیا گھر کے کاشیہ سے کبھی نہ ہو گیا نصف گنی اور اس کے کاشیہ سے روک</p> | <p>۴۱۶ گھر کے کاشیہ سے کبھی نہ ہو گیا نصف گنی اور اس کے کاشیہ سے روک دہ دلا کہ جب ہو گیا کاشیہ سے روک دہ دلا کہ جب ہو گیا کاشیہ سے روک</p> |
| <p>۴۱۷ اٹھارہ برس بعد جو اکبر سے چھٹا ہے ڈیوڑھی پہن سلام جیسی پیٹ رہا ہے</p> | <p>۴۱۸ نکلے وہ اگر کے خبر قتل سپر کی امان کو قسم دیکھو بھائی مرے سر کی</p> |
| <p>۴۱۹ جس کے کاشیہ سے کبھی نہ ہو گیا نصف گنی اور اس کے کاشیہ سے روک دہ دلا کہ جب ہو گیا کاشیہ سے روک دہ دلا کہ جب ہو گیا کاشیہ سے روک</p> | <p>۴۲۰ جس کے کاشیہ سے کبھی نہ ہو گیا نصف گنی اور اس کے کاشیہ سے روک دہ دلا کہ جب ہو گیا کاشیہ سے روک دہ دلا کہ جب ہو گیا کاشیہ سے روک</p> |
| <p>۴۲۱ بھائی یہ نہیں اسپہ یہ اکبر کا الم ہے عابد سے کوئی پوچھے کہ کیا بھائی کا غم ہے</p> | <p>۴۲۲ گو جنگ کو تھے نہیں یہ پہلے پہل کے برخوف سے شیروں کے کچے نکل گئے</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۵۶۷ پیرن جلو وضع غلامانہ بنائے خوشنیز فلک پر زین سر کھائے سینچے دو جانب ملک و سر کھائے اور چین روان چل کر کواٹھائے</p> | <p>۵۶۸ میرا یونین غل تھا درود اسپہ پڑھے جاؤ چلاتے تھے جبریل پڑھے جاؤ پڑھے جاؤ</p> |
| <p>۵۶۹ تفاش نے کیا خوب رخ پاک بنایا اک ماہ کیا صر تو رخ ایک بنایا</p> | <p>۵۷۰ صورت گرجا زہ انفاط و معانی تفاش تصاویر رخ راز سنائی کھٹا ہوا اب کب کا سیکر جوانی اندر وہ دل خستہ پیشتی دہانی</p> |
| <p>۵۷۱ بڑا ماہ مہر فلک بین رخ بنیکو گر زلف بین کہ زلف کہ باہر چہ رو محب بی کیسی تو شوق بی کیسی کیا چہ ہو کیا زلف ہو کیا بی کیسی</p> | <p>۵۷۲ ترکیب بدن لکھے جو سامان ہم ہو ہو نور مرکب میں مرکب تو رسم ہو</p> |
| <p>۵۷۳ بنی نے زیادہ کیا ابرو کے ترف کو انگشت اشارت ہے مہ نو کی طرف کو</p> | <p>۵۷۴ میرا یونین غل تھا درود اسپہ پڑھے جاؤ چلاتے تھے جبریل پڑھے جاؤ پڑھے جاؤ</p> |
| <p>۵۷۵ پایا ہے جو مان باپ کا ورثہ سوعیان ہو اک تیغ حجاز اور یہ اک تیغ صفیان ہو</p> | <p>۵۷۶ ظاہر میں یہ تصویر ہے اور نور خدا ہے شیر کی آنکھوں سے اسے دیکھو کہ کیا ہے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>سید سینہ تن پاک کی تعریف کروں کیا اس سے ہے روزِ محشر کی تائید پسینہ خندان جو فریب کیا اس سے ہے کرب و غم پر ہر کیا</p> | <p>سید پرتو بین سی تو سید بھی ہو گیا کیا کہ سنا جانتے دل کا سینا پرتو بین سینا ہی یاد ہو گیا سچے جو شاد آج ابے گیا</p> |
| <p>دانیچہ دل شہ کا ہے اس سین کی گتے پڑھ پڑھ کے درد اس کے رد لیتے ہیں لہو</p> | <p>اس صدر پر قرآن دل جریں امین ہے اس صدر کی لہفت کو سب سدرہ نشین ہے</p> |
| <p>سید انجین تار ہون رقم کھنکی جوت انجین کہ صادق کیو خاکہ قدرت ابوئے شیم کی شمشاد درخت باغِ حرمِ شان گل گسخت</p> | <p>سید اب باخدا کو دینت ساعد و رانی خو کر دین ساعد کبر کی صفائی بے نام کہ یہ ساعد پر نورانی خوف کو دینے یہ شاہ کو کالی</p> |
| <p>یا قوت لب لعل پہ خیر ان نگہ سے ہے قدرت حق آتش و آب ایک جگہ سے</p> | <p>ساعدمین یہ دیا کہ ہر ایک نور کی ہر شمع اک نور کی ہر شمع نو اک طور کی ہے شمع</p> |
| <p>سید وہنگ کی کب کب کروں وا اب بیری جوشی جو صفائی کی جو کیا مضون خلافت لب ایک میں کیا سین فون میں راست دردا</p> | <p>سید ملکچہ گرہ بال کی انان کرے عقدہ کبر کا پیکر نہیں سنا جو کہ میں شیم بہت تان تو دھوندا سے کر اس شیم کہ میں پایا نہ دیکھ</p> |
| <p>یون بیچ میں خطا کے رخ روشنِ نظیر جس شکل سو آئینہ زرد کے ہو مسر میں</p> | <p>بس اساعوی میں تختہ مگر کی یہ تہا ہے صدوموں کے سبب آئینہ میں بال پڑا ہے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>۵۹۰ یونیک دلف اوسے ہر ایک بال و پونہ نہ کہ وقت دار دکھتے ہیں اس جاہل کو ہے ہر منہ ہر منہ ہر منہ</p> | <p>۵۸۹ ہر کام ادب کر کے جاہل دار نوسے اڑے راکب کو ہر ایک ہر طرف تو ہر منہ ہر منہ</p> |
| <p>۵۹۱ ہر چہرہ دیکھ کے کہتا ہے غصہ ہے ہے ہر چہرہ بشت پہ ظہیم کی رومے</p> | <p>۵۸۸ ہر دلف اثر نعل بھی اگر جاہل ہے نون کہیں عین کہیں لکھ میں ہے</p> |
| <p>۵۹۲ اوسے بیان شفا اوسے شفا سے آج کی شفا جو شفا رہے سے کیا اب کی کوہ کران کی شفا شفا شفا شفا شفا</p> | <p>۵۸۷ ہر صاحب دلا دے آتش و شفا بغض و کراہی کی شفا</p> |
| <p>۵۹۳ ہر دین تیری یہ دل چسپ میں نہ خون کی یہ سوا کھانی نہیں عرش یہ نہ</p> | <p>۵۸۶ ہر شکل میں کو دیا اذن دغا کا ہم قتل کریں اس کو تو ہے قہر خدا کا</p> |
| <p>۵۹۴ خاک کو کر کے گلہ گلہ خاک کو کر کے گلہ گلہ خاک کو کر کے گلہ گلہ</p> | <p>۵۸۵ ہر ایک کو کر کے گلہ گلہ ہر ایک کو کر کے گلہ گلہ</p> |
| <p>۵۹۵ ساتھ اسکا دیا جائے نہ جن سے نہ پڑی سے شہباز نگہ بان ہے تیر پڑی سے</p> | <p>۵۸۴ سے غصہ نہ جہلم نہ دغا کرتے ہیں شہیر اب بیٹے کو امت پہ خدا کرتے ہیں شہیر</p> |

| | |
|---|---|
| <p>۴۵ خوشنویسی کی تین آگاہ خوشنویسی کی تین آگاہ خوشنویسی کی تین آگاہ خوشنویسی کی تین آگاہ</p> | <p>۴۵ خوشنویسی کی تین آگاہ خوشنویسی کی تین آگاہ خوشنویسی کی تین آگاہ خوشنویسی کی تین آگاہ</p> |
| <p>۴۶ اکثر کی غمناک ہو تو اصغر کی ہے باری پھر کوئی نہیں سب سے بڑی باری</p> | <p>۴۶ علی اکبر تھی سسر اہل ستم جون نقم قدم سرگرے ہر یک دم</p> |
| <p>۴۷ خوشنویسی کی تین آگاہ خوشنویسی کی تین آگاہ خوشنویسی کی تین آگاہ خوشنویسی کی تین آگاہ</p> | <p>۴۷ خوشنویسی کی تین آگاہ خوشنویسی کی تین آگاہ خوشنویسی کی تین آگاہ خوشنویسی کی تین آگاہ</p> |
| <p>۴۸ غالب یہ ہوا تھی کا در گرد زمین پر آئی نہ زمین پر نہ کبھی چرخ برین پر</p> | <p>۴۸ یوں تیری تھی دہ رزہ فوج کے اندر جس طرح کہ مچلی ہوش ناموج کے اندر</p> |
| <p>۴۹ خوشنویسی کی تین آگاہ خوشنویسی کی تین آگاہ خوشنویسی کی تین آگاہ خوشنویسی کی تین آگاہ</p> | <p>۴۹ خوشنویسی کی تین آگاہ خوشنویسی کی تین آگاہ خوشنویسی کی تین آگاہ خوشنویسی کی تین آگاہ</p> |
| <p>۵۰ پاس آیا جو ہے سر کیا شمشیر دوسرے پہ پہ جو تھا مار لیا تیر نظر سے</p> | <p>۵۰ سر گرم تھی یہ تیغ زد و کشت کے اوپر چھتی ہوئی ہر ذوال پھری پشت کے اوپر</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۵۹۱ ہنگامہ غم نہ کہنا شہد کہ پیر سے نہ کہ کوئی کی طرح کہ پیر سے نہ کہ کوئی کی طرح کہ پیر سے نہ کہ کوئی کی طرح</p> | <p>۵۹۲ شہد کہ کوئی کی طرح کہ پیر سے نہ کہ کوئی کی طرح کہ پیر سے نہ کہ کوئی کی طرح کہ پیر سے نہ کہ کوئی کی طرح</p> |
| <p>۵۹۲ سرخ آگہوں میں دہرے برباد کشتی تھے مانند سپر شہد پہ کشتے جہشی تھے</p> | <p>۵۹۲ عاجز میں نہ کم روز میں نہ ڈرتے ہیں شہد پر ناکامی امت کا ادب کرتے ہیں شہد</p> |
| <p>۵۹۳ کہ پیر سے نہ کہ کوئی کی طرح کہ پیر سے نہ کہ کوئی کی طرح کہ پیر سے نہ کہ کوئی کی طرح کہ پیر سے نہ کہ کوئی کی طرح</p> | <p>۵۹۳ عباس علی شہد کہ کوئی کی طرح کہ پیر سے نہ کہ کوئی کی طرح کہ پیر سے نہ کہ کوئی کی طرح کہ پیر سے نہ کہ کوئی کی طرح</p> |
| <p>۵۹۴ ہم میں سے جو باقی نہ کوئی آج ہے گا ظاہر کا تھارے کلمہ کون پڑھے گا</p> | <p>۵۹۴ دندان بنی ٹوٹا اور امت کو دعاوی ہمشکل بنی تم نے یہ امت کو سزا دی</p> |
| <p>۵۹۵ پیر سے نہ کہ کوئی کی طرح کہ پیر سے نہ کہ کوئی کی طرح کہ پیر سے نہ کہ کوئی کی طرح کہ پیر سے نہ کہ کوئی کی طرح</p> | <p>۵۹۵ شہد کہ کوئی کی طرح کہ پیر سے نہ کہ کوئی کی طرح کہ پیر سے نہ کہ کوئی کی طرح کہ پیر سے نہ کہ کوئی کی طرح</p> |
| <p>۵۹۶ کچھ کو سزا دی نہ حسین ابن علی نے پکڑا تو نہ تھا ہاتھ کب کا شہدین نے</p> | <p>۵۹۶ دونوں میں شراکت تو ہی جو خستہ جگر کی وہ ارث ہے وہ کی یہ میراث پدر کی</p> |

| | |
|---|--|
| <p>۴۹</p> <p>گلچشم و من چھٹا نپانی پر کھانا اور کپڑے بھی بھونڈے اسے اپنا بنانا نکاح سے چاہنے کو یہ کرتا ہے بنانا خالی کہیں جاتا ہے غریبوں کا تانا</p> | <p>۵۰</p> <p>معلوم صحیح ہے نصرت غرت کبر بظاہر گلی ہے دیہے کے کچلے کا تاج اور کپڑے دیہے کے کچلے کا تاج نہ جانی ہو میدان میں تھکے و جاو</p> |
| <p>تو کہتا ہے سچ آپ کی سفاک بڑی ہے تکو گو تیرے یہ فاطمہ کی آہ پڑی ہے</p> | <p>اس در کی تو رائدین بھی نہیں جاتی ہیں در پر اور تیرا وارث ابھی موجود ہے سر پر</p> |
| <p>۵۱</p> <p>بان بونین مصروف تھا عین کا فدا و ان کو کہنے پر خبر جا کے سنائی اب ان میں سے کون کون سے ہیں کھائی اب ان میں سے کون کون سے ہیں کھائی</p> | <p>۵۲</p> <p>شب بیکہ کہا ابو صدقہ میں نکاح اب حکم پر دولے سدا اللہ کے پیاسے ڈیوڑھی سے سکینہ علی کہیں کھارے ناگاہ صدرا آئی کہ کہیں مارے</p> |
| <p>شہ بولے کہ تھنی کوئی شے ہے نہیں ہے اکبر ابھی جتے ہیں مگر موت و سرین ہے</p> | <p>بانو نے کہا شاہ سے یہ کیسی خبر ہے شہ بولے میں سچ ہے کہ مجھے درد جگر ہے</p> |
| <p>۵۳</p> <p>پہرشت کو اور کھانگی کھینچو بانو گھبرا پیل گھر سے پیادہ چلی رنکو زینے پر جو کا تو گری اور کیا رود جو خبر ہے سن کر وہ اندر کو</p> | <p>۵۴</p> <p>کراہہ غلام تے میں وارنہ چال شرقت تھانے سے کھانچو نہ تھانچال چلا آیا شاہ ہوا قتل نرالاں جلدی جلوا کر کہیں جانی پالاں</p> |
| <p>وہ کہتی تھی بھابھی کہیں جانیکی بھی جا ہے اکبر کا غلام جیسی ترے در پر کھڑا ہے</p> | <p>بر چھی علی اکبر کے کچلے میں چسپائی اور پشت کے باہرہ اتنی بھی نکل آئی</p> |

شہ بولے کھانچو نہ تھانچال
چلا آیا شاہ ہوا قتل نرالاں
جلدی جلوا کر کہیں جانی پالاں

| | |
|--|--|
| <p>۱۰۱ پہلے چلے گا پھر پھر جانی کے لیے ہے یہ کئی بھیا نہ تو ہے خاک چھوڑتے اجا</p> | <p>۱۰۲ اور آتی چلی آتی چلی بیاہرے جہلاؤ موالا اب موالا نہیچے میں اس دھڑے ہو جاتا تھا خوشہ میں نے کی صاف صلا آتی تھی ہر</p> |
| <p>کوئی نہیں اکبر کی خبر لا دے جو رن سے بھائی سے بن پوچھتی ہے بھائی بس سے</p> | <p>نے قاسم نوشاہ نہ عباس علی کو اس طرح نہ سید اینان رونی تھیں کیو</p> |
| <p>۱۰۳ مرد ہی قدم پر کھڑے لاشے کا اٹھانیکا بھی ہے گانہ مقدور شہر ہے کچھ میں بن پوچھتی ہے بھائی بس سے کرنہ تو تھی آنکھوں کی بھائی بس سے</p> | <p>۱۰۴ پر اور غیب کا راز کپناگاہ کے بی بی پوچھتی ہے بھائی بس سے گنچے کیساں پھیلے بال کھلے آہ پر نہ چلائی تھی اوقہ عنیہ</p> |
| <p>چلتا ہو فرزند سنائی نہیں دیتا اکبر ہوے آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا</p> | <p>اٹھا رواں سال اور یہ قضا ہاے مریمان اونیس برس کے بھی نہ کھلاے مریمان</p> |
| <p>۱۰۵ کتاب ہادی میں کھڑا تھا سید یک مرتبہ دیکھا شکر سامان تاریک میں اور کینڈا رواں نظر آتا تھا نہ لاشے نہ بیابان</p> | <p>۱۰۶ لے جائے گا کہ کھڑا تھا سید لے چکے گا کہ کھڑا تھا سید لے چکے گا کہ کھڑا تھا سید لے چکے گا کہ کھڑا تھا سید</p> |
| <p>پہلے لکے چوہہ طبق افلاک وزمین کے خراکے کرے تے خیاں مٹ دیں گے</p> | <p>آتی تھی یہ کشتی ہوئی اور صرنگ بکا تھی لکھا ہوا کہ یہ خواہر شاہ ہشدا تھی</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۰۹ اگر کسی جو بڑی نیت علی گتھی کیا اس شخص سے بھل سادہ آ رہا پرتیا سیرت کے چلنا چو کو چلایا سیرت کے چلنا چو کو چلایا</p> | <p>۱۱۰ رز کر کا بجائی ترافز نکرمان تھا کچھ عارضہ لاحق تھا دیا شہ دکان کمر تن کا لاڈ لایا کہ جان تھا فتنی دنیا میں انا م نشان</p> |
| <p>مقتل کی کدھر راہ ہو جنگل کی کدھر ہے لاشہ مرے بیٹے کا ادھر ہے کدھر ہے</p> | <p>پروان چڑھا دو لہا نابیاہ ہوا ہے یادہ علی اکبر کا پرار مان ہوا ہے</p> |
| <p>۱۱۱ بیٹے کی کوئی آس مرد کا مارا بجائی تو قور کر کے قتل کو سدھارا اس شخص سے رونے سے جگ بوتا ہوا پیرا کیا چھوٹا بچا بھی کیا کوئی پیرا</p> | <p>۱۱۲ بیٹے بھی تو خاک بھی چھپ گئی اور کھون سے شہ کو زینا تھا دکھائی بچا جانہ چھوڑو رو یہ بات شنائی پختہ پختہ ہو شفت جو حال پائی</p> |
| <p>کیا اسکے بھی فرزند پہ تلوار چلی ہے یہ شخص بھی ہمدرد حسین بن علی ہے</p> | <p>زینب نے کہا میں بھی ابی تو اس بن میں لٹی ہوں تو بیٹے سے چھوٹا میں بھتیجے سے چھٹی ہوں</p> |
| <p>۱۱۳ رحم اگر کیا اس کے گھر سے ہے بال بچا کہ وہ بیکہ پڑا کیا ہے بال دل میں کہا ہو گا ابی بجائی کا حال زینب کو خیر نہیں ہوا ہو لال</p> | <p>۱۱۴ کیا نام بناو سیرانی ہوں ابی زینب میں جاؤں لاش اپنے بھتیجے کی لکھو چھوٹا جاؤں جیو علی اکبر میں کھلے جاؤں</p> |
| <p>فرزند سے امڈ چھڑائے نہ سیکو زینب نے نہ پہچانا حسین ابن علی کو</p> | <p>سر کھولے ہو سے یاں چھو بھی اکبر کی کھڑی تھی مان او سکے درختمہ پہ بے ہوش پڑی تھی</p> |

| | |
|--|--|
| <p>۱۲۸ اس بچہ کو جس کو کہتے ہیں کہ اس کا نام اس بچہ کو کہتے ہیں کہ اس کا نام اس بچہ کو کہتے ہیں کہ اس کا نام اس بچہ کو کہتے ہیں کہ اس کا نام</p> | <p>۱۲۷ وہ بولی نظر کر لی تھی جہنم میں نہایت تر کھین مری رومال سے تم باندھ دو اس پر نہایت میں مشکل تو علی کے ہیں اس جہنم میں نہایت جہنم میں نہایت</p> |
| <p>تیری ہی قسم پانوں بھی باہر ہو دھرا ہو کس حکم سے باہر ہوئی بانو جو خفا ہو</p> | <p>جان کندنی اکبر کو ہر سامان اجل ہے جیڈر کا گذر ہو تو یہ مشکل ابھی حل ہے</p> |
| <p>۱۲۹ تیرے غم غم غم غم غم غم غم غم غم تیرے غم غم غم غم غم غم غم غم غم تیرے غم غم غم غم غم غم غم غم غم تیرے غم غم غم غم غم غم غم غم غم</p> | <p>۱۳۰ زہرا کی صفائی با نضات کی جا ہو بانو علی کے تر تراشیں اب دیکھو تو کیا ہے حال کے بچہ کا کہہ سکتے ہیں یہ ہے</p> |
| <p>پانی تھا کمان سب کا جگر ہو گیا پانی مان باپ کا زینب کا جگر ہو گیا پانی</p> | <p>انصاف سے رکھہ ہاتھ ید اللہ کے جگر پر وہ دیر سے غش میں پڑی مین لاش پدر پر</p> |
| <p>۱۳۱ اس بچہ کو کہتے ہیں کہ اس کا نام اس بچہ کو کہتے ہیں کہ اس کا نام اس بچہ کو کہتے ہیں کہ اس کا نام اس بچہ کو کہتے ہیں کہ اس کا نام</p> | <p>۱۳۲ اس بچہ کو کہتے ہیں کہ اس کا نام اس بچہ کو کہتے ہیں کہ اس کا نام اس بچہ کو کہتے ہیں کہ اس کا نام اس بچہ کو کہتے ہیں کہ اس کا نام</p> |
| <p>سختی اجل کا تو نہیں ہے کمان ہے الایہ پیرا مان ہے پیاسا ہے حوان ہے</p> | <p>حل کیجیے مشکل جو ہو پوتے یہ قصا کی لیجائیے بانو سے امانت یہ خدا کی</p> |

۱۲۱۱

وان رخ کے دریا کو یہ کہتی تھی وہ منظر
 یں شیر کا تہ ذرا اور اس کے اکبر
 غن پر لپٹ پڑے پیکر دوتے بین چہرہ
 بھلا نہ پم اکبر کے گردی آن کے اور
 سند یہ قوجانی کے تھے لاش بکری
 اور اس کو خجائی تھے لاش کی بکری

۱۲۱۲

لش علی اکبر پر بندھا حلقہ عمر کم
 اور اس کے کو باؤ سے بھڑکے لگے مولا
 جس نے دل اکبر سے صدایہ پہلی پس
 اب کھلیا اس غنچین عمر آئی پیکر
 اب کھلیا پیکر سے تھے کے تھے
 اب کھلیا پیکر سے تھے کے تھے

۱۲۱۳

خاموش دیر اب تو غنچ سے قریب
 اس بزم میں لگی مومنہ بزم دلداد
 بہرہ ساقی سے یہ نفرت دلداد
 یار تھے قید الم کے کہ تو آزاد
 انعام میں اس امیر کے شاہ زمزم دو
 شہین بہشت اور بیان تا بیکر دو

تمت باخبر

خاتمہ الطبع

بعد حمد خدا و نعمت سرور اینا و منقبت آل عبا و مدحت اصحاب با صفا و اگرین مصائب
 اہلبیت کرام یعنی سیدنا و مولانا ابی محمد بن الحسن و ابی عبد اللہ انجمن رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما و صلوة اللہ و سلامہ علی ابویہما و جدیہما علی الخصوص عزاداران شہید دشت کربلا حضرت
 سید الشہداء علیہ السجۃ و الثناء مصداق منطوق بمن بکی اذ بکی اوتباک علی الحسین و جبت
 کہ فوجیستہ کو نوید تازہ ہو کہ ان ایام فرخ الیتام میں نظم و بچپ و سبے نظیر جلد اول
 مرثیہ مرزا دبیر مصنفہ استاد مسلم الثبوت مرزا سلامت علی صاحب لکھنوی دبیر تخلص حبسکی
 مرثیہ گوئی زبان زد خاص و عام اور محبوب خلایق کلام سے مطبع منشی نو لکھنور کا پتہ
 مین بسیر پرستی عالیجناب معالی القاب آنر بیل منشی یراک نراین صاحب بھارگو
 راسے بہادر مالک مطبع دامت اقبالہ ماہ دسمبر ۱۹۱۶ء بار چارم طبع ہوئی۔

تاریخ طبع از نتیجہ فکر سبجان زبان جناب مولانا محمد حامد علیخان حامد
 شاہ آبادی محافظہ عملہ تصحیح مطبع ہذا

شد چو مطبوع این کلام دبیر
 کہ در ذکر آل احمد ہست
 حاکم ملک شام و اسفہ
 وادریغا زراہ کفر و نفاق
 حامد خستہ خاطر و دلریش
 مصرعے گفت از سر زاری
 مال دیگر بخوان زروے بکا

بر مضامینش محو شد عالم
 مبتلائے بلائے رنج و الم
 کرد بروے چاہانہ ستم
 کرد ارکان دین را در ہم
 منکر تاریخ کرد چون پیہم
 و نصیر ماتم امام اُمم
 آہ گنجینہ مصائب و غم
 ۳۵ ۱۳

| | |
|---|--|
| <p>ایضاً ۵۵ و ۶۶ جلد فروخت ہو گئی۔ مرثیہ ہائے اولیٰں بلگرامی۔ از میر نصیر علی صاحب اولیٰں۔ کلیات مرانی۔ در باعیات اسلام از سید حسین مرزا صاحب تخلص۔ عشق کامل و دو جلدین اور مفرق جلدین بھی طلحہ و طلحہ فروخت ہوئیں۔ فروخت ہوتی ہیں۔ ۱۔ جلد سہمی پد گلزار غم۔ کاغذ سفید۔ ۲۔ جلد سہمی۔ برہان غم۔</p> | <p>ہین۔ جلد اول۔ کاغذ سفید۔ ایضاً۔ جلد دوم۔ مرقع غم۔ جلد سوم۔ کلیات مرانی انیس۔ در باعیات و سلام از سید یونس کامل چارہ جلدین۔ اور مفرق جلدین بھی طلحہ و طلحہ فروخت ہوئیں۔ ۱۔ جلد اول کاغذ خنائی۔ ۲۔ جلد دوم کاغذ سفید و خنائی۔ ۳۔ جلد سوم کاغذ سفید۔ ۴۔ جلد چارم کاغذ سفید۔ مجموعہ مرثیہ ضمیمہ جلد اول از سید مظفر حسین صاحب تخلص نادر سبیل آخرت نظم جسکو سلامون دیوان کہا بجای مولفہ خان بہادر ڈپٹی سید اولاد حسین صاحب منوی سی۔ آئی۔ ائی پبلشنگ انٹرپرائز بیشیہ قصہ بند۔ کلیات مرانی۔ در باعیات و سلام از میر نواب صاحب تخلص مونس کامل تین جلدین۔ ۱۔ جلد۔ ۲۔ جلد۔ ۳۔ جلد۔</p> |
| <p>فقہ اہل تشیع</p> <p>مجمع السائل۔ بہ تشی و تصنیع حاجی اخوند مرزا قاسم علی صاحب کربلائی۔ زاد المعاد و با ترجمہ فارسی۔ کاغذ سفید و خنائی ترجمہ شریع الاسلام۔ موسوم بجای منوی۔ جامع عباسی۔ بہت بابی مع رسالہ ترجمہ الصلوٰۃ نبار الاسلام فی احکام الصیام۔ از مفتی محمد عباس صاحب۔ رسالہ فقہ۔ از علامہ مجلسی اثنا عشری۔</p> | <p>کلیات مرانی۔ در باعیات و سلام مرزا لکیر صاحب کامل میں چھ جلد حسب تفصیل ذیل۔ ۱۔ جلد کاغذ سفید و خنائی۔ ۲۔ جلد۔ ۳۔ جلد۔</p> |
| <p>فقہ اہل تشیع</p> <p>معالم الاصول۔ از حسن بن سین الدین عالمی حنفی۔ النافع لوالمحشر فی شرح باب الحادی عشر از جمال الدین رحمہ۔</p> | <p>۱۔ جلد کاغذ سفید و خنائی۔ ۲۔ جلد۔ ۳۔ جلد۔</p> |